# حیواناتِ قرانی کی افادیت

ڈاکٹر محسن فاروقی

ایم اے (عمرانیات) ایم اے (تاریخ عام)

پی ایچ ڈی (سیاسیات) اسنادِ فرانسیسی و عربی۔ ایل ایل بی



ادارہ احساسِ زیاں

CHECK WASTAGE INSTITUTE OF PAKISTAN

B-9, BLOCK 1, CLIFTON, KARACHI-75600

✆ 574061

۲۹۷۶۱
۳۷۶۱۹
DATA ENTERED

# انتساب

ان دانشوروں۔ علماء اور محققین کے

جو اس میدان میں تحقیق کریں گے

---

والدہ محترمہ رالعبہ بیگم

کے نام

---

جن کی کوششوں اور دعاؤں سے یہاں تک پہنچا۔

محسن فاروقی

Marfat.com

# پیش لفظ

قرآن مجید کے مختلف مضامین پر ہمیشہ سے کام ہوتا رہا ہے۔ علماء دانشور۔ محققین کام کرتے رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ کچھ پہلوؤں پر کافی کام ہوا اور کچھ پر کم۔ قرآن مجید میں جن جانوروں کا ذکر ہے ان پر بہت کم کام ہوا ہے۔ علامہ کمال الدین دمیری۔ امام غزالی۔ تزوینی۔ عبدالماجد دریا آبادی نے اس ضمن میں تحقیقی کام کیا ہے۔ علامہ دمیری نے تمام حیوانات پر بہت تفصیل سے تحقیقی کام کیا ہے۔ جو حیات الحیوان کے نام سے دو ضخیم جلدوں میں محفوظ ہے۔ مولانا دریا بادی نے حیوانات قرآنی کے نام سے مختصر کام کیا ہے" حیوانات قرآنی کی افادیت" کے نام سے ان بزرگوں کے کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کی ہے۔

کائنات کی ہر شئے انسان کے لیے پیدا کی گئی ہے اس تصور نے مجھے ان حیوانات کے متعلق معلومات کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ اس تحقیق میں مندرجہ ذیل زاویے پیش نظر رکھے گئے ہیں۔

۱۔ قرآن پاک، توریت، انجیل اور حدیث میں تذکرہ

۲۔ عمرانی اعتبار سے حیوانات کی اہمیت اور احترام و تذلیل

۳۔ حیوان سے متعلق عام معلومات۔

۴۔ شعراء کی نظمیں

Marfat.com

۵۔ طبی نقطۂ نظر سے۔ ہومیوپیتھک اور طب یونانی۔ ایلو
ایلو پیتھک طریقہ علاج کو مدنظر رکھ کر معلومات حاصل کی گئی ہیں، جن
کی افادیت پر کافی تحقیقی کام ہوا ہے لیکن بہت کچھ باقی ہے، اللہ
آخری کتاب کے ذریعے انسانوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اس جا
متوجہ کیا ہے۔

قرآن عظیم کی سب سے بڑی سورۃ جس میں 286 آیات ہیں
سوا دو پاروں پر مشتمل ہے اس کا نام گائے رکھا ہے تاکہ مسلمان اس پر غ
و تحقیق کریں۔ ہالینڈ اور ڈنمارک والوں نے اس پر تحقیق کی اور مستفید
ہیں۔ قرآن مجید کی سات سورتوں کے نام حیوانات پر رکھے۔ معاف کیجئے گ
محض علامت نہیں۔ اس میں حکمت کے راز پنہاں ہیں۔ ترتیب قرآنی کی حکمت
ہے کہ شروع میں گائے۔ خوراک، نوشی، عورت، مال غنیمت اور طہارت کے نا
رکھنے میں کچھ مصلحت ہوگی۔ کروڑہا مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا تم
دیکھتے کہ میں نے اونٹ کیسا پیدا کیا ہے۔ کیونکہ وہ گمراہ سائنسدانوں کے
نظریہ ارتقاء THEORY OF EVOLUTION کو رد کر رہا ہے
کائنات سے لیکر اب تک مچھر انسان کے کان میں کچھ کہہ رہا ہے تاکہ
انسان مجھے تیری فلاح کے لیے پیدا کیا گیا ہے ہم اس کو مار کر بھگا دیتے
ہیں۔ مگر اللہ نے اسکی جبلت میں یہ بات رکھ دی کہ تو اپنی بات کہے جا تاکہ اللہ کا
کوئی نیک بندہ تجھ پر تحقیق کرے۔

حرام جانوروں، اور کیڑے مکوڑوں کی تخلیق کا کوئی مقصد تو کا

Marfat.com

اللہ علیم کے نزدیک بندر، سور، بھیڑیا. شکاری جانور، مکھی مچھر، تتنگے دیمک، کی تخلیق کیوں لازمی ٹھہری، کیا کوئی راز ہو سکتا ہے؟ کوا ہمارے ناقص خیال میں اچھا پرندہ شمار نہیں کیا جاتا۔ اللہ کی طرف سے اس کو متعدد اعلیٰ مقام عطا کیے گئے ہیں۔ انسان کا پہلا استاد۔ طوفان نوحؑ کے امن کی دریافت پر معمور، حضرت ابراہیمؑ کی زندگی بعد الموت کے تجربے میں اور پرندوں کے ساتھ کوے کا انتخاب جسکو اللہ نے یہ اہم ذمہ داریاں سونپی ہیں ہمارے نزدیک وہ بالکل بے مصرف ہے۔

مکڑی کو دیکھکر ہم اسکو مارنے اور اس کا جالا تلف کرنے کی کوشش کرتے ہیں. اللہ تعالیٰ نے اس کو حضرت داؤدؑ حضورؐ اور صحابہؓ کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی اور کلام مجید کی ایک سورۃ کا نام مکڑی رکھا۔ انگریزی میں ایک کتاب موجود ہے جس کی قیمت ۵۰/۵۰ روپے ہے ہمیں اس پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

جنگی ضروریات کی اہمیت کے مدِنظر سورۃ نمبر ۱۰۰ کا نام العٰدیٰت رکھا یعنی وہ گھوڑے جو ہنکاریں مارتے ہوئے دوڑتے ہیں شب خون کے دوران اپنی ٹاپوں سے چنگاریاں جھاڑتے ہیں پھر صبح سویرے چھاپے مارتے ہیں پھر اس موقع پر گرد اڑاتے ہیں پھر اس حالت میں دشمن کی صفیں چیرتے ہوئے دشمنوں کے اندر جا گھستے ہیں. اور زخموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے سوار کا ساتھ دیتے ہیں تاکہ اسکے جنگی مقصد پورے ہوں یہی نہیں بلکہ ان گھوڑوں کی اللہ نے قسم کھائی ہے حضورؐ اور صحابہ کرام نے جنگی سامان

Marfat.com

اور خبگی حکمتِ عملی کے لیے کیا کیا قربانی دی ہے۔

اگر آج بوسنیا کے مسلمان رہنما جنگی پہلو پر غور کر لیتے تو مسلمانوں کی ایسی تباہی ہوتی۔ لیکن پھر بھی وہ لوگ مردِ مومن ہیں۔

؎ مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

وہ گذشتہ تین سال سے ایسی قوت سے جنگ آزما ہے جسکی مدد اقوام اور یورپ کے تمام ممالک درپردہ کر رہے ہیں۔ مسلمان ایک ہزار سال تک تحقیق کے میدان میں جدوجہد کرتے رہے اور بنیادی قسم کی سائنسی تحقیقیں کیں جو آج بھی بنیادی حیثیت کی حامل ہیں اسلام کے مایہ ناز فرزند سائنسی دنیا کے درخشندہ ستارے ہیں۔

لیکن جیسے ہی سائنسی تحقیق اور علمی کاوشوں کو ثانوی حیثیت دی مسلمانوں کا زوال شروع ہوگیا۔ تعداد کے لحاظ سے ایک ارب جوہری ہتھیاروں سے بھی مسلح ہیں۔ قدرتی وسائل کے لحاظ سے مالا مال دولت کے لحاظ سے مسلمان دنیا میں سب سے زیادہ متمول یورپ اور امریکہ کی مالی حیثیت ہمارے قدرتی وسائل اور دولت کی وجہ سے ہے لیکن ہم پسماندہ اقوام میں شمار ہوتے ہیں۔ وجہ علم کے میدان میں پسماندہ، انسانی زندگی میں سہولت اور وقار میں بہت پیچھے۔ آیۃ اللہ کے فرمان کے مطابق غور و فکر کریں تحقیق کریں۔

آخری کتاب میں اللہ نے تدبروں (دو جگہ) تفکروں (گیارہ جگہ) یتفقھو (ایک جگہ) یتفکرو (دو جگہ) مختلف انداز اور مختلف طریقوں سے غور و فکر کرنے کے لیے تحقیق کے لیے کہا۔ علم حاصل کرنے کے لیے کہا۔ لیکن ہم نے اس

Marfat.com

ہیں دی اور کئی صدیاں گذر گئیں۔

اللہ نے انسانوں کو پکار کر کہا۔ وقت کی قسم (عصر کی نماز تو صرف انسانوں کے لیے ہے) ساری انسانیت نقصان میں ہے اگر انہوں نے وقت کی نہیں کی اس کا صحیح استعمال نہیں کیا۔ **عمل صالح کیا ہیں ؟**

ہر مسجد اور دار العلوم کے ساتھ ایک سائنسی تجربہ گاہ کا اہتمام کیا جائے اس نظامیہ کے نصاب میں سائنسی تحقیق کو اہمیت دی جائے، قرآن مجید کی بہت سی آیات تفسیر طلب ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان کے معنیٰ میں وسعت ہوتی جائیگی تفسیر قرآن ایک آدمی کے علم سے بالاتر ہے۔ اللہ کے پروانوں کی ایک جماعت ہونا چاہیئے جو تفسیر قرآن کرے۔

کیا ان لوگوں نے کبھی پرندوں کو نہیں دیکھا کہ فضائے آسمان کو کس طرح مسخر کیا ہے اللہ کے (قانون کے) سوا کس نے ان کو تھام رکھا ہے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ ہم نے پرندوں کی پرواز کی تیکنیک پر غور کرنے کی بجائے اس کے ورد کو ہی کافی سمجھا لیکن امریکہ جرمنی، برطانیہ اور فرانس کے علماء فطرت (سائنسدان) نے اس پر باقاعدہ غور کیا تجربات کیئے۔ غبارے اور گلائیڈر (GLIDER) سے شروع کیا اور ہوائی جہاز بنا ڈالا۔ یعنی پرندوں کی اڑان کی تکنیک (فنی مہارت) جو اللہ نے انہیں سکھائی ہے اس کو پیش نظر رکھ کر ایسی ایجادات کی جائیں جو کہ انسانیت کی فلاح کے لیے استعمال ہوں۔

Marfat.com

اس تحقیقی پروگرام میں جن دوستوں اور اداروں نے میری مدد کی ہے
میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں خاص طور پر ہومیو ڈاکٹر اشفاق علی فاروقی
احسن فاروقی ناظم جنگلات نائجیریا۔ سید بشیر الدین محمود ناظم قرآن پاک
فاؤنڈیشن اسلام آباد، شمس آیورویدک دواخانہ پاکستان چوک کراچی
ڈاکٹر ایم ایچ اے بیگ صاحب ایڈیٹر (OTOLARYNGOLOGY)
گلشن اقبال کراچی، حکیم محمد سعید صاحب چانسلر ہمدرد یونیورسٹی اور رفقائے
علی غلام لغاری صاحب ٹنڈو جام، عبدالرحمٰن راجپوت و جاوید رحمٰن
راجپوت لاہور REFERENCE SERVICE DEPARTMENT
الینوس۔ امریکہ (جو ہر سوال کا جواب دیتے ہیں اور مواد بھی مہیا کرتے ہیں)
رحمت علی رانا صاحب سیکشن آفیسر حکومت پاکستان وزارت سائنس و فنی مہارت
حکیم نسیم الدین زبیری صاحب ناظم تحقیق بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی
ادارہ طلوع اسلام لاہور۔ جناب احمد کمال صاحب کلفٹن کراچی
اور حافظ سعد اللہ ریسرچ آفیسر مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری
نسبت روڈ لاہور۔

اس کتاب کی وجہ تصنیف میرے چھوٹے بھائی ارشد فاروقی ہیں جو ماہر حیوانات ہیں
اسلام سے محبت رکھتے ہیں اردو اور انگریزی میں اچھا لکھ سکتے ہیں اور اقوام متحدہ کے
ادارہ خوراک و زراعت سے فارغ ہو چکے ہیں۔ میں نے یہ کتاب ایک طالب علم کی حیثیت سے
لکھی ہے کوتاہیوں اور غلطیوں کیلئے اللہ سے اور ناظرین سے معذرت خواہ ہوں، نشاندہی پر
مشکور ہونگا کیونکہ یہ میری عاقبت کا توشہ ہے۔

محسن فاروقی

Marfat.com

# فہرست حیوانات اقرانی اہمیت کے مطابق

## ب: حیوانات پر سورتوں کے نام:


| | | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| دلیشی (گائے۔ بکری۔ بھیڑ) | (البقرہ۔ انعام۔ مائدہ) | ۱۲ |
| شہد کی مکھی | ——— (نحل) | ۶۰ |
| چیونٹی | ——— (نمل) | ۹۵ |
| مکڑی | ——— (عنکبوت) | ۱۳۰ |
| گھوڑا | ——— (عادیات) | ۱۵۰ |
| ہاتھی | ——— (فیل) | ۱۶۹ |


نوٹ: مائدہ (خوراک) کہف (غار) بالواسطہ حیوانات سے متعلق ہیں

## مختلف سورتوں میں حیوانات کا تذکرہ


| | | | |
|---|---|---|---|
| مچھر | ——— (بعوضہ) | ——— بقرہ 26 | ۱۷۷ |
| من وسلویٰ | ——— (من وسلویٰ) | ——— بقرہ 57 | ۱۸۵ |
| بندر | ——— (قردۃ) | ——— بقرہ 65 | ۱۹۱ |
| سور | ——— (خنزیر) | ——— بقرہ 173 | ۲۰۰ |
| گدھا | ——— (حمار) | ——— بقرہ 259 | ۲۱۷ |
| پرندے | ——— (طائر) | ——— بقرہ 260 | ۲۲۶ |
| مرغ | ——— (دیک) | ——— " " | ۲۵۴ |
| مور | ——— (طاؤس) | ——— " " | ۲۵۹ |
| کبوتر | ——— (حمام) | ——— " " | ۲۶۵ |

| | | | | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|---|
| بطخ | ـــــ | بط | ـــــ بقرہ 260 | ۲۷۲ |
| شکاری جانور | ـــ | (مکلبین) | ـــــ مائدہ 4 | ۲۷۶ |
| کوّا | ـــــ | (غراب) | ـــــ مائدہ 5 | ۲۸۲ |
| اونٹ | ـــــ | (ابل) | ـــــ انعام 144 | ۳۰۳ |
| ٹڈیاں | ـــــ | (جراد) | ـــــ اعراف 133 | ۳۴۴ |
| مینڈک | ـــــ | (ضفادع) | ـــــ اعراف 133 | ۳۵۵ |
| کیڑے مکوڑے | ـــ | (قمل دابہ | ـــــ اعراف 133 | ۳۹۷ |
| مچھلی | ـــــ | (نون) | ـــــ اعراف 163 | ۴۸۸ |
| کتا | ـــــ | (کلب) | ـــــ اعراف 176 | ۴۹۱ |
| بھیڑیا | ـــ | (ذئب) | ـــــ یوسف 13 | ۴۶۹ |
| خچر | ـــــ | (بغال) | ـــــ نحل 8 | ۴۷۸ |
| سانپ اژدہا | ـــ | (حیۃ وثان۔ ثعبان | ـــــ طٰہٰ 20 | ۴۸۵ |
| مکھی | ـــــ | (ذباب) | ـــــ حج 73 | ۵۱۰ |
| ھدھد | ـــ | (ھدھد) | ـــــ نمل 27 | ۵۱۹ |
| جانور | ـــــ | دابۃ | ـــــ نمل 82 | ۵۲۹ |
| موتی (صدف) | ـــ | (لولو) | ـــــ رحمٰن 22 | ۵۴۲ |
| مونگا | ـــــ | (مرجان) | ـــــ رحمٰن 22 | ۵۴۲ |
| شیر | ـــــ | (ثعورۃ) | ـــــ مدثر 51 | ۵۵۱ |
| مشک (ہرن) | ـــ | مسک | ـــــ | تصفیف ۵۵۹ |
| پروانے | ـــ | (فراش) | ـــــ | القارعۃ |
| | | (مخصوص پرندے) | | الفیل ۶۵ |
| | | | | ابابیل |


BIBLIOGRAPHY

Marfat.com

# فہرست حروف تہجی


| مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|
| اژدہا | ۴۸۵ |
| اوو بلاوَ | ۳۸۴ |
| اونٹ | ۳۰۳ |
| بچھڑا | ۴۳ |
| بطخ | ۲۷۲ |
| بکری | ۳۷ |
| بندر | ۱۹۱ |
| بھیڑ | ۳۷ |
| بھیڑیا | ۴۶۹ |
| بھینس | ۳۵ |
| بیر بہوٹی | ۳۸۴ |
| بیل | ۳۳ |
| پتنگا | ۳۹۷ |
| پرندے | ۲۲۶ |
| پروانے | ۳۹۷ |
| تتلیاں | ۳۷۳ |
| ٹڈی دل | ۳۴۴ |
| جانور | ۵۰۹ |
| جگنو | ۳۸۷ |
| جوئیں | ۳۸۵ |
| جھینگر | ۳۸۲ |
| چیونٹی | ۹۵ |
| چھپکلی | ۳۷۹ |
| چیر | ۴۷۸ |
| رینگ ماہی | ۳۸۴ |
| ریچھ | ۳۶۸ |
| زرافہ | ۴۱۸ |
| سانپ | ۴۸۵ |
| سلوفی | ۱۸۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۴ | شیر | ۵۵۱ |
| ۳۵ | کاکی نیل | ۳۸۵ |
| ۳۶ | کاک روچ | ۳۷۹ |
| ۳۷ | کبوتر | ۲۶۵ |
| ۳۸ | کتا | ۴۲۱ |
| ۳۹ | کوا | ۲۸۲ |
| ۴۰ | کھٹمل | ۳۷۸ |
| ۴۱ | کیڑے مکوڑے | ۳۶۷ |
| ۴۲ | کیکڑا | ۳۸۱ |
| ۴۳ | گائے | ۱۴ |
| ۴۴ | گدھا | ۲۱۷ |
| ۴۵ | گھن کا کیڑا | ۳۷۷ |
| ۴۶ | گھونگا | ۳۸۰ |
| ۴۷ | گھوڑا | ۱۵۰ |
| ۴۸ | لال بیگ | ۳۷۱ |
| ۴۹ | مچھر | ۱۷۷ |
| ۵۰ | مچھلی | ۳۸۸ |
| ۵۱ | مرغ | ۲۵۴ |
| ۵۲ | مشک (ہرن) | ۵۵۹ |
| ۵۳ | مکڑی | ۳۰ |
| ۵۴ | مکھی | ۶۳ |
| ۵۵ | من | ۱۸۵ |
| ۵۶ | موتی (صدف) | ۵۴۲ |
| ۵۷ | مور | ۲۵۹ |
| ۵۸ | مونگا (مرجان) | ۵۴۷ |
| ۵۹ | مویشی | ۱۲ |
| ۶۰ | مینڈک | ۳۵۵ |
| ۶۱ | وھیل | ۳۸۸ |
| ۶۲ | ہاتھی | ۱۶۹ |
| ۶۳ | ہرن | ۲۵۴ |

# مویشی (انعام)

قرآن پاک میں مختلف انداز سے ۱۶ جگہ مذکور ہے.

اور اسی نے چوپایوں کو بنایا ان میں تمہارے لیے جاڑا کا سامان بھی ہے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے کھاتے بھی ہو اور ان کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے جبکہ شام کے وقت لاتے ہو یا صبح کے وقت چھوڑنے جاتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ بھی شہر کو لے جاتے ہیں. جہاں تم بغیر جان کو محنت میں ڈالے ہوئے نہیں پہنچ سکتے تھے واقعی تمہارا رب بڑی شفقت اور رحمت والا ہے (سورۃ شہد کی مکھی النحل ۷)

کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم نے خود کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لیے مویشی پیدا کیئے اور اب ان کے مالک یہ ہیں. ہم نے انہیں اسطرح ان کے بس میں کر دیا ہے کہ ان میں سے کسی پر سوار ہوتے ہیں کسی کا یہ گوشت کھاتے ہیں. اور ان کے اندر ان کے لیے طرح طرح کے فوائد اور مشروبات ہیں اور پھر کیا یہ شکر گزار نہیں ہوتے (یٰسین 73)

اور تمہارے لیے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے ان کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان سے ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں یعنی خالص دودھ جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے. اسی طرح کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں سے بھی ہم ایک چیز ہم تمہیں پلاتے ہیں جسے تم نشہ آور بھی بنا لیتے ہو اور پاک رزق بھی یقیناً اس میں ایک نشانی ہے عقل سے

Marfat.com

لیئے والوں کے لیے۔ اور اس کے بعد زمین کو بچھایا اور پہاڑوں کو قائم
یا۔ تمہارے اور تمہارے مویشی کے فائدہ پہنچانے کے لیے
فرشتے النازعات 30/32

کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں یہ تو جانوروں
رح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔ (الفرقان 44)

اللہ ہی نے تمہارے لیے یہ مویشی بنائے ہیں تاکہ ان میں سے تم کسی پر سوار
کسی کا گوشت کھاؤ ان کے اندر تمہارے لیے اور بھی بہت منافع ہیں اور وہ
یں بھی آتے ہیں کہ تمہارے دل میں جہاں جانے کی حاجت ہو وہاں تم ان پر
سکو ان پر بھی اور کشتیوں پر بھی تم سوار کیئے جاتے ہو اللہ اپنی یہ نشانیاں تمہیں
رہا ہے آخر تم اسکی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے۔ مومن 81/79

اور منافق کے متعلق اللہ فرماتا ہے اور جب پلٹ کر پھیرتا تو اس دوڑ دھوپ
پھرتا رہتا ہے کہ شہر میں کوئی فساد کرے اور کھیت یا مویشی کو تلف کر دے اور اللہ
و پسند نہیں کرتا (البقرہ 205)

اے ایمان والو عہدوں کو پورا کرو تمہارے لیے تمام چوپائے حلال کیئے
یں سوائے ان کے جنکا ذکر آگے آتا ہے۔ لیکن شکار کو حلال نہ سمجھنا جبکہ
حرام میں ہو (خوراک (مائدہ 1)

اور اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کیئے ہیں ان لوگوں نے (کفار نے)
یں سے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا ہے اور خود کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا ہے اور یہ
ے معبودوں کا ہے مویشی (انعام) 137

Marfat.com

اور ایسے جانوروں کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو

(مویشی (انعام) 122

لیکن وہ لوگ جو بھوک کی وجہ سے بیتاب ہو جائیں لیکن وہ طالب لذت نہ ہوں ورنہ ہی وہ حد سے گزریں یعنی صرف اتنا کھائیں جتنا زندہ رہنے کے لیے ضروری ہو واقعی تمہارا رب غفور رحیم ہے (مویشی انعام 147)

اور پہاڑوں کو قائم کر دیا تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ پہنچانے کے لیے

فرشتے (نازعات) 32

# گائے کی اہمیت (تاریخی پس منظر)

گائے یا بیل زمانہ قدیم سے انسانوں کی توجہ کا مرکز رہا ہے دودھ دینے والے جانور اور بھی ہیں لیکن گائے اور بیل ہمیشہ سے زیادہ اہم شمار ہوتے رہے ہیں قرآن پاک میں گوسالہ سامری کا ذکر ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں گوسالہ کی پرستش شروع کر دی، موئن جو دڑو کے آثار قدیمہ سے ایک مہر نکلی ہے جس پر گائے بیل کی شبیہہ ہے اسکو سرکاری طور پر اہم مقام حاصل تھا ہو سکتا ہے وہ اسکی پوجا کرتے ہوں، ہندوؤں میں گائے کو گئو ماتا یعنی ماں کہا جاتا ہے۔ مندروں میں اسکے بت بھی رکھے ہوئے ہیں گائے بیل غلطی سے بھی قتل ہو جائے تو وہ آدمی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا جب تک کہ گنگا میں جا کر نہ نہائے، فرانس کی تعلیمی اسناد میں بھی گائے بیل کو بطور قومی نشان کے استعمال کیا گیا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سب سے بڑی سورۃ جو 286 آیات پر مشتمل ہے اور جو سوا دو پاروں تک پھیلی ہوئی ہے اس کا نام سورہ بقرہ یعنی گائے رکھا ہے اور نام علم کی بنیاد ہے مثلاً اللہ نے آدم کو ساری چیزوں کے نام سکھائے فرشتوں کے تجسس پر اللہ نے سوال کیا کہ ذرا ان چیزوں کے نام بتاؤ جو وہ نہ بتا سکے۔ انسان کے علم کی صورت دراصل یہی ہے کہ وہ ناموں کے ذریعے اشیاء کے علم کو اپنے ذہن کی گرفت میں لاتا ہے لہٰذا انسان کی تمام معلومات چیزوں کے ناموں پر مشتمل ہے

علاوہ ازیں گائے کی اہمیت کے پیش نظر دوسری سورۃ کے بعد پانچویں سورۃ مائدہ یعنی غذا اور چھٹی سورۃ کا نام مویشی (انعام) رکھ دیا اور یہ سورتیں کافی بڑی سورتیں ہیں (مائدہ (غذا) میں ۱۲۰ آیات ہیں اور سورۃ مویشی (انعام) میں ۱۶۵ آیات ہیں۔ یہ سورتیں بھی انسانی خوراک جس میں چوپایوں کا گوشت شامل ہے سے متعلق ہیں۔ سورتوں کے نام علامتی طور پر نہیں حکمت اور علم کی بنیاد ہیں۔

لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں نے سوائے گائے کے گوشت تکے کباب اور مختلف کھانوں (Dishes) پر توجہ دی ہے۔ پہلے پاکستان میں مویشی کی قلت ہوئی، پھر ہندوستان سے جو گائیں آ رہی ہیں وہ بھی کم پڑ گئیں۔ اب آسٹریلیا سے گوشت درآمد کیا جا رہا ہے، جانوروں کی قلت نے گوشت کی قیمتوں کو آسمان پر پہنچا دیا ہے ایک عام کیا متوسط درجہ کے لیے بکرے کا گوشت کھانا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اور گائے کے گوشت کی قیمت بھی

Marfat.com

اسی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے جن افراد اور قوموں نے ان امور کی طرف توجہ کی ہے وہ دنیا میں خاص طور پر مسلمان ملکوں کے لوگوں کو مچھو کے (مکھن نکلے ہوئے) دودھ کے پاؤڈر کے جہاز برآمد کر رہے ہیں۔ ڈنمارک اور ہالینڈ نے گایوں پر غور کر کے اعلیٰ نسل کی زیادہ دودھ دینے والی اور زیادہ گوشت دینے والی گایوں کی نسل بنائی اور وہ اربوں ڈالر کا کاروبار کر رہے ہیں۔

برطانیہ کے ڈاکٹر جینر (JENNER) نے گائے کی چیچک سے COW Pox کے SERUM سے چیچک سے بچاؤ کا ٹیکہ ایجاد کیا آج ساری دنیا اس ایجاد سے فیضیاب ہو رہی ہے اس ایجاد سے پہلے ہر انسان کے چیچک نکلتی تھی اور اکثر چہرے داغدار ہوتے تھے۔

پاکستان میں بھی ماہر حیوانیات نے تحقیق کر کے سرخ سندھی گائے کی نسل تیار کی جو دودھ دینے کے لحاظ سے پاکستان میں سب سے بہتر ہے یہ گائے افریقہ ملکوں اور بنگلہ دیش کو برآمد کی جا رہی ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ کا فرمان ہم سے مزید تحقیق اور اچھی نسلوں کو اختیار کرنے کا مطالبہ کرتا ہے جو کام ہالینڈ، ڈنمارک اور آسٹریلیا کر رہے ہیں وہ ہمیں کرنا چاہیئے تھا۔ اللہ توفیق دے۔

ابو زبیرؓ سے روایت ہے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سوال کیا کہ ہدی پر سواری کی جا سکتی ہے اس نے کہا میں نے نبی اکرمؐ سے سنا آپ فرماتے تھے جب تو اسکی طرف مجبور ہو جائے اس پر سوار ہو جا یہاں تک کہ

Marfat.com

تجھ کو سواری مل جائے (روایت کیا اسکو مسلم نے)

اسی جابرؓ سے روایت ہے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے اپنے حج میں گائے ذبح کی۔ (مسلم)

ہشام بن زید انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ باڑے میں تھے میں نے دیکھا کہ آپ بکریوں کو داغ لگا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا کہ کانوں پر داغ لگاتے ہیں (متفق علیہ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کی طرف بکریاں بھیجیں ان کے گلے میں ہار ڈالا۔ (متفق علیہ)

گائے کے گوشت کے بارے میں حضرت عبداللہ مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علیکم بالبانان البقر فانہا دواء واسمانہا فانہا شفاء وایاکم ولحومہا فان لحومہا داء

(الی السنی ابونعیم مستدرک الحاکم)

تمہارے فائدے کے لیے گائے کا دودھ ہے کیونکہ یہ دودھ اور اسکا مکھن مفید دوائیں ہیں البتہ اس کے گوشت میں بیماری ہے اس سے بچو۔)

اس حدیث مبارکہ میں گائے کے دودھ اور مکھن کو مفید قرار دینے کے بعد واضح فرمایا گیا کہ اس کے گوشت میں بیماری ہے اسی موضوع پر حضرت ملکیہ بنت عمرؓ روایت فرماتے ہیں۔

البن البقر شفاء وسمہا دواء ولحومہا داء

(الطبرانی)

Marfat.com

گائے کے دودھ میں شفاء ہے اس کا مکھن مفید دوائی ہے لیکن اسکا گو
بیماری کا ذریعہ ہے۔

"بیل": عملی طور پر جانوروں کے ساتھ سلوک کرنے کے متعلق او
بتلائے ہیں یعنی۔

۱۔ جو جانور جس کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس سے وہی کام لینا چا
چنانچہ فرمایا کہ ایک شخص ایک بیل پر سوار ہو کر جا رہا تھا۔ بیل نے مڑ
میں اسکے لیے نہیں پیدا کیا گیا ہوں۔ صرف کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا
نیز فرمایا کہ اپنے جانوروں کی پیٹھ کو منبر نہ بناؤ۔ خدا نے ان کو تمہارا فرما
صرف اس لیے بنایا ہے کہ وہ تم کو ایسے مقامات میں پہنچا دیں جہاں تم بڑی مشق
سے پہنچ سکتے تھے۔ تمہارے لیے خدا نے زمین کو پیدا کیا ہے اپنی ضرورت
اسی پر پوری کرو۔

## گائے کی پرستش

پالتو جانوروں کی پرستش کرنے والوں میں سب سے زیادہ پرستش
مویشی کی ہوتی رہی ہے۔ قدیم مصر میں بیلوں کی قربانی پیش کی جاتی تھی لیکن
فونیقی لوگ کبھی بھی گائے کی قربانی نہیں کرتے تھے کیونکہ گائے مقدس سمجھی
جاتی تھی۔ گائے پر چاند کی کرن کے ذریعہ خدا اترتا۔

شمالی نیل مصر کے علاقے میں ایک بیل کو سجا بنا کر گاؤں سے آگے
چلاتے تھے تاکہ بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ اس کی موت پر سوگ منایا جاتا تھا

راس کے مالک کی موت کے بعد اس بیل کے سینگ مالک کی قبر پر لگا دیے
تے تھے۔

ایک اور قبیلہ بیل کی پرستش کرتا ہے اس کے گرد ناچتے گاتے ہیں
راس کا احترام کرتے ہیں۔ مالاگاسی مین ایک کالا بیل ایک علیحدہ احاطہ میں
لھا جاتا ہے جسکی دو سو پجاری حفاظت کرتے ہیں اور جب مر جاتا ہے
راسکی جگہ دوسرا بیل لایا جاتا ہے۔ مالاگاسی افریقہ (مدغاسکر) میں ایک
یلے کا خیال ہے کہ وہ بیل کی اولاد ہیں۔

ہندوؤں کا گائے کے لیے احترام ایک "سیر حل" شدہ مسئلہ ہے وہ
دیم زمانے سے اس کا احترام کرتے ہیں اسکی دم پکڑ کر نجات حاصل کرتے ہیں
کا پیشاب (گئو موتر) دوا کے طور پر پیتے ہیں خاص طور پر چیچک میں۔
سب پرست عورتیں زچگی سے قبل اور بعد میں پیشاب دوا کے طور پر پیتی ہیں
نجارہ قبیلہ کے لوگ بیل کو مخدوش کر دیتے ہیں اپنے دیوتا بالاجی کے لیے۔
ور دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کو بیماری سے نجات دلائے۔ گوبر سے گھر اور
باورچی خانہ لیپنا اشد ضروری سمجھا جاتا ہے

ایران کی قدیم داستانوں میں چاند کا بیل کے ساتھ گہرا تعلق ہے
ہندوؤں کی طرح پارسیوں میں بھی بیل مذہبی پاکیزگی کی دلیل ہے۔ یونان کے
راسخ العقیدہ شیعہ بیل زراعت کی دیوی سے منسلک کرتے ہیں اور بیل گائے
اور بچھڑے کو سانڈ و نادر ہی قربان کرتے ہیں۔ اسکے برخلاف دیوتا
کے ماننے والے بیل کی قربانی کرتے رہے ہیں۔

Marfat.com

جدیا۔ یورپ میں اناج کی روح بیل یا گائے کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور کرسمس (یوم پیدائش مسیحؑ) کے موقعہ پر ایک آدمی گائے کی کھال اوڑھتا ہے چین میں بھی سالانہ بادشاہ آسمان اور زمین کو ایک قربانی پیش کرتا ہے. وہ بیل کالا یا گہرا بھورا (سرخ) ہوتا ہے۔ ہندوؤں کے چند دیوتاؤں کی گاڑی بیل کھینچتے ہیں.

فرانس میں اب بھی یہ خیال ہے کہ کالی گائے کا دودھ پی کر انسان سب کو دیکھ سکتا ہے اور اسکو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

# پاکستان میں گائے کی نسلیں

۱۔ گائے کے معدے کے چار حصّے ہوتے ہیں

2۔ پاکستان کی سرخ سندھی گائے کا اصل وطن کراچی حیدرآباد، کوہستان، لسبیلہ، بلوچستان کا کچھ حصّہ۔

گائے کا اوسط وزن 750 پونڈ ہے سرخ سندھی بیل کا اوسط وزن 925 پونڈ ہے

3۔ ساہیوال نسل کے بیل کا اوسط وزن 1400-1000 پونڈ ہے اور گائے کا اوسط وزن 950-800 پونڈ ہے۔

4۔ تھری نسل کا آبائی وطن تھرپارکر کا علاقہ ہے یعنی جنوبی مشرقی صحرائی علاقہ، بھارت میں جودھپور جیسلمیر اور رن کچھ کا علاقہ

5۔ دھنی نسل کی گائے اٹک، جہلم اور راولپنڈی، جبکہ بھاگناری

Marfat.com

ک کی گائے جنیکب آباد، قلات اور ملحقہ علاقے اور روجھان نسل کی گائے
بائی وطن ڈیرہ غازی خان کا جنوبی حصّہ اور کوہ سلیمان کا دامن اور لہانی
ل کی گائے ڈیرہ اسماعیل خان لورالائی وغیرہ ،

دودھ، مکھن پنیر دہی کے علاوہ گائے کا گوشت دنیا کے عوام کی
ص غذا ہے۔

سینگ اور کھُر سے بھی سامان بنایا جارہا ہے کھال بطور چمڑا استعمال
ربا ہے گائے کی کھال اور چمڑے کے بڑے بڑے تاجر ہندو ہی ہیں
رت میں) اس کے گوبر کو کھاد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے

اس کے گوبر سے گیس بھی تیار کی جارہی ہے
مویشی کی ہڈیوں کا برادہ چینی کے کارخانوں میں اسکو صاف کرنے کے
ئے استعمال کیا جارہا ہے۔

اس کا پیشاب ہندوؤں میں بطور دوا استعمال ہو رہا ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میں ہمارے لیے مزید فوائد
تی ہیں۔

مویشی کی بارہ قسمیں ہیں مثلاً امریکی بھینس (BISON) بھینس یاک
تبت کا بیل) گائے جنگلی بیل (GAUR) نیل گائے کوپرے اتھائی لینڈ
لی گائے) بکری، بھیڑ، اونٹ، نیل گائے، سمندری گائے دنبہ وغیرہ
گوشت دودھ مکھن، پنیر، ملائی، کھال، سینگ ہڈیاں، آنتیں، کھر
غیرہ مہیا کرتے ہیں۔ مادہ 18 ماہ سے 3 سال تک بالغ ہو جاتی ہے

Marfat.com

اور اُسوقت بچھیا کہلاتی ہے جب تک کہ وہ خود ایک بچہ کی ماں نہیں بن جاتی اس کے بعد اس کو گائے بھینس کہا جاتا ہے۔ بکری بھیڑ اور اونٹنی وغیرہ کے بالغ ہونے کی مختلف مدت ہے۔ بہت سی گائیں 9000 سے لے کر 12000 امریکی گیلن سالانہ دودھ دیتی ہے۔ مطلوبہ مقدار دودھ کے لیے گائے کی دیکھ بھال یا خدمت کرنی ہوتی ہے۔ مثلاً

1۔ ایک گائے کو 70 کلو گرام گھاس روزانہ ملنی چاہیئے۔

2۔ گھاس اور چارہ کھانے کے آٹھ گھنٹے لگتے ہیں۔

3۔ بقیہ 16 گھنٹے جگالی کرنے اور آرام کرنے اور آرام کرنے کے لیے درکار ہیں۔ ہل چلانے اور گاڑی کھینچنے کا سلسلہ تقریباً دس ہزار قبل مسیح میں شروع ہو چکا تھا۔

گایوں کی دو مشہور نسلیں ہیں (1) یورپین نسل B.TAURUS (2) کب والی زیبو ZEBU یا برہمن نسل B. INDICUS باقی 2 نسلیں جو بھی ہیں وہ ان دونوں ملاوٹ سے بنی ہیں۔ بیلوں کو عام طور سے خصی کیا جاتا ہے۔ بیل کو ہل میں استعمال تقریباً ختم ہو رہا ہے البتہ اسکا گوشت دنیا میں سب سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے Robert Balsewell نے نسل کشی کو منظم کیا اور انیسویں صدی میں منظم نسل کشی بہت ترقی ہوئی۔ بڑے سینگ والی، چھوٹے سینگ والی Aberdeen Angus - Durham Hereford نسلیں بہت مشہور ہوئیں جو COLLING برادران نے اسکاٹ لینڈ میں تیار ہوئیں اور اس کے بعد برطانیہ ساری دنیا کا مرکز

۳۷۴۱۹

نسل کشی STUD FARM OF THE WORLD کہلایا جانے لگا
اسکاٹ لینڈ میں جرسی (JERSEY) اور AYRSHIRE
نسل چینل کے جزیروں میں فریسین GUERNSEY
FRIESIAN نسل ہالینڈ یورپ، برطانیہ امریکہ اور کینیڈا میں تیار کی گئی یہ دنیا میں صف اوّل کی گائیں شمار کی جاتی ہیں حال ہی میں فرانس میں CHAROLAIS نسل کی گائے گوشت کے لیے تیار کی گئی یہ دنیا کے بہت سے ملکوں میں برآمد کی گئی ہے، ڈنمارک اور نیوزی لینڈ میں جرسی گائے کو جدید طریقوں سے ترقی یافتہ بنایا گیا ہے کہ جرسی گائے برطانیہ کی گائے سے بہتر ہو گئی۔ تین نئی دودھ نسلیں امریکہ میں تیار کی گئیں اس میں برہمن گائے کو استعمال کیا گیا یہ تھوڑے گھاس پر گذارہ کر سکتی ہے گرمی کو برداشت کر سکتی ہے اور کیڑوں کے کاٹنے سے اسکو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس گائے کی نسل کو SANTA GERTRUDIS کہتے ہیں

فریزین گائے معاشی طور پر زیادہ فائدے مند گائے ہے زیادہ دودھ دیتی ہے اور گوشت بھی زیادہ دیتی ہے مصنوعی نسل کشی کے مویشی کی صنعت پر بہت شاندار نتائج نکلے ہیں۔ یہ سب سے پہلے روس میں شروع کی گئی اور تیزی سے ساری دنیا میں پھیل گئی مصنوعی نسل کشی نے سانڈوں کی ضرورت بہت کم کر دی ہے، گوشت کی پیداوار کے سلسلہ میں شمالی امریکہ گوشت والے بیلوں کی جانچ (PERFORMANCE TESTING) کی جاتی ہے دنیا کے زیادہ ممالک اس ضمن میں بہت پیچھے ہیں یا ابتدائی مرحلہ پر ہیں، بچھڑے کے گوشت کے سلسلہ میں بچھڑوں کو دس بارہ ہفتے تک پتلی غذا پر رکھا جاتا ہے۔ تاکہ

Marfat.com

عمدہ گوشت حاصل کیا جاسکے ڈیری فارم پر جو بچھڑے پیدا ہوتے ہیں ان کو چند گھنٹے بعد ہی ان کی ماؤں سے علیحدہ کر لیتے ہیں اس طرح وہ پیلیسی COLOSTRUM حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور بچوں کو پیلا دودھ دیکر بہت سی بیماریوں سے محفوظ کر لیتے ہیں۔ تین چار دن کے بعد بچھڑوں کو مصنوعی غذا پر لگا لیتے ہیں۔ یہ سستی اور متوازن غذا ہوتی ہے

امریکہ میں گائے مخلوط نسل کی پائی جاتی ہے جو مختلف اوقات میں ضرورت کے مطابق دوسرے ملکوں خاص پر برطانیہ سے منگائی گئیں۔ ان میں خاص مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ چھوٹے سینگوں والی (انگلستان)
2۔ بغیر سینگوں والی (انگلستان)
3۔ ہیرفورڈ (HEREFORD) (انگلستان)
4۔ بغیر سینگوں والی ہیرفورڈ
5۔ برہمن (ہندوستان)
6۔ سنتا گرٹرڈس (چھوٹے سینگوں) Santa Gertrudis
7۔ ہالینڈ (ہالینڈ) کی گائے Holstein Friesian
8 گرنسے GUERNSEY
9 اسکاٹ لینڈ آئرشائر Ayr shire
10۔ براؤن سوئٹس سوئٹزرلینڈ Brown Swiss
11۔ جرسی (انگلستان)

Marfat.com

# دُودھ کی پیداوار

| | | |
|---|---|---|
| تمام گائیں | ـــــ | 16، پونڈ |
| آئرشائر | ـــــ | 13، پونڈ |
| براؤن سوئس | ـــــ | 14، پونڈ |
| گرنسے | ـــــ | 11 پونڈ |
| ہولیسٹن | ـــــ | 17، پونڈ |
| جرسی | ـــــ | 11 پونڈ |
| چھوٹے سینگوں والی | ـــ | 12 پونڈ |
| سرخ وسفید | ـــــ | 16 پونڈ |

## شعرا کی نظر میں

کانا وہ ہوتا ہے جس نے صرف موجودہ عالم کو دیکھا اور حیوانات کی طرح آگے پیچھے سے بے خبر رہا۔ صرف دنیا کو دیکھنے والا مثل حیوان ہے اور حیوانات میں بصیرت نہیں ہوتی کیونکہ بیل کی دونوں آنکھیں پھوڑنے یا نکالنے کے جرم میں انسان کی ایک آنکھ کے برابر شمار ہوتی ہے کیونکہ انسان پر فضیلت نہیں ہے اسلئے اسکی دونوں آنکھیں نصف قیمت پاتی ہیں۔

گائے اگر قصابوں سے واقف ہوتی تو کب ان کے پیچھے اس دکان کی طرف جاتی جہاں ان کو ذبح کرکے ان کا گوشت فروخت کیا جاتا ہے یا کب ان کے ہاتھ سے بھوسہ کھاتی یا دودھ والے کے چمکارنے

Marfat.com

سے دودھ دیتی اور اگر بھوسہ کھالیتی تو کب اسکو ہضم ہوتا اگر اس بھوسے کے مقصد سے واقف ہوتی۔ بکری بھیڑ گائے کو کچھ خبر نہیں کہ قصائی انہیں اچھی غذائیں اسلیئے کھلا رہا ہے کہ ان کو موٹی کرکے ذبح کرے۔ ایک حدیث ہے۔

اگر چوپائے موت کا حال جانتے جیسے تم جانتے ہو تو تم کو چربی دار عمدہ گوشت کھانا نصیب نہ ہوتا کیونکہ جانور موت کے غم سے لاغر رہتے اور ان میں کوئی موٹا نہ ہوتا۔

غرض گائے (جسم) کو ذبح کرنا طریق (معرفت) کی شرط ہے تاکہ جان اسکی دم کے کوڑے کی چوٹ سے جوش میں آجائے جس طرح مقتول گائے کی دم چھونے سے زندہ ہوگیا تھا پس اپنے نفس کی گائے کو جلدی ذبح کرو تاکہ تمہاری روح جو ابھی کمزور ہے مخالف طاقت کے فنا ہونے سے طاقت پکڑے زندہ اور باہوش ہوجائے۔

کوئی بیل ہی بچھڑے کو خدا کہے تو کہے کوئی دانشمند ایسا نہیں کہہ سکتا جیسا خریدار ہوگا مال بھی اسی کے لائق ہوگا گوشت خر دندان سگ (فارسی کے پرانے مقولے کے مطابق) گدھے کا گوشت کتے کے دانتوں میں۔

میں کوئی گائے تو نہیں ہوں کہ بچھڑا میرا طالب ہو میں کانٹا نہیں کہ کوئی اونٹ مجھے چرنے لگے۔

اگر تم کریدو گے تو جسم کے بیل سے ہاتھ دھو رکھو کیونکہ

شیر طبع بزرگ بیل کو پھاڑ ڈالتا ہے وہ بیل کی سی بے وقوفانہ طبیعت
تم سے دور کردے گا۔ پہلے اگر تم بیل تھے تو اسکی صحبت میں شیر بن
جاؤ گے اگر تم بیل رہ کر خوش ہو تو پھر اس بزرگ سے الگ رہو
اور شیر بننے کے طالب نہ ہو

اس شاہ مصر نے خواب میں دیکھا کہ جب غیب کا دروازہ کشادہ ہوا
کہ سات کے سات موٹی اور خوب پلی ہوئی گایوں کو سات دبلی گائیں کھا گئیں
وہ لاغر گائیں باطن میں شیر تھیں۔ ورنہ موٹی گایوں کھا نہیں سکتی تھیں
اگر تم اس روح کو جو تمہارے جسم میں مہمان ہے اپنے گاؤ تن کی قربانی کر کے
دعوت نہ کھلاؤ گے بلکہ اسکو بھوکا رکھو گے تم نرے احمق ہو۔ اس گاؤ
جسم کو کب تک پالتے رہو گے آخر وہ ایک دن کیڑے مکوڑوں کا
لقمہ ہو جائے گا۔

بیل کا رنگ دیکھنا ہو تو باہر سے دیکھو اور سرخ اور زرد آدمی کا
رنگ ظاہر سے نہیں بلکہ باطن سے دیکھو گائے اور بیل کا ظاہر و باطن ایک
جیسا ہے مگر انسان کے ظاہر کی اتنی اہمیت نہیں جتنی باطن کی ہے۔

بیل صبح سے شام تک سارے جنگل کو چر جاتا ہے حتیٰ کہ موٹا اور
بھاری بھرکم اور ممتاز ہو جاتا ہے پھر رات کو اسی فکر کے سبب سے
کہ کل میں کیا کھاؤں گا غم کے مارے دبلا ہو جائے گا۔ صبح جنگل کو ہرا
بھرا دیکھ کر اسکو جوع البقر (بیل کی بھوک کی بیماری یعنی بہت زیادہ
کھانا) کی بیماری ہو جاتی ہے۔ اس بیماری میں پیٹ میں بھر جانے

کے باوجود تمام جسم پر بھوک کی سی حالت طاری رہتی ہے یعنی شد
بھوک اور کمزوری شام تک وہ سب چر جاتا ہے" یہاں تک
اور بڑا ہو جاتا ہے اس کا جسم چربی اور طاقت سے بھر جاتا ہے
پھر رات کو بھوک کے خوف سے لاغر ہو جاتا ہے وہ برس
اسی خوف میں مبتلا چلا آتا ہے۔ وہ احمق اتنا نہیں سوچتا کہ میں
سے بلاناغہ اس سبزہ زار اور اس باغ سے چرتا رہتا ہوں۔ اس
میں کسی دن بھی میری روزی میں کمی نہیں آئی پھر یہ خوف غم اور
مجھے کیوں لاحق ہے۔

ہمارا نفس ایک بیل کی طرح ہے جو روٹی کے خوف میں
اور یہ جنگل دنیا کے مشابہ ہے۔

اس احمق سے کوئی اتنا کہہ دے تو نے برسوں رزق کھایا کبھی
خوراک میں کمی نہیں آئی۔ آئندہ کی فکر کو چھوڑ۔ سابقہ حصول روزی کو
کائنات کا روزی رساں اللہ ہے اس نے ہی ساری مخلوق کے لیے
زمین کے اوپر پہاڑ اور سمندر میں۔ ہوا میں سب کے لیے روزی
کا انتظام کیا ہے۔

## جنگلی گائے۔ کوپرے

1982ء میں تھائی لینڈ کے ایک سائنسدان نے یہ اعلان کر
حیران کر دیا کہ جنگلی گائے موجود ہے جس کے متعلق یہ خیال

Marfat.com

ویت نام میں تین لڑائیوں کے دوران ختم ہوگئی۔ اس کا نام کوپرے (KOUPREY) ہے اس کا بیل چھ فٹ اونچا اور اس کے سینگ دنیا میں تمام جانوروں سے لمبے اور وحشی ہوتے ہیں سولئے بھینس کے سینگوں سے یہ اپنے سینگوں سے زمین کھودتا ہے اور اس کا رنگ سیاہی مائل بھورا ہے ٹانگوں سے سفید اور چہرہ CHESTNUT رنگ کا ہوتا ہے اسکی چال تیندوے کی طرح ہوتی ہے نہ کہ مویشی کی طرح، یہ گھنے جنگلوں میں رہتا ہے یہ عموماً گھاس پر گذارہ کرتا ہے لیکن اسکو جنگل اس لیے چاہیئے وہ تیز دھوپ اور شکاریوں سے اپنے آپ کو بچا سکے.

مادہ کا رنگ زیادہ تر سلیٹی ہوتا ہے اور اندر کے حصے سلیٹی مائل اس کا رنگ درختوں گھاس پھوس اور جھاڑیوں کی مانند ہوتا ہے۔ اگر وہ ساکت کھڑی رہے تو وہ بالکل نظر نہ آئے

ویت نام میں جھگڑے شروع ہونے سے پہلے یہ تقریباً بیس گایوں اور بیلوں پر مشتمل تھا یہ مختلف چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم ہو جاتا ہے تاکہ ایک جگہ سے زیادہ گھاس نہ کھا جائیں کبھی کبھی یہ بھینسوں اور دوسرے مویشی کے ساتھ بھی دیکھے گئے۔

نر مادہ ملاپ اپریل کے مہینہ میں ہوتا ہے اور بچھڑے بچھڑی دسمبر کے مہینہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ جب گلے بچہ دیتی ہے تو وہ اپنے ریوڑ سے علیحدہ ہو جاتی ہے اور کئی ہفتہ تک علیحدہ رہتی ہے۔

1982ء میں یہ تھائی لینڈ کے شمال مشرقی صوبہ Sisaket میں

Marfat.com

نظر آئی۔ یہ علاقہ کمبوچیا کے قریب اور بارودی سرنگوں سے بھرا ہوا
اس کے پکڑنے کی کوشش ناکام ہوگئی، تھائی لینڈ کے چاک چائی فارم
کوپرے کی نسل کشی کی جارہی ہے کمبوچیا میں اس کا قومی جانور تسلیم کیا
ہے اور شہزادہ سہانوک نے اپنے گلاب کے باغ میں ایک کوپرے
رکھا ہوا ہے۔

کمبوچیا اور تھائی لینڈ کے آثار قدیمہ میں کوپرے کو مذہبی تقد
حاصل ہے۔

کوپرے کے مجسمے مندروں میں اور آثار قدیمہ میں پائے جاتے
1937ء میں فرانس نے ایک کوپرے کو سیگون سے حاصل کیا اور پیر
عجائب خانہ میں رکھا گیا اور اس کو اس صدی کا تیسرا بڑا جانور تسلیم
گیا جو مغربی دنیا کو ملا۔

## سمندری گائے

آسٹریلیا کے مغربی ساحل پر پائی جاتی ہے یہ اور دو ناموں سے بھی
موسوم ہے جل پری (Mermaid of the sea) اور ڈوگانگ
Dugong وہ ہماری طرح سانس لیتی ہے اپنے بچوں کو دودھ تی
لیکن وہ ساری زندگی سمندر میں ہی رہتی ہے وہ شرمیلی اور تنہائی
ہے وہ تیز کشتی نہیں دیکھ سکتیں اس لیے وہ کشتیوں سے نہیں بدکتی
وہ تیز رفتار کشتیوں سے ٹکرا کر زخمی ہو سکتی ہے اور ختم بھی ہو سکتی ہے

Marfat.com

نسان کے ایک گز قریب تک آجاتی ہیں اور معلومات حاصل کرنے کے بعد ٹیڑھی
ی طرح بھاگ جاتی ہے

دوگانگ اور مناتی Manatee سبزی خور ہیں جبکہ سیل
ن وہیل قطبی ریچھ گوشت خور ہیں ڈوگانگ صرف سمندری گھاس کھاتی
یہ مناتی سے مختلف ہے یعنی مناتی کی دم بہت بڑی گول پیڈل کی شکل
وتی ہے جبکہ ڈوگانگ کی دم ہلال شکل ایک پلیٹ سی ہوتی ہے اور
سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ڈوگانگ بڑی سیل مچھلی اور چھوٹی وہیل کی مخلوط
سے ہے۔

گذشتہ صدی سے اب تک ڈوگانگ بحرِ ہند اور بحرالکاہل میں پائی
ہے یعنی افریقہ کے مشرقی ساحل، بحراحمر، بھارت کے ساحل کے قریب،
ں لنکا، نئی گنی، خلیج فارس اور آسٹریلیا کے مغربی ساحل پر ملتی ہے۔ ایران
ق جنگ کے دوران بہت سا تیل بہہ گیا تو پچاس ڈوگانگ ساحل پر مردہ پڑی
ئیں یہ خلیج فارس کی ڈوگانگ کی آبادی کا بڑا حصہ سمجھنا چاہیئے۔

اہل یورپ کو ۱۶ ویں صدی میں یہ ملی، یہ اب تک مشرق وسطیٰ اور
رق بعید کے لوگوں کے علم میں ہے ایک زمانہ میں شمالی آسٹریلیا کے ساحل کے
ساحل کے ۶ میل لمبے اور ۹۰۰ فٹ چوڑے گروہ نظر آجاتے تھے
ا زیادہ شکار ہونے کی وجہ سے اب اتنی تعداد میں نظر نہیں آتیں۔ اس کا
شت مزیدار ہوتا ہے اور بچھیا کے گوشت جیسا ہوتا ہے۔ دیگر استعمال
یں۔

Marfat.com

1۔ سری لنکا میں مختلف مذہبی تقریبات میں استعمال کیا جاتا ہے

2۔ سری لنکا کے مسلمان اسے بڑے شوق سے کھاتے ہیں

3۔ دگانگ کو پکڑنا اور مارنا اچھا نہیں سمجھا جاتا۔

4۔ دگانگ کے دانتوں کے نیکلس بنائے جاتے ہیں اور جادوئی اثرات کے حامل سمجھا جاتا ہے۔

5۔ لیکن کچھ لوگ ان کو کاٹ کر چمکا کر سگریٹ ہولڈر بناتے ہیں اس ہولڈر کے ذریعہ سگریٹ پینا جنسی (Sex) اعتبار سے طاقتور بناتا ہے

6۔ سمندری بیل کے عضو تناسل کو خشک کر کے پیسا جاتا ہے یہ بطور کے استعمال کیا جاتا ہے جو جنسی ہیجان برپا کرتی ہے اسکی بہت مانگ

7۔ اس کے سر کے قریب کی چربی سر کا درد دور کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

8۔ اس کے ہونٹوں کا تیل جلاب کے لیے استعمال ہوتا ہے

9۔ اس کے آنسو بھی اکٹھے کیے جاتے ہیں اور فروخت کیے جاتے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ ایسی روٹی جس میں اسکے آنسو جذب ہوں اگر کوئی مرد ایسی روٹی لیکر کسی عورت کے پاس جائے تو اسکو کامیابی دولت اور خوشحالی ملتی ہے۔ یہ عقیدے کہاں تک صحیح ہیں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

10۔ اسکی ہڈیوں سے تارکول بنایا جاتا ہے

11۔ گابھن سمندری گائے صرف ایک بچھڑا پیدا کرتی ہے جو عموماً ماں کے ساتھ رہتا ہے اور اسکی پیٹھ پر بیٹھا رہتا ہے وہ رہتا

Marfat.com

ڈیڑھ سال تک ماں کی رفاقت میں رہتا ہے پھر بڑا ہو کر بڑوں کے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے

12۔ سمندری گائیں اور بیل ایک دوسرے سے منہ ملاتے ہیں یعنی پیار کرتے ہیں جو Courtship یا دوستی کا اظہار سمجھنا چاہیئے۔

دگانگ کی طرح ایک اور گائے بھی شمال بحرالکاہل میں ہوتی تھی جس کا گوشت بہت مزیدار ہوتا تھا۔ لوگوں نے اس کو بے تحاشہ کھایا اور اب وہ ناپید ہے اس کا نام (Stellar sea cow) اسٹیلر کی سمندری گائے ہے 1983ء میں اس کا ایک ڈھانچہ روسی جزیرہ واقع بحرالکاہل میں ملا تھا۔

14۔ اسکی کھال کشتیوں کے نیچے لگائی جاتی ہے جو مضبوط شمار کی جاتی ہے۔

اب تک سمندری گائے / بیل کے یہ فوائد منظر عام پر آئے ہیں اور بھی فوائد ہوں گے جن پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

## دریائی بیل

دریائی بیل کی عادت ہے کہ رات کے وقت دریا سے گوہر شب چراغ نکال لاتا ہے پھر ان کو سبزہ زار میں رکھ دیتا ہے اور اس کے ارد گرد چرتا ہے وہ آبی بیل گوہر کی روشنی میں جلدی جلدی سنبل اور سوسن وغیرہ چرتا ہے اسی لیے آبی بیل کا فضلہ (گوبر) عنبر ہے کیونکہ اسکی غذا

Marfat.com

نرگس و نیلوفر ہے یہ پہلے کے خیال کے مطابق تھا۔ اب جدید تحقیق نے یہ بات ثابت کی ہے کہ عنبر وہیل مچھلی کے پیٹ سے نکلتا ہے

دریائی بیل گوہر کی روشنی میں چرتا ہے تو اچانک گوہر سے دور چلا جاتا ہے ایک جواہرات کا تاجر اس گوہر کو کالا کیچڑ تھوپ دیتا ہے یہاں تک کہ چراگاہ تاریک ہو جاتی ہے وہ تاجر درخت پر چڑھ جاتا ہے اور اندھیرے میں بیل سخت نوکیلے سینگ کے ساتھ مرد کو ڈھونڈتا ہے وہ بیل کئی بار چراگاہ کے گرد چکر لگاتا ہے تاکہ مخالف کو جس نے گوہر کو چھپا دیا ہے اپنے سینگ سے مار ڈالے۔ جب بیل ناامید ہو جاتا ہے تو اس جگہ واپس آجاتا ہے جہاں وہ رکھا تھا۔ پس اس موتی کو جو بادشاہ کے لائق ہے کیچڑ میں پڑا دیکھتا ہے تو وہ ابلیس کی طرح کیچڑ سے بھاگتا ہے کیونکہ جس طرح ابلیس انسانِ خاکی کے باطن سے اندھا اور برا تھا اسی طرح دریائی بیل کیا جانے کہ گارے کے اندر موتی ہے۔

جس طرح گوہر شب چراغ کو جوہری جانتا ہے لیکن بیل نہیں اسی طرح باکمال روح کے گوہر کو اہل دل جانتے ہیں ہر مٹی کو کھودنے والا نہیں جانتا۔

پتھر کا گھوڑا اور پتھر کا بیل مشرکوں کے شرک میں مبتلا ہونے کے سبب سے اللہ کی تدبیر خفی سے ان کے مندروں میں بجنے لگتا ہے کافروں کے نزدیک بت کا ثانی نہیں ہوتا حالانکہ بت میں نہ ظاہری عظمت ہے اور نہ کوئی روحانی صفت۔

Marfat.com

اسی طرح جسم کے بیل کے اندر ایک شہزادہ مقید ہے۔ خزانہ ویرانہ میں گڑا ہوا ہے یہ بھی اجتماع ضدین کی مثال ہے کہاں بیل کا جسم کا قید خانہ اور کہاں ایک شہزادہ عالی قدر۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ جب یہی جسم علم اور کردار کا پیکر بنتا ہے تو یہ بیل جیسا جسم ایک عالی وقار ہستی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

جب تک بنی اسرائیل کے دل سے گوسالۂ سامری کا خیال نہیں گیا اس وقت تک وادی تیہ ان کے لیے ایک سخت مجنور کی مانند مصیبت خیز رہی وہ چالیس سال تک تیہ کی گرمی میں سرگرداں رہے

تو کھانے پینے کی لالچ میں بیل کی سی طبیعت والا ہے اس لیے گوسالۂ لذات کی دھن میں تیرے دل سے حق تعالیٰ کے بڑے احسان جاتے رہے

## گائے بھینس

گائیں بھینس ہوئی تر و تازہ
بھینیں اور گھوڑے میرے دو پر ہوں
تر و تازہ ہیں آج کل بھینیں
میرے پیارے نہ بیچ بھینس کوئی

## شاہ لطیف

اور بچھڑے بھی اب تواناں ہیں
عیش و آرام سب میسر ہوں
اور گھر گھر ہے دودھ کی بہتات
خوبصورت یہ پورا کلہ ہے

## بھیڑیں

اور یہ بھیڑیں لحیم ہوں کہ نحیف
تجھ کو سب کا خیال رکھنا ہے

## چوپائے

موسلا دھار بارشیں لائیں　　مستی کیف و رنگ رعنا
کتنے خوش ہو رہے ہیں چوپائے　　دیکھ کر سبزہ زار صحرا

## بکریاں:

کسی عقلمند کو یہ بات پسند نہ آئے گی
کہ چرواہا سویا ہو اور بھیڑیا بکریوں میں ہو

وہ ہنسا اور بولا سو بکریوں کے بدلے
قید سے چھٹکارا ٹوٹے کی بات نہیں

سو نہیں تیس ہزار بکریاں بھی
دوست کا چہرہ نہ دیکھنے کے بدلے میں نہیں چاہیں

بھاگ کر ہرن اور پہاڑی بکری کے پکڑنے کے
قبیلے کے بکریوں کی دولتیاں کھانا

Marfat.com

## "بکری"

ایک حدیث میں ہے کہ ایک اصحابی نے کہا۔ یارسول اللہؐ! میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے" یا یہ کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے کہ بکری کو ذبح کروں. فرمایا۔ "کہ اگر تم بکری پر رحم کرتے ہو تو خدا تم پر رحم کرے گا"

یہی وجہ ہے کہ دانت سے کاٹ کر یا ناخن سے خراش دے کر جانوروں کے ذبح کرنے کی ممانعت فرمائی کیونکہ اس سے جانوروں کو تکلیف ہوتی ہے کنکر پتھر یا غلیل چلانے کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ "اس سے نہ شکار ہوسکتا ہے نہ دشمن شکست کھاسکتا ہے البتہ اس سے دانت ٹوٹ سکتا ہے اور آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بلاضرورت جانوروں اور پرندوں کو جسمانی صدمہ پہنچانا جائز نہیں ہے۔ جانوروں کے ساتھ جو بے رحمیاں کی جاتی تھیں اس کا اصل سبب یہ تھا کہ اہل عرب کو یہ معلوم نہ تھا کہ جانوروں کو دکھ درد پہنچانا گناہ کا کام ہے اسلیے رسول اللہؐ نے اہل عرب کو بتایا کہ جس طرح انسانوں کی ایذارسانی ایک شرعی جرم ہے اسی طرح جانوروں کی ایذارسانی بھی ایک مذہبی جرم ہے

## "بکرا"

خاندان شریفی کے اطبا یہ جانتے تھے کہ شہگر کی بیماری لبلبہ کی خرابی سے ہوتی ہے اسلیے وہ مریض کی غذا میں بکرے کا لبلبہ شامل کرتے

تے ہیں ان کا خیال تھا کہ جسم کے جس حصے میں بیماری ہو تو مریض کو بکرے
وہی حصہ کھلایا جائے اسی مفروضہ کی بنا پر ذیابیطس کے مریضوں کو لبلبہ
کھلایا جاتا رہا ہے۔ آجکل کے بعض ڈاکٹر اس طریقہ پر معترض ہیں حالانکہ
یہ ایک طبی حقیقت ہے کہ خون کی کمی اور جگر میں خرابی کے مریضوں کو اگر بکرے
کی کلیجی کھلائی جائے تو فائدہ ہوتا ہے نبی ص نے عرق النساء (Sciatica)
کے مریضوں کو بکرے کے پشت کے گوشت کی یخنی تجویز فرمائی اور ہم یہ نسخہ
عرق النساء اور ریڑھ کی ہڈی کے جملہ مسائل کے لیے پچھلے پندرہ سالوں سے نہایت
کامیابی سے استعمال کر رہے ہیں۔

## "گوشت"

طب محرقہ میں گوشت کی یخنی یا باریک کر کے مصالحوں کے بغیر یا
جائے خون کی کمی کے لیے فولاد کے مرکبات کی جگہ ہڈیوں کی یخنی دے کر
فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

جگر کی بیماریوں مثلاً یرقان وغیرہ میں مچھلی اور مرغی کو گوشت
مفید ہے۔ کریم نکلا دودھ اور دہی دیئے جا سکتے ہیں۔

## "گائے کا دودھ"

گائے کے دودھ میں تقریباً 12 فیصد ٹھوس مادہ ہوتا ہے جو
شامل ہوتا ہے مکھن کا روغن جو دودھ کا 4 فیصد ہوتا ہے دودھ

Marfat.com

مفت عمر اور دودھ نکالنے کی رفتار کیساتھ تبدیل ہو جاتی ہے۔ کیفیت
بموعی گائے کی عمر کے ساتھ دودھ کا گاڑھاپن سب سے کم ہوتا ہے جب وہ
دودھ زیادہ دیتی ہے اور گاڑھاپن زیادہ ہو جاتا ہے جب وہ دودھ دینا
دکرتی ہے البتہ دودھ کی پیداوار اچھی غذا پر منحصر ہوتی ہے۔

## LAC VACCINUM گائے کے دودھ سے تیار کی جاتی

ہے۔ دردِ سر، صفراوی کیفیت اور قبض (جو دودھ کے استعمال سے
متعلق ہیں) کے سلسلے میں دی جاتی ہے اس کے علاوہ پیشاب کی زیادتی،
ئی کا درد، متعفن ریاح کا اخراج ذیابیطس کے لیے بہت مفید ہے
نمبر ۲۰، اور اونچی طاقتیں استعمال کرائی جائیں۔

## LAC VACCINUM DEFLORATUM

مکھن نکلے ہوئے گائے کے
دودھ سے دوا تیار کی جاتی ہے ڈنکن نے اس دوا سے ذیابیطس اور
ورم کردہ کی تکلیفوں میں کافی شہرت حاصل کی۔ ڈاکٹر سوان نے اس دوا
کی آزمائش نیویارک میں ایک عورت پر کی جس کو دردِ سر، متلی قبض کی
شکایت پیدا ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر ہیرنگ نے بھی اس دوا کو آزمایا ہے علاوہ
ازیں حیض کی بے قاعدگی، شدید پیاس، لاغر ہونا، دردوں کے سلسلہ میں
بھی مفید ہے۔

Marfat.com

طب یونانی: گائے کا گوشت، سرد خشک ہوتا ہے دیر ہضم ہوتا ہے دیر میں نیچے کی طرف جاتا ہے سوداوی خون پیدا کرتا ہے بڑے جفاکش اور محنتی لوگوں کے لیے مناسب ہوتا ہے اسکو ہمیشہ استعمال کرنے سے سوداوی امراض جیسے برص، خارش داد، جذام، فیل پا، کینسر اس کے مضر اثرات کو مرچ سیاہ، لہسن دار چینی اور سونٹھ وغیرہ سے دور کرے۔

سانڈھ یعنی بیل کا گوشت بالخصوص بردوت کمتر اور گائے میں خشکی کمتر ہوتی ہے بچھڑے کا گوشت بالخصوص جبکہ بچھڑا فربہ ہو نہایت متدل لذیذ عمدہ اور پسندیدہ ہوتا ہے وہ گرم تر ہوتا ہے اور عمدہ طریقے جب ہضم ہو جائے تو اس کا شمار قوت بخش غذا میں ہوتا ہے۔

گائے کا گھی شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے زہر سے نجات ملتی ہے سانپ کے ڈسنے اور بچھو کے ڈنک مارنے میں بھی نفع بخش ہے۔

اسکا گوشت نمکین اور رنگ گلابی و سیاہی مائل ہوتا ہے جلد ہضم ہو جاتا ہے اور سودا پیدا کرتا ہے پیشاب لاتا ہے سرد مزاج والوں کی باہ کو قوی کرتا ہے اس کا سینگ جلایا ہوا ہمراہ کتیرا کے خون بہنے اور رطوبتی خون اور سیلان الرحم کے لیے فائدہ مند ہے۔

گائے کا گوشت قدرے بودار گلابی و سرخ ہوتا ہے دیر ہضم اور روی الکیموس ہے خون فاسد پیدا کرتا ہے۔ امراض سوداوی پیدا کرتا ہے۔ گھٹیا عرق النسا اور جوڑوں کے درد والوں کے لیے

Marfat.com

ضرر ہے۔ دماغ پر ردی بخارات چڑھاتا ہے اور ہونٹ پر ورم پیدا
رتا ہے مسوڑوں کے لیے نقصان دہ ہے، بادی ہوتا ہے، مضر
زات کو ختم کرنے کے لیے مرچ سیاہ اور دار چینی کا استعمال اشد
ضروری ہے۔

علامہ کمال الدین دمیری کے ارشادات سے کچھ اقتباسات۔

"جب ہل لوگوں کے گھروں میں آجائے گا۔ تو وہ فنقاد اور تابع ہو
گھوڑوں کی پیشانیوں میں عزت اور گایوں کی دموں میں ذلت
گائے بیل طاقت ور نفع بخش جانور ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں
انسانوں کے تابع اور فرماں بردار بنا کر پیدا کیا ہے درندوں کی طرح انہیں
مدافعت وغیرہ کے لیے) ہتھیار نہیں دیئے گئے اس لیے یہ جانور انسان کے زیر اطا
رہتا ہے، چنانچہ انسان ہی گائے بیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دلاتا ہے ان
ہونے والے مضرات و نقصانات کو دور کرتا ہے اگر ان جانوروں میں ہتھ
کے قبیل کی کوئی چیز پیدا کر دی جاتی تو پھر یہ انسان کے تابع نہ رہتے اور
انسان کے لیے قابو میں کرنا دشوار ہو جاتا بے سینگ کے بیل کا ہتھیار اس کے
سر میں رہتا ہے۔ چنانچہ وہ سر کو سینگ کی جگہ استعمال کرتا ہے جس طرح
بچھڑے سینگ نکلنے سے پہلے اپنے سروں کو طبعی طور پر مارتے ہیں گائے کی
چند قسمیں ہوتی ہیں اس کی ایک قسم جاموس (بھینس) کہلاتی ہے۔ یہ سب
زیادہ دودھ دیتی ہے۔ اس کا جسم بڑا ہوتا ہے تمام جانوروں میں یہ خاص
بات ہے کہ مادہ کی آواز بہ نسبت نر کے زیادہ باریک اور پتلی ہوتی ہے
لیکن یہ گائے میں نہیں ہوتی بلکہ گائے کی آواز زیادہ بلند ہوتی ہے۔ سر کے
علاقہ میں ایک گائے ہوتی ہے۔ جسے بقر الحنیس کہتے ہیں اسکی گردن اور
سینگ گھریلو گائیوں کی طرح ہوتی ہے لیکن وہ دودھ بہت زیادہ دیتی
ہے ایک مرتبہ جلال الدولہ نے کوفہ کے راستے میں اتنی زیادہ نیل گایوں

Marfat.com

کا شکار کیا کہ ان سے سرخ رنگ کی گائیوں کے کھروں اور ہرنوں کے سینگوں کا اس راستہ میں ایک مینار بنوایا۔

ابن خلقان لکھتے ہیں کہ وہ مینار آج تک موجود ہے اور اس کا نام منارۃ القرون (سینگوں والا منارہ) ہے

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ اپنے پیارے بیٹے اسماعیلؑ کو خدا کی راہ میں قربان کر دیجئے۔ تو آپ فوراً تعمیل کے لیے پیشانی پکڑ کر ذبح کرنے کے لیے بیٹھ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا کہ تم ایک گائے ذبح کرو، چنانچہ انہوں نے گائے ذبح کرنے میں ردّ و قد اور ٹال مٹول کی۔

اہل عرب قحط سالی اور پراشوب حالات میں جب باران رحمت کے خواہشمند ہوتے تو گائے کی دم میں آگ باندھ کر چھوڑ دیتے تھے ان کا یہ عقیدہ تھا کہ اس عمل سے خدا کو رحم آجاتا ہے۔ اور باران رحمت سے نوازتا ہے۔

امام غزالی رحؒ نے لکھا ہے کہ ایک شخص کے پاس ایک گائے تھی وہ دودھ میں پانی ملا کر فروخت کرتا تھا کچھ دنوں کے بعد ایک سیلاب آیا جس میں گائے ڈوب گئی۔ لڑکے نے ابا جان سے کہا ہم جو دودھ میں پانی ملا کر فروخت کرتے تھے وہ پانی روز بروز اکٹھا ہوتا رہا یہاں تک کہ ایک دن سیلاب بنکر اس نے گائے کو غرق کر دیا

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک گائے شراب میں

Marfat.com

چھوٹ کر چلی گئی۔ چنانچہ اس نے شراب پی لی۔ اس کے بعد لوگوں نے اسے ذبح کر دیا پھر وہ حضورؐ کی خدمت میں آئے اور اس صورت حال سے آگاہ کیا۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اسے تم کھا جاؤ یا فرمایا کہ اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔"

گائے کا دودھ اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ چنانچہ ام المومنین فرماتی ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ کہ گائے کی چربی اور دودھ شفا بخش ہے اور گوشت بیمار کن ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گائے کا دودھ شفا بخش ہے اس کا گھی علاج ہے اور گوشت بیماری ہے

نبی کریمؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جو بھی بیماری اتاری ہے اس میں سے ہر ایک کا علاج بھی نازل فرمایا ہے جو اس سے ناواقف ہو ناواقف رہے اور جو جانتا ہو وہ جانتا رہے گائے کا دودھ ہر بیمار کے لیے شفا بخش ہے تم گائے کا دودھ پیا کرو اس لیے کہ وہ ہر درخت پر منہ مار لیتی ہے۔

گائے بیل کی چربی کو سُرخ (سڑتال) میں ملا کر گھر میں دھونی دی جائے تو اس سے سانپ، بچھو اور کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔

گائے بیل کی چربی اگر کسی برتن میں مَل دی جائے تو اس میں مچھر جمع ہو جاتے ہیں گائے بیل کے سینگ کو باریک پیس کر پینے

Marfat.com

ے شہوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ گائے بیل کا خون بہتے ہوئے خون
بند کر دیتا ہے۔

گائے بیل کے پت کو ماء کراث میں ملا کر لگانے سے بواسیر سے
ھاء اور درد میں راحت ملتی ہے۔ اسی طرح ان کے پت کو جھائیوں اور
ہ داغوں میں لگانا مفید ہے اگر ان کے پت کو شہد میں ملا کر بطور سُرمہ
تعمال کریں تو آنکھوں کی بینائی میں اضافہ ہو جاتا ہے گائے بیل کے پت کو
روں شہد اور تخم حنظل میں ملا کر مقعد میں لگانا نفع بخش ہے۔

ارسطو نے لکھا ہے کہ سیاہ رنگ کی گائے کا پت آنکھوں میں بطور
رمہ استعمال کرنا بینائی میں اضافہ کرتا ہے

حکیم کیماس نے لکھا ہے کہ اگر گائے کی آنکھ پھوٹ جائے یا باہر
ں آئے تو اسکی آنکھ کے پانی سے کسی کاغذ پر کچھ لکھیں تو وہ دن میں تو نہ پڑھا
ئے گا لیکن رات میں پڑھا جا سکتا ہے۔

گائے کے بالوں کو جلا کر پی لیا جائے تو دانتوں کے درد کے لیے
ع بخش ہے اسی طرح اسکے بالوں کو جلا کر سکنجبین میں ملا کر پینے سے
ازائل ہو جاتی ہے اسی طرح جلائے ہوئے بالوں کو شہد میں ملا کر
ش کر لیں تو پیٹ سے حب القرع نکل جاتا ہے

یونس نے لکھا ہے اگر ثواکیل کو گائے بیل کے گوبر کے ساتھ
گائیں تو وہ بکھر جائیں گی اور کھانے والا اسی وقت تندرست ہو جائے گا
ور اگر اسے کسی سخت ورم شدہ عضو پر ملا جائے تو اسے نرم کر دے گا۔

Marfat.com

اور اگر کسی جگہ چیونٹیوں کے نکلنے کا اندیشہ ہو تو وہاں اسکی دھونی دینے سے چیونٹیاں نہیں نکلتی ہیں اگر پیر کے جوڑوں کے آماس پر اسے لگایا جائے تو جلد شفا حاصل ہوگی اگر کسی حاملہ عورت کو بوقت دردِ زہ اسکی دھونی دی جائے تو ولادت میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور خواہ مردہ ہو یا زندہ بچہ سہولت سے ہو جاتی ہے اور اسکی جھلی بھی بآسانی نکل آتی ہے اگر کسی گھر میں اس کی دھونی دی جائے تو گھر کے زہریلے کیڑے بھاگ جاتے ہیں اگر کسی جلے ہوئے شخص کو لگایا جائے اور اسکی ناک میں پھونک دیا جائے تو نکسیر کا خون بند ہو جائے گا جسم میں اگر کانٹا یا نیزہ چبھا ہوا ہو تو اسے جسم پر بار بار ملکر اتنی دیر چھوڑ دیں تو وہ خشک ہو جائے تو وہ بآسانی نکل جاتا ہے۔

ہرمس کہتے ہیں کہ عرق گلاب کو اگر مدکے ہوئے بیل کے ناک میں مل دیں تو وہ ٹھنڈا اور مدہوش ہو جاتا ہے۔

## نیل گائے:

نیل گائے چار قسم کی ہوتی ہے۔

(۱) الحمہا (۲) ایل (3) کیمور (4) تیتل۔

ان میں کی ہر قسم گرمی میں پانی مل جانے پر خوب پیتی ہے اور جب پانی نہیں ملتا تو صبر کرتی ہے اور ہوا کھانے پر قناعت کر لیتی ہے۔

نیل گائے کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ اسکی سینگیں ٹھوس ہوتی ہیں ورنہ تمام جانوروں کی سینگیں کھوکھلی ہوتی ہیں۔ نیل گائے گھریلو بکرے کے مشابہ ہوتی ہے اس کی سینگیں اس قدر سخت ہوتی ہیں کہ نیل گائے ا

سینگوں کی مدد سے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو شکاری کتوں اور رات میں آنے والے درندوں سے حفاظت کرتی ہے نیل گائے اور اسکی تمام قسموں کا گوشت بالاتفاق تمام آئمہ کے نزدیک جائز ہے اسلئے کہ یہ پاکیزہ اور طیب چیزوں میں سے ہے جس کو فالج ہو گیا ہو ان کے لیے نیل گائے کا مغز کھانا مفید تر ہے۔ اگر کوئی اپنے ساتھ نیل گائے کے سینگ رکھے تو اس سے درندے دور بھاگیں گے۔ اسی طرح کسی گھر میں نیل گائے کے سینگوں یا اسکی چربی یا کھروں کی دھونی دی جائے تو اس گھر سے سانپ بھاگ جائیں گے اگر کھروں کی درد آمیز مڑی ہوئی زبان میں چھڑک دی جائے تو زبان کا درد جاتا رہے گا۔ نیل گائے کے بالوں سے گھر کو دھونی دینے سے چوہے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔

اگر کسی کو چھٹیا بخار آرہا ہو تو نیل گائے کے سینگوں کو جلا کر کھانے میں ملا دیا جائے تو کھانے کے بعد بخار جاتا رہے گا۔ اسکے سینگوں کو جلا کر مشروبات میں ملا کر پینا باہ میں قوت اعصاب میں مضبوطی اور شہوت میں اضافہ کا سبب ہوتا ہے اسی طرح اگر سینگوں کو جلا کر نکسیر زدہ کی ناک میں پھونک دیں تو خون بند ہو جاتا ہے اسی طرح نیل گائے کے سینگوں کی راکھ سرکہ میں ملا کر سورج کی طرف منہ کر کے بدن میں لگانا بے حد مفید ہے۔

## سمندری گائے:

امام قزوینی کہتے ہیں کہ لوگوں کا یہ گمان ہے کہ پانی سے ایک گائے نکلتی ہے جو باہر آکر چرتی ہے۔ سمندری گائے کا گوبر دماغ حواس

اور قلب کے لیے مفید ہے۔

## بنی اسرائیل کی گائے:

بنی اسرائیل کی گائے کو ام قیس، ام عویف بھی کہتے ہیں یہ ایک دو سینگوں کا چھوٹا سا جانور ہے جو ریت میں رہتا ہے اگر تم کبھی اسے دیکھنا چاہو تو جہاں یہ رہتا ہے ایک جوں یا چھوٹی چیونٹی پھینک دو، چنانچہ یہ جانور فوراً نکل کر اسے پکڑے گا پھر جب یہ تمہارے ہاتھ آجائے تو اسکی پشت کو پھاڑ کر سلائی لگادو۔ پھر اسے وہ شخص تین مرتبہ بطور سرمہ استعمال کرے جسکی آنکھ میں سفیدی ہو تو وہ سفیدی ختم ہو جائے گی اور جس جگہ بال نہ اگ رہے ہوں تو اس جانور کو رگڑنے سے بال اگ آتے ہیں۔

## ثور:۔

ثور کے معنیٰ پھاڑنے اور زمین جوتنے کے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کو ثور کہتے ہیں یہ زمین کو پھاڑتا اور اسے جوتتا ہے جیسا کہ بقرہ (گائے بیل) کو بقرہ اسی لیے کہتے ہیں کہ بقر کے معنی پھاڑنے کے ہیں اور وہ بھی زمین کو پھاڑتا اور جوتتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دیکھا: کہ دو بیل ایک رسی سے بندھے ہوئے ہیں۔ اور ان سے کھیت جوتا جا رہا ہے جب ان میں سے ایک رک کر اپنا جسم کھجلانے لگا تو دوسرا بھی رک گیا یہ دیکھکر حضرت ابو درداء رو پڑے اور فرمایا۔ یہ ہیں درحقیقت وہ دو بھائی جن کی اخوت محض اللہ کے لیے ہے ان میں سے اگر ایک رک جاتا ہے تو دوسرا بھی موافقت کرتا ہے۔

Marfat.com

## الجاموس:

بھینس انتہائی طاقتور اور قوی الجثہ جانور ہے شیر بھی اسکو دیکھ
کر خوف کھاتا ہے۔ اس کے باوجود مخلوق خدا میں سب سے زیادہ ڈرپوک
اور بزدل جانور ہے مچھر سے کچھ زیادہ ہی ڈرتی ہے اگر مچھر کاٹ لے تو
وہاں سے بھاگ کر پانی میں گھسنے کی کوشش کرتی ہے بھینس اپنے مالک
کے اشاروں کو خوب سمجھتی ہے اگر بلانے کا اشارہ کرے تو فوراً اس کے پاس
جاتی ہے یہ اس کے شریف النسل اور ذکی الحس ہونے کی دلیل ہے اپنی جگہ سے
بہت زیادہ مانوس ہو جاتی ہے اور اپنی اور بچوں کی خاطر پوری پوری
رات نہیں سوتی۔ علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ اس وقت کا منظر بڑا عجیب
ہوتا ہے۔ جب بہت ساری بھینیں جنگل میں گول دائرہ بنا لیتی ہیں اور ان
سب کی پشت ایک دوسرے کی پشت کی جانب رہتی ہے۔ بیچ میں بچے اور
کمزور اسے کھڑے رہتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چہار دیواری
سے گھرا ہوا محفوظ شہر ہے اگر ان میں کانر (بھینسا) آپس میں سینگوں کے
ذریعے زور آزمائی کرتے ہوئے شکست کھا جاتا ہے تو شکست خوردہ شرم
کے مارے درختوں کے جھنڈ میں جا کر بیٹھ جاتا ہے اور وہاں سے اپنی احساس
کمتری کو دور کر کے نئی طاقت اور قوت کے ساتھ میدان میں آتا ہے اور اپنے
حریف پر حملہ کر دیتا ہے اور اس پر غالب آنے تک اسکو نہیں چھوڑتا
بھینس کی کھال کی دھونی دینے سے گھر کے تمام پسو ختم ہو جاتے ہیں۔ نیز
اس کا گوشت کھانے سے جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر بھینس کی چربی

Marfat.com

کو اندرونی نمک کے ساتھ ملا کر خارش زدہ کے جسم پہ یا داغدار چہرہ پر مل
جائے تو خارش اور داغ بالکل صاف ہو جائیں گے۔ اور اگر برص زدہ مر
کے مل دیا جائے تو برص سے بہت جلد نجات حاصل ہو جائے گی۔

## الجلالۃ:

نجاست کھانے والی گائے۔ اس جانور کو کہتے ہیں جو نجا
اور غلاظت میں رہتا ہو اور اسی کو کھاتا ہو۔

آنحضورؐ نے جلالۃ کے گوشت اور اس کا دودھ پینے سے منع فر
اور اس بات سے منع فرمایا ہے کہ نہ بوجھ لادا جائے اور نہ لوگ سوار
یہاں تک کہ اس کو گھر پہ رکھ کر چالیس دن تک چارہ نہ کھلائیں۔

"حضرت ثوبان رضؓ سے مروی ہے کہ اہل جنت جب جنت میں د
ہوں گے تو ان کے لیے جنت کا ایک ایسا بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت
اطراف میں چرا کرتا تھا اس کے علاوہ اہلِ جنت مچھلی کے جگر کا وہ چھ
ٹکڑا بھی کھایا کریں گے جو جگر کے پاس ہی اس کے ایک جانب ہوتا ہے۔

نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ سورج و چاند جہنم میں دہشت ز
بیل کی طرح ہوں گے۔

سیرت سعید بن جبیر میں ابو نعیم لکھتے ہیں کہ حضرت سعید نے
اللہ رب العزت نے آدمؑ کے پاس ایک سرخ رنگ کا بیل اتارا جس سے
کرتے تھے اور اس مشقت سے اسکی پیشانی پر جو پسینہ آتا تھا پو
جاتے تھے اسی مشقت کا اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ذکر کیا ہے

Marfat.com

حضرت آدمؑ اکثر حوّا سے کہا کرتے تھے کہ تو نے ہی میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہر شخص اپنی طاقت کے بقدر سعی و کوشش کرتا ہے جس طرح کہ بیل اپنے سینگوں سے اپنے ناک کی حفاظت کرتا (یعنی اپنی حفاظت آپ کرتا ہے.

اسی طرح سے جس شخص کا سوتے میں پیشاب نکل جانے کا عارضہ لاحق ہو اس کو بیل کا مثانہ خشک کر کے پیس کر سرکہ کے ساتھ ملا کر پلانے سے انشاء اللہ یہ بیماری بہت جلد ختم ہو جائے گی. اور بستر پہ پیشاب نکلنا بند ہو جائے گا. نیز ایسے شخص کے لیے ٹھنڈے پانی کا استعمال بھی مفید ہے.

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ بیل کی ایک عجیب و غریب خصلت یہ ہے کہ اگر تھک کر کھڑا ہو جائے تو اس کے خصیتین پکڑ کر پیچھے سے اس میں ایک قسم کا نشاط پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ بہت تیز چلنے لگتا ہے.

## اَلْعِجْلُ (گوسالہ بچھڑا)

بنی اسرائیل نے گوسالہ کی پرستش کل ۴۰ یوم کی تھی. جس کی پاداش میں وہ ۴۰ سال تک میدان تیہ میں مبتلائے عذاب رہے اللہ تعالیٰ نے ایک یوم کے مقابلے میں ایک سال ان کی سزا کے لیے تجویز فرمایا اس طرح چالیس سال قرار دیئے گئے. حجت الاسلام امام غزالی کا قول ہے قوم موسیٰ یعنی بنی اسرائیل کے گوسالہ کی ساخت سونے اور چاندی کے زیورات کی تھی. گوسالہ پرستی کا ظہور ہوا جس کا بانی سامری تھا

یہ شخص اس قوم سے تھا جو گائے کی پرستش کیا کرتی تھی. اگرچہ سامری بظاہر مسلمان ہوگیا تھا لیکن اس کے دل میں گائے کی محبت قدرے قلیل جاں گزیں تھی پس اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے ان کو آزمائش میں ڈالا چنانچہ سامری نے جس کا نام موسیٰ بن ظفر تھا بنی اسرائیل سے کہا کہ سونے چاندی کا جسقدر زیور تمہارے پاس ہے دے دو چنانچہ سب نے اپنے اپنے زیور لاکر اس کے سامنے جمع کر دیئے. سامری نے ان تمام زیورات کو پگھلا کر بچھڑے کا ایک قالب ڈھال لیا. جس میں آواز تھی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم کے نیچے سے ایک مٹھی خاک جو اس نے دریا عبور کرتے وقت اٹھالی تھی اس بچھڑے کے اندر ڈال دی جس سے اس کے اندر گوشت پوست پیدا ہوگیا. اور وہ بچھڑے کی طرح بولنے لگا. مذکورہ قول قتادہ، ابن عباس، حسن اور اکثر علماء تفسیر کا ہے اور یہی اصح ہے جیسا کہ تفسیر لبغوی وغیرہ میں مذکور ہے بعض کا قول ہے کہ گوسالہ محض سونے کا ایک قالب تھا اور اس میں روح نہیں تھی. البتہ اس سے ایک آواز آتی تھی بعض کا قول ہے کہ گوسالہ ایک مرتبہ بولا تھا اور جب یہ بولا تھا. تو پوری قوم اللہ کو چھوڑ کر اسکی عبادت میں لگ گئی اور وہ وجد و سرور میں اس کے اردگرد رقص کرنے لگے. بعض کہتے ہیں کہ گوسالہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ کثرت سے بولتا رہتا تھا اور جب یہ بولتا تھا تو لوگ اسکو سجدہ کرتے تھے اور جب یہ خاموش ہوجاتا تو لوگ سجدہ سے سر اٹھا لیتے تھے، وہب فرماتے ہیں کہ گوسالہ سے آواز تو آتی تھی مگر اس میں حرکت نہیں تھی. سدی

Marfat.com

دل ہے کہ گوسالہ بولتا اور چلتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر
تے ہوئے ارشاد فرمایا " ایک فربہ تلا ہوا بچھڑا لائے"
حضرت ابراہیمؑ بے حد مہمان نواز تھے۔ چنانچہ آپ نے مہمانوں
لیے ایک جائیداد وقف کر رکھی تھی اس سے آپ بلا امتیاز قوم و
ن کے لوگوں کی ضیافت کرتے تھے عون بن شدّاد کا قول ہے کہ جب
وں نے جو دراصل فرشتے تھے کھانے سے دست کشی کی تو حضرت
یلؑ نے اس بچھڑے کو بازوؤں سے مس کر دیا جس سے وہ بچھڑا زندہ
یا اور اپنی ماں سے جا ملا۔

علامہ دمیری کی رائے یہ ہے کہ طرطوشی کا جواب یہ نہیں تھا کہ بلکہ
کا جواب یہ تھا کہ صوفیا کا مسلک غلط جہالت و ضلالت ہے اسلام
ف کتاب و سنت رسول اللہ کا نام ہے اور ناچنا وجد کرنا کفار اور
الہ پرستوں کا شعار ہے۔ صحابہ کرام رضؓ کے جلو میں آنحضرت کی مجالس
لمرح پر وقار ہوتی تھیں گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں

بعض اطباء کا قول ہے کہ گوسالہ کا خفیہ سکھا کر گھس کر پینے
ے قوت باہ میں بے مثال اضافہ کرتا ہے اور کثرت جماع کی قدرت
ا ہوتی ہے اور اسکا قضیب جلا کر پیس کر پینے سے جگر بڑھنے
فائدہ دیتا ہے۔ زمخشری وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل
ایک نیک بوڑھا تھا اس کے پاس ایک بچھیا تھی وہ اسکو
کر جنگل میں پہنچا اور کہا کہ اے اللہ! میں اس کو اپنے لڑکے

Marfat.com

کے بڑا ہونے تک تیری حفاظت میں دیتا ہوں چنانچہ لڑکا بڑا ہو گیا جوا
والدہ کا نہایت فرماں بردار تھا اور وہ گائے بھی جوان ہو گئی یہ گا
نہایت خوبصورت اور فربہ تھی لہذا بنی اسرائیل نے اس یتیم اور ا
ماں سے سودا کر کے اسکی کھال بھر سونے کے بدلہ میں اسکو خرید
جبکہ اس زمانہ میں گائے کی قیمت تین دینار تھی

**الغاشیہ** مویشی جیسے اونٹ گائے، بھینس اور بکر
وغیرہ ان کو غاشیہ اس لیے کہتے ہیں کہ غاشیہ کے معنی منتشر ہونے
چیزیں ہیں اور یہ بھی جنگلوں اور میدانوں میں پھیلی رہتی ہیں۔ ایک
دوسری حدیث میں ہے کہ جب رات ہو جائے اپنے جانوروں کو
دو۔" (سانڈ) جن جانوروں کے کھر ہوتے ہیں گائے بھینس بکری
بخاری میں مذکور ہے کہ سلف گھوڑیوں کے مقابلہ میں گھوڑوں کو زیا
پسند فرماتے تھے کیونکہ گھوڑا زیادہ جبری اور تیز رفتار ہوتا ہے
نیل گائے کے مشابہ ایک جانور ہے، مہاۃ کی جمع ہے نیل گائے
کو کہتے ہیں۔ یہ نیل گائے کی ایک قسم ہے درد گردہ میں نیل گائے کا
نہایت مفید ہے کیڑے لگے ہوئے دانت میں اسکی سینگ کا کوئلہ
سے درد سے فوری آرام ملتا ہے اسکی سینگ جلا کر میعادی بخار
کھانے میں ملا کر کھلا دیں۔ تو انشاء اللہ بخار ٹھیک ہو جائے گا۔
میں ملا کر پینا قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے اور اعصاب میں مضبوطی
نکسیر والے کی ناک میں ڈال دینے سے خون بند ہو جاتا ہے اس

Marfat.com

سینگوں کی راکھ سرکہ میں ملا کر برص پر دھوپ میں مالش کرنے سے داغ دور ہو جاتے ہیں اگر کوئی ایک مثقال کے برابر سونگھ لے تو جس سے بھی مقابلہ کرے غالب ہو۔

## الیعفور (ہرن کا بچہ یا نیل گائے کا بچہ)

ہرن یا نیل گائے کے بچہ کو کہتے ہیں۔ نر ہرن کو بھی کہتے ہیں حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضورؐ اپنے یعفور نامی گدھے پر سوار ہو کر عیادت کے لیے تشریف لے گئے کہتے ہیں کہ اس گدھے کا نام یعفور اسکے خاکستری رنگ کی بنا پر رکھا گیا بعض کہتے ہیں کہ اس گدھے کا نام یعفور اس لیے پڑا کہ اسکی رفتار ہرن کے مشابہ تھی۔

Marfat.com

# مویشی سے طبّی فوائد

## THYROIOIINUM

بھیڑ کا خشک شدہ غدہ ترسیہ (THYROID GLAND)

وہ غدود جو نرخرہ کے اوپر ہوتا ہے عضلاتی کمزوری، دردِ سر، کمزوری اور فالج، جھریاں پڑ جانا، ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا یعنی ٹوٹی ہوئی کے دیر سے جڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ان تمام امراض میں مفید ہے بھیڑ علاوہ یہ بچھڑے سے بھی حاصل ہو سکتی ہے ہومیوپیتھک کی مشہور دوا

## ANTHRACINUM-

یہ دوا بھیڑ کی تلی سے جبکہ بھیڑ سرطان کی بیماری میں مبتلا ہو جا اس کے BACILUS جراثیم لیکر الکوحل میں تیار کی جاتی ہے۔ یہ دو میں تیار کی گئی اور بھیڑوں کے پلیگ میں استعمال کی۔ اس دوا کے استعمال فرانس روس وغیرہ میں جہاں بھیڑوں کا پلیگ زیادہ ہوتا تھا استعمال کی کروڑوں روپے کی بچت ہو گئی 1858ء سے یہ دوا سرطان اور دیگر بیماریوں میں استعمال ہو رہی ہے یہ مندرجہ ذیل بیماریوں میں مفید ہے

1۔ کاربنکل یعنی ایک طرح کا سرطان

2۔ غدود سوج گئے ہوں

3۔ ناک، مقعد اور آلات تناسل سے کالے رنگ کا خون بہتا ہو

4۔ متعدی بخار جو شدت اختیار کر گیا ہو

Marfat.com

## OOPHORINUM

بھیڑ یا گائے کے خصیۃ الرحم سے نکالی ہوئی رطوبت Ovarian Extract سے بنائی جاتی ہے یہ خصۃ الرحم OVARY کے کٹ جانے یا اس کے آپریشن کے بعد کی پیدا شدہ تکلیفات اور سن یاس کی تکلیف میں زیادہ مفید ہے اعصابی تکلیف خارش دار اور کیلوں میں بھی مفید ہے۔

## LATIS VACCINIFLOS.

دودھ کی بالائی سے دوا تیار کی جاتی ہے مختلف امراض کے علاج میں استعمال ہوتی ہے

## PYROGENUM

کمزور قسم کا بدبودار گائے کا گوشت لیکر سورج کی روشنی میں ۲ دو ہفتہ تک رکھا جاتا ہے۔ تپ دق پرانا موسمی بخار، خناق، اسہال اور اسقاط حمل کے بعد کے نتائج میں مفید ہے

## ANIMAL CHARCOAL

ایک موٹے بیل کا چمڑہ لیکر سرخ جلتے ہوئے کوئلوں پر رکھیں تاکہ اچھی طرح جل جائے پھر جونہی شعاع کم ہو۔ سکوا ٹھا کر چوڑے پتھروں پر رکھ دینا چاہیئے۔ پھر نبد بوتلوں میں ڈالکر محفوظ رکھنا چاہیئے کمزور آدمیوں کے لیے اول درجہ کی دوا ہے دودھ پلانے والی عورتوں کے لیے بھی اعلیٰ چیز ہے۔

## PHOSPHONIC ACID

عموماً ہڈی کو تھوڑا جلا کر جس سے مفید ہو جائے برابر سلفیورک ایسڈ ملا کر

بناتے ہیں دماغی کمزوری میں اتنا مفید ہے جتنا فولاد، خون کی کمی کو دور کرنیوالا
دوا اس سے بڑھکر آج تک معلوم نہیں ہوئی۔ بار بار پیشاب آنا احتلام، جریان
کثرتِ جماع کے نقصانات دور کرتا ہے۔

## مویشی کی کھالیں:

گائے بکری اونٹ اور بھیڑ کی کھالیں انسان کے جلے ہوئے حصے
کو عارضی طور پر ڈھکا جاتا ہے جب تک کہ نئی کھال نہیں آجاتی۔ دنیا میں
گنتی کے انسیے طبی مراکز ہیں جہاں مویشی کی کھالیں استعمال کی جارہی ہیں
کمزور اور ضعیف لوگوں کو مویشی لحمیات مہیا کرتے ہیں گوشت اور دودھ
کی شکل میں)

INSULIN ذیابیطس کی مشہور دوا DAOLIN-I
ٹیکے مختلف جانوروں کے لبلبے سے بنائی جاتی ہے یہ زیادہ تر مچھلیوں، مینڈکوں
درندوں پرندوں اور ممالیہ دودھ دینے والے جانوروں سے حاصل کی جاتی
ہے سور کی انسولین انسانی انسولین سے صرف ایک پہلو سے فرق ہے یعنی اس
میں AIMINO ACID مختلف ہے یہ انسولین وہاں زیادہ استعمال کی
جاتی ہے جہاں خون میں شکر کا تناسب زیادہ ہوگیا ہو

(انسائیکلوپیڈیا جلد ۱۳ صفحہ ۶)

ANTHRAX - اس کو تلی کا بخار بھی کہا جاتا ہے یہ مویشی
بھیڑ بکری سے انسانوں کو لگ جاتا ہے کیونکہ متعدی ہے اسکا بر
علاج ہونا چاہیئے۔ ورنہ جانور کی موت دو دن میں واقع ہوجاتی

ہڑیوں کے کاٹنے سے بھی لگ جاتا ہے مویشی کے نگراں چمڑے کے کاریگر
دراون کے کارکن وغیرہ کو یہ بیماری لگ جاتی ہے بنیادی طور پر مخصوص
راثیم اسکا موجب بنتے ہیں اور پنسلین ہی اسکا علاج ہے موسم سے
ہلے اگر جانوروں کو ٹیکے لگا دیئے جائیں تو بھی وہ محفوظ رہ سکتے ہیں سب
ے پہلے لوئی پاسچر نے اس کے لیے ایک ٹیکہ دریافت کیا جو بہت کارآمد
ثابت ہوا۔ یہ بھی جراثیم کے نظریہ کے مطابق تھا۔

Marfat.com

# شہد کی مکھی

قرآن پاک کا ارشاد ہے (سورۃ شہد کی مکھی (النحل) ۔69

اور دیکھو تمہارے ربّ نے شہد کی مکھی پر یہ بات وحی کر دی (القا کر دی) کہ پہاڑوں درختوں بیلوں اور اونچی اونچی چھتریوں (جہاں انگور کی بیل یا دوسری بیلیں چڑھائی جاتی ہیں) اپنے چھتے بنا اور ہر طرح کے پھلوں اور پھلوں کا رس چوس کر اور رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہی۔

یعنی اس پورے نظام اور طریق کار کے مطابق جس پر مکھیوں کی ایک کالونی کرتی ہے ان کی چھتوں کی ساخت، ان کے گروہ کی تنظیم، رانی مکھی کی ذمہ داریاں، مختلف کارکنوں میں تقسیم کار، ان کی غذا کے لیے مسلسل آمد و رفت ان کا باقاعدگی کے ساتھ شہد بنا بنا کر ذخیرہ کرتے جانا۔ بس ایک نظام مقرر کر دیا گیا ہے جس پر ہزاروں برس سے چینی کے یہ چھوٹے چھوٹے کارخانے ساری روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ہر طرح کے پھولوں پھلوں اور جڑی بوٹیوں کے رس چوس کر اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہ پر چلتی رہی، اس مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں شفا ہے لوگوں کے لیے اس میں بھی ایک نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں

Marfat.com

مسلمانوں کو غور و فکر کی فرصت نہیں۔ آسٹریلیا والوں نے اس پہ
نور کیا، تحقیقات کیں، ضخیم کتابیں لکھیں شہد کی مکھیوں کو گھروں میں
النا شروع کیا۔ اس کو گھریلو صنعت کاری میں تبدیل کر دیا تاکہ زیادہ
ے زیادہ لوگ اس میں حصّہ لے سکیں اور کروڑوں روپیہ کا شہد دوسرے
لکوں میں برآمد کر سکیں اور اس دیانتداری سے کام کر رہے ہیں کہ آسٹریلیا
شہد دنیا میں اصلی شہد شمار کیا جاتا ہے خود پاکستان میں ہم لوگ پاکستانی
ہد پر اعتماد نہیں کرتے اور آسٹریلیا کے شہد کو اصلی سمجھتے ہیں اور چوگنی
یمت پر خوشی سے خریدتے ہیں۔

توریت انجیل میں شہد کا ذکر تو کثرت سے آیا ہے اور موم کا ذکر
ی متعدد مقامات پر ملتا ہے لیکن شہد کی مکھی کا ذکر عہد عتیق میں نسبتاً
ا ہے۔

تب اموریوں نے جو اس کوہ پر رہتے تھے تمہارا سامنا کیا اور شہد کی
ھیوں کے مانند تمھیں رگیدا۔ استثنا، (۱:۴۴)

انہوں نے مجھے شہد کی مکھیوں کی طرح گھیر لیا۔ زبور (۱۱۸:۱۲)

ر دیکھو کہ وہاں شیر کی لاش میں شہد کی مکھیوں کا ہجوم اور شہد بھی تھا۔
قاضیوں (۱۴:۸)

شہد عربوں کی خاص غذا رہا ہے اور عربوں میں طائف کا شہد خاص
ر پر مشہور ہے شہد کے کارخانے اور کاروبار یورپ ہندو پاکستان
رکیہ اور آسٹریلیا میں کھلے ہوئے ہیں امریکی ماہرین کے متعلق شام کی

Marfat.com

مکھیاں یورپ کی عام مکھیوں سے اعلیٰ ہوتی ہیں ویسے اب تک مکھیوں کی بیس ہزار قسمیں معلوم ہوئی ہیں جو مختلف رنگوں اور مختلف بیماریوں کے علاج کے لیے شہد بناتی ہیں۔ امریکہ و دیگر ممالک میں مختلف پھولوں مثلاً گلاب شہد، گیندا کا شہد، نیم کا شہد، مختلف جڑی بوٹیوں کے شہد علیحدہ علیحدہ دستیاب ہیں۔ رنگ بھی مختلف ہیں

۱۔ شربتی۔ گہرا ہلکا

2۔ بھورا

3۔ کالا

} اسی طرح پتلا اور گاڑھا بھی ملتا ہے۔

4۔ سفید

ایورویدک طب کی مشہور کتاب سشرت میں شہد کی آٹھ قسم مذکور ہیں۔

۱۔ مکشیکا۔ وہ شہد جسے عام مکھیاں جمع کرتی ہیں

2۔ بھرامارا۔ یہ شہد سیاہ رنگ کی مکھیوں کا ہوتا ہے اس مکھی کو بھی بھرامارا کہتے ہیں یہ شہد بلغم کھانسی، بخار، نکسیر میں دوسرے شہد سے زیادہ مفید ہے۔

3۔ کشودھارا۔ چھوٹی مکھی کا شہد آنکھوں کی بیماریوں میں

4۔ یوتیکا۔ چھوٹے قد کی سیاہ مکھی کا شہد ہے۔

5۔ چھاترا۔ یہ بھڑ کی شکل کی زرد مکھی کا شہد ہے یہ خارش، قے اور برص، پیٹ کے کیڑے، سوزاک، ہسٹریا، متلی اور زہر

Marfat.com

مفید ہے

6۔ ارگما۔ جنگلی شہد سنہری مکھی جمع کرتی ہے۔ امراضِ چشم
بر، ہیضہ کھانسی، تپ دق یرقان اور زخموں کے علاج کے لیے مفید ہے

7۔ اودلاکا۔ یہ سفید چونٹیوں کے بلوں میں ملتی ہے یہ شہد نہیں
بلکہ گاڑھی رطوبت ہے

8۔ والا۔ یہ وہ شہد ہے جو صاف کیئے بغیر پھولوں میں ہوتا
بلغم کو نکالتا ہے متلی اور سوزاک سے شفا دیتا ہے۔

مختلف قسم کے شہد جو پاکستان میں ملتے ہیں

| | |
|---|---|
| تونبلوں کا شہد | 2۔ لوکاٹ کا شہد |
| سرسوں کا شہد | 4۔ سنگتروں کا شہد |
| گلاب کا شہد | 6۔ جنگلی شہد |

بہترین شہد فصل ربیع کا (بہار کا) ہے اس کے بعد موسم گرما کا اور پھر سردی
شہد میں موجود عناصر فصل موسم اور علاقے کے مطابق تبدیل ہوتے رہتے ہیں

## مکھی کی ابتدا:

ایک ماہر کے مطابق ۱۰ کروڑ سال قبل کچھ بھڑوں نے گوشت کھانا چھوڑ
پھول والے پودوں کی طرف توجہ کی جہاں ان کو پھولوں کا امرت اور پھولوں کا
یا برادہ پسند آیا جو مزیدار بھی تھا اور غذائیت سے بھرپور۔ یہ گروہ بھڑوں سے
ل ہو کر شہد کی مکھی بن گیا۔ مکھی کی مختلف اقسام کی جا سکتی ہیں

Marfat.com

۱۔ تنہائی پسند مکھی۔
۲۔ سماج پسند مکھی
۳۔ چھوٹی زبان والی مکھی
۴۔ لمبی زبان والی مکھی
۵۔ راج مستری مکھی۔
۶۔ پتیاں کاٹنے والی مکھی
۷۔ بغیر ڈنک والی مکھی
۸۔ ملسار مکھی۔
۹۔ شہر والی مکھی۔

ابتدا میں مکھی گرم خشک علاقوں میں رہنے کو ترجیح دیتی ہے خاص پر ان تمام ممالک میں جو بحر روم کے کنارے آباد ہیں یعنی جنوبی یورپ شمالی ا اور شمالی مغربی ایشیا۔ ان ممالک سے یہ دنیا کے بیشتر ممالک میں پہنچائی گئی۔ MICHAEL BRIGHT مائیکل برائٹ کا ہے جو حقیقت پر مبنی قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس سے بالکل مختلف ہے

آسٹریلیا کے ٹھنڈے علاقے میں مکھیاں پالی جاتی ہیں اور وہ دنیا سے بڑا ملک ہے شہد برآمد کرنے کے سلسلہ میں قرآن پاک کے حکم پر آسٹریلیا عمل کر رہے ہیں حالانکہ مسلمان کا یہ فرض تھا کہ شہد کی مکھی پر تحقیق کرتے بڑے بڑے باغات، مختلف جڑی بوٹیاں اور مختلف پھول والے پو اور سبزیاں لگانے کا انتظام کیا جاتا اور مختلف شہد کے چھتہ رنگ برنگی شہد تاثیر والا شہد اور مختلف بیماریوں اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے والا کیا جاتا ہے۔ اللہ نے اپنی کتاب کے ایک باب کا نام شہد کی مکھی یعنی النحل تاکہ ایمان والے غور کریں۔ اور اللہ کی منشا کو پورا کرنے کے لیے بھرپور کوشش یہ منشا آسٹریا کے مشہور سائنسدان حیوانیات کارل وان فرش نے تحقیقا

Marfat.com

حد لکھا کہ مکھیاں جب واپس اپنے چھتہ میں آتی ہیں تو وہ دوسری مکھیوں کو بتاتی ہیں کہ ہمیں یہ شہد فلاں جگہ سے ملا ہے اس کے لیے وہ ایک خاص قسم کا رقص کرتی ہیں اور اس رقص کے دوران اس سمت کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور وہ اس سمت کا تعین سورج کے مطابق کرتی ہیں

جب کارکن مکھی واپس چھتہ میں آتی ہے تو اسکو دروازہ پہ روکا جاتا ہے اور سونگھ کر اندازہ لگایا جاتا ہے کہ یہ مکھی مال لیکر آئی ہے یا خالی ہاتھ چلی آئی یہ اندازہ لگانے کے بعد ہی اسکو داخل ہونے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اندر آنے کے بعد وہ ایک خاص طور سے دوڑ کر سب مکھیوں کو مطلع کرتی ہے کہ وہ خزانہ کس سمت میں ہے اگر وہ خزانہ چھتے کے نزدیک ہوتا ہے اسکا رقص گولائی میں ہوتا ہے ایک سیدھا چکر اور ایک الٹا چکر یعنی انگریزی ہندسہ 8 بناتی ہے ناچ میں اگر جوش و خروش کا مظاہرہ کیا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ خزانہ کی قسم اعلیٰ ہے اگر خزانہ دور ہے تو ناچ کا انداز مختلف ہوگا یعنی چکر لمبا یا چھوٹا ہوگا۔ اگر شہد کا خزانہ سورج سے $45^\circ$ درجہ مشرق پر ہے تو ناچ بھی عمود سے $45^\circ$ درجہ بائیں جانب ہوگا اور اگر شہد کا خزانہ $180^\circ$ درجہ پر ہوگا تو ناچ بھی اسی انداز سے کیا جائے گا سورج پہ بادل چھانے یا درختوں کے گھنے ہونے کی صورت میں بھی مکھیاں سمت کا اندازہ ارغوانی شعاعوں کے ذریعہ لگا لیتی ہیں اور ناچ بھی اسی انداز سے کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مکھیوں کے جسم کے اندر ایسی قوت بخشی ہے جسکو

مقناطیسی کشش کہنا چاہیئے۔ جس کے ذریعے وہ سمت کا اندازہ لگا لیتی ہ
اور اسی کشش کے ذریعہ وہ شہد کے خزانہ کا پتہ لگا لیتی ہیں چاہے آسما
ابر آلود ہو کیونکہ مقناطیسی کشش کا تعلق زمین کے اندر موجود مقناطی
نظام سے ہے۔ موسم بہار کے بعد جب مکھیاں کافی تعداد میں پیدا ہو جاتی ہ
تو مکھیوں کی ایک کھیپ کوچ کرنے کے لیے تیار ہوتی ہے کہ نئی جگہ بسی
کیا جائے تو کچھ نئی رانی مکھیاں اور ایک پرانی رانی نصف تعداد کارکن مکھ
کے چھتہ کو چھوڑ کر نیا گھر بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ پہلے ایک عارضی سکن کسی
درخت کی شاخ پر جو چھتہ کے نزدیک ہوتا ہے بناتی ہیں۔ پھر کچھ چند سے
اسکاؤٹ مکھیاں ۱۰ کلومیٹر فاصلے تک جا کر علاقے کا جائزہ لیتی ہیں
جگہ منتخب کرنے کے بعد وہ تمام مکھیاں ٹیڑھی لکیر کے ناچ سے یعنی
(Zigzag Dance) کے ذریعہ نئے مسکن کی اطلاع دیتے ہیں اس میں
لہلیں بھی بجائی جاتی ہیں

مکھیاں بہت متفکر ہوتی ہیں اپنے نئے مسکن سے متعلق کہ وہ اتنا
ہو کہ سردیوں کے لیے وہاں شہد کا ذخیرہ کیا جا سکے لیکن وہ اتنا بڑا بھی نہ
چھتہ کو گرم رکھنا مشکل ہو جائے سردیوں کے زمانے میں۔ اس کا دروا
زمین سے کم از کم چھ فٹ اونچا ہوتا ہے کہ زمینی دست درازیوں سے محفوظ
اور دروازہ کا رخ جنوب کی طرف ہونا چاہیئے تاکہ اس کو گرم رکھا جا سکے
خاص طور پر ان دنوں میں جب بادل چھائے ہوئے ہوں دروازہ نیچے
جانب کو ترجیح دی جاتی ہے تاکہ گرمائی کا نقصان نہ ہو درازوں وغیرہ

Marfat.com

تی فکر نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ درختوں کے گوند یا لاکھ سے پر کی جا سکتی ہیں
چھتہ بنانے کے بعد اسکی پڑتال کی جاتی ہے جس میں تقریباً چالیس منٹ لگتے ہیں
یہ امر بھی باعثِ دلچسپی ہوگا کہ مسکن کے مقام کے سلسلہ میں کافی احتیاط
لی جاتی ہے مختلف اسکاؤٹ مکھیاں مقام مسکن کا پتہ بتاتی ہیں کچھ مکھیاں
بے تحاشہ رقص کرتی ہیں اور کچھ ہلکے پھلکے انداز سے ناچتی ہیں پرجوش رقاص
مکھیاں ہلکے پھلکے رقاص سے رابطہ قائم کرتی ہیں رقص میں جوش جگہ کی
بہترین مناسبت ظاہر کرتی ہے پھر دونوں گروہ مل کر مقامات مسکن کے
انتخاب کیلئے روانہ ہوتی ہیں۔ اور آخر کار بہترین مناسب جگہ کے لیے
اتفاق رائے ہوجاتا ہے انتخابِ مسکن کی اطلاع اس انداز سے کی جاتی ہے
کہ سب مکھیاں وہاں اکٹھی ہوجائیں اور وہ انداز یہ ہے کہ مکھیاں عارضی
آرام گاہ کے اردگرد 3 3 فٹ قطر لیکر چکر لگاتی ہیں اور اس دوران
اسکاؤٹ مکھیاں نئے مقام مسکن کی سمت بتاتی جاتی ہیں اور اس طرح نیا چھتہ
شروع ہوجاتا ہے

مکھیوں کے انداز کارکردگی کا جتنا بھی جائزہ لیا جائے نئے نئے
انکشافات ہوتے چلے جاتے ہیں وہ اپنی زندگی کے مختلف مرحلوں میں مختلف
کام کرتی ہیں مثلاً

1۔ وہ مکھیوں کو کھلانے کا کام کرتی ہیں
2۔ لاروے کی صفائی۔
3۔ چھتے میں نئے سوراخوں کی تعمیر۔

4۔ نئے خانوں کی تعمیر

5۔ رانی مکھی کی خدمت کرنا۔

6۔ انڈوں کی دیکھ بھال کرنا

7۔ چھتے میں ہوا کی آمد و رفت کا انتظام کرنا۔

8۔ کھانے کے نئے خزانوں کا پتہ لگانا۔

9۔ پھولوں سے امرت اور برادہ اکٹھا کرنا۔

10۔ نئی تحقیق کے مطابق نگراں کا وجود جو مسکن کی صفائی کا انتظام کرتا ہے تاکہ کسی قسم کی بیماری نہ پھیل پائے۔ تقریباً 2 فیصد کارکن صفائی پر معمور ہوتے ہیں۔

11۔ مردہ مکھیوں کو ایک گھنٹے کے اندر پھینک دیا جاتا ہے مردہ مکھیوں کو تلاش کرنے میں کوئی دقت نہیں پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک خاص قسم کی بو چھوڑتی ہے۔

12۔ اسکو تقریباً 400 فٹ دور پھینکا جاتا ہے

6۔ شہد کی مکھی کو سماجی حیوان کہا جاتا ہے۔

6 ایک شہد کے چھتے میں نر مکھیاں چند سو ہوتی ہیں اور ان کو بھی مکھیاں ہلاک کر دیتی ہیں ایک چھتہ میں صرف ایک ملکہ مکھی کی حکومت ہے اسکی پشت پہ ایک خاص نشان ہوتا ہے

6 ایک مربع فٹ چھتہ تیار کرنے کے لیے شہد کی مکھیوں کو تیرہ اونس موم کی ضرورت ہوتی ہے۔

- شہد کی مکھی کی رفتار دس سے پندرہ میل فی گھنٹہ ہے
- شہد کی نر مکھیوں کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ مادہ مکھیوں کو انڈے سینے کے قابل بنائیں تین دن کے بعد انڈوں میں سے بچے نکل آتے ہیں
- مکھیاں چاروں طرف دیکھ سکتی ہیں ان کی آٹھ آنکھیں ہوتی ہیں اور ان کے دو معدے ہوتے ہیں
- جب ملکہ مادہ مکھی چھتے سے باہر پھولوں کا رس لینے کے لیے نکلتی ہے تو سینکڑوں نر مکھیوں میں سے صرف ایک طاقتور مکھی اس تک پہنچتی ہے
- ایک شہد کے چھتے میں تقریباً پچاس ہزار مکھیاں کام کرتی ہیں
- شہد کی مکھیوں میں آواز موصول کرنے والے حساس خلیے ٹانگوں میں پائے جاتے ہیں
- ایک کام کرنے والی شہد کی مکھی کی عمر ایک ماہ سے دو ماہ تک ہوتی ہے
- پھولوں کے رس کا ایک گیلن شہد کی مکھی کو اتنی توانائی فراہم کرتا ہے جس سے وہ گیارہ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چالیس لاکھ میل کا سفر طے کر سکتی ہے
- اٹھانوے درجہ فارن ہائیٹ (98°F) حرارت پر شہد کی مکھیوں کی چھتے کے اندر ہی موت واقع ہو جاتی ہے چھتے کا درجہ حرارت 93 سے 95 ہر حالت میں قائم رکھتی ہیں
- شہد کی نر مکھیوں میں ڈنک مارنے کی صلاحیت نہیں ہوتی
- اگر شہد کی مکھیوں کے گروہ میں خوراک کی کمی واقع ہو جائے تو جتنی خوراک ان کو دستیاب ہو اپنی تمام ساتھیوں میں بانٹ لیتی ہیں

Marfat.com

اس طرح وہ کبھی بھی بھوک کی وجہ سے نہیں مرتیں۔ ایک گروہ کی تمام مکھیاں اکٹھی مرتی ہیں اور ان کی ملکہ سب سے آخر میں مرتی ہیں۔

- ملکہ مکھی ایک دن میں ۱۵۰۰ انڈے دیتی ہے۔ ایک ملکہ مکھی اپنی ساری زندگی دس لاکھ سے زائد انڈے دیتی ہے۔
- شہد کی مکھی تیز آواز اور دھوئیں سے زیادہ ڈرتی ہے۔
- شہد کی تیاری کے تمام مراحل مادہ مکھیاں سرانجام دیتی ہیں۔
- شہد کی مکھی شہد کے علاوہ موم بھی تیار کرتی ہے اس کا چھتہ موم کا بنا ہوتا ہے۔
- شہد کی مکھیاں تابکار شعاعوں میں بھی دیکھ سکتی ہیں اور انسان ایسا نہیں کر سکتا۔
- چھتے کے ہر سوراخ کے چھ کنارے ہوتے ہیں
- شہد کی مکھی کو سرخ رنگ نظر نہیں آتا۔
- وہ کھٹا شہد بھی بناتی ہے۔
- شہد کی نر مکھی کو نکھٹو اسلیے کہا جاتا ہے کہ وہ ڈنک نہیں مار سکتا۔
- ملکہ مکھی کا نام یعسوب ہوتا ہے اسلیے سر پہ تاج ہوتا ہے ملکہ کے انتقال کے بعد اسکی بیٹی ملکہ بنتی ہے اگر کوئی نائب نہ ہو اگر وہ بھی مرجائے تو شہد کی مکھیاں خود کو تباہ کر لیتی ہیں
- ایک مربع فٹ چھتے میں تقریباً نو ہزار سوراخ ہوتے ہیں

Marfat.com

# زیر زمین گھر بنانے والی مکھیاں

بعض شہد کی مکھیاں اپنا گھر زمین دوز بناتی ہیں واشنگٹن زرعی تحقیقاتی مرکز نے ایک شیشے کے تالاب کے ذریعے مکھیوں کا جائزہ لیا اور یہ معلومات حاصل کیں۔

۱۔ وہ پہلے بل بناتی ہے پھر اسکو توڑتی ہے۔

2۔ پھر اپنے ڈنک سے ایک مادہ نکال کر پھیلاتی ہے

3۔ بل بنانا۔ توڑنا اور مادہ نکال کر پھیلانے کا عمل جاری رہتا ہے یہاں تک کہ ایک موٹی سطح بن جاتی ہے جو ٹائیون جیسی ہوتی ہے

4۔ پھر ایک ڈھکن جیسا حصہ چھوڑ دیتی ہیں۔

5۔ اس کو رات بھر کے لیے خشک ہونے کو چھوڑ دیتی ہیں

6۔ بل پھولوں کے زیرے اور امرت سے بھر دیتی ہیں۔ پھر انڈے دیتی ہیں

7۔ ڈھکن کو اب بند کر دیا جاتا ہے اور بند کمرے میں بچے جنم لیتے ہیں اور بڑھتے ہیں دنیا کے مسائل سے علیحدہ سکون کے ساتھ یہ مکھیاں جو کہ COLLETES کہلاتی ہیں مندرجہ بالا احتیاط کے پیش نظر COLLETES کی عمر سب شہد کی مکھیوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔

## DDT کھانے والی مکھیاں

برازیل میں STUXI دریا کے کنارے ایسی شہد کی مکھیاں موجود

ہیں جو D D T جیسی زہریلی دوا جو کیڑے مکوڑوں کو مارنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں جیسے ہی گھروں میں D D T چھڑکی جاتی ہے وہ آتی ہیں اور دو گھنٹے میں ہی اسکو صاف کر جاتی ہیں۔

غور طلب امر یہ ہے کہ یہ مکھیاں کس قسم کا شہد پیدا کرتی ہیں اور کن کن بیماریوں کے لیے یہ موجب شفا ہوگا۔

برازیل کے شہد کی مکھی والے مختلف قسم کی مکھیاں درآمد کر رہے ہیں مثلاً اٹلی کی مکھی کچھ "شریف" ہے جبکہ افریقی مکھی بہت تیز ہے لیکن افریقی مکھی شہد بھی زیادہ پیدا کرتی ہے ان دونوں کا ملاپ کرانے کے بعد کچھ بہتر نتائج نکل رہے ہیں

## گدھ مکھی :

ملک پانامہ جنوبی امریکہ کے تحقیقاتی مرکز نے یہ بھی معلوم کیا کہ کچھ شہد کی مکھیاں مردہ جانور سے بھی رس چوستی ہیں گہری تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ وہ مکھیاں پانچ لمبے اور نوکیلے دانت رکھتی ہیں۔ وہ ڈنک نہیں رکھتیں ان دانتوں کی مدد سے وہ کھال بھی پھاڑ لیتی ہیں اور گوشت کے اندر بھی دانت پیوست کر سکتی ہیں اور سوراخ بنا سکتی ہیں اس مکھی کا سائنسی نام Trigona Hypogea ہے یہ دوسری مکھیوں کو مار بھگاتی ہیں البتہ چیونٹیوں کو کچھ نہیں کہتیں۔

## شہد کا رہنما ھُدھُد

افریقہ میں ایک قسم کا ہدہد اپنی مخصوص آواز سے جانوروں اور انسانوں کو بھی متوجہ کرتا ہے اور شہد کے چھتہ کا پتہ بتاتا ہے۔ تمام

Marfat.com

دودھ دینے والے جانور (Mammals) شہد کے بے حد شوقین ہوتے ہیں ہد ہد شہد کا شوقین نہیں بلکہ موم کا شوقین ہوتا ہے چھتے کے علاوہ بھی یہ ہد ہد دوسرے ذرائع سے موم حاصل کر لیتا ہے یعنی کچھ کیڑے مکوڑے ایسے ہیں جو اسکی شہد کی ضروریات پوری کر دیتے ہیں۔ ہد ہد کو اصلی موم کے جلنے کی خوشبو بہت متوجہ کرتی ہے وہ مکھیاں پالنے والے کو بھی اسکی خبر دیتا ہے۔

سولہویں صدی میں ایک پرتگالی مبلغ نے بتایا کہ جب بھی وہ چرچ میں اصلی موم بتی روشن کرتا تھا ہد ہد وہاں پہنچ جاتا تھا آجکل وہ ہاہر چینی Sugar کی طرف بھی مائل ہوتے ہیں

کیلی فورنیا کے ماہرین نے یہ معلوم کیا ہے کہ بکریاں گائیں سور اور ہاتھی شراب کے شوقین ہیں ان میں ہاتھی سب سے زیادہ ہے وہ مست ہو کر تباہی مچا دیتا ہے بعض اوقات وہ نشے میں پورے گاؤں کو ملیامیٹ کر دیتا ہے

## جن مکھی یا شاہی :

ایک سو سال قبل ایلفریڈ رسل ولیس Alfred Russell Wallace ایک انگریز سائنسدان انڈونیشیا میں معلومات حاصل کر رہا تھا تو اسکو معلوم ہوا کہ دنیا کی سب سے بڑی مکھی انڈونیشیا میں موجود ہے جس کو اہلِ مغرب King Bee Giant Bee کہتے ہیں اور انڈونیشی اسکو شاہی مکھی کہتے ہیں وہ عام شہد کی مکھی سے تین چار گنا بڑی ہوتی ہے یہ درختوں سے لاکھ اکٹھا کرتی ہے یہ عام شہد کی مکھیوں سے عادتوں میں مختلف ہے نہ میں سماجی شعور ہے نہ تقسیم کار اور نہ تعاون یہ اپنا مسکن درختوں کی ڈیک

Marfat.com

کے قریب بناتی ہیں اس کا ڈنک کانٹے دار نہیں ہوتا یہ صرف اپنے دفاع کے لیے اسے استعمال کرتی ہے اس کا نر قد و قامت میں مادہ سے آدھا ہوتا ہے

(Adam Messer) کے بعد آدم میرا Alfred Russell Wallace جو جارجیہ یونیورسٹی امریکہ کا طالب علم تھا دنیا جہان کا چکر لگاتا ہوا انڈونیشیا پہنچا اور اس نے یہ معلوم کیا کہ اس جزیرے کے علاوہ انڈونیشیا کے تین جزیرے اور بھی ہیں جہاں یہ مکھی پائی جاتی ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ پہلے موصوف تقریباً پانچ ہزار میل سے انڈونیشیا پہنچے۔ اور دوسرا نوجوان طالب علمی کے دوران دس ہزار میل دور سے پہنچکر اس نے نایاب مکھی کو تین اور جزیروں میں تلاش کیا انہوں نے اور ان کے ہم قوموں نے شہد کی مکھیوں کے لیے تحقیق گاہیں بنائیں جنگل جنگل جزیروں جزیروں معلومات حاصل کر رہے ہیں کہ ان سے کس طرح انسانوں کے لیے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے انہوں نے معلوم کیا کہ شہد کی مکھیوں کو گھروں میں پالا جا سکتا ہے شہد کے کارخانوں سے جو اللہ نے انسانوں کے لیے بنایا ہے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں

مگر افسوس کہ انڈونیشیا جو مسلمانوں کا سب سے بڑا ملک ہے اور جہاں قدرت نے انہیں عظیم جنگلات عطا کیے کوئی توفیق نہیں ہوئی۔ ان کے قریب ملیشیا بنگلہ دیش پاکستان اور ہندوستان کے کروڑوں مسلمان آباد ہیں ہزاروں دفعہ سورہ شہد کی مکھی (النحل) پڑھنے کے بعد بھی کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ ایران اور دیگر ممالک بھی آباد ہیں حالانکہ انڈونیشیا کے قریب آسٹریلیا نے اللہ کے اس فرمان پر عمل کیا اور آج وہ دنیا کو شہد برآمد کر کے کروڑوں ڈالر کما رہا ہے۔

اللہ نے اپنے کلام میں جگہ جگہ ایسے فرمان جاری کیے ہیں۔ مثلاً اُس نے

Marfat.com

فرمایا۔ انجیر کی قسم اور زیتون کی قسم پھر سورۃ کا نام بھی انجیر ہی رکھ دیا۔ انجیر پر تو لوگوں کو توفیق نہیں ہوئی کہ اس پر تحقیقات کرتے۔ البتہ زیتون پر اٹلی اور اسپین کے باشندوں نے خصوصی توجہ دی۔ تحقیقاتی مراکز قائم کیئے باغات بنائے اور اس کے تیل کے کارخانے قائم کیئے اور دیانتداری کا ایسا معیار قائم کیا کہ ساری دنیا اٹلی اور اسپین کے زیتون کے تیل کو خالص سمجھتی ہے آسٹریلیا کے شہد کو ہم مسلمان پاکستان میں اتنا خالص سمجھتے ہیں (اور اپنے شہد کو نقلی) کہ آسٹریلیا کے شہد کو چوگنے داموں پر بڑی خوشی سے زرمبادلہ جو ہمارے پاس بہت کم ہے خرچ کر کے خریدتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زیتون کی کافی تعریف لکھی ہے اگر ہم بناسپتی گھی کی بجائے زیتون کا تیل استعمال کریں تو اللہ کی خوشنودی بھی ہے اور نہ جانے کتنی بیماریوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ آیئے آج ہم عہد کریں کہ ہم ہر پلیٹ فارم سے حکومت اور عوام و خواص کی توجہ اس طرف دلائیں کہ ہمارے ملک میں زیتون کی کاشت ہو اور گاؤں گاؤں شہر شہر گھر گھر شہد کی مکھیاں پالیں۔ آخر ہم نے کیلا سندھڑی آم۔ ناریل۔ چائے۔ پٹ سن۔ پان کی کاشت پاکستان بننے کے بعد شروع کی اور اب ہم کچھ پیداوار برآمد بھی کر رہے ہیں۔

## شہد کی مکھیاں اور رنگ:

وان فرش (Von Frisch) جرمن سائنسدان نے اقسام شہد کی مکھیوں پر کافی تجربات کیئے ہیں ان کی دریافت ملاحظہ فرمایئے۔

جو مکھیاں شہد بنانے کے لیے امرت لاتی ہیں وہ اپنی چھتہ کی ساتھیوں

Marfat.com

کو یہ بتانا ضروری سمجھتی ہیں کہ امرت کتنے فاصلے پر اور کس سمت میں مل سکتا ہے ان کے ناچ کا انداز حساب کا ہندسہ 8 کی طرح ہوتا ہے تاکہ دوسری مکھیوں کو وہ جگہ آسانی سے مل جائے اور وقت ضائع نہ ہو.

مکھیوں کو تربیت دی گئی کہ وہ صرف نیلے کاغذ پر بیٹھیں کچھ عرصہ کے بعد نیلے کاغذ کے چاروں طرف سلیٹی کاغذ بھی بچھا دیئے گئے. لیکن مکھیاں ہمیشہ نیلے کاغذ پر بیٹھتی ہیں چاہے اس پر شربت نہ بھی پڑا ہو. جب بھی مکھیوں کی تربیت کی گئی تو وہ چھ مختلف رنگوں کو پہچاننے میں تمیز کرنے لگیں.

۱ گہرا ارغوانی (۲) نیلاہٹ مائل سبز (۳) ارغوانی

۴۔ فالسئی (۵) زرد (۶) نیلا۔

شہد کی مکھیوں کو یہ اہلیت دی گئی ہے کہ وہ انسانوں کے مقابلے میں زائد دور سے رنگوں کی پہچان کر سکتی ہے وہ گہرا ارغوانی دیکھ سکتی ہیں چند کیڑے اور بھی ہیں جو سرخ رنگوں کو پہچان سکتے ہیں مثلاً مختلف قسم کی تتلیاں مکھیاں اور کچھوے، دوسرے کیڑوں اور جانوروں کو سرخ ایسا ہی ہے جیسے کالا۔ شہد کی مکھیوں اور تتلیوں کی اگر صحیح انداز میں تربیت کی جائے تو وہ سرخ، زرد، نیلے اور اودے رنگوں کی طرف مائل ہوتی ہے لیکن سبز اور سلیٹی کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتیں

پھولوں کے رنگ قدرت نے اس انداز سے مقرر کیے ہیں جو کیڑوں اور مکھیوں کے پسندیدہ رنگوں کے مطابق ہوں تاکہ وہ آئیں اور پھولوں سے امرت چوس لیں اور زرخیز ریشے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکیں ہمیں سرخ نظر آتے ہیں لیکن مکھیوں کو گہرے اودے نظر آتے ہیں Poppies

Marfat.com

پھول اپنی امرت کی مٹھاس اور خوشبو کی وجہ سے مکھیوں کو متاثر اور مائل کرتے ہیں
بعض اپنے رنگوں کی وجہ سے بھی متوجہ کرتی ہیں اپنی پنکھڑیوں اور درمیانی
کھ کے ذریعے۔

انسان جب بھی سفر کرتا ہے تو وہ قطب ستارہ اور مختلف آلات ہوتے ہیں
ن سے وہ سمت اور زاویوں کا اندازہ کرتے ہیں۔ جانوروں کو قدرت نے یہ صلاحیت
ی ہے کہ وہ اپنے گھونسلے یا گھر سے نکلتے ہوئے یاد رکھتے ہیں کہ ان کے مسکن کا
ورج سے کیا رخ ہے سیدھی جانب ہے یا الٹی جانب ہے واپسی میں بھی اسی لحاظ
ے راہنمائی حاصل کرتے ہیں اگر ایک چیونٹی کو اس کے مسکن سے ۵۰ گز کے فاصلے پر
چھوڑ دیں تو وہ تھوڑی دیر میں اپنی واپسی کا صحیح راستہ تلاش کرے گی۔ جیسے کہ وہ قطب نما
ے ذریعہ سمت تلاش کر رہی ہے قدرت نے چیونٹی اور دیگر کیڑوں اور شہد کی مکھیوں کی
بلت میں چیز رکھی ہے۔

حیرت کا مقام ہے کہ سرد علاقوں کے پرندے سردیوں میں گرم علاقوں کی طرف
ہجرت کرتے ہیں اور گرمیوں میں وہیں اپنے گھونسلوں یا مسکن میں پہنچ جاتے ہیں جبکہ یہ
فاصلہ ہزاروں میل کا ہوتا ہے اس سے حیرت کی بات یہ ہے کہ بلیاں اور کتے سینکڑوں
میل سے کئی ماہ کے بعد اپنے پرانے گھر پہنچ گئے جبکہ ان کو وہاں سے بوری میں بند
کر کے بھیجا گیا تھا کبوتروں کی یادداشت اور جغرافیہ بھی حیرت انگیز ہے قاصد
کبوتر تو ڈاکخانہ کے فرائض انجام دیتے تھے۔

شہد کی مکھیوں کا گھر پہنچنا اور خوراک تلاش کرنا اور شہد کے لیے پہاڑوں
جنگلوں، وادیوں اور باغوں جہاں مطلوبہ پھول یا کاغذ موجود ہوں جانا اور واپس

Marfat.com

اپنے چھتہ پر پہنچ جانا اللہ کی قدرت کا کمال ہے قدرت نے اس کو ایسی آنکھیں عنایات دی ہیں کہ وہ سورج کی روشنی میں ہی نہیں بلکہ اندھیرے میں اور سورج کے بادلوں کے پیچھے چھپے ہونے پر بھی اسکی قلب نما آنکھ کام کرتی رہتی ہے۔

## شعراء کی نظر میں :

ہماری مثال شہد کی مکھی کی سی ہے اور اجسام موم کی طرح ہیں ہمارا روح جسم اپنا تصرف اس طرح کرتی ہے گویا اسکو موم کی طرح خانہ خانہ بنا رہا ہے یعنی جس طرح اپنے چھتے کے مختلف خانوں سے استفادہ کرتی ہے۔ اسی طرح انسان کائنات کی ہر شے حیوانات، نباتات، جمادات سیارگان سے استفادہ کرتا ہے کائنات کی تمام اشیاء انسان کے لیے پیدا کی گئی ہے

اے شیطان تیرا ہی کام ہے کہ مکھی کو شہد سے ہٹا کر چھاچھ کیطرف مائل کر دے ہاں جہاں تک ہو سکے مکھی کو پکڑ اور مکھیوں کو چھاچھ کی طرف بلا اگر کسی کو شہد کی طرف بلائے تو وہ بھی یقیناً جھوٹ ہو گا اور وہ شہد کے بجائے چھاچھ ہو گی۔

مومن لوگ شہد کی مکھی کی طرح شہد فضائل کی کان ہیں اور کافر لوگ سانپ کی طرح زہر کی کان ہیں۔

ہر دو رنگ کے زنبور (یعنی بھڑ اور شہد کی مکھی) نے پھولوں شگوفوں کا رس ایک ہی جگہ سے چوسا مگر اس سے ڈنک پیدا ہوا اور دوسرے سے شہد۔

Marfat.com

دیکھو خدا نے جو کچھ ہنر شہد کی مکھی کو سکھایا وہ شیر اور گورخر کو
ا میسّر نہیں۔ اگر خدا چاہے تو ایک ادنیٰ اور حقیر مخلوق کو بھی ایسی خصوصیت
یسا فن بخش سکتا ہے شہد کی مکھی تر و تازے حلوے سے بھرے بھرائے
نے بناتی ہے۔ اللہ نے اس پر اس فن کا دروازہ کھول دیا ہے۔

جس شخص کا پیٹ شہد کی مکھی کی طرح الہام حق ہو تو اس کا گھر کیوں
رت حسنہ کے شہد سے پُر نہ ہو گا۔

کبھی دنیا میں پھنس گیا تو مکھی کی طرح شہد میں پھنس کر رہ گیا
راج بے مروت بھڑ سے کہو آخر جب تو شہد نہیں دیتی تو ڈنک بھی نہ مار

شہد کی مکھی کا بچھوڑا ہوا اللہ کی قدرت سے بڑھیا شہد بنا
اور چھوارے کی گٹھلی اسکی پرورش سے تناور کھجور بنی
ہد کی مکھی جو رس پھولوں اور درختوں سے چوستی ہیں وہ اللہ کی
رت سے شہد میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

غالب ایک واحد شاعر ہیں بلکہ یہ کہنا پڑے گا واحد انسان ہیں
دل نے شہد کی برائی کی ہے انہوں نے شہد کو شہد کی مکھی کی قے کہا ہے
ہ یہ مے ہے مگس کی قے نہیں ہے۔

## شہد کے طبّی فوائد :

طب محرقہ اور اس سے ملتا جلتا

ے علاج کے لیے طب نبویؐ کے مطابق ابلے پانی میں شہد ملا کر مریض کو

Marfat.com

دن میں کئی بار ملایا جائے اگر بارش کا پانی میسّر ہو تو وہ ابلے پانی سے بہتر ہے اگر جو کے پانی میں کئی بار ملایا جائے تو وہ سب سے بہتر ہے۔

۶ شہد ایک مکمل غذا ہے یہ جسم کی قوت مدافعت میں اضافہ کرتا ہے۔

۶ شہد مکمل طور پر جراثیم کش ہے۔

۶ اسے پلانے سے پیٹ کے زخم مندمل ہوتے ہیں۔

۶ شہد پینے والوں کی آنتوں میں سوراخ نہیں ہوتا۔

۶ دل اور نبض کی کمزوری کے لیے شہد ایک معقول دوا ہے۔

۶ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا اور جواہر مہرہ تقویت قلب کے دیئے جاتے ہیں شہد ان دونوں سے طاقت والا قابلِ اعتماد ہے۔

۶ پیشاب آور اور دافع ورم ہے۔

۶ اسہال کے دوران استعمال کرایا جا سکتا ہے یہ پیٹ کی تمام بیماریوں میں شہد دیا جا سکتا ہے۔

۶ زخم پھوڑا پھنسی پر بھی شہد لگاتے تھے۔

۶ نابینا میں ابتدائی تین دن شہد کھلایا جائے۔ پانی میں شہد ملا ہوا جائے طب یونانی کی مجرب ابتدائی طبّی امداد (FIRST AID) ہے ذاکر حسین مرحوم نے میری والدہ کے لیے تین دن شہد تجویز کیا جس سے وہ کھڑی ہو گئیں۔ اور چلنا بھی شروع کیا پھر دواؤں سے علاج کیا گیا اور مکمل صحت ہوئی دق کے نسخوں میں بھی شہد کا استعمال بہت مفید ہے۔

Marfat.com

، خالی پیٹ بیت الخلاء نہ جائیں ضرور کچھ کھا کر جائیں۔ جیسے نہار منہ شہد پینے کے بعد۔

قرآن مجید نے جس کو شفاء مظہر قرار دیا ہے وہ حقیقت میں بھی ایسا ہی ہے۔ قرآن مجید نے جس چیز کو شفاء کا مظہر قرار دیا ہے شہد میں ROYAL JELLY ہے وہ اپنے پیٹ سے ایک سیال نکالتی ہے جسکی مختلف قسمیں ہیں اور اس میں شفاء ہے۔

یہ سیال عملی طور پر مکھی کا دودھ ہے جس پر وہ اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہے۔ اس میں توانائی اتنی زیادہ ہے کہ اس کو کھانے کے بعد بچوں کا وزن ۱۵ دن میں ۵۰۰ گنا بڑھ جاتا ہے نشوونما کی ایسی کوئی مثال پوری حیوانی دنیا میں نہیں ملتی۔

یہ سیال میٹھا نہیں ہوتا یہ دنیا کی ہر بیماری میں مفید ہے اسے پینے والوں کو ہر حالت میں توانائی میسر آتی ہے ذیابیطس کے مریض میں کمزوری اور جسم میں قوت مدافعت کی کمی اہم مسائل ہیں ان دونوں کا معقول اور قابل اعتماد علاج اس سیال میں موجود ہے جب بھی اس کی کوئی مقدار میسر آئی ناتوانی میں مبتلا مریضوں کو دی گئی

صبح اٹھکر یا عصر کے وقت خالی پیٹ شہد پینے سے پیٹ کی جلن کم ہوتی ہے اور ہوا نکل جاتی ہے۔

یرقان میں ابتدائی طور پر ان کو شہد جو کا پانی اور کھجوریں تجویز کی گئیں، کھانے میں مرغی کا گوشت ابال کر یا کوئلوں پر سینک کر۔ انار

Marfat.com

سنگترہ کا جوس، تربوز کھیرے اور خربوزہ بتایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انجیر کو اتنی اہمیت دی ہے۔

توریت کے مطابق فوج کو شہد اور جنگلی ٹڈے کھلائے جس سے سپاہی تنومند ہو گئے۔

شہد کے ٹیکے۔ ان ٹیکوں کا نام WOFLUM M-2 انہیں جرمنی کی ولیم کمپنی نے تیار کیا تھا انہوں نے شہد کو اس طرح استعمال کا طریقہ قرآن مجید سے حاصل کیا۔ اس کا اظہار انہوں نے اپنے طبی رسالے میں کیا تھا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب خان نے میو ہسپتال لاہور میں بہت سے جوڑوں کے مریضوں پر استعمال کر دیئے ہیں ڈاکٹر اسامہ کے بقول یہ اب بھی مقبول ہیں۔

قرآن مجید نے اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ شہد کی مکھی کے پیٹ سے مختلف قسم کی رطوبتیں خارج ہوتی ہیں جن کو علم طب میں ENZYMES کہتے ہیں۔ یہ جوہر مختلف قسم کے امراض کے علاج میں مفید ہے۔

شہد کی مکھی کے بے پر کے بچے لیکر سکھا لیں تین ماشے سوکھے ہوئے بچے ہم وزن گندم کے آٹے میں ملا کر اس میں ڈیڑھ تولہ چینی شامل کریں اور اس میں پانی ڈالکر فالودہ بنالیں یہ فالودہ روزانہ پینے سے جسم میں طاقت آجاتی ہے۔

شہد کی مکھی کو خشک کر کے تیل میں پکا کر چھاننے کے بعد اس تیل سے درد والے کے لیے مالش کی جاتی ہے۔ اس میں تلنی مکھی کا جوہر اور دوسری ادویہ ملا کر جنسی کمزوری کے لیے بھی طلاء بناتے ہیں یہ طبِ یونانی کے مطابق ہے۔

شہد کی مکھی کا زہر (APIS MELLIFICA) اس میں زہر

Marfat.com

مکھی کے زہر کو استعمال کیا جاتا ہے مکھی کے کاٹنے جلن سوجن گردوں میں سوزش دماغ کی جھلیوں میں سوزش، حافظہ کی کمزوری، تھکاوٹ، بیزاری، بچوں کا سر بڑھنا، آنکھوں کا پھڑ پھڑانا، آنکھوں کے نیچے سوزش، نیند میں دانت پیسنے کی عادت، منہ اور زبان کا خشک ہونا اور بہت سی بیماریوں میں فائدہ مند ہے یہ ہومیو تھیک طریقہ علاج ہے

ساحل سمندر میں رہنے والے لوگ گرمی سے نہیں ہوا کی نمی کی زیادتی سے بہت پریشان ہوتے ہیں اگر ہم مکھی سے نمی کم کرنے کا طریقہ سیکھ لیں تو ان مقامات کے رہنے والے سکھ کا سانس لے سکتے ہیں۔

جرمن دوا FORAPiN شہد کی مکھی کا ڈنک نکال کر ایک محلول تیار کیا جاتا ہے یہ جوڑوں کی سوزش گھٹیا اور نقرس میں بہت مفید ہے لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ متاثرہ حصہ پر اس کا کھلا کھلا لیپ کر دیا جائے سات آٹھ منٹ کے بعد کھال جلنے لگے تو اسکو دھو کر اتار دیا جائے یہ عمل دوران خون میں اضافہ کا باعث بنتا ہے گنجوں کے بال اگانے کے سلسلہ میں بھی مفید ہے

ویدک طب میں شہد اور گھی کا آمیزہ جلے ہوئے زخموں کے لیے مفید ہے گھی کی جگہ روغن زیتون میں ہم وزن ملایا گیا تو فوائد اور بہتر ہوں گے۔

ہاتھوں پر اگر چکنائی اور مشینوں کی سیاہی جمی ہو تو ان پر شہد مل کر دھونے سے تمام داغ فوراً چھوٹ جاتے ہیں

دانتوں سے میل اور تمباکو کا لاکھا اتارنا ایک مشکل کام ہے سرکہ اور شہد ہم وزن ملا کر دانتوں پر مسخن کریں تو داغ اتر جاتے ہیں اور مسوڑھوں

Marfat.com

کی سوزش بھی جاتی رہتی ہے ندکارنی نے (NIDKARNI) نے پیاہوا کوئلہ اور شہد ملا کر منجن تجویز کیا ہے۔ بادام کے چھلکے کی راکھ یا کھجور کی گٹھلی کی راکھ کو شہد اور سرکہ میں ملا کر استعمال بھی بہت مفید ہے۔

جرمنی اور ڈنمارک اور دیگر ملکوں کے محققین نے انکشاف کیا ہے کہ شہد میں ایک عنصر (PROPOLIS) کے نام سے موجود ہے جو جراثیم کش ہے جرمنی نے دوا تیار کی NORDISK PROPOLIS نام ہے۔ ناک کان گلہ معدہ آنتوں پھیپھڑے اور اعصاب میں سوزش کے علاج میں یہ دوا بہت مفید ہے۔

فرانس مرہمی کے مطابق زیتون کا تیل شہد اور لیموں کا عرق ملا کر استعمال کرنا گردے کی پتھری کے لیے مفید ہے۔ FOOD POISONING میں بھی مفید ہے اور دستوں کو روکنے کے لیے بھی مفید ہے گلے کی سوزش کے لیے غرارے مورچ پٹھوں کی اکڑن اور جوڑوں پر زخم کے لیے چونے کے بعد شہد کا لیپ فائدہ مند ہے۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں

۱۔ خدا کی طرف سے انسانوں کے لیے ایک عطیہ ہے

2۔ مکھی کی جبلت میں قدرت نے ہر چیز داخل کر دی ہے کہ اسکو بارش والے علاقوں میں بنجر علاقوں میں نہیں تاکہ وہاں پھول ہوں۔

3۔ عید کے دن اللہ نے شہد کی مکھی کو شہد بنانے کا علم سکھایا اسلیے عید کے دن کو رحمت کا دن کہتے ہیں۔

Marfat.com

4 - یہ نہایت ہوشیار چالاک بہادر، انجام سے باخبر موسموں سے واقف
یقات بارش اور آثار بارش کا علم، کھانے پینے کا انتظام اور دشمن بردار ہے

5 - ارسطو کے مطابق شہد کی مکھی کی نو قسمیں ہیں

6- شہد کے رنگ کا اختلاف غذا اور شہد کی مکھی پر منحصر ہے ذائقہ کا
ق پتلا اور گاڑھا ہونا بھی غذا اور مکھی کی قسم پر ہی ہے۔

7- مکھی اگر منافیر (گوند کا درخت) پر چھتہ بنائے گی تو اس درخت کی بو
رمنافیر کے پھولوں کا ذائقہ شہد میں آنا ضروری ہے اسی لیے ازواج مطہرات
ے اس شہد کی بو کو ناپسند فرمایا۔ اور حضور ﷺ سے اسکی بو کا شکوہ کیا

8- اگر کسی مکھی میں کوئی خرابی دیکھتی ہیں تو اس کو چھتہ سے باہر بھگا دیتی ہیں
باہر ہی اس کا خاتمہ کر دیتی ہیں

9 اس کے بھگانے کے لیے دربان بھی ہوتا ہے

10- رانی مکھی کے ڈنک نہیں ہوتا۔ اور وہ لشکر کے ساتھ جاتی ہے اگر وہ
ز سکے تو دوسری مکھیاں اسکو پیٹھ پر بٹھا کر لے جاتی ہیں

11- سب سے اچھی رانی مکھی وہ ہوتی ہے جس کا رنگ سرخی مائل بہ زردی
اور سب سے بے کار وہ ہوتی ہے جسکی سرخی میں سیاہی شامل ہو

12- شہد کی مکھیاں جمع ہو کر تقسیم کار کر لیتی ہیں

1- شہد بنانا۔ 2 - موم بنانا۔ 3- چھتہ تعمیر کرنا
- پانی لانا۔

13- چھتہ کا ہر خانہ مسدس (چھ پہلو والی شکل) ہے کس نے ایسا نفیس فنِ

Marfat.com

تعمیر سکھایا جس میں کوئی پیمانہ یا آلہ استعمال نہیں کیا گیا۔ یہ صنعت کاری جبیر و بصیر پروردگار نے سکھائی۔

۱۴۔ اللہ نے حکم دیا اپنا چھتہ پہاڑوں، درختوں اور انسانوں کے مکانات میں بنائے شہد کی مکھی صرف ان تین جگہوں پر چھتہ بناتی ہے کہیں اور نہیں یہ ہے تا لبداء اللہ کا پہلا حکم پہاڑوں کا ہے لہذا زیادہ تر چھتے پہاڑوں میں ہوتے ہیں پھر جنگلات میں اور پھر مکانات میں حکم ربی کی ترتیب یہی ہے۔

شہد کی مکھی پھولوں اور شگوفوں سے رس چوستی ہے اور گندگی اور بدبودار چیزوں سے دور بھاگتی ہے برخلاف اسکے انسان کو دیکھو اسکو بھی بری چیزوں سے بچنے کے لیے کہا گیا ہے اور اچھی چیزوں کے لیے حکم دیا گیا۔ انسان اللہ کا حکم عدولی کرتا ہے۔

شہد کی مکھی کو گھر بنانے کے لیے کہا گیا تو اس نے مثلث مستطیل، مربع گول، چھ پہلو، سات پہلو اور آٹھ پہلو کی شکل میں سے چھ پہلو (HEXAGON) کو منتخب کیا کیونکہ یہی وہ شکل ہے جس میں کوئی جگہ بے کار نہیں جاتی باقی ہر شکل میں کچھ جگہ بے کار ہو جاتی ہے جب ان کو ملایا جاتا ہے

گھر کے باہر دربان مقرر کر دیا تا کہ غلط کار مکھیوں کو گھر میں گھسنے سے روک دیا جائے یا ان کو جان سے مار دیا جائے۔

ان کے چھتہ کے پاس اگر دوسرے چھتہ کی مکھی آجائے ڈنک مار کر بھگا دیتی ہے۔

مکھی کے مزاج میں صفائی ستھرائی کا بہت خیال رہتا ہے اس لیے مردہ مکھیوں اور فضلہ کو باہر پھینک دیتی ہیں تا کہ چھتہ میں بدبو نہ پھیلے۔

Marfat.com

شہد کی مکھیاں گرمی اور سردی کے دونوں موسموں میں شہد بنانے کا کام
ری رکھتی ہیں لیکن گرمیوں کے موسم کا شہد اچھا ہوتا ہے۔

مکھیاں ضرورت کے مطابق ہی شہد کھاتی ہیں

جب چھتہ میں شہد کم ہونے لگتا ہے تو اپنی جان کے خطرے سے اسمیں
ا ملا دیتی ہیں۔

جب شہد بالکل ختم ہو جاتا ہے تو مکھیاں خود اپنے چھتے کو اجاڑ
ی ہے۔

یونان کے ایک فلسفی نے اپنے شاگردوں کو کہا۔ مکھیوں کی طرح اپنے
ے میں رہو۔ شاگردوں نے کہا وہ کیسے۔ انہوں نے فرمایا۔ وہ نکمی مکھی چھتہ سے
نکال دیتی ہیں۔ کیونکہ وہ بے مقصد انکی جگہ گھیرتی ہے۔ اور شہد کھا کر ختم
التی ہے۔

شہد کی مکھیاں سانپ کی طرح اپنی کینچلی اتارتی ہیں

ان کو سریلی اور اچھی آواز سے لذت ملتی ہے

مکھیوں کو کھن کی بیماری لگ جاتی ہے اس سے یہ بہت تنگ
جاتی ہے علاج یہ ہے کہ مکھی کے چھتہ پہ ایک میٹھی نمک چھڑک دیں ہر ماہ
دفعہ گوبر کی دھونی دیں۔

ہر مکھی اپنے خانے میں ہی واپس آتی ہے۔ اس میں بالکل غلطی نہیں کرتیں
مصر کے لوگ چھتے لیکر کشتیوں میں سفر کرتے ہیں جب درختوں اور
پھولوں بھری جگہ پہنچتے ہیں یعنی جنگل اور باغ کے قریب تو چھتے کے

Marfat.com

دروازے کھول دیتے ہیں دن بھر مکھیاں رس چوستی ہیں شام کو لوٹ کر
میں رکھے ہوئے اپنے چھتے میں بیٹھ جاتی ہیں۔

"نحل" شہد کی مکھی کو کہتے ہیں۔

قزوینی کا بیان ہے کہ عید کے دن کو رحمت کا دن کہنے کی ایک
یہ بھی ہے اسی دن میں اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو شہد بنانے کا علم
لہذا اللہ کے کلام کے مطابق شہد کی مکھی بڑی عبرت ہے یہ ایسا جانور
جو نہایت ہوشیار زیرک اور بہادر ہے انجام سے باخبر اور سال کے موسم
اچھی طرح واقف ہے۔ بارش کے اوقات کا علم رکھتا ہے اپنے کھا
پینے کے لیے انتظام کرنا اسے خود معلوم ہے اپنے بڑے کی بات مانتا ہے
اور اپنے امیر اور اپنے قائد کی فرماں برداری کرتا ہے نرالا کاریگر اور
طبیعت کا مالک ہے۔

ارسطو کا کہنا ہے کہ شہد کی مکھی کی نو قسمیں ہیں جن میں چھ ایسی ہیں
میں ایک دوسرے کا باہم رابطہ ہوتا ہے اور ایک جگہ اکٹھی بھی ہو جا

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا قول ہے جَرَسَتْ نحل
العرفطہ کا مفہوم ہے کہ مکھی نے منافیر کی شاخ میں چھتہ لگایا ہوگا
اس کے پھول وغیرہ کے رس سے ذائقہ اسی قسم کا ہے اور اس میں اس
کی بو آرہی ہے۔

ان کی ایک عادت فطری یہ ہے کہ جب کسی مکھی کے اندر کو
دیکھتی ہیں تو گویا اسے بالکل اپنے چھتے سے باہر نکال دیتی ہیں یا پھر اس

Marfat.com

لنے سے مارڈالتی ہیں اکثر تو چھتہ سے باہر ہی اس کا خاتمہ کر دیتی ہیں
سب سے عمدہ رانی مکھی وہ ہوتی ہے جس کا رنگ سرخی مائل بہ زردی
اور سب سے بے کار وہ ہوتی ہے جس کی سرخی میں سیاہی ملی ہو۔ شہد
کھیاں سب اکٹھی جمع ہو کر تقسیم کار کر لیتی ہیں کچھ تو شہد بنانے میں منہمک
تی ہیں اور کچھ کا کام موم بنانا اور اس سے چھتہ تیار کرنا دوسروں کے
ہوتا ہے کچھ مکھیاں صرف پانی لانے پر مامور ہوتی ہیں اور اس کا گھر
بہت عجیب و غریب چیز ہے شکل مسدس پر اسکی تیار ہے جس میں کوئی ٹیڑھا
نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس نے انجینئرنگ سے اس شکل میں اپنا گھر بنایا ہو
اس گھر کے ہر خانے ایسے برابر مسدس دائرے ہیں جس میں باہم کوئی فرق نہیں ہے
وجہ سے ایک دوسرے ایسے ملے ہوئے ہیں گویا کہ سب دائرے مل کر
ہی شکل ہوں اور سوائے مسدس کے تین سے دس تک کا کوئی بھی دائرہ ایسا
بن سکتا کہ ایک دوسرے کے درمیان کشادگی نہ ہو کیونکہ مسدس کے ہم شکل
ولے چھوٹے دائروں کو ملا کر اس نے ایک ہی ڈھانچہ بنا دیا ہے۔

تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنا چھتہ
ہاڑوں، درختوں اور انسانوں کے مکانات میں بنائے۔

ذرا غور کریں کہ کس طرح شہد کی مکھی اپنے رب کے حکم کی فرمان بردار ہے
کس طرح عمدگی سے حکم الہٰی کو بجا لاتی ہے کس طرح ان تینوں جگہ اپنا چھتہ بناتی
ہے آپ ان جگہوں کے علاوہ کسی اور جگہ اس کو چھتہ بناتے نہیں دیکھ سکتے ان
کے چھتہ کے پاس اگر دوسرے چھتہ کی مکھی آجائے تو اس کو ڈنک مارتی ہیں اور کبھی

Marfat.com

کبھی تو وہ مکھی مر بھی جاتی ہے جس کو ڈنک لگا ہے اس کے مزاج میں صد
ستھرائی بھی بہت ہے۔ چنانچہ چھتے کے اندر اگر کوئی مکھی مر جائے تو زندہ مکھ
اسے باہر نکال دیتی ہیں۔ نیز چھتہ میں سے اپنا پاخانہ بھی برابر صاف کرتی
ہیں تاکہ اس سے بدبو نہ پھیلے۔ ان مکھیوں کو ایک بیماری (جس میں گھن جیسے چھ
چھوٹے کیڑے ان کے جسم کو کھاتے رہتے ہیں) بہت تنگ کر دیتی ہے اگر
مکھیاں مبتلا ہو جائیں تو اس کا علاج یہ ہے کہ مکھی کے چھتہ میں گائے کے گو
دھونی دے دیں۔ انکی ایک عادت یہ بھی ہے کہ چھتہ سے اڑ کر غذا حاصل کر
ہیں جب لوٹتی ہیں تو ہر مکھی اپنے ہی خانہ میں جاتی ہے اس میں غلطی نہیں کرتی
آپؐ نے فرمایا۔ کہ مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے وہ اپنے چھتہ سے
حلال کھاتی ہے بیٹ کرتی ہے مگر نہ تو کسی کو نقصان پہنچاتی ہے نہ کہیں توڑ
ہے۔ اسی طرح مومن بھی اپنے کام سے کام رکھتا ہے کسی کو ایذا نہیں پہنچ
حلال کھاتا ہے۔"

ابن اثیر نے لکھا ہے کہ مومن کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دینے کی
کہ دونوں میں مشابہت بہت سی چیزوں میں ہے۔ مثلاً فہم و فراست، ک
نہ پہنچانا۔ وعدہ پورا کرنا، دوسروں کو فائدہ پہنچانا، قناعت کرنا۔ دن میں
معاش، گندگی سے دور رہنا، حلال کمائی کھانا۔ امیر کی اطاعت کرنا۔
پریشانیاں شہد کی مکھی کا کام کاج بند ہونے کا سبب بن جاتی ہیں
بادل، دھواں، بارش اور آگ، اسی طرح کچھ اسباب سے مومن کا
جاتا ہے اور وہ غافل ہو جاتا ہے مثلاً غفلت کی تاریکی، شک کے بادل،

Marfat.com

یاں، حرام مال کا دھواں، مالداری کا پانی، نشہ اور خواہشات نفسانی کی آگ۔

مسند دارمی میں حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ لوگوں میں اسطرح جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی رہتی ہے کہ تمام پرندے اسے معمولی کمزور و ناں سمجھتے ہیں لیکن اگر انہیں شہد کی مکھی کے پیٹ کی شہد اور اسکی برکت اور فوائد علم ہو جائے تو اسے معمولی نہ سمجھیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے دنیا کی مذمت یہ روایت مشہور ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ دنیا میں چھ قسم کی چیزیں ہیں۔ ۱۔ مطعوم ۲۔ مشروب ۳۔ مرکوب، ۴۔ منکوح، ۵۔ مشموم۔ ۶۔ ملبوس۔

سب سے بہتر کھانے کی چیز شہد ہے جو ایک مکھی کا تھوک ہے اور سب سے عمدہ پینے کی چیز پانی ہے جس میں سب اچھے برے برابر کے حصہ دار ہیں سب سے اعلا لباس ریشم ہے جو کہ معمولی کپڑے کا بنایا ہوا ہے سب سے افضل سواری گھوڑا ہے جس پر بیٹھ کر انسانوں کا قتل ہوتا ہے سب سے شاندار خوشبو مشک ہے جو ایک جانور کا خون ہے۔ سب سے بڑھیا منکوح عورت ہے جو پیشاب کرنے کی جگہ ہے جو کہ ایسی ہی گندی جگہ سے نکلی ہے اللہ تعالیٰ کا شہد کی مکھی میں زہر اور شہد دونوں کو کر دینا اسکی کمال قدرت کی نشانی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ جو شخص ہر مہینے کے تین دن صبح نہار منہ شہد چاٹ لیا کرے تو کوئی اہم بیماری اسے لاحق نہیں ہو گی حضرت عمر رضؓ کو جب کوئی مرض لاحق ہوتا تھا آپ شہد میں سے علاج کرتے تھے یہاں تک کہ پھوڑے پھنسی پر بھی شہد کا ہی مرہم لگاتے تھے اور کسی جانور کے کاٹنے کی جگہ بھی شہد مل لیتے تھے اور شہد کے فوائد کی آیتیں تلاوت کرتے تھے۔

Marfat.com

ابوہریرہ کے متعلق آیا ہے کہ وہ شہد کو بطور سرمہ استعمال کرتے تھے
اور ہر مرض میں اس سے علاج کرتے تھے حضرت عوف بن مالک رضؓ کے بارے
بیان میں کیا جاتا ہے کہ ایک بار وہ بیمار ہو گئے۔ فرمایا پانی لاؤ اور دامن
من مبارکہ پھر تینوں کو ملا کر نوش فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخش دی
ایک صحابی کو دست آ رہے تھے۔ حضورؐ نے ان کو شہد پینے کے لیے کہا
پیا تو دست میں اضافہ ہو گیا، حضورؐ نے بار بار ان کو شہد پلوایا۔ یہاں تک
کہ صحت یاب ہو گئے وہ مریض جس کے لیے حضورؐ نے اہبال میں شہد کا استعمال
فرمایا تھا۔ ہمیں جان لینا چاہیئے کہ بدہضمی اور کھانے کی بداحتیاطی سے
کا شکار تھا۔ لہٰذا اس کا علاج دست آنے کو اپنے حال پر چھوڑ دینا
یا اس میں اضافہ کر دینا ہی تھا اسی لیے حضورؐ نے اس مریض کے لیے شہد
علاج تجویز فرمایا۔ پھر شہد پلانے سے دست زیادہ آنے لگے تو شہد کا استعمال
کرنے پر آپ نے فرمایا۔ اور شہد پلاؤ یہاں تک کہ پیٹ کے اندر کا فاسد مادہ
ختم ہو گیا اور دست خود بخود بند ہو گئے۔ ہمارے بیان سے یہ بات معلوم ہو گئی
شہد سے علاج اطبار کے ہاں رائج ہے۔

شہد گرم خشک سے عمدہ شہد وہ ہے جو چھتہ کی موم سے الگ نہ کیا
گیا ہو۔ مسہل ہے پیشاب جاری کرتا ہے قے میں افاقہ کرتا ہے پیاس
صفرا بن کر گرم خون پیدا کرتا ہے اور پانی میں ملا کر پینے اور اسکا جوشاندہ
دینے سے اسکی حرارت ختم ہو جاتی ہے اور مٹھاس کم ہو جاتی ہے
کم ہو جاتا ہے لیکن غذائیت بڑھ جاتی ہے۔ پیشاب جاری کرنے میں

ہو جاتا ہے۔ سب سے عمدہ شہد موسم خریف کا ہوتا ہے جس کی مٹھاس عمدہ ہوتی ہے اور زیادہ شہد موسم ربیع میں ملتا ہے جس کے رنگ میں سرخی ہوتی ہے شہد کے نقصان کو کھٹ میٹھا سب ختم کر دیتا ہے جو چیزیں جلدی سے خراب ہو جاتی ہیں مثلاً گوشت وغیرہ اگر ان کو شہد میں رکھ دیا جائے تو کافی مدت تک خراب نہیں ہوتیں۔ اگر خالص شہد (جس میں پانی، آگ، دھواں وغیرہ کا اثر نہ پہنچا ہو) میں ذرا سا مشک ملا کر آنکھوں میں سرمہ کی طرح لگائیں تو آنکھوں سے بہنے والا پانی بند ہو جاتا ہے۔ اور اسے سر میں لگانے سے جوئیں اور اس کے انڈے مر جاتے ہیں شہد چاٹنا کتے کے کاٹے میں مفید ہے پکی ہوئی شہد زہر کے لیے نافع ہے اور موم کی خاصیت یہ ہے کہ جو اسے اپنے پاس رکھے اور بعض نے کہا ہے کہ کھائے تو اسے بے چینی لاحق ہو گی مگر وہ احتلام سے محفوظ رہے گا۔

## الجوارس :

شہد کی مکھی۔ الجوارس۔ شہد کی مکھی کو کہتے ہیں۔ جب شہد کی مکھی ببول کے درخت کو کھا لیتی ہے اس وقت بولا جاتا ہے کہ شہد کی مکھی درخت ببول پر گنگناتی ہے جس پر بدبودار گوند ہوتی ہے اگر مکھی اسکو کھا لیتی ہے تو اس کے شہد میں بھی اس کا اثر آجاتا ہے

## الثول : نر شہد کی مکھی۔ الثول (ثا پر زبر اور واؤ ساکن)

عام طور پر یہ لفظ شہد کی مکھیوں کے بارے میں بولا جاتا ہے چاہے ایک مکھی ہو یا پورا چھتہ کا چھتہ۔ حضرت امام اصمعی فرماتے ہیں کہ شہد کی مکھی کے لیے کوئی علیحدہ سے واحد لفظ استعمال نہیں ہوتا۔

Marfat.com

**اَلدَّبْرُ** : شہد کی مکھیاں (بر دال پر زبر) شہد کی مکھیوں کی جماعت اور بقول ہیتلیؒ دبر بھڑوں کو کہتے ہیں اور (دبر دال پر کسرہ) چھوٹی ٹڈیوں کو کہتے ہیں۔ اصمعیؒ نے کہا ہے کہ اس لفظ کا کوئی واحد نہیں آتا مگر واحد کے لیے (خرمۃ) استعمال ہوتا ہے اسکی جمع دبور ہوتی ہے چنانچہ لفظ دبر شہد کی مکھیوں کے معنیٰ میں ہذلی شاعر کے مصرعہ ذیل میں عسال کے وصف میں استعمال ہوا ہے۔ جب شہد کی مکھیاں اسکو یعنی عسال کو کاٹ لیتی ہیں تو ان کے کاٹنے سے ڈرتا نہیں ہے۔"

**الکوب والنوب** : شہد کی مکھیاں کوب اور نوب شہد کی مکھیوں کے ٹولہ کو کہتے ہیں حضرت ریان بن قشورؓ کی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ سے جبکہ آپ وادی شوحط میں مقیم تھے ملاقات کی اور آنحضرتؐ سے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس ہماری کوب (شہد کی مکھیاں) تھیں ہم نے ان کو پال رکھا تھا وہ ایک چھتہ میں رہتی تھیں ہمیں اس میں شہد اور موم دستیاب ہوتا تھا فلاں شخص نے آکر ان کو مار ڈالا۔ اور جو زندہ بچی تھیں سب کا ایک ساتھ کفن دفن کر دیا وہ یہ کہنا چاہتے تھے کہ آگ جلا کر دھواں دیا تو مکھیاں بھاگ گئیں اور چھتہ میں اپنے انڈے بچے چھوڑ گئیں اس نے چھتہ کاٹا رفو چکر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا جس نے کسی قوم کی ملکیت اور انکو نقصان پہنچایا وہ انتہائی کا مستحق ہے کیا تم نے اس کا پیچھا نہیں کیا اور اسکا حال معلوم نہیں کیا۔ حضرت ریحانؓ ہیں کہ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ وہ ایسے لوگوں کی پناہ میں داخل ہو گیا ہے جو پڑوسی ہیں یعنی قبیلہ بذیل تو حضورؐ نے فرمایا "اچھا صبر کرو! تم جنت میں ایسی نہر جسکی کشادگی کا فاصلہ عقیقہ اور سحیقہ کے درمیان فاصلہ کے برابر ہے جسمیں گرد و غبار سے شہد جاری ہو گا جو نہ کسی "نوب" کا قے ہو گا اور نہ کسی "نوب" کے منہ سے پیدا شدہ ہو گا

Marfat.com

# چیونٹی نمل

قرآن پاک نے اپنی ستائیسویں[۲۷] سورت کا نام سورۃ نمل (چیونٹی) رکھا ہے۔ اسی سورت کی آیت نمبر ۱۸ میں ارشاد فرمایا ہے۔

"یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے میدان میں آئے تو ایک چیونٹی نے کہا۔ اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں تم کو سلیمان اور ان کا لشکر بے خبری میں نہ کچل ڈالیں۔" ۱۸/۲۷

سلیمان اسکی بات سن کر ہنس پڑے اور بولے۔

"اے میرے رب! مجھے قابو میں رکھ کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کرتا رہوں۔ جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور ایسا عمل صالح کروں جو تجھے پسند آئے۔ اور اپنی رحمت سے مجھکو صالح بندوں میں داخل کر۔"

چیونٹی کی بات سنکر ہنسنا اور دعا مانگنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ چیونٹیوں کا گروہ تھا نہ کہ کسی انسانی گروہ یا قبیلہ کا معاملہ۔

دراصل حضرت سلیمان علیہ السلام کو اتنی زبردست قوت ادراک حاصل تھی کہ وہ دور سے ایک چیونٹی کی آواز بھی سن سکتے تھے۔ اور اسکا مطلب بھی سمجھ لیتے تھے یہ بات ایسی تھی کہ جس سے انسان کے غرور نفس میں مبتلا

Marfat.com

**اَلدَّبْرُ** : شہد کی مکھیاں دبر دال پر زبر) شہد کی مکھیوں کی جماعت اور بقول ہیتلیؒ دبر بھڑوں کو کہتے ہیں اور دبر دال پر کسرہ) چھوٹی ٹڈیوں کو کہتے ہیں۔ اصمعیؒ نے کہا ہے کہ اس لفظ کا کوئی واحد نہیں آتا مگر واحد کے لیے (خشرۃ) استعمال ہوتا ہے اسکی جمع دبور ہوتی ہے چنانچہ لفظ دبر شہد کی مکھیوں کے معنیٰ میں ہذلی شاعر کے مصرعہ ذیل میں عسال کے وصف میں استعمال ہے۔ جب شہد کی مکھیاں اسکو لینی عسال کو کاٹ لیتی ہیں تو ان کے کاٹنے سے وہ ڈرتا نہیں ہے۔"

**الکوب والنوب** : شہد کی مکھیاں کوب اور نوب شہد کی مکھیوں کے ٹولہ کو کہتے ہیں حضرت ریان بن قشورؓ کی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ سے جبکہ آپ وادی شوط میں مقیم تھے ملاقات کی اور آنحضرتؐ سے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس ہماری کوب (شہد کی مکھیاں) تھیں ہم نے ان کو پال رکھا تھا وہ ایک چھتہ میں رہتی تھیں ہمیں اس میں شہد اور موم دستیاب ہوتا تھا فلاں شخص نے آکر ان کو مار ڈالا۔ اور جو زندہ بچی تھیں سب کا ایک ساتھ کفن دفن کر دیا وہ یہ کہنا چاہتے تھے کہ آگ جلا کر دھواں دے تو مکھیاں بھاگ گئیں اور چھتہ میں اپنے انڈے بچے چھوڑ گئیں اس نے چھتہ کاٹ لیا رفو چکر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا جس نے کسی قوم کی ملکیت اور انکو نقصان پہنچایا وہ انتہائی سخت کا مستحق ہے کیا تم نے اس کا پیچھا نہیں کیا اور اسکا حال معلوم نہیں کیا۔ حضرت ریحانہ ہیں کہ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول وہ ایسے لوگوں کی پناہ میں داخل ہو گیا ہے جو پڑوسی ہیں یعنی قبیلہ بذیل تو حضورؐ نے فرمایا۔" اچھا صبر کرو! تم جنت میں ایسی جگہ ہو جسکی کشادگی کا فاصلہ عقیقہ اور سحیقہ کے درمیان فاصلہ کے برابر ہے جہاں گرد و غبار سے شہد جاری ہو گا جو نہ کسی "نوب" کاٹے ہو گا اور نہ کسی "نوب" کے منہ سے پیدا شدہ ہو

Marfat.com

# چیونٹی نمل

قرآن پاک نے اپنی ستائیسویں[۲۷] سورت کا نام سورۃ نمل (چیونٹی) رکھا ہے۔ اسی سورت کی آیت نمبر ۱۸ میں ارشاد فرمایا ہے۔

"یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے میدان میں آئے تو ایک چیونٹی نے کہا۔ اے چونٹیو! اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں تم کو سلیمان اور ان کا لشکر بے خبری میں نہ کچل ڈالیں۔" ۱۸/۲۷

سلیمان اسکی بات سن کر ہنس پڑے اور بولے۔

"اے میرے رب! مجھے قابو میں رکھ کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کرتا رہوں۔ جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور ایسا عمل صالح کروں جو تجھے پسند آئے۔ اور اپنی رحمت سے مجھکو صالح بندوں میں داخل کر۔"

چیونٹی کی بات سنکر ہنسنا اور دعا مانگنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ چیونٹیوں کا گروہ تھا نہ کہ کسی انسانی گروہ یا قبیلہ کا معاملہ۔

دراصل حضرت سلیمان علیہ السلام کو اتنی زبردست قوت ادراک حاصل تھی کہ وہ دور سے ایک چیونٹی کی آواز بھی سن سکتے تھے۔ اور اسکا مطلب بھی سمجھ لیتے تھے یہ بات ایسی تھی کہ جس سے انسان کے غرور نفس میں مبتلا

Marfat.com

ہو جانے کا خطرہ ہو۔ اس صورت میں حضرت سلیمان علیہ السّلام کی یہ دُعا موقع کی مناسبت سے صحیح تھی۔ ان کا مقصد تھا کہ وہ کسی چیونٹی پر بھی ظلم نہ کریں

مختلف مترجمین نے کم و بیش یہی ترجمہ کیا ہے۔ مفسرین کی مختلف آراء ہیں۔ مگر کم و بیش اتفاق اسی پر ہے کہ یہ چیونٹیوں سے ہی متعلق ہے نہ کہ کسی قبیلے سے جو ملک شام میں رہتا ہو۔ میرے خیالِ ناقص میں اللہ نے چیونٹیوں کی ایک مخصوص صلاحیت جو ریڈار (RADAR) سے متعلق ہے متوجہ کر رہا ہے۔ یعنی چیونٹیوں میں خداداد صلاحیت ہے کہ وہ آنے والی فوج کی کثیر تعداد اور فاصلہ کا اندازہ کر سکیں اور پھر احتیاط تدابیر کر سکیں۔ مستقبل کے سائنسدان اور دانشور ہی اس آیتِ مبارکہ عظیم مقاصد کی طرف روشنی ڈال سکیں گے۔

اسی طرح (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک چیونٹی نے اللہ تعالیٰ کے ایک نبی کو کاٹا۔ اس نے چیونٹیوں کے جلانے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ تجھ کو ایک چیونٹی نے کاٹا ہے تو نے ایک اُمت کو جلا دیا ہے جو تسبیح کرتی تھی

(متفق علیہ)

ابنِ عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چار جانوروں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ چیونٹی، شہد کی مکھی۔ ہدہد اور کل (ممولا)۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد، دارمی)

انجیل مقدس میں بھی چیونٹی کا ذکر ہے۔

امثال میں سلیمان اور چیونٹی کا ذکر دو بار آیا ہے

"اے کاہل آدمی چیونٹی کے پاس جاؤ اسکو دیکھ اور دانش حاصل کر باوجودیکہ اس کا کوئی سردار کوئی حاکم نہیں. گرمی میں اپنے لیے خورش تیار کرتی ہے اور درد کے وقت اپنے واسطے خوراک جمع کرتی ہے"۔ (امثال ۶/۶ دوسری جگہ ہے۔

"چار ہیں جو دنیا میں حقیر ہیں لیکن بڑے سیانے چیونٹے ہر چند زورمند نہیں لیکن وہ گرمی میں اپنے لیے خوراک جمع کر رکھتے ہیں" (امثال ۳۰/۲۵)

عہد عتیق کے علاوہ بھی یہودیوں کے مذہبی نوشتوں میں چیونٹی کا ذکر کثرت سے ہے۔

## چیونٹی کا احترام

زمانہ قدیم میں مختلف قبیلے اور قومیں اپنے انداز سے چیونٹی کا احترام کرتی رہی ہیں

یونان کے مصنفین نے لکھا ہے کہ چیونٹی کی مثالی میں پرستش کی جاتی تھی. اور قبیلہ کا خیال تھا کہ ہماری نسل چیونٹی سے نکلی ہے۔ ڈاھومی افریقہ میں چیونٹی کو ناگ دیوتا کا قاصد سمجھا جاتا تھا نیوگنی میں اب بھی یہ عقیدہ ہے کہ دوسری موت کے بعد روح چیونٹی بن جاتی ہے۔ اور کارن وال (CORN WALL) میں عقیدہ ہے کہ چیونٹیاں ان بچوں کی روحیں ہیں جن کا پیدائش کے فوراً بعد نام نہیں رکھا جاتا۔ فرانس میں یہ عقیدہ ہے کہ

Marfat.com

چیونٹی کے بل کو توڑنے سے بدقسمتی آتی ہے۔ ہندوں اور جینیوں (JAINS) چیونٹیوں کو بخشے ہوئے لوگوں کی روحیں سمجھتے ہیں اور خاص دنوں میں ان کو آٹا کھلاتے ہیں۔

جنوبی امریکہ اور کیلی فورنیا میں یہ خیال ہے کہ چیونٹی سے بچوں کٹوایا جائے تو ان میں زیادہ طاقت آجاتی ہے۔ چند قبیلوں کا خیال کہ چیونٹی سے کٹوانے سے ہوشیاری میں اضافہ ہوتا ہے اور پیشین گوئی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ ایک اور قبیلے کا خیال ہے کہ کسی بھی ڈاکٹر چیونٹی کے بل کے نزدیک نہیں جانا چاہیئے کیونکہ اگر چیونٹی نے کاٹ تو وہ ہمیشہ کے لیے علاج کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو جائے گا۔

بلغاریہ اور سوئٹزرلینڈ میں چیونٹی کو منحوس یا بدفال سمجھا جا ہے جبکہ ایسٹونیا کے لوگ چیونٹی کو نیک فال خیال کرتے ہیں۔ ہندو میں سرخ چیونٹی خوش قسمتی کی نشانی اور کالی چیونٹی بدقسمتی کی نشا سمجھی جاتی ہے۔

چیونٹی کے علاوہ چیونٹیوں کے بل کو متبرک سمجھا جاتا ہے کچھ قبیلے اسکو مقدس جگہ سمجھ کر وہاں قسم کھاتے ہیں یا اس کے قریب قربانی کرتے ہیں۔ پونا (بھارت) میں کچھ لوگ اس کے اردگرد رقص کر اپنا مذہبی فریضہ پورا کرتے ہیں۔ لیکن مغربی افریقہ میں چیونٹی کے بل بھوتوں کی رہائش گاہ سمجھا جاتا ہے۔ دوسری جگہ یہ سمجھکر کہ اس کو قبیلے کے سرداروں کی روحوں سے تعلق ہے۔ جنوبی افریقہ میں بچوں کو اس کے نزدیک دفن کیا جاتا ہے۔ سوڈان کے ایک قبیلے کا خیال ہے کہ مردہ انسان چیونٹی بن

نزدیک جاکر جانور کی شکل اختیار کر لیتا ہے اسی طرح بہت سی
نیاں اور عقیدے مختلف ملکوں اور قبیلوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔
مارے شعرا نے بھی چیونٹی کی تعریف میں عجب عجب معنی آفرینی کی ہے۔

حضرت سلیمان کے سامنے چیونٹی بن جاؤ یعنی اسکی طرح عاجز و خاکسار
ن جاؤ تاکہ تم کو وہ کچل نہ ڈالے خدانخواستہ۔
پس خیال اور ارادہ کے اس قدر عالیشان ہونے کے باوجود اے
نسان کیوں تجھ عقل کے اندھے کے سامنے بے وقوفی کی وجہ سے جسم حضرت سلیمان
ی طرح شاندار اور خیال چیونٹی کی طرح حقیر و ناچیز ہے۔
اگر بری خصلت تم میں محکم ہو چکی ہے خواہشات نفسانیہ کی چیونٹی
عادت کی وجہ سے سانپ بن چکی ہے لیکن ہر شخص سانپ کو چیونٹی دیکھتا
ہے
تو چیونٹی کی طرح دانے کے پیچھے مارا مارا پھرتا ہے۔ اے سلیمانؑ
کو تلاش کر ورنہ گمراہ ہو جائے گا دانہ کی تلاش کرنے والے کے لیے
کبھی وہ دانہ بلا کا جال ثابت ہوتا ہے اس شخص کو جو سلیمان کو تلاش
کرے۔ دونوں دولتیں ملتی ہیں یعنی دنیا بھی اور آخرت بھی۔
جو معاملہ دنیا میں بڑا تیز نظر آتا ہے آخرت کے معاملے میں آنکھوں
سے اندھا ہے۔ سلیمان علیہ السلام بھی شاہ حقیقی کے مشاہدہ سے بے بصر
ہے اور چیونٹی کی ٹانگوں کو دیکھ رہا ہے۔
ایک چیونٹی کاغذ پر چل رہی تھی اس نے قلم کا لکھنا دیکھا تو قلم کی

Marfat.com

کی تعریف کرنے لگی۔ ایک اور چیونٹی جو ذرا تیز نظر تھی بولی انگلیوں کی تعر
کر کیونکہ یہ ہنر میں انگلیوں کا دیکھتی ہوں۔ ایک اور چیونٹی جو دونوں
زیادہ ہوشیار اور تیز نظر تھی۔ کہنے لگی بازو کی تعریف کر جس سے انگلیا
نکل رہی ہیں

۵ پہلی چیونٹی نے دوسری سے کہا کہ اس قلم نے عجب گلکاریاں کی ہیں
جو ایمان اور سوسن کی کیاری اور گلاب کے پھولوں سے مشابہ ہیں یہ سلسلہ
کلام جاری رہا اور اوپر تک پہنچا۔

۵ یہاں تک کہ ایک سردار چیونٹی جو کسی قدر دور اندیش تھی بولی
جسم سے یہ ہنر واقع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ نیند میں بے ہوش و حواس
ہو جاتا ہے۔ جسم بمنزلہ لباس ہے اور مثل عصا ہے سوائے عقل و جان
کے جسم حرکت نہیں کرتے۔ وہ اس بات سے باخبر تھیں کہ وہ عقل
قلب اللہ کی تحریک کے بغیر پتھر کے برابر ہیں کسی وقت وہ وہ فیاض
مطلق اپنا فیض کر دے تو ہوشیار عقل بھی ہو تو سوچنے پر مجبور ہوتی ہے

۵ روح چیونٹی کی مانند اور بدن دانۂ گندم کی مثل ہے۔ وہ
چیونٹی اس دانے کو ہر دم ادھر اُدھر کھینچے لیے پھرتی ہے۔ چیونٹی
جانتی ہے کہ مقبوضہ دانہ گو میری جنسیت سے نہیں ہے مگر وہ میرے
وجود میں ڈھل جانے والے اور میرے ہم جنس ہو جانے والے ہیں اس
لیے اسکو ان کی طرف رغبت ہے۔

۵ ایک چیونٹی نے راستے سے ایک دانہ جو اٹھا لیا دوسری چیونٹی
نے ایک دانہ گندم لیا اور دوڑنا اختیار کیا۔ دانۂ گندم دانۂ جو کی طرف

وہ سجود نہیں دوڑا آتا۔ جی ہاں ایک چیونٹی دوسری چیونٹی کی طرف
ارہی ہے۔ اور ان کے پیچھے دانہ بھی دانے کی طرف آرہا ہے۔ حالانکہ
چیونٹی چیونٹی کی طرف آرہی ہے۔ نہ کہ جو گندم کی طرف۔

فرض کرو کہ ایک کالی چیونٹی کالے کمبل پر جارہی ہے تو چیونٹی
نظر سے مخفی رہے گی اور دانہ نمایاں طور سے راستہ چلتا نظر آئے گا۔

عقل آنکھ سے کہے گی کہ خوب غور سے دیکھ تو تجھے معلوم ہو جائے گا
کہ کوئی چیز اس دانے کو لیکر جارہی ہے ورنہ دانہ ہرگز کسی دانے کو
لے جائے بغیر نہیں جاسکتا

چیونٹی دانہ پر اس لیے لرزاں اور خائف ہوتی ہے کہ عمدہ خرمنوں
سے اسکی آنکھ بند ہوتی ہے۔ اس کے نزدیک جو کچھ ہے یہی دانہ ہے اسلئے
وہ اس دانے کو حرص و خوف سے کھینچ لیے جاتی ہے وہ ایسے خرمن عظیم
کے بڑے ڈھیر کو نہیں دیکھتی جس میں بے شمار دانے موجود ہیں۔

خرمن کا مالک کہتا ہے کہ سن ری چیونٹی! اری او! اندھے پن
کے سبب سے تیرے آگے نابود معمولی چیز بھی ایک بڑی شئے ہے تو
نے ہمارے خرمنوں سے یہی ایک دانہ دیکھا جو اس دانے سے دل و جان
سے چمٹ رہی ہے۔ اگر پورا خرمن (ڈھیر) دیکھ لے تو یہ حرص
جاتی رہے۔

دنیادار کو صرف دنیا کی متاع حقیر نظر آتی ہے آخرت کی نعمتوں کو نہ
وہ جانتا ہے اور نہ ہی یقین ہے۔

اے جو صورت ظاہری میں ذرہ اور حقیر ہے تو سب سے اونچے

Marfat.com

ستارے کیوان کو دیکھ اگرچہ تو ایک لنگڑی چیونٹی ہے چل تو اپنی
کے ذریعہ سلیمان یعنی شہنشاہِ حقیقی کو دیکھ۔

چیونٹی ایک دانے کے ختم ہونے پر کیوں انتہائی پریشان ہو
اگر وہ ایک دانہ کے ذریعہ سے خرمن (اناج کا ڈھیر) کی طرف جا
والی ہوتی۔

سعدی:

چیونٹیوں میں جب اتفاق ہو　　غضبناک شیر کی کھال اتار لیتی
میں نے ریاضت کیا اور کہا تیرے چہرے کا حسن　　کیا ہوا کہ چیونٹیاں چاند کے گرد ابل پڑتی ہیں
جس جگہ میٹھے پانی کا چشمہ ہوگا
آدمی پرند چیونٹیاں جمع ہو جائیں گی۔
میں تو وہ چیونٹی سی ہوں جسکو پیر سے مل دیں
وہ بھڑ نہیں ہوں کہ میرے ڈنک سے رو

اب تک انسان نے چیونٹی سے متعلق جو معلومات حاصل کی
وہ ملاحظہ فرمائیے۔ اور یہ بھی دیکھئے کہ وہ اِن سے کیا
کیا فوائد حاصل کر رہا ہے۔

چیونٹیاں بستی میں رہنے کی عادی ہیں وہ انڈے دینے والی رانی
اور بانجھ چیونٹیوں کے ساتھ رہتی ہیں ان کے یہاں شہد کی مکھیوں کی
طرح تقسیم کار ہے۔ وہ انڈے دیتی ہیں ان میں سے بچے نکلتے ہیں کے
کھلانے کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ بچوں میں سے کچھ رانیاں بنتی ہیں کچھ

Marfat.com

مارکن چیونٹیوں کی اتنک ۸۰۰۰ اقسام دریافت ہوئی ہیں۔ ۳۰ اقسام
لی چیونٹیوں کارکن کوئی کام نہیں کرتا۔ بلکہ وہ دوسرے قسم کی چیونٹیوں
لو غلام بنا کر لے آتے ہیں۔

رانی چیونٹی محبت کے بعد غلام چیونٹی کے مسکن پر قبضہ کر لیتی ہے
ور غلام چیونٹی کی رانی کو نکال دیتی ہے البتہ اسکے انڈے اور بچے اپنے
قبضے میں لے لیتی ہے اس طرح غلاموں کی پہلی نسل پیدا ہو جاتی ہے جو
رانی کی خدمت کرتے ہیں

حملہ آور چیونٹیاں دوسری چیونٹیوں کو جان سے نہیں مارتیں بلکہ
ان کے مسکن سے ان کو بھگا دیتی ہیں البتہ فاتح اور مفتوح اپنے انڈوں اور
بچوں کو اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کرتی ہیں۔ فاتح چیونٹیوں میں بھی
آپس میں لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں کبھی کبھی وہ ایک دوسرے کو لڑائی کے دوران
۲ ~ ٹکڑوں میں توڑ دیتی ہیں۔

یہ معلومات ہنٹر کالج نیویارک کے ماہر نفسیات HOWARD TRPOFF
نے ARIZONA کے پہاڑوں پر بیٹھ کر حاصل کی ہیں۔ یہ پہاڑ نیویارک
سے تقریباً ۳۵۰۰ میل دور واقع ہیں۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے ماہرین نے
بھی ایسا ہی کہا ہے۔

## چیونٹیوں کی فوج کشی

جب یہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں روانہ ہوں تو راستہ کی ہر جاندار
چیز کو یہ ختم کر سکتی ہیں ایک دفعہ میں پانچ لاکھ ایک بستی میں ہوتی ہیں

Marfat.com

یہ باقاعدہ صف بندی کرتی ہیں۔ تیز جبڑے والے سپاہی باہر کی
مقرر کیئے جاتے ہیں یہ کھانے کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ یہ پورے گ
یا گائے یا زخمی انسان کا گوشت چند گھنٹوں میں ختم کر دیتی ہیں۔
حیرت انگیز واقعہ برازیل کے قصبہ گوائی نیرا (GOI NIRA)
ملاحظہ فرمائیے۔

چیونٹیوں کا ایک دستہ جسکی لمبائی ایک میل اور چوڑائی ۲
اس قصبہ کی طرف گامزن دیکھا گیا۔ چیونٹیوں نے پونیس کے سربراہ اعلیٰ
شہریوں کو جان سے مار ڈالا۔ جنہوں نے چیونٹیوں کو روکنے کی کوشش
تھی۔ ان کے روکنے کے لیے لوگوں نے آگ کے شعلے پھینکے۔ تب
مشکلوں سے ان کے حملے کو روکا گیا۔ البتہ جنوبی امریکہ کے دیہات
لوگ چیونٹیوں کی فوج کا خیر مقدم کرتے ہیں کیونکہ وہ تمام کیڑے
مکوڑوں کو چٹ کر جاتی ہیں۔

ویسے اللہ نے ایک چیونٹی کو بھی بڑی طاقت دی ہے اگر
وہ ہاتھی کی سونڈ میں گھس جائے اور کاٹنا شروع کر دے تو وہ سر
زمین پر دے مارتا ہے اور ہلاک بھی ہو جاتا ہے۔
ہے کہ ہاتھی کی موت چیونٹی کے ہاتھوں۔

چیونٹی کی بہت سی اقسام ہیں جن میں سے خاص یہ ہیں

۱۔ پتیاں کاٹنے والی۔
۲۔ بیج توڑنے والی۔
۳۔ فصل کاٹنے والی۔

Marfat.com

۴۔ جولاہا چیونٹی
۵۔ غلام بنانے والی سرخ چیونٹی
۶۔ فوجی چیونٹی
۷۔ کسان چیونٹی جو FUNGUS بناتی ہے۔
۸۔ اڑن چیونٹی
۹۔ شہد جمع کرنے والی چیونٹی
۱۰۔ درختوں کی چیونٹی
۱۱۔ تتلی چیونٹی۔

چیونٹی انسانیت کی کیا خدمت کر رہی ہے یا کر سکتی ہے ابتک جو معلومات بہم پہنچی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

گھروں کے کیڑے مکوڑے ختم کر دیتی ہے جنوبی امریکہ کے لوگ ونیٹوں کا خیر مقدم کرتے ہیں

درختوں کی حفاظت کرتی ہے۔ نقصان دہ کیڑے مکوڑوں کا خاتمہ ردیتی ہے۔

مختلف مقررہ اوقات میں پھول اپنے رس پیدا کرتے ہیں اور پتے وقت رس مہیا کرتے رہتے ہیں۔ لہذا دن کے مختلف پانچ اوقات میں پانچ مختلف نسلوں کی چیونٹیاں آتی ہیں اور وہ مختلف قسم کے خطرات سے پودوں کی حفاظت کرتی ہیں

* سورج مکھی پھول پر مکھیوں اور کیڑوں کو انڈے دینے سے روک دیتی ہیں۔

☆ ببول کے درخت کی چیونٹیوں کے ساتھ بڑی قریبی دوستی ہے وہ ببول کے کھوکھلے حصّوں میں رہتی ہیں اور ببول ان کو خوراک بھی مہیا کرتا ہے اپنے رس کے ذریعہ سے چیونٹیاں اس کے عوض کسی بھی طفیلی بیل کو ببول پر نہیں چڑھنے دیتیں۔ ببول اور چیونٹی کی دوستی استوائی خطہ کے ممالک میں ہوتی ہے یعنی ایشیا افریقہ اور جنوبی امریکہ کے شمالی علاقہ اور وسطی امریکی ممالک میں

☆ کینیڈا نے ایک خاص قسم کی حملہ آور چیونٹی درآمد کی ہے جو CONIFER NURSERIES کی حفاظت کرتی ہے تاکہ کیڑے مکوڑے سے پودوں کی حفاظت کی جا سکے۔

☆ قدیم چین میں صدیوں پہلے نارنگی اور سنگتروں کو محفوظ رکھنے کے لیے کسان بانس کے پل بناتے ہیں جن کے ذریعے چیونٹیاں ایک درخت سے دوسرے درخت پر اپنی بستی کو منتقل کر دیتی ہیں۔

☆ چیونٹیاں بیج کے پھیلانے کا موجب بنتی ہیں۔ یہ مخصوص قسم کے درخت ہیں جن کی اقسام ۱۵۰۰ ہیں اور آسٹریلیا میں پائے جاتے ہیں چیونٹیاں مرکزی آسٹریلیا میں ایک جھاڑی کے پھل کھونسلے میں لے جاتی ہیں۔ گودا کھانے کے بعد بقایا کو کوڑے پر پھینک دیتی ہیں۔ کوڑے کے ڈھیر پر پودے بہت طاقت سے بڑھتے ہیں اور وہ بغیر چیونٹی والے پودوں سے زیادہ بھلے پھولتے ہیں۔

☆ کینیا افریقہ میں چیونٹیاں چھوٹے چھوٹے جانوروں کی ہڈیاں اکٹھی کر لیتے ہیں اور اس میں لگا ہوا گوشت کھاتی ہیں۔

Marfat.com

جنوبی ہندوستان میں بنگلور کے شہر میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ
یونٹیاں شبنم سے اپنی پیاس بجھاتی ہیں اس کے علاوہ کوڑے کرکٹ
ے ڈھیر میں جو نمی ہوتی ہے وہ بھی حاصل کر لیتی ہیں یہ طریقہ کار ان
اقوں میں کیا جاتا ہے جو علاقے خشک ہوتے ہیں ورنہ تالابوں اور
ڑھوں میں بھرے ہوئے پانی کو چیونٹیاں بغیر رکاوٹ کے استعمال
رتی ہیں۔

جانوروں میں چیونٹیاں اپنی فہم و فراست زیرکی و دانائی کے لیے
رب المثل کا درجہ رکھتی ہیں انہوں نے اگر فوج کے اور لشکر کے گزرنے
سے یہ نتیجہ تجربے سے اپنے لیے بھانپ لیے ہوں تو کوئی تعجب کی
ت نہیں ہے۔

چیونٹیاں چھوٹی بھی ہوتی ہیں اور بہت چھوٹی بھی اور بڑی بھی
ہوتی ہیں۔ اور بڑے بڑے چیونٹے بھی ہوتے ہیں ان کی اوسط عمر ۱
سال کی ہے۔ اکثر سیاہ رنگ کی، بعض آدھی سیاہ ہوتی ہیں اور آدھی سرخ
اور بعض بالکل لال چیونٹے، بعض قسمیں پردار بھی ہوتی ہیں، جانوروں
میں انکی ہمت اور مشقت معیاری سمجھی جاتی ہے ان کی ایک ملکہ ہوتی ہے
جس کے حکم کے سبب تابع ہوتے ہیں۔ زیادہ تر چیونٹیاں مادہ ہوتی ہیں
اور کارکن اور سپاہی ان کے نر زیادہ نہیں جیتے، تھوڑی سی عمر پا کر
مر جاتے ہیں اور ان کی ملکائیں اور کارکنائیں البتہ چھ چھ سات سات سال
کی عمر پاتی ہیں۔ مٹھائی اور نمکین غذاؤں سے لیکر مردار تک یہ سب ہی کچھ
کھا لیتی ہیں اور اپنی زندگی بڑی سلیقہ مندی اور باقاعدگی کے ساتھ گزارتی

Marfat.com

ہیں۔ ان کے بل زمین دوز ہوتے ہیں اور اندر ہی اندر بہت دور تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور ماہرین کا بیان ہے کہ ان کے بلوں کے اندر سڑکیں بنی ہوتی ہیں۔ نالیاں بنی ہوتی ہیں پل بنے ہوتے ہیں اور صفائی پورا پورا انتظام رہتا ہے۔ ان کے اندر فوجی نظام بھی ہوتا ہے اور بہت سی چیونٹیاں سپاہ کا کام کرتی ہیں۔ ان کی قسمیں اب تک پندرہ سے اوپر شمار میں آچکی ہیں۔

## گرمی سردی کا احساس:

چیونٹی اور دیمک مختلف طریقوں سے سردی اور گرمی سے بچنے کے لیے اقدامات کرتی ہیں۔ چیونٹی اپنے بلوں کے دروازے کو تقریباً بند کر دیتی ہے مٹی لگا کر اور زیادہ گرمی ہو تو وہ باہر نکل پڑتی ہیں

## خوف اور راستہ دکھانے کی بُو

چیونٹی دو قسم کی بو نکالتی ہے۔

۱ خوف کی بو (FEAR SCENT)

۲۔ راستہ دکھانے کی بو (TRAIL SCENT)

جب یہ بو چھوڑی جاتی ہے تو دوسری چیونٹیاں چند سیکنڈ میں خطرے والی جگہ سے رفو چکر ہو جاتی ہیں یہ بُو چند انچ تک پھیل جاتی ہے اسی طرح چیونٹی مرکز خطرہ کی جانب بلالی جاتی ہیں

# راستہ کی پہچان

چیونٹی کی آنکھ میں اللہ تعالیٰ نے ایسی صلاحیت رکھی ہے جس سے وہ غذا کے حصول کے لیے ایسے مقامات تلاش کر لیتی ہیں اور واپس آسانی سے گھر پہنچ جاتی ہیں بلکہ اپنے دوسرے ساتھیوں اور سہیلیوں کو اس جگہ کی بھی نشاندہی کر دیتی ہیں جہاں سے وہ غذا حاصل کر لیتی ہے۔

شہد کی مکھی کی طرح ہو سکتا ہے چیونٹی انسان کی خدمت کے لیے تیار کر رہی ہے چیونٹی کا کام زیادہ مشکل ہے کیونکہ اس کو دشوار گزار راستوں سے گزرنا پڑتا ہے

# حیوانات کی بینائی

حیوانات کی بینائی (Compound) ہوتی ہے اور وہ انسانوں سے بہتر طریقہ پر دیکھ سکتے ہیں۔

چیونٹی درختوں کے پتوں کو مٹی میں ملا کر پلستر تیار کرتی ہیں اور اس سے اپنے گھروں کی چھتوں کو تعمیر کرتی ہیں

چیونٹی کی اپنی فوج اور پولیس ہوتی ہے

چیونٹی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔

انڈے دینے والی چیونٹی سفید رنگ والی بڑی چیونٹی اور چیونٹیوں کی ماں کو میر من چیونٹی کہتے ہیں اسکی اوسط عمر سات سال جبکہ مزدور چیونٹی کی اوسط عمر تین سال ہوتی ہے اور نکھٹو چیونٹی کی عمر ایک سال ہوتی ہے

چیونٹی کی چار ذاتیں تقسیم کار کے لحاظ سے ہوتی ہیں، رانی
سیانی، مزدور، نکھٹو۔

چیونٹیاں ایک دوسرے کو چھو کر آپس میں باتیں کرتی ہیں۔

امریکہ، چین، جاپان اور اٹلی میں چیونٹیوں کی تجارت کی جاتی
ان ممالک میں چیونٹیوں سے روئی اور پھلوں کی فصل بچانے کا
لیا جاتا ہے

سفید چیونٹی دیمک کا دوسرا نام ہے۔ چیونٹی اپنے وزن سے
گنا وزن اٹھا سکتی ہے۔

انسان نے چیونٹی سے قطار بنانا سیکھا۔

چیونٹی تیرنا جانتی ہے۔

چیونٹی کی ۱۵ ہزار اقسام ہیں یہ قطب شمالی اور قطب جنوبی کے
علاوہ ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ یہ زمین کے نیچے، زمین کے اوپر اور درخت
پر رہتی ہیں۔ یہ کھانے کی تلاش میں سینکڑوں گز دور تک چلی جاتی ہیں
آسٹریلیا اور میکسیکو میں ایسی چیونٹیاں بھی پائی جاتی ہیں جو دودھ
دیتی ہیں۔

کیلی فورنیا کے کسان پھولوں اور پھلوں کو ایک خاص قسم کے
کیڑوں سے بچانے کے لیے چیونٹیاں خرید کر درختوں پر چھوڑ دیتے
مزدور چیونٹی کے پیٹ میں دو معدے ہوتے ہیں۔

## چیونٹی طبی اعتبار سے :

چین کے پروفیسر وو زی چینگ (WU ZHI CHENG) ہر خوراک چیونٹی نے بتایا ہے کہ تقریباً چالیس قسم کے کیک شراب اور ئے بنائی جارہی ہے جس کے اجزا میں چیونٹی شامل ہے۔ موصوف نے دوائیں بھی بنائی ہیں جن میں چیونٹی کا استعمال ہوتا ہے یہ دوائیں گٹھیا ق الفناء اور دیگر دردوں کے لیے مفید ہیں مثلاً (ARTHRITIS) ۱۹ار سے لیکر اب تک سات لاکھ مریضوں کو فائدہ پہنچ چکا ہے کچھ چینی نعتی ادارے چیونٹیوں کو اپنی مصنوعات میں استعمال کر رہے ہیں کیونکہ میں حیاتین جست اور ۱۹ قسم کے (Amino Acids) پائے تے ہیں مختلف شربات Tonics اور دواؤں میں چیونٹیاں تعمال کی جارہی ہیں۔

تاریخی اعتبار سے چین میں گزشتہ تین ہزار سال سے چیونٹیوں کے ے کھائے جارہے ہیں یہ بطور TONIC کے ہیں۔ چینی روایات کے مطابق یونٹی کھانے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے آجکل ۱۰۰ سے زائد اسپتالوں رفیکٹریوں میں چیونٹیاں مختلف انداز سے کھائی جاتی ہیں کچھ لوگوں نے چیونٹیاں گھر میں تجارتی اعتبار سے پالنی شروع کی ہیں پروفیسر وو (سائنس) کا کہنا ہے کہ چیونٹیاں توانائی NUTRITION کے ننھے خزانے ہیں ان کے بقول ان میں ۴۳ فیصد لحمیات ہیں اور ۱۹ اجزاء وہ ہیں جو ہمارے انسانی جسم کی نشوونما کے لیے ضروری ہوتے ہیں ایک کلوگرام

Marfat.com

چیونٹیاں ۲۰۰ ملی گرام جست (ZINC) رکھتی ہیں جو سویابین سے دس گ
ہے یہ اندازہ ہے کہ چین میں ۲۰۰۰ قسم کی چیونٹیاں پائی جاتی ہیں جن میں
۱۹۰ خوراک اور دوائی میں استعمال ہوسکتی ہیں۔

## چیونٹی کا طبی استعمال

ایس ایم اختر کے مطابق طبِ یونانی میں صدیوں سے چیونٹیوں کا
استعمال بیرونی طور (EXTERNAL) پر ہو رہا ہے خاص طور پر دوران
خون کو معمول کے مطابق رکھنے کے سلسلے میں جزوی فالج جسم کے بعض حصوں
یا کھال کے سن ہونے کا تعلق دوران خون کے ناکافی ہونے سے ہے۔

ہومیوپیتھی میں بھی چیونٹیوں سے علاج کیا جارہا ہے تمام دوائیں لاطینی
نام سے موسوم ہیں مثلاً سرخ چیونٹی کو (FOR MICA RUFA) کہا جاتا ہے ایم
ایم چوہدری کی ہومیوپیتھک MATERIA MEDICA میں بیان کیا جاتا ہے
کہ عام چیونٹی کو مختلف بیماریوں میں استعمال کیا جاتا ہے مثلاً رعشہ دماغ کو مضبوط
کرنے کے سلسلے میں گٹھیا اور دردوں کے سلسلے میں گٹھیا کی سوجن کو دور کرنے
میں اور جوڑوں کی تکلیف میں وغیرہ وغیرہ

امریکہ کے شہر فلاڈلفیا کے مشہور ڈاکٹر HERING نے 1879 میں
چیونٹی کے طبی استعمال کے متعلق اپنی شہرہ آفاق کتاب میں لکھا ہے۔

ڈاکٹر D. IPPEM نے بھی چیونٹی سے دوائیں بنانے کی حمایت
کی ہے۔

# بوستانِ سعدی کے کچھ اشعار

## نیب اور چیونٹی

یہ اور چیونٹی کی روزی مہیا کرنے والا ہے
جو وہ بے دست و پا اور کمزور ہیں

کمزور پہ زور کرنا شرافت نہیں ہے
کمینہ پرند چیونٹی کا دانہ چھینتا ہے

ت کے مطابق ہر شخص بوجھ لے جاتا ہے
نٹی کے آگے ٹڈی کا پیر بھاری ہے

نگاہ ڈالی تو اس غلہ میں ایک چیونٹی دیکھی
جو پریشان ہر طرف سے دوڑ رہی ہے

س کے بعد چیونٹی کی طرح ایک گوشہ میں بیٹھ جاؤں گا
ل لیے کہ ہاتھی بھی اپنی طاقت کے بل روزی نہیں کھاتے

لے جانے اور چیونٹی کی طرح جمع کرنے کے بعد
اس سے پہلے کھالے کہ تجھے قبر کے کیڑے کھائیں

Marfat.com

میں نے سنا ہے کہ پرندا اور چیونٹی اور درندوں پر
بندوں کے کارناموں سے روزی تنگ ہو رہی ہے

ضعیفی کی وجہ سے چیونٹی کو مشکل نہیں پیش
نہ شیروں نے پنجہ کی طاقت اور زور سے کھایا

اگر اس نے تیری زندگی دراز لکھی ہے
نہ تجھے سانپ ڈسے گا نہ تلوار نہ شمشیر

ٹڈی کا پیٹ ہی پیٹ ہے لامحا
چھوٹے پیٹ والی چیونٹی اسکا پر کچر کر کھینچتی

اسی حالت میں تو پھر قبر کے گڑھے میں جائے گا.
کہ اپنے سے ایک چیونٹی کو نہ ہٹا سکے گا

میں یہ نہیں کہتا کہ درند اور چرند اور چیونٹی اور
بلکہ آسمان کی بلندی پر فرشتوں کی جماعت

وہ سانپ کا ڈسا ہوا کچھ دیر جو روتے رہتے سویا
تندرستی پر خدا کا شکر ادا کیا.

انسان کو ڈسنے والے سانپ کا بچہ نہ
اگر تو نے مار دیا ہے تو اس گھر میں نہ

نفس اور شیطان سے طاقت سے کون جیتا ہے
چیونٹی سے چیتوں کی لڑائی نہیں ہے

علامہ کمال الدین دمیری فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں فرمائے گا۔ علماء اس آیت کی تفسیر
ظلم کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ قیامت کے دن کسی عمل نیک میں سے
چیونٹی کے وزن کے برابر بھی کمی نہیں کرے گا۔

ثعلب سے جب ذرہ کے وزن کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب
یا کہ ایک سرخ چیونٹیوں کا وزن ایک حبہ کے برابر ہوتا ہے۔

قوم جرہم کو اللہ نے چیونٹی اور نکسیر کے ذریعہ ہلاک فرمایا۔ اس قبیلہ
آخری عورت کو ایک سرخ چیونٹی چمٹ گئی اور رفتہ رفتہ اس کے ناک
نتھنوں میں داخل ہو کر حلق تک پہنچ گئی اور اسکو ہلاک کر دیا۔

"اللہ فرماتا ہے" پس جو شخص نیکی ذرہ (چیونٹی) کے برابر نیکی کرے گا
ہ (اللہ) اسکو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ بھی اسکو
یکھ لے گا۔

نبی کریم ؐ نے فرمایا۔ قیامت کے دن مخلوق کو ایک دوسرے سے
بدلہ دلوایا جائے گا۔ حتیٰ کہ بے سینگ والے کو سینگ والے سے اور لال چیونٹی
کو دوسری چیونٹیوں سے بدلہ دلوایا جائے گا۔

چیونٹی میں بہت سی خصوصیات ہیں

۱۔ ان میں باہم جوڑے نہیں ہوتے۔ ۲۔ ان میں جماع کا بھی طریقہ نہیں۔
۳۔ چیونٹی رزق کی تلاش میں بڑی بڑی تدبیریں کرتی ہے
۴۔ جب اس کو کوئی چیز مل جاتی ہے تو دوسری چیونٹیوں کو فوراً

Marfat.com

بلالیتی ہے تاکہ سب ملکر وہ خوراک کھائیں اور اٹھا کر لے جائیں۔

5۔ اگر کسی چیز کے اگنے کا خطرہ ہو تو وہ اس چیز کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔

6۔ وہ دھنیے کے چار ٹکڑے کر دیتی ہے کیونکہ آدھا دھنیہ بھی اگ جاتا ہے اور یہ بات اسے یقیناً معلوم ہے۔

7۔ اور جب دانہ میں بدبو یا سڑاند پیدا ہونے کا خطرہ محسوس کرتی ہیں تو اسے سطح زمین پر لاکر بکھیر دیتی ہیں پھر اسے سکھا کر پھر اپنے بل میں واپس لے رکھ لیتی ہیں اکثر یہ عمل چاند کی روشنی میں کرتی ہے۔

8۔ انسان عقعق، چیونٹی اور چوہا کے علاوہ کوئی جانور اپنی خوراک اکٹھا نہیں کرتا بلبل کے متعلق بھی خیال ہے

9۔ اسکی موت کے اسباب میں سے اسکے پروں کا نکل آنا ہے" چیونٹی پر نکل آئے کا محاورہ اسی وجہ سے ہے

10۔ چیونٹی کے چھ پیر ہوتے ہیں یہ اپنے پیروں سے کھود کر اپنا بل بناتی ہے اور پیچ در پیچ بناتی ہے تاکہ بارش کے پانی سے محفوظ رہے

**واقعہ**: حاتم طائی کے صاحبزادے "عدی" چیونٹیوں کے لیے کھانے چیزوں کا چورا بکھیرا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ہماری پڑوسن ہیں ان کا ہم پر حق ہے۔

**واقعہ**: زاہد فتح بن سحراب چیونٹیوں کے لیے روٹی کے ٹکڑے ڈالا کرتے تھے مگر عاشورہ کے دن وہ اسے نہیں کھاتی تھیں۔

Marfat.com

چیونٹی کے علاوہ کوئی ایسا جانور نہیں ہے جو اپنے بدن سے دوگنا بوجھ کر بار بار لے جائے (گدھا اپنے وزن سے بہت زیادہ بوجھ اٹھاتا ہے اور بتاتا ہے البتہ کیڑوں میں شاید کوئی نہیں.

**حکایت**: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام ایک درخت کے نیچے ٹھہرے ب چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا انھوں نے ناراضگی میں حکم دیا کہ چیونٹیوں کو میں جلا دیا جائے اللہ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ ایک چیونٹی کو کیوں نہ جلایا میں اس واقعہ میں یہ دکھایا ہے کہ جب عذاب آتا ہے تو بروں کے ساتھ بھی مارے جاتے ہیں مگر یہ سزا نیکوں کے لیے باعث برکت و نجات ہے گناہگاروں کے لیے یہی عذاب بدلہ اور سزا بن جاتی ہے

۶ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو آگ میں جلا کر سزا دینے سے فرمایا ہے آگ سے صرف اللہ سزا دیتا ہے بندہ کے لیے جائز نہیں

۵ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں حضورؐ نے چار قسم کے جانوروں کو نے سے روکا ہے ۱۔ چیونٹی۔ ۲ شہد کی مکھی ۳ ہدہد ۴۔ لٹورا

امام مالکؒ نے چیونٹی کو بھی بلاوجہ مارنا ناپسند کیا ہے اگر نقصان ے بچنے کی کوئی اور صورت نہ ہو تو مارنا جائز ہے

حضور کریمؐ نے فرمایا کہ شرک تمہارے درمیان چیونٹی کے پیروں آہٹ سے بھی ہلکا ہے یعنی اسکی آمد کا پتہ نہیں چلتا

**حکایت**: ایک شخص نے آکر خلیفہ مامون الرشید سے کہا کہ کھڑے ہو کر میری با نہیں۔ اس شخص نے کہا۔ اے مامون اللہ نے سلیمان بن داؤد کو

Marfat.com

ایک چیونٹی کی بات سننے کے لیے کھڑا کیا تھا اور اللہ کے نزدیک میں چ
سے کم درجہ کا نہیں اور آپ حضرت سلیمان سے بڑھکر شان و شوکت و
نہیں ہیں مامون نے جواب دیا کہ تم نے سچ کہا۔ پھر کھڑے ہو کر ا
سُنی اور اسکی حاجت پوری کر دی۔

روایت: حضرت قتادہؓ کوفہ تشریف لائے تو ان کے پاس لوگو
بہت مجمع اکٹھا ہو گیا۔ انہوں نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا جو پو
پوچھو وہاں پر امام ابو حنیفہ موجود تھے اس وقت وہ بچے تھے پوچھا
سلیمان علیہ السلام سے جس چیونٹی نے بات کی تھی وہ نر تھی یا مادہ۔ حضرت قتا
نے کوئی جواب نہیں دیا تو امام ابو حنیفہ رحمہ نے کہا کہ وہ مادہ تھی پوچھا کیسے
قرآن میں لفظ قالت آیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مادہ تھی کیونکہ صیغہ مؤ
ی کے لیے استعمال ہوتا ہے اگر وہ نر ہوتا تو قال کا لفظ آنا چاہیئے تھا۔

جس چیونٹی نے حضرت سلیمان سے گفتگو کی تھی اس کے نام میں اختلا
بعض نے طاخیہ اور بعض نے حزمی لکھا ہے سلیمان نے اس چیونٹی کی گفتگو
کے فاصلہ سے ہی سن لی تھی

سہیلی نے لکھا ہے کہ میں نہیں سمجھ سکا کہ چیونٹی کے لیے کس طرح نر کا ذ
کر لیا گیا حالانکہ چیونٹیاں اپنے نام نہیں رکھتیں اور نہ انسان چیونٹی کے نام
رکھتے ہیں۔ مخصوص پرندوں جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے نام رکھے جاتے
ہیں بلکہ صفات کے اعتبار سے کئی کئی نام رکھے جاتے ہیں اس کا خاص نام
اس کے بات کرنے اور اسکے ایمان کی بنا پر رکھا گیا ہے۔

Marfat.com

چیونٹی کی بات سن کر حضرت سلیمانؑ کا مسکرانا خوشی کا اظہار ہے کوئی
سی دنیاوی چیز سے کبھی خوش نہیں ہو سکتا بلکہ وہ صرف دینی امور سے خوش ہوتا
اور چیونٹی کا قول وھم لا یشعرون " دین اور عدل و انصاف کی غمازی
ہے

یت :۔ سلیمانؑ بارش کے لیے دعا مانگنے کے لیے نکلے دیکھا کہ ایک چیونٹی
پیروں کو اٹھا کر دعا مانگ رہی ہے اے اللہ ہم تیرے احسان سے مستغنی نہیں رہ
اے اللہ گناہگار انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے ہمیں سزا نہ دیجئو ہمارے لیے
برسا کر اس سے درخت اگا دیجئو اور ہمیں اس کے پھل سے رزق مہیا کیجئو حضرت
نؑ نے یہ دیکھ کر اپنی قوم سے کہا۔ اے لوگو واپس چلو تمہارا مطلب حل ہو گیا
دوسروں کی بدولت تمہیں بارش مل جائے گی

## طبی فوائد :

چیونٹیوں کی تجارت جائز ہے ان سے نشہ آور چیزوں کا علاج ہوتا ہے
سے ٹڈیاں بھگائی جاتی ہیں، چیونٹیوں کے انڈوں کو لیکر اگر سکھا لیا جائے
اسے کسی جگہ لگا دیا جائے تو اس جگہ بال نہیں جمیں گے، چیونٹیوں کو روغن پارہ
ملا کر طلاء بنایا جاتا ہے جو جنسی اعتبار سے فائدہ مند ہے

## چیونٹی کا نظام :

حفیظ جالندھری نے چیونٹی نامہ لکھ کر اردو کے خزانے میں اضافہ کیا
ہے ادبی چاشنی اور سائنس کی آمیزش بہت خوب کی ہے چیونٹی نامہ سے
اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں۔

Marfat.com

انسان اپنے کاروبار [illegible]ار کے لیے دھات پتھر اور لکڑی کے
مختلف آلے اور ہتھیار بنا تا ہے لیکن چیونٹیوں میں آلے اور ہتھیار اس کے
جسم سے علیحدہ نہیں ہوتے۔ جسم کے اعضا ہی ڈھل کر ہتھیاروں اور اوزاروں کی
پکڑ لیتے ہیں چیونٹی کے ہاں تلواریں نیزے بھالے جسم سے علیحدہ نہیں ہوتے فو
چیونٹیوں کے جبڑے ہی لمبے نوکیلے اور دھار دار ہو کر مختلف ہتھیاروں
روپ دھار لیتے ہیں۔

چیونٹیوں کے ہاں کونسی ایسی بات ہے جس سے ان میں اور ان کے کاروبار
ایک بے مثال ربط و ضبط قائم نظر آتا ہے جس طرح ایک واحد انسانی جسم کے تمام
بات چیت کیے بغیر ایک دوسرے کی بات سمجھتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام آ
ہیں بس اسطرح ایک گھرانے یا ایک نوع کی چیونٹیوں کے سب افراد ایک دو
کے معین اور مددگار رہتے ہیں یہ ہے چیونٹی کا اشتراکی یا جمہوری نظام جس کو
توحیدی مساوات کا نظام قرار دیتا ہوں۔

اپنے ابتدائی دور میں چیونٹیاں شکاری تھیں دوسرے دور میں انہ
نے یا ان میں سے بعض انواع نے تیلیا قسم کے کیڑوں کو سدھا کر ان سے "میٹھا
دودھ حاصل کرنا شروع کیا۔

تیسرے اور آخری دور میں ان میں سے بعض نے اور ترقی کر لی اور کھمبی
اور پھپھوندیوں کی نرالی قسموں کی کاشت کاری سے خوراک کے ذخیرے جمع کرنے
چیونٹی کی کسی نوع نے نشہ آور دارو دریافت کی۔

آخر چیونٹیوں کو اتنی اہمیت کیوں دی گئی ہے۔ ان کے مطالعے میں ا

Marfat.com

لوں نے اپنی ساری کی ساری عمریں گذاریں اور کیوں آج بھی ان کے متعلق اور زیادہ
تحقیق تفتیش ہو رہی ہے۔ کیوں ان پر کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔ چیونٹی کیا اور اسکی
اطہی کیا ہے اس کے رازوں کا ہم سے کیا تعلق ہے یہ راز کیوں نہ سربستہ رہیں
ن کس لیے ذرے کے لیے پہاڑ کھودے جا رہے ہیں اور سنگین زمینیں کریدی جائیں

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اس کائنات میں کوئی شئے بھی حقیقت
ے مرکز سے دور نہیں لہذا اگر کسی حقیقت سے ہمیں ایسا سبق ملتا ہو جس سے
م انسان اپنی زندگیاں باہمی اتحاد فراہم کر بہتر بنا سکیں تو چیونٹی سے سبق لینے میں
سی بری بات ہے۔

وہ کہاوت ہماری زبان میں رائج ہے کہ جب چیونٹی کی موت آتی ہے
اس کے پر نکل آتے ہیں حقیقت میں صرف نر پر صادق آتی ہے اور مادہ کی اصل
ندگی ہی تب شروع ہوتی ہے جب وہ اڑنے لگتی ہے لیکن جب اس اڑان کے
لد وہ زمین پہ آتی ہے تو اگر اسکی یہ زندگی شاعر کی آنکھ سے دیکھی جائے تو ہزار ہا
صعوبتیں لیے ہوئے ہوتی ہے۔

ریپٹی فارمیکا (RAPTIFORMIKA) کو جب کوئی نیا گھرانہ
باد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہ سروی فارمیکا servi formica
کے قبضے تک پہنچکر اسے وہاں سے زبردستی نکال باہر کرتی ہے اور خود اپنا تسلط
قبضہ جمالیتی ہے اور یہی اسکا شہر ہو جاتا ہے

آقائی اور غلامی:

ایک اور نوع کا نام ہارپیگونیکس (Harpagonex)

Marfat.com

رکھا گیا ہے جو ظلم ڈھانے میں " ریپٹی فارمیکا" سے بھی ایک قدم آگے ہے جب اسے نئی بستی بسانی ہوتی ہے تو کسی امن پسند چیونٹی کے املاک اور خاندان پر قبضہ کر لیتی ہے بالغ افراد کو خانہ بدر کر کے ان کے مکان اور بچوں پر قبضہ کر لیتی ہے، بچوں کو غلام بنا لیتی ہے لیکن ان کی پرورش نہایت اچھی طرح کرتی ہے اور جب وہ بڑے ہوتے ہیں تو ان کا کام محض " ہارپیگونیکس اور اسکی ز کی خدمت کرنا رہ جاتا ہے۔

" کاری بارا " CAREBARA نوع کی چیونٹی رانی جس کا قد عام کارکن سے دو ہزار گنا بڑا ہوتا ہے۔ جب نر سے میل کھا کر اڑتی ہے تو جسم پر درجن بھر خاردار مائیں چھ چھ مامائیں یعنی کارندہ چیونٹیوں کو بھی اٹھا پھر جہاں بھی یہ نیا گھر بنانے کے لیے اتر پڑے اسکو یہ ضرورت نہیں پڑتی انڈوں بچوں کی پیدائش اور پرورش کے لیے مہینوں فاقے کرے یا کوئی اور مصیبت اسکی جان کو خطرے میں ڈالنے والی پیش آئے۔

## گھرانوں کی بقا کا راز :

ہمارے لیے غور کرنے کی بات یہ ہے کہ چیونٹی کے ایک ایک گھرانے میں تیس تیس لاکھ افراد بستے ہیں پھر یہ بھی ہے کہ ایک کارندہ چیونٹی اوسط عمر چار سال ہوتی ہے اور ان میں وہ حادثات کا شکار بھی ہوتی رہتی ہے اس کے باوجود ایک گھرانا بعض اوقات پچاس پچاس سال تک قائم رہتا ہے

## کھلنڈرا پن :

کھیل تفریح اور لڑائی اگرچہ یہ بات چیونٹی کے محنتی پن کو دیکھ

Marfat.com

ہیں ہوتی۔ لیکن یقین کیجیے کہ اس کارخانے میں کھیل تفریح اور آرام کے مقامات
فات بھی ہیں۔

کبھی کبھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سی چیونٹیاں اپنے گھروں کے دروازوں
س پاس کھلی جگہ میں اکٹھی ہو گئی ہیں ان کی تیز تیز حرکت پھرتی سے پہلے تو کچھ
میں نہیں آتا کہ یہ کیا کر رہی ہیں؟ غور سے دیکھنے میں نظر آئے گا کہ یہ تفریح ہو رہی
میل کھیلا جا رہا ہے بیچ بیچ کچھ ایک دوسرے کے مقابل ہو جاتی ہیں

چیونٹی کے جسم کے اندر تو کوئی بھی ہڈی نہیں ہوتی لیکن جسم کے ساتھ
ہ باہر کیطرف "کائی من" کا بنا ہوا ایک سخت ڈھانچہ ہوتا ہے ایسا جیسا کبھی
ن کے گرد اگرد ڈھالیں جڑ دی گئی ہوں۔

"کائی من ایک کیمیاوی مرکب ہے جو بہت سے اجزا سے بنا ہوا ہے
کی شکل و صورت اور کئی خواص ہمارے ناخن کے مادے سے ملتے جلتے ہیں
حصّہ سر، دوسرا سینہ، تیسرا پیٹ

چیونٹی ہماری طرح سونگھنے کے لیے ناک نہیں رکھتی۔ خالق کائنات نے
نگھنے والے یعنی بو گیر خورد بین اعضاء تمام جسم پر ادھر ادھر پھیلے ہوئے
ار رکھے ہیں۔

مونچھوں سے صرف سونگھنے ہی کا کام نہیں لیا جاتا حکما کا خیال ہے کہ
نچھوں کی حرکتوں سے چیونٹی اپنے مطلب کا اظہار بھی کر لیتی ہے۔

چیونٹی دور دور کے فاصلوں سے اپنے گھر میں کیسے واپس پہنچ جاتی
اور اپنا طے کردہ اور پر پیچ راستہ بھول کیوں نہیں جاتی خصوصاً اس

حالت میں کہ اسکی آنکھیں بہت کم دیکھتی ہیں اور بیان بھی کیا جا چکا ہے کہ جہاں سے گذرتی ہے اپنی ایک بُو چھوڑ جاتی ہے اس بو کی وجہ سے پلٹ ہے کئی اور تجربوں میں چیونٹیوں کو جو گھر کی جانب پلٹ پلٹ رہی تھیں ا دیکر مٹھائی کی طشتری میں اٹھالیا گیا اور پھر طشت کو ادھر ادھر بہت سا گھ پھرا کر اسکے اپنے گھر سے بہت آگے پہنچا دیا گیا دیکھتے کیا ہیں کہ چیونٹیو پس و پیش کیے بغیر سیدھا گھر کا رخ کرلیا اور تھوڑی دیر میں اپنے شہر جا پہنچی۔

لیکن انسانوں کے علاوہ اعلیٰ ترین تمدن کی یہ بات صرف چیونٹیو میں ہے کہ وہ خوب دیکھ بھال کر اور پورے انتظام کے ساتھ مناسب قسم مال اور مناسب قسم کے غلام حاصل کرنے کے لیے اپنے کسی ہم پایہ قبیلے پر حملہ کر میں پہل کرتی ہیں۔

لال چیونٹی سال میں دو مرتبہ بردہ گیری (غلام پکڑنے) کی مہموں کے نکل کھڑی ہوتی ہے۔ مہم سے پہلے اس کے جاسوس پتہ لاتے ہیں کہ گلیباری قبیلہ چیونٹیوں کے شہر کہاں کہاں آباد ہیں کیونکہ غلام پکڑنے مقصود ہیں تو ان کی بستیو کی جاسوسی ضروری ہے۔

یہ ایک انچ بھر لمبی چیونٹی افریقہ اور جنوبی امریکہ میں پائی جاتی ہے وہ کے لوگ اسے ہیضہ اور طاعون سے زیادہ قدرت کی بھیجی ہوئی وبا اور بلا سمجھتے اسکی دو نوعوں کے سائنسی نام ڈوری جیسی اور آپکی ٹون ہیں

ڈوری جیسی ایک خانہ بدوش چیونٹی ہے جو مستقل گھر نہیں بناتی ہر

ہیں رہتی ہے اور جہاں شام اور آرام کرنے کا وقت آتا ہے سب اکٹھی
ایک بہت بڑے گیند کی شکل بنا لیتی ہیں پڑ رہتی ہیں پھر دن چڑھے اٹھتی
در محض عام غارت گری کی راہ پر چل پڑتی ہیں۔

افسر حملہ کرتے وقت سب سے آگے ہو جاتے ہیں ان کے پیچھے فوجی دستوں
م ڈوریاں حملہ آوری کرتی ہیں سامنے جو بھی جاندار آتا ہے اگر وہ بھاگ کر
ب نہیں ہو جاتا تو ان کا لقمہ بن جاتا ہے جو کچھ اس کے جسم سے بچ رہتا ہے اسکے
ے کاٹ کر اگلی منزل کے لیے ساتھ لے جاتے ہیں۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ افریقہ کی کسی چھوٹی سی بستی کے آدمی اس کے آگے
گئے وقت ایک چیتے کو پنجرے سے نکالنا بھول گئے اگلے دن واپس آنے پر
ں اسکی ہڈیاں ہی باقی ملیں۔

ان چیونٹیوں کا بیس بیس لاکھ کا لشکر جب کسی راہ پر چل نکلتا ہے تو
ریمہ (پریشان ڈرتے) پرندوں کا شور اور گھبرائے ہوئے بھاگتے درندوں
چنگھاڑیں انکی آمد کا دور دور سے پتہ دیتی ہیں۔

اگلے وقتوں میں جب مردم خور وحشی اپنے کسی دشمن کو خود کھانے کے قابل
ں سمجھتے تھے تو اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس چیونٹی کی راہ میں چھوڑ آتے تھے
ی صبح تک اسکی ہڈیوں کا ایک ایسا ستھرا ڈھانچہ تیار ہو جاتا تھا کہ ہمارے میڈیکل
لجوں والے اسے اپنے نمائش خانوں میں فخر سے ٹانگ سکیں۔

افریقہ کے وحشی اسکی قوت کا فائدہ یوں اٹھاتے ہیں کہ جب کہیں کسی زخم کا
ا مقصود ہوتا ہے تو اس کو چیونٹی سے کٹواتے ہیں۔

Marfat.com

ایک اور فائدہ اسکی تاخت کا یہ ہے کہ اسکی وجہ سے دیہات کی گندگی ساتھ چوہوں گھونسلوں، چھپکلیوں سانپوں اور ٹڈیوں وغیرہ سب کا صفا ہو جاتا ہے۔ گاؤں کے بھاگے ہوئے لوگ جب پلٹ کر آتے ہیں تو اپنا ماحول پہلے زیادہ صحت مند پاتے ہیں۔

اس چیونٹی کی قطاریں زمین پر چلتی ہوئی کالی بدلی کی طرح جا رہی تھ ان کے آگے آگے چرندے اور پرندے آہستہ آہستہ بھاگ رہے تھے۔ پرندے تک گھونسلے چھوڑ کر بلکہ اپنے انڈوں بچوں سے رشتہ توڑ کر شور مچاتے فرار کی اڑان اڑ رہے تھے۔

چند گھنٹوں میں اژدہے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا گئیں ڈکار بھی ل صرف ہڈیاں باقی بچیں، چنگیزی حملے سے روس کا یہی حال تھا۔

وسطی امریکہ کے میدانوں میں چیونٹی کی ایک خاص نوع پائی جاتی جسے سانس والے (PORCONOMREX) پرگونومی رکسیں کے بھاری نام سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن وہاں کے عام باشندوں میں یہ کاشت کار چیونٹی کے نام سے مشہور ہے اس چیونٹی کے نام سے مشہور ہے اس چیونٹی کے شہر دروازوں پر بھی ان کے آس پاس بھی ایک قسم کی گھاس اگی ہوئی پائی جاتی ہے۔ اصطلاح میں "ارسٹا گھاس" کا نام دیا گیا

"پوہ ماگھ کے مہینوں میں چیونٹی پر ایک نیند اور بے ہوشی کی سی جلی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور کئی کئی مہینے ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر بل میں بے سدھ پڑی رہتی ہے ایسی حالت میں کھانے پینے کا

Marfat.com

پیدا نہیں ہوتا۔

یب بچھو رہ گئے کیڑے مکوڑے رہ گئے
ہیں تو ہیں مگر انسان تھوڑے رہ گئے

شیخ [illegible] سے کالج کے لوگ ابھرے ہیں اب
[illegible] گئے پولو کے گھوڑے رہ گئے

یہ گودام سطح زمین سے کوئی بہت ہی گہرے نہیں ہوتے اسلئے قحط کے
ں میں ان خزینوں کو کھ کر یہ کنگنی باہر نکلتی اور انسان کے پیٹ کو تسلی
ے جاتی ہے۔

## باخندہ چیونٹی

چیونٹی کی ایک نوع ایسی بھی ہے جو اپنا گھر پتوں سے
پتوں کو جوڑنے کے لیے تاریں کاتتی ہے اور تاروں کا جال بنتی ہے اس چیونٹی کا
گرم ملک ہے اور سوائے یورپ میں براعظموں میں پائی جاتی ہے پتوں کو آپس میں
ڑنے کے لیے چھوٹے چھوٹے بچوں سے بالکل اس طرح کام لیا جاتا ہے جس طرح
ئی جولاہا دھاگے کی نلیوں کو استعمال کرتا ہے جہاں کہیں دھاگا ٹانکنے کی ضرورت
وتی ہے جھٹ بچے کو اٹھایا اور اس کا منہ وہاں تک پہنچا دیا جاتا ہے بچے کے
نہ سے سیال تاریں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں یہ تاریں باہر نکلتے ہی ہوا لگتی ہے تو
ا جاتی ہے تاریں خود بھی جمتی ہیں مگر اپنے ساتھ پتوں کو آپس میں جوڑ جوڑ کر یہ چیونٹی
بنا گاؤں تیار کر لیتی ہے

چیونٹی آگ کو اپنا دشمن سمجھتی ہے حکیم فرانسوری مائر لنگ اپنی کتاب

Marfat.com

"حیات مور" میں جو ۱۹۳۰ء میں طبع ہوئی ہے بیان کرتا ہے کہ میں نے تجربہ
سے فرانس کے ایک جنگل میں چیونٹی کے آباد گھروں پر رکھوانے کے لیے کچھ بہت
چھوٹی موم بتیاں بنوائیں۔ ان میں سے ایک موم بتی کو گھر کے دروازے کے
گیا اور اسکو دیا سلائی دکھا دی بتی کے روشن ہوتے ہی آس پاس کی کارکن
نے اس پر حملہ کر دیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس اقدام اور مڈھ بھیڑ کی خبر وہاں کے پورے
فوراً سرایت کر گئی ہزاروں چونٹیاں اس شمع کے گرد جمع ہو گئیں۔ پیچھے
دیکھا یہ گیا کہ یکایک ایک دلاور چیونٹی نے اپنا سر نیچے کی جانب جھکا کر
دھاوا بول دیا۔ اس آتشیں لاٹھ کی بیرونی سطح پر پہنچتے ہی چیونٹی کا جسم
بن گیا پھر ایک تڑاخے کی آواز تھی اور شمع کے شعلے کے پہلو ایک اور ننھا سا شعلہ
اٹھتا دیکھا گیا اور یوں ایک ننھی چیونٹی بہادری اور دلاوری کے ساتھ جاں بحق ہوئی
مگر یہ آواز اور شرارہ اشارہ تھا دوسریوں کے لیے ایک کے پیچھے ایک یوں
نیچا کیے دوڑتی آتیں اور شعلے میں جل کر خاکستر ہو جاتیں۔

چیونٹی سلگتی ہوئی آگ پر مٹی ڈالنے یا اپنے جسم سے پیدا کیا ہوا
ایسڈ (یعنی تیزاب مور) چھڑکنے سے اسے بجھا دیتی ہے۔

مطالعہ کے لیے یہ حکمت رکھی گئی ہے کہ شفاف شیشے کی دو پلیٹوں
درمیان تھوڑا سا فاصلہ قریباً ایک انچ کا چھٹا حصہ رکھ کر ان شیشوں کو ایک
دوسرے کے متوازی باندھ دیا جاتا ہے اب ان دو شیشوں کے درمیان
یا جس چیز سے بھی کوئی خاص چیونٹی اپنا گھر بناتی ہے ڈال دی جاتی ہے

Marfat.com

پھر کچھ چیونٹیاں بھی اسمیں چھوڑ دی جاتی ہیں شیشوں کو ادھر ادھر
ے بند کر کے کسی اندھیرے کمرے میں رکھ دیا جاتا ہے کیونکہ چیونٹیوں کے زیادہ
ر اندھیرے ہی میں ہوتے ہیں شیشے کی پلیٹوں کے درمیان چیونٹیاں جیسے جیسے گھر
نی ہیں اور جس طرح کام کرتی ہیں اسے کبھی کبھی کمرے میں روشنی کر کے دیکھا جا سکتا ہے
چیونٹی سے سائنسی تحقیقی اداروں میں زہر حاصل کیا جا رہا ہے جو کہ مختلف
ہرش ادویات میں استعمال ہو رہا ہے۔

Marfat.com

# مکڑی (عنکبوت)

قرآن پاک کی سورۃ عنبکوت میں دوبار عنکبوت کا لفظ آیا ہے
لوگوں نے اللہ کے سوا اور کارساز تجویز کر رکھے ہیں ان لوگوں کی مثال مکڑی کی
مثال ہے جس نے ایک گھر بنایا اور کچھ شک نہیں کہ سب گھروں میں
کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے اگر وہ جانتے تو ایسا نہ کرتے۔ (سورہ مکڑی غ
مشرکین مکہ کہتے تھے کہ اللہ تو مکڑی اور مکھی وغیرہ حقیر چیزوں کی
مثالیں بیان کرتا ہے جو اسکی عظمت کے منافی ہے اس کا جواب دیا کہ مثال
اپنے موقع کے لحاظ سے نہایت موزوں اور مثل پر پوری طرح منطبق
ہو رہی ہے مگر سمجھدار ہی اسکا مطلب اور اسکی خوبی کا لطف لے سکتے ہیں
مثال کا اندازہ مثال دینے والے کی حیثیت پر نہیں کرنا چاہیئے جسکی مثال
اسکی حیثیت کو دیکھو اگر وہ حقیر و کمزور ہے تو مثال بھی ویسی ہوگی۔ مکڑی کا
ایک ہلکے جھٹکے سے ٹوٹ جاتا ہے، پانی کی چند بوندیں یا ہوا کا تیز جھونکا اسے
توڑنے کے لیے کافی ہے، مختصر یہ کہ شرک کی تشبیہ مکڑی کے جالے کی ہے
عہد عتیق میں بھی جالے کی کمزوری کی مثال دی گئی ہے

ان کی امید کی جڑ کٹ جاتی ہے اور انکی امید مکڑی کا جالا ہے
(ایوب 14/8)

"وہ ناحق پر توکل کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں ..... وہ ناگ کے
انڈے سہتے ہیں اور مکڑی کی طرح جالا بنتے ہیں (یسعیاہ - 65: 5)

Marfat.com

مکڑی کا وہ لعاب جس سے وہ جالا بنتی ہے اس کے پیٹ سے نہیں نکلتا
کی جلد کے خارجی حصّہ سے نکلتا ہے۔
جالا تننے والی مکڑی اپنا گھر ہمیشہ مثلث بناتی ہے (یہ بات صحیح
نہیں ہوتی) اسکی وسعت اتنی رکھتی ہے کہ اس میں خود سما سکے۔
حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ اپنے گھروں سے مکڑی کے جالے صاف
یا کرو کیونکہ ان جالوں کو گھروں میں چھوڑے رکھنا فقر (مفلسی) لاتا ہے
مکڑی کے لیے یہ فخر و شرف کافی ہے کہ اس نے غارِ ثور کے منہ پہ
اتن دیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رفیق ابوبکرؓ دوران
رت آرام فرما رہے تھے (یا رغارِ کا محاورہ یہیں سے شروع ہوا۔
مکڑی کے لیے دوسرا شرف حضرت داؤدؑ کی حفاظت کے لیے جالا تاننا
جالوت نے آپ کی تلاش کے لیے اور گرفتاری کے لیے سپاہی بھیجے۔
مکڑی کے لیے تیسرا شرف حضرت عبداللہ ابن انیس انصاری جب وہ ایک
ار میں پوشیدہ تھے جالا تنکر حفاظت کا حکم بجالائی واقعہ یہ تھا کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عاصم اور ان کے ہمراہیوں کے قتل کا حال معلوم ہوا
ہوا تو آپ کو رنج ہوا اور آپ نے عبداللہ ابن انیس انصاری کو خالد ہذلی کے
قتل کے لیے مقام عرفہ روانہ فرمایا۔ آپ اسے قتل کر کے معہ اس کے سر کے
مدینہ منورہ واپس ہوئے اور راستہ میں ایک غار میں پوشیدہ ہو گئے تو
اللہ کے حکم سے اس غار کے منہ پر ایک مکڑی نے جالا تن دیا جب خالد کی
قوم کو خبر ہوئی تو وہ حضرت عبداللہ انیس کی تلاش میں بھاگے اور تلاش کرتے

گرتے اس غار تک پہنچ گئے مگر آپ کو تلاش نہ کر سکے۔ آخر مایوس ناکام ہوئے

لوگوں کے جانے کے بعد حضرت عبداللہ غار سے باہر نکلے اور پہنچ گئے اور خالد ہندلی کا سر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈالدیا بہت خوش ہوئے عبداللہ کو دعا دی اور اپنے ہاتھ کا عصا ان کو دیا اور فرمایا کہ عصا کو ہاتھ میں لیکر جنت میں داخل ہونا۔ عبداللہ عصا کو اپنے میں ہر وقت رکھتے تھے اور وفات کے بعد عصا کفن میں رکھ دیا وصیت کے مطابق۔

حضرت زید کا یوسف بن عمیر سے محاربہ ہوا اور (ظاہری طور پر) شکست ہوئی تو آپ کو سولی پر برہنہ چار سال تک کے لیے لٹکا دیا گیا۔ اس وقت بھی ایک مکڑی نے آپ کی برہنگی چھپانے کے لیے جالا تان دیا تھا۔ چہرہ قبلہ سے پھیر دیا گیا تھا۔ لیکن تختہ دار از خود قبلہ کی طرف پھر گیا

مکڑی کو کھانا حرام ہے

## عہد قدیم میں مکڑی کا احترام

سیاس (SIAS) قبیلے کے تصور تخلیق کائنات کے مطابق پہلے میں مکڑی وہ ہستی ہے جس نے انسان اور جانوروں کو پیدا کیا اور پھر ان مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ قبیلہ ہوپی (HOPIS) کے مطابق مکڑی کی MEDICINE POWER) طبی طاقت ہے جو دنیا کے تمام دکھ

Marfat.com

اور بیماریوں کا علاج کر سکتی ہے۔ قبیلہ TETONS نے مکڑی کا نام IKTO دیوتا رکھا ہے وہ پہلی ہستی تھی۔ جو دنیا میں سب سے پہلے بالغ ہوئی۔ اس نے انسانوں کی طرح بولنا شروع کیا اور انسان سے زیادہ ہوشیار ہے تمام جانور اس کے رشتہ دار ہیں وہ ان پر حکومت کرتی ہے البتہ خرگوش نے اسکو دھوکہ دے دیا۔ وہ بھوری مکڑی کی پرستش کرتے ہیں جب وہ سفر پر جاتے ہیں اگر کوئی مکڑی نظر آجائے تو اس کو مار کر دعا کرتے ہیں۔

انانسی (ANANSI) قبیلے کی دیومالائی کہانیوں میں سے ایک دلچسپ کہانی یہ ہے کہ مکڑا کسی دیوتا کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا تھا کہ ایک بلا آڑے آگیا۔ لہذا مکڑیاں اور بلیاں ایک دوسرے کی دشمن ہیں، اس قسم کی اور کہانیاں ANANSI STORIES FROM JAMAICA مصنفہ P.C. SMITH مغربی مجمع الجزائر (WEST INDIES) میں پڑھی جاسکتی ہیں۔

آسٹریلیا کی دیومالائی کہانیوں میں مکڑی ایک عفریت (بھوت) ہے وہ ہر اس چیز کو نقصان پہنچاتا ہے جسکو گلہری بناتی ہے۔

ہیداس (HAIDAS) قبیلہ میں ایک کہانی موجود ہے کہ مکڑی انسان کی جانی دشمن ہے ان کے ایک دیوتا نے مکڑی کو پکڑ کر آگ میں ڈالدیا اور وہ مچھر میں تبدیل ہوگئی۔ ڈارون کے بقول انسان بندر کی اولاد ہے لیکن KAYOWE قبیلہ کا خیال ہے کہ انسان مکڑی کی اولاد ہے چپٹے سر FLATNEADS کا خیال ہے کہ ہمارے اصل بزرگ

Marfat.com

بادلوں میں رہتے ہیں۔

آسٹریلیا اور امریکہ کے قدیم باشندوں کا خیال ہے کہ ہم مکڑی کے جالے کے ذریعہ آسمان تک پہنچ سکتے ہیں، چرد کی قبیلہ امریکہ کے قدیم باشندوں کا عقیدہ ہے کہ مکڑی اپنے جالے پر آگ رکھ کر لائی لیکن راستے میں کسی (ستم ظریف) نے آگ پر قبضہ کر لیا اور وہ زمین تک نہ پہنچائی جا سکی۔

یورپ کے مختلف علاقوں میں یہ عقیدہ ہے کہ مکڑی کو مارنا، بدقسمتی لاتا ہے TUSCANY شمالی اٹلی میں اگر مکڑی صبح کے وقت نظر آئے تو مار دو، پولینڈ میں بھی ایسا ہے، جنوبی سربیا اور بلغاریہ کے لوگ مکڑی کو جادو میں استعمال کرتے ہیں۔ ایک لڑکی ایک مکڑی پکڑ کر بند کر دیتی ہے اور مکڑی سے کہا جاتا ہے کہ میرے مقدر میں جو چاہنے والا ہے اسکی نشاندہی کرے اور یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ میں تجھے چھوڑ دوں گی اگر تو نے اسکو بتا دیا اگر وہ نہیں بتاتی تو اسکو مار دیتی ہے۔

مکڑی شگون کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے اور اس میں اختلاف ہیں جرمنی کے ایک علاقے میں ایک چھوٹی کالی مکڑی موت کا شگون سمجھی جاتی ہے شام کے وقت مکڑی کا نظر آنا خوش قسمتی کی نشانی ہے صبح کے وقت مکڑی بدقسمتی کا شگون ہے۔ شمالی مغربی پولینڈ میں اسکا الٹ عقیدہ ہے یعنی صبح کے وقت خوش قسمتی کی نشانی اور شام کو بدقسمتی کا شگون

یہودیوں کی عوامی کہانیوں میں مکڑی سے نفرت کی جاتی ہے مکڑی سے متعلق شگونوں پر متعدد کتابیں انگریزی اور دوسری یورپی زبانوں میں

Marfat.com

موجود ہیں. مختلف ملکوں کی عوامی کہانیوں کے سلسلہ میں GUBERNATIS نے ایک کتاب لکھی ہے "حیوانات سے متعلق دیومالائی کہانیاں" جس میں مکڑی کو اہم مقام حاصل ہے۔

ترقی یافتہ قوموں کے درمیان مکڑی کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے تاکہ وہ کائنات کے اہم پہلو کو کماحقہ، سمجھ سکیں۔ مکڑی کو 27 بڑی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے پھر ان کی چھوٹی چھوٹی اقسام ہیں صرف ایک کتاب میں 350 مختلف قسم کی مکڑیوں کا تفصیلی تذکرہ ہے نایاب فوٹو بھی دیئے گئے ہیں جنکی تعداد سینکڑوں میں ہے انگریزی زبان میں کئی کتابیں نہایت اعلیٰ چھپی ہوئی کراچی میں موجود ہیں مکڑی پر ایک اچھی کتاب کی قیمت ۵۰۰/- روپے ہے اردو زبان نے مکڑی کو اس قابل سمجھا ہی نہیں کہ اس شئے پر کچھ لکھا جائے جب کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی آخری مقدس کتاب القرآن جس کے معنیٰ ہیں پڑھنے کی خاص چیز کے ایک سبق کا نام العنکبوت یعنی سورہ مکڑی رکھا ہے پھر اس ناچیز کیڑے "کے ذمہ ایک فریضہ سونپا گیا کہ میرا محبوب فخر کائنات ہجرت کرتے ہوئے غارِ ثور میں آرام کر رہا ہے" جا اور جالا بُن دے تاکہ دشمنان دین دھوکہ کھا جائیں اور میرے محبوب کے آرام میں خلل نہ پڑے لیکن افسوس کہ امتِ رسولؐ کو مکڑی سے کوئی دلچسپی نہیں اس کا وجود انسانیت کے لیے کس طرح فائدہ مند ہو سکتا ہے کیا کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ کائنات کی ہر شیے کا وجود انسان کے فائدہ کے لیے ہے چاہے اس کا تعلق جمادات سے ہو حیوانات سے ہو نباتات سے یا سیارگان سے ہو۔

Marfat.com

مکڑی کے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ وہ خطرناک بھی ہے اور پراسرار بھی لیکن حقیقت ایسی نہیں ہے البتہ مکڑی کا مطالعہ بہت دلچسپ ہے اور اس انداز حیات پیچیدہ بھی ہے اور رنگین بھی.

ابھی تک ۱۰ لاکھ سے زائد کیڑے مکوڑے کی اقسام معلوم ہوئی ہیں ا مکڑی جس خاندان سے تعلق رکھتی ہے اس خاندان کے افراد کی تعداد ۵۰,۰۰۰ کے قریب ہے اس قسم کو ARACHNIDA کہتے ہیں بہت سے کیڑے سبزی ہیں لیکن مکڑی کے قبیلے والے گوشت خور ہیں اور کیڑے ان کی مخصوص غذا ہے

ان کی جسمانی تفصیل کا جائزہ لیا جائے

۱۔ دوسرے کیڑوں سے مختلف ARACHNIDA کے ٹانگوں کے چار جوڑے یا آٹھ عدد ٹانگیں ہوتی ہیں

2۔ اس کے کوئی بازو نہیں ہوتے

3۔ اسکی آنکھیں سادہ ہوتی ہیں نہ کہ Compound

4۔ اس کے جسم کے دو حصے ہوتے ہیں

5۔ جسم کے اگلے حصے سے ٹانگوں کے چاروں جوڑے ملتے ہیں۔

6۔ آنکھوں کی تعداد بارہ تک ہوتی ہے لیکن بینائی کمزور ہوتی ہے اور رات کو یا اندھیرے میں زیادہ کام کرتی ہے

۷۔ اس کے جسم پر نہایت حساس بال ہوتے ہیں۔ جن سے وہ شکار کا پتہ لگا لیتے ہیں ان میں سے کچھ انسانی ہاتھوں کی طرح ہوتے ہیں)۔ اور کچھ جبڑے اور دانتوں کی طرح۔

Marfat.com

8۔ زیادہ تر کیڑوں میں پیٹ علیحدہ ہوتا ہے لیکن مکڑیوں میں ایسا نہیں ہے۔

9۔ ان میں نسل کشی کے عضو پیٹ ایک جانب ہوتے ہیں باہر کی طرف ہوتے ہیں اور صحبت کا انداز گھٹیا ہے ملاقات برائے شادی (Count ship) کا سلسلہ طویل اور پیچیدہ ہوتا ہے

10۔ البتہ بچوں کی دیکھ بھال بہت اہم ہے

11۔ مکڑی اپنا ریشمی جالا پیٹ کے غدود سے پیدا کرتی ہے

12۔ مکڑی جسم کے دوسرے حصے سے زہر بھی پیدا کرتی ہے

مکڑی کی ایک چوکنا کرنے والی خوبی یہ ہے کہ وہ ایسے غدود رکھتی ہے جن میں رقیق مادہ نکلتا ہے جیسے ہی اسکو ہوا لگتی ہے وہ سخت ہو جاتا ہے اور ریشمی دھاگوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے یہ غدود متعدد ہوتے ہیں جو باریک نلکیوں کے ذریعے پیٹ کے نچلے حصے سے منسلک ہوتے ہیں

ریشمی دھاگوں سے مکڑی اپنا گھر بناتی ہے ان میں کچھ مخصوص خوبیوں کے حامل ہوتے ہیں اور کچھ نہایت خوبصورت ہوتے ہیں۔ ان دھاگوں کی مندرجہ ذیل افادیت ہے۔

1۔ ان سے جالا بنایا جاتا ہے

2۔ یہ ہوائی ذریعہ سفر (AERIAL TRANSPORT) بھی ہیں

3۔ یہ مکڑی کو گرنے سے بچاتے ہیں

تمام مکڑیاں جالے نہیں بناتیں۔ مادہ مکڑی اپنے انڈوں کو ایک

Marfat.com

ریشمی تھیلے میں رکھتی ہے جس کو کبھی اپنے ساتھ لے جاتی ہے اور کبھی اپنے گھونسلے میں چھپا دیتی ہے اور کبھی کسی ٹھوس شے سے منسلک کر دیتی ہے

مکڑیاں اپنے شکار کو کاٹتی ہیں اور پھر اس کے رس چوس لیتی ہیں اور نرم حصّے بھی کھا لیتے ہیں۔ مکڑی کی ۴۰،۰۰۰ چالیس ہزار قسمیں ہیں. عام طور پر چھوٹی ہوتی ہیں اور بعض اوقات ۹ سینٹی میٹر کی بھی ہوتی ہیں. کچھ ان میں سے چھوٹی بھی ہوتی ہیں۔ ان میں سے TARANTULAS کے کاٹنے سے مقامی طور پر جلن ہوتی ہے۔ لیکن موت واقع نہیں ہوتی۔

آبی مکڑی (WATER SPIDER) کی خاص بات یہ ہے کہ وہ پانی کی سطح کے نیچے اپنا جالا بناتی ہے جالے میں ہوا کے پھنسنے سے ایک بلبلہ بنتا ہے جو غوطے کی گھنٹی (DIVING BELL) بنتا ہے

بھیڑیا مکڑی (WOLF SPIDERS) دور دور تک پھیلا ہوا گروہ ہے ان میں سے بہت سی جنگلوں میں پائی جاتی ہیں یا خشک علاقوں میں باقی تو پانی کے کیڑے شمار کیے جاتے ہیں۔

شدید برفانی علاقوں یہاں تک کہ کوہ ایورسٹ کی بلند چوٹی سے لیکر زیر زمین تاریک غاروں تک پائی جاتی ہے۔

ماہرین حیوانات نے اسکی ۴۰،۰۰۰ قسمیں شمار کی ہیں اس کے آپر ہوتے ہیں اسی لیے اسکو کیڑے مکوڑوں کی بجائے حیوانات میں شمار کیا جاتا ہے، مثلاً بچھو، کھنکھجورا، کیکڑا وغیرہ

اس کی متعدد آنکھیں ہوتی ہیں جن سے یہ ہر طرف دیکھ سکتی ہے

Marfat.com

اس کی نگاہ بہت تیز ہوتی ہے۔
یہ بغیر غذا کے بھی مدتوں گذار سکتی ہے یعنی ½ 2 برس تک۔
جسامت کے لحاظ سے بعض بہت بڑی بعض بہت چھوٹی بھی ہوتی ہیں

مکڑی جالے کے ارتعاش سے شکار کا پتہ چلا لیتی ہے

جالے کے دو کام ہیں ایک یہ کہ شکار کو پکڑے رکھتا ہے جب تک کہ مکڑی اسکو قابو نہ کرلے دوسرے یہ کہ مکڑی کے جسم کا توسیعی حصہ ہے۔ مکڑی اپنے محفوظ مقام پر بیٹھے ہوئے جالا میں ارتعاش (VIBRATION) کے ذریعہ اپنے شکار کی کیفیت سے آگاہ ہوتی رہتی ہے۔

گھریلو مکڑی ایک (TRAY) کے انداز سے اپنا مکان بناتی ہے اور ایک حصہ دیوار کونے یا دراڑ میں لگا ہوتا ہے مکڑی وہاں چھپی بیٹھی ہوتی ہے اگر کوئی مکھی مچھر بھنگا یا کیڑا مکوڑا غلطی سے گذر جائے تو وہ جالے سے باہر نہیں نکل سکتا۔

Garden Spider جھاڑیوں اور درختوں کے نیچے اپنا گھر بناتی ہے

House Spider { چھتوں میں کونے میں اور گھر کے اندھیرے مقامات میں اپنے گھر بناتی ہے

Water Spider پانی کے نیچے، پانی کے اوپر اپنا جالا بناتی ہے۔

مکڑی شکار کی طرف دوڑ کر پہنچنے کے انتظار میں بیٹھی ہوتی ہے اور جو بھی گزرنے کی غلطی کرتا ہے اسکو قابو کرلیتی ہے اگر چہ مکڑی کے

Marfat.com

طریقہ کار کا جائزہ لیا جائے تو تھوڑی گھاس لیکر جالے کے ایک سرے پر ارتعاش پیدا کیا جائے تو وہ تیزی سے بھاگی ہوئی جالے کے درمیان میں سے ہوتی ہوئی جس جگہ سے ارتعاش پیدا کیا گیا ہے اس جانب دوڑے گی اور یہاں آکر اس کو معلوم ہوگا کہ اسکو بے وقوف بنایا گیا ہے۔ اگر جالے میں کوئی بے جان شے آکر پھنس گئی ہے تو مکڑی اسے پہچان لے گی دیکھ کر اور سونگھ کر اور اس شئے کو جالے میں سے نکال دیگی۔ ستتر سال قبل امریکی سائنسدان W. M. Barrows نے گھریلو مکھی کے سلسلے میں کچھ تجربات کیئے یہ مکڑی گھر کے پورچ میں رہتی تھی۔ انہوں نے ایک برقی آلہ بنایا جو مختلف درجات (degrees) کے ارتعاشات (Vibration) پیدا کرتا تھا۔ برقی آلہ کم و بیش کیا جا سکتا تھا۔ یعنی ارتعاشات کو بڑھایا جا سکتا تھا۔ اس نے برقی گھنٹی کے (Clappers) کے ساتھ ایک نفیس تسمہ کا دھاگا باندھ دیا اور اسکو مکڑی کے ردعمل معلوم کرنے کے لیے استعمال کیا کہ وہ مختلف درجات (Frequencies) میں کیا ردِ عمل پیش کرتی ہے۔ بڑی مکڑیاں 300 cps تک ردعمل ظاہر کرتی تھیں، چھوٹی مکڑیاں 24 cps سے لیکر 100 cps سے لیکر 500 cps تک اپنا ردعمل ظاہر کرتی تھیں اسکا اظہار اپنے بازو پھڑ پھڑا کر کرتی تھیں۔

ایک اور امریکی سائنسدان نے مکڑیوں پر تجربہ کیا اس کے مطابق مکڑیاں زیادہ درجہ ارتعاش پر ردعمل ظاہر کرتی تھیں مثلاً درجات 400 cps سے لیکر 700 cps وہ ان کو اپنی پناہ گاہ سے باہر لانے میں بھی

Marfat.com

ہے ہوا. البتہ اس سے زیادہ درجات مکڑیوں کو خوفزدہ کرنے کا موجب
ا۔ وہ اپنی پناہ گاہ کی طرف سرپٹ بھاگنا یا زمین پر گر جانے کا موجب
ت اب تک نہیں معلوم کی جاسکی کہ وہ تالی بجانے یا زیادہ درجہ ارتعاش
ں خوفزدہ ہوتی ہیں۔ یہ ارتعاش خطرہ کی نشانی ہیں لیکن ایسا کون سا
ہو سکتا ہے جو اتنا زیادہ ارتعاش پیدا کرتا ہے

ملاحظہ فرمایئے کہ اللہ نے مسلمانوں کو خاص طور پر کہا ہے کہ وہ اس پر
یں تحقیق کریں، شاید ہی کسی مسلمان نے مکڑی پر توجہ کی ہو، توجہ اور
وہ کر رہے ہیں جنہوں نے قرآن پاک کبھی پڑھا ہی نہیں۔ قرآن کے
کے مطابق فائدہ بھی وہی اٹھائیں گے جو قرآنی ہدایات پر عامل ہوں

مکڑی کی آٹھ ٹانگیں اور آٹھ آنکھیں ہوتی ہیں

مکڑی کا جالا خشک اور بے لچک دھاگے سے بنا ہوتا ہے بعد میں
مکڑی دوبارہ جالا لگاتی ہے یہ دھاگہ نئی قسم کا اور لیس دار ہوتا ہے
کے بعد وہ پہلے جالے کو توڑتی ہے اس کے ساتھ ہی مکڑی اس جالے میں
ایک محفوظ حصہ چھوڑ دیتی ہے جہاں پر خود جالے میں پھنسنے سے محفوظ
ہے۔

مکڑی سال میں ایک مرتبہ انڈے دیتی ہے اور ایک دفعہ میں چھ ہزار
ے دیتی ہے جب مکڑی انڈے دیتی ہے تو اسی وقت ان کے گرد ریشمی
لی بننا شروع کر دیتی ہے جس سے اس کے جسم میں ریشم کا ذخیرہ ختم ہو جاتا ہے
ردہ قریب المرگ ہو جاتی ہے جب تھیلی تیار ہو جاتی ہے تو تھوڑی

Marfat.com

دیر لعبد مکڑی بھی مرجاتی ہے۔

برازیل میں ایسی مکڑی بھی پائی جاتی ہے جہاں کی مکڑی عام مکڑی کے تاروں سے زیادہ مضبوط تار تیار کرتی ہے اور اگر کوئی شخص اس کا تو وہ لوہے کے تاروں کی طرح اسکا کو شت اتر جاتا ہے

مکڑی کا قد مکڑے سے بڑا ہوتا ہے

مادہ مکڑی وصل کے وقت نر مکڑی کو ٹیکہ لگا کر کھا جاتی ہے

مکڑی ایک ذہین۔ صابر اور با ہمت کیڑا ہے۔

مکڑی کے انڈوں کی رنگت سنہری ہوتی ہے۔

آسٹریلیا میں ایک خاص قسم کی مکڑی پائی جاتی ہے جو فضا میں لمحوں تک اڑ سکتی ہے۔

مکڑی کے جالا بننے والے اعضا پیٹ کے اگلے سرے پر چھوٹے ہوتے ہیں۔

عربی میں مکڑی کے بہت سے نام ہیں مثلاً خدرنق، شبث، عنکبوت۔

نفیلا (NEPHILA) قسم کی مکڑی جراستوائی خطہ میں پائی جاتی ہے وہ دنیا میں سب سے بڑا جالا بنتی ہے۔ جالے کا ریشم اتنا مضبوط ہوتا ہے فولاد اور ملائم اتنا جتنی ربر بینڈ ہوتی ہے سیاحوں نے بتایا ہے کہ وہ جالے میں پھنس گئے اور پھر ان کو اچھال کر باہر پھینک دیا گیا، کیونکہ بے لچکدار تھا۔ وہ چھ فٹ قطر کا ہو سکتا ہے اور وہ 18 فٹ تک

Marfat.com

ں کے ساتھ منسلک ہوتا ہے، جالے میں مکھیاں پکڑ کر محفوظ رکھ
تی ہیں، چڑیاں، بچھو اور بھڑ بھی ان کو اس جالے سے نہیں چرا
نفیلا جالے کو محفوظ رکھنے کے لیے اسکو زرد یا سلیٹی بناتی ہے
پڑیوں اور پرندوں سے محفوظ رہ سکے. شعراء کی نظر میں
چونکہ مخالف کے دل میں سینکڑوں شبہات وارد ہوتے ہیں وہی نور
ے نقصان ہے کیونکہ وہ بدخو مکڑی کی طرح اپنے اعتراضات اور شبہات
ندے جالے تنتا ہے مکڑی کی طرح اس نے اپنے لعاب سے ان پر نور
ن پر پردہ ڈال دیا ہے. یہ پردہ دوسروں کے لیے مانع ادراک نہیں
ں نے خود اپنے ادراک کی آنکھ کو اندھا کر لیا.
بڑائی کا دعوٰی اور مونچھوں کو تاؤ دینا کب تک رہے گا. اے
ں جس کے دعوای کا گھر مکڑی کے جالے کی طرح بے بنیاد ہے.
مگر یاد رکھ تو ایک مکڑی ہے اور تیرا شکار مکھی ہو سکتی ہے. اے
ے میں مکھی نہیں مجھے شکار کرنے کی تکلیف نہ کر) اے شیطان خدا کی حفاظت
مقابلے میں تیری مفسدانہ کوشش مکڑی کے جالے سے زیادہ طاقت
یں رکھتی. میں تو اللہ کا سفید باز ہوں. وہی شاہِ حقیقی مجھے شکار کرے گا
ایک مکڑی مجھ پر کیا گھات لگائے گی مکڑی کے جالے میں وہی
پھنس سکتے ہیں جو مکھی کی طرح ذلیل و خوار ہوں.
مکڑی اگر عنقا جیسی عالی نظر ہستی کی نظر رکھتی تو کیوں لعاب سے
یک کمزور اور ناپائیدار خیمہ بنا کر فضول کام کرتی، مکڑی اپنے منہ کے لعاب

Marfat.com

کے تار جالا تن لیتی ہے یہی اس کا شکار کھیلنے کا جال ہے۔

مکڑی کا کیڑا لکڑی کو کہتا ہے کہ ایسا حلوۂ خوب کس کو ملا ہوگا کا کیڑا خاک میں رہ کر یہی کہتا ہے سبحان اللہ ایسا حلوہ کس نے کھایا۔

سعدی:

اگر تم گھر بیٹھے شکار کھیلو گے

تو تمہارے ہاتھ پیر مکڑی کے جیسے ہوں۔

علامہ کمال الدین دمیری۔

مکڑی ایک جانور ہوتا ہے جس کے چھ لمبے لمبے پاؤں ہوتے ہیں پشت زرد ہوتی ہے سر کالا اور آنکھیں نیلگوں ہوتی ہیں۔ ایک دوسری قسم مکڑی کی ٹانگیں چھوٹی اور آنکھیں بڑی بڑی ہوتی ہیں ایک اور قسم کی آٹھ ٹانگیں اور چھ آنکھیں ہوتی ہیں۔

جب وہ مکھی پکڑنے کا ارادہ کرتی ہے تو کسی گوشہ میں سکڑ کر بیٹھ جاتی ہے اور جب مکھی اس کے پاس آتی ہے تو ایک دم اسکو پکڑ لیتی ہے۔

اس کا وار کبھی خطا نہیں ہوتا۔

افلاطون کے مطابق سب سے زیادہ حریص مکھی اور سب سے زیادہ قناعت کرنے والی مکڑی ہوتی ہے اللہ نے سب سے قانع (مکڑی) کا رزق سب سے زیادہ حریص مکھی کو بنا دیا۔ فسبحان اللہ اللطیف الخبیر

ایک مکڑی سرخی مائل ہوتی ہے اور اس کے بال زرد ہوتے ہیں اس کے سر میں چار ڈنک ہوتے ہیں یہ جالا نہیں تنتی بلکہ زمین میں گھر بناتی ہے۔

سرے کیڑے مکوڑوں کی طرح رات کو نکلتی ہے۔

ایک اور رُتیلا کہلاتی ہے زہریلی ہوتی ہے یہ بچھو جیسا کاٹتی ہے
لئے اس کا دوسرا نام عقرالحیات ہے کیونکہ یہ سانپوں کو بھی مار ڈالتی ہے
نے اسکی چھ اقسام اور بعض نے آٹھ اقسام بتائی ہیں۔ ان سب اقسام میں سب
زیادہ خطرناک مصری مکڑی ہے جو مکڑیاں گھر میں پائی جاتی ہیں ان کا کوئی
مان نہیں ہے۔

مصر میں روئیں دار مکڑی بھی پائی جاتی ہے جس کو مصری ابو صدفہ کہتے ہیں
مکڑیوں کے کاٹنے سے ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے بچھو کے ڈسنے سے
تی ہے۔

## رتیلا کے طبی فوائد :

اس کے بھیجہ کو مربّے کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے زہریلے اثرات
تم ہو جاتے ہیں۔

مکڑی کے بچے وقت پیدائش چھوٹے چھوٹے کیڑوں کی شکل میں
ہوتے ہیں تین دن میں وہ مکڑی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ پیدا ہوتے ہی یہ جالا
تننے لگتے ہیں۔

نر جفتی کے لیے تاروں کو ہلا کر مادہ کو متوجہ کرتا ہے مادہ کشش کو
محسوس کر کے اسکی طرف کھنچی چلی آتی ہے یہ طویل وقفے تک جفتی میں مشغول
رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے اپنا شکم ملاتے ہیں

مکڑی اپنا گھر بنانے میں حکمت عملی سے کام لیتی ہے پہلے وہ

Marfat.com

تار لمبا کرتی ہے، پھر جالا تنتی ہے اور بیچوں بیچ سے شروع کرتی ہے اور جالے کا گھر تیار ہو جاتا ہے تو اسکے قریب ایک دوسرا خانہ شکار رکھنے کے لیے بطور مخزن بناتی ہے جب کوئی مچھر مکھی پھنستا ہے تو یہ جلد سے آکر جالے میں خوب جکڑ لیتی ہے جب وہ بے بس ہو جاتی ہے تو اس کو مخزن میں لے جا کر خون چوستی ہے اچھل کود سے جو تار ٹوٹ جاتے ہیں وہ ان کو مرمت کر دیتی ہے۔

## طبّی فوائد:

اگر تازہ زخموں پر مکڑی کا سفید جالا لگا دیا جائے تو زخموں کی حفاظت ہو جائے گی۔ اگر کسی زخم سے خون بہنا بند نہ ہو تو اس پر مکڑی کا سفید جالا چپکا دیا جائے تو خون بند ہو جائے گا

اگر چاندی پر میل جم گیا ہو تو اس پر مکڑی کا جالا ملنے سے چمک آجائے گی۔

اگر درخت آس (میرے خیال میں یہ آک ہے) کے تازہ پتوں کی گھ میں دھونی دی جائے تو مکڑیاں گھر سے بھاگ جائیں گی۔

مکڑی کا جالا اکثر لوگ ملیریا بخار کے مریضوں کے جسم پر مل دیتے ہیں جس سے فوراً ہی بخار زائل ہو جاتا ہے۔

سائنسی تحقیقی اداروں میں مکڑی سے زہر حاصل کیا جا رہا ہے جو ایسے انجکشن اور دواؤں میں استعمال ہو رہا ہے جو زہریلے اثرات

Marfat.com

ختم کردے۔

**کالی مکڑی کا جالا۔** یہ جالا اناج گوداموں کوٹھریوں اور اندھیری جگہوں میں ملتا ہے۔ اسکی Tincture اور دوا بنائی جاتی ہے زمانہ قدیم میں مکڑی کا جالا بطور دوا استعمال کیا جارہا ہے یہ دوا نبض کی رفتار کم کرتی ہے نہایت خوشگوار مزاج بناتی ہے اس سے جسمانی طاقت بڑھ جاتی ہے، کھانے والا تیز وطرار ہوجاتا ہے ایک پرانے رم کشی کے مریض کو ۲۰ گرین دوا دیگئی جس ہلکی مگر خوشگوار نیند آگئی دوا کا نام ہے

ARANEARUM TELA

**مٹیالے رنگ کی مکڑی جو جالا نہیں بناتی**

مٹیالے رنگ کی مکڑی جو جالا نہیں بناتی۔ پرانی دیواروں پر ایک بھورے رنگ کی مکڑی ہوتی ہے یہ جالا نہیں بناتی۔ اس سے یہ دوا تیار ہوتی ہے۔ اس سے TINCTURE اور TRITURATION بنائے جاتے ہیں ایک عجیب علامت جو اس بیماری کے اندر پائی جاتی ہے وہ ہے آنکھوں کے پپوٹوں کے نیچے مسلسل تشنج آنکھیں سوجی ہوئی کمزور آنکھوں سے پانی بہنا اور پپوٹوں پر، منہ سے تھوک کا زیادہ بہنا اور زائقہ میٹھا، ہلکا بالکل بے چین بنا دینے والا ہوتا ہے

اس کے لیے دوا کا نام ہے ARANEA SCINCIA

Marfat.com

LAIRODECIUS MACTANS

## ایک قسم کا مکڑا:

اس مکڑے کے کاٹنے سے خارش شروع ہوگئی تھوڑی دیر بعد متلی اور شکم میں درد اور شدید حجاب الحلوب میں درد پیدا ہوئے جو بغل تک اور بائیں بازو کلائیوں اور انگلیوں تک پھیل گئے۔ انگلیاں سن ہوگئیں گلاس لگائے گئے گلاس لگانے سے جو خون نکلا وہ پتلا اور نہ منجمد ہونے والا تھا ٹنکچر بنایا جاتا ہے

## نیوزی لینڈ کا مکڑا

یہ بہت زہریلا مکڑا ہوتا ہے اسکی علامات آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں اس نے ایک بچہ کو کاٹ لیا وہ بچہ چھ ہفتے کی تکلیف کے بعد جاں بحق ہوگیا جہاں یہ کاٹتا ہے چھوٹا سا دانہ نکل آتا ہے اور اس میں عفنب کی جلن ہوتی ہے اور یہ جگہ متورم ہو جاتی ہے اس کی کاٹنے والی جگہ ورم چلئے کے پیالے کے برابر ہوتا ہے جو سفید ہوتا ہے۔ اور اس کے گرد ایک سفید حلقہ ہوتا ہے کاٹی ہوئی جگہ سے اور شدت کا درد دوڑتا ہے چہرے سے پریشانی ٹپکتی ہے رنگ بالکل پیلا پڑ جاتا ہے

## کیوبیا کے بڑے کالے زندہ مکڑے کا عرق

کمزوری دھڑکن اعصابیت اور خوف دوسرے مکڑوں کی طرح اسمیں

Marfat.com

میں یہ تصدیق ہوئی ہے کہ یہ دوا کوریا یعنی رعشہ کے لیے بہترین
کے کاٹنے والے کو منہ میں خشکی، دھڑکن کے ساتھ متلی، نظر میں
رتمام کمزوری بھی پیشاب میں مدت اور پیشاب کی نالی میں جلن
ے کی جگہ درد بھی موجود ہوتا تھا۔ اس دوا کو سوزاک اور آتشک
حمال کیا گیا، چہرے کے عضلات میں اینٹھن اور کھنچاوٹ اس
مخصوص ہے

## نیوساؤتھ ویلز کا سیاہ مکڑا

اس کے اثرات مزمن ہوتے ہیں اس میں خون کے اندر مزمن سمیت
ی ہے رسمی تکالیف میں یہ شدید دردوں کو روکتا ہے۔ اعضاء
ج، عضلات میں لاغری جلندر درد جو فالج سے پہلے ہوں
رنے کی رغبت، سمتی کیفیتیں، مسلسل اڑنے کا وہم کمزوری
اور کانوں میں کرخن کی آوازیں بھی پائی جاتی ہیں، طاقت بخر
نمبر 3 تک یہ TINCTURE OF THE LIVING
LACTRODECTUS HASSELTI اور دوا کو 'SPI
ہیں

Marfat.com

# گھوڑا

قرآن پاک میں گھوڑے کے لیے جیاد، خیل، ض
عدایت۔

اس (اللہ) نے گھوڑے خچر اور گدھے پیدا کیئے تاکہ ان
ہوں اور وہ تمہاری زندگی کے لیے رونق بنیں اور وہ بہت
(تمہارے فائدہ کے لیے) پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم نہیں ہے

شہد کی مکھی (نحل)

ہم طرح طرح کے پھل نکال لاتے ہیں جن کے رنگ مختل
ہیں۔ پہاڑوں میں بھی سفید، سرخ اور گہری سیاہ دھاریاں پائی
جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں (
کر گھوڑوں) اور مویشیوں کے رنگ بھی مختلف ہیں۔ حقیقت یہ
کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہیں اس سے ڈرتے

خالق (فاطر)

اور داؤد کو ہم سلیمان (جیسا بیٹا) عطا کیا بہترین بندہ
رجوع کرنے والا۔ قابل ذکر ہے وہ موقع جب شام کے وقت اس
سامنے خوب سدھے ہوئے تیز رو گھوڑے پیش کیئے گئے تو
کہا۔ میں نے اس مال کی محبت اپنے رب کی یاد (حکم) کی وجہ سے اخ
یہاں تک کہ گھوڑے جب نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو اس حکم

Marfat.com

میرے پاس واپس لاؤ۔ پھر لگا ان کی پنڈلیوں اور گردنوں
پھیرنے۔ (۳۸ ص ۳۳-۳۰)

سورت ۱۶ میں گھوڑے کے لیے اللہ پاک نے خیل کا لفظ استعمال
جو عام گھوڑوں کے لیئے ہے لیکن سورۃ ۳۸ میں گھوڑوں کے
ت کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنیٰ ہیں نہایت تیز دوڑنے
گھوڑے (خاص طور پر) وہ گھوڑے جو تین پاؤں پر کھڑے ہوں
تھے پاؤں کے سم کی نوک کو زمین پر ٹکا کر کھڑے ہونے والے ہوں
نکتہ وضاحت طلب ہے کہ میں نے اس مال کی محبت اپنے رب کی یاد
وجہ سے اختیار کی ہے" آیت کے اس حصے کی تفسیر میں اختلاف ہے
معنیٰ ایک دوسرے سے مختلف ہیں میری ناچیز رائے میں اللہ کا حکم سورۃ
ت (انفال) نمبر ۶۰ میں واضح ہے کہ ان کافروں کے لیے جس قدر تم سے ہو سکے
سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھو ان کے ذریعہ سے
جمائے رکھو۔"

اسی حکم کے پیش نظر حضرت سلیمان ؑ نے اچھے قسم کے ۱۲ ہزار گھوڑے
صبلوں میں رکھے ہوئے تھے۔

توریت میں ہے اور سلیمان کی گاڑیوں کے گھوڑوں کے لیے چالیس ہزار
تھے اور بارہ ہزار سوار (سلاطین (۴ : ۲۶)

غزوات جہاد کے لیے اگر اس سے زیادہ تعداد میں بھی رکھے جائیں تو
حرج نہیں۔

Marfat.com

سیر و تفریح اور دنیوی اغراض کے لیے بھی گھوڑے کی سوا
ہے لیکن گھڑ دوڑ جس پر شرطیں رکھی جائیں شرعیت میں قطعی ناجا
ماہرین کا کہنا ہے کہ گھوڑا حیوانات میں شریف ترین جانور اور انسان
رفیق گھوڑا ہی ہے وہ بات سنتا بھی ہے اور سمجھاتا بھی ہے جس کے
اسکی مختلف آوازیں ہیں۔ خوشی کا ناپسندیدگی کا اظہار مختلف انداز
کرتا ہے۔

خوشنما معلوم ہوتی ہیں (اکثر) لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت
عورتیں بیٹے، سونے چاندی کے ڈھیر نشان لگے ہوئے یعنی اعلیٰ نسل
گھوڑے یا دوسرے مویشی اور زراعت لیکن یہ سب استعمالی چیزیں ہیں
خوبی کی چیز آخر کار اللہ کے پاس ہے (آل عمران ۱۴)

اور ان کافروں کے لیے جس قدر تم سے ہو سکے ہتھیار سے اور
ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھو ان کے ذریعے سے تم رعب
رکھو ان پر جو اللہ کے دشمن ہیں اور تمہارے دشمن ہیں اور ان کے علاوہ
پر بھی جن کو تم نہیں جانتے ان کو اللہ ہی جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں
خرچ کرو گے وہ تم کو پورا پورا دیدیا جائے گا۔ اور تمہارے مال میں
نہ ہوگی۔
مال غنیمت (انفال ۶۰)

اور جو مال اللہ نے ان کے قبضے سے نکال کر اپنے رسول کی
دلا دیئے وہ ایسے مال نہیں ہیں جن پر تم نے اپنے گھوڑے اور ا
دوڑائے ہوں۔ بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے تسلط عطا

Marfat.com

نیا ہے الحشر ۶

(اللہ تعالیٰ نے شیطان سے کہا) اور ان میں سے جس جس پر تیرا قابو چلے
شوں سے (چیخ و پکار سے) اس کے قدم اکھاڑ دینا اور ان پر اپنے
دار اور پیادے چڑھا لانا اور ان کے مال اور اولاد میں اپنا ساجھا کر لینا
سے وعدے کرنا اور شیطان لوگوں سے بالکل جھوٹے وعدے کرتا ہے
بنی اسرائیل ۶۴

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو دوڑتے دوڑتے ہانپ جاتے ہیں جن
وں سے آگ نکلتی ہے جو صبح دم دشمن پر دھاوا بولتے ہیں جو گرد و
آندھیاں اٹھا کر دشمنوں کی صفوں میں گھس جاتے ہیں لیکن انسان اپنے
الیقینیا" باعی لینی ناشکرا ہے (سورت گھوڑے العٰدیٰت) ۶-۱

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے اور گھوڑوں کے لیے بھی ان کی غذا پیدا کی
کھیت سے چارہ لا کر گھوڑے کے آگے ڈال دیتا ہے یا اسے جنگل میں
ے کے لیے چھوڑ دیتا ہے گھوڑا اس چھوٹی سی مہربانی کا بدلہ یوں ادا
ہے کہ مالک کی خاطر دوڑتے دوڑتے ہانپ جاتا ہے سنگلاخ زمینوں
دل تیز چلتا ہے کہ اسکے سموں سے شرارے پھوٹنے لگتے ہیں، برچھیوں
وں اور تلواروں کی پرواہ کیے بغیر دشمنوں پر ٹوٹ پڑتا ہے گرد و غبار
لوفانوں کو چیرتا ہوا نکل جاتا ہے دوسری طرف انسان کو دیکھو اشرف
مخلوقات بنایا اسکے لیئے کائنات کی تخلیق کی اور اس کے آرام فائدہ کے لیے
وڑ ہا کیڑے مکوڑے پیدا کیئے چاند و سورج اسکی خدمت کے لیے دیدیئے

Marfat.com

اور وعدہ فرمایا کہ اگر صحیح سمت میں کوشش کریں کہ نہ صرف چاند بلکہ نظام شمسی کو مسخر کر سکتے ہیں. کیونکہ اللہ کی منشا اللہ کے خلیفہ کو کی یہی تھی کہ وہ پوری کائنات کو مسخر کرے اور اس نے پہلے دن آدم ؑ کو تمام نام بتا کر علم عطا کر دیا. لیکن افسوس یہ ہے کہ او کے ایمان والے لوگ یعنی مسلمان گزشتہ تین سو برس سے ذمہ داری کو بھول کر بیٹھے ہوئے ہیں اور بہت مطمئن ہیں۔

دوسری جانب گھوڑے کو دیکھئے کہ مالک کی تھوڑی کا کتنا شکریہ ادا کرتا ہے کہ وہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتا تکلیف کا خیال نہیں کرتا تاکہ مالک خوش ہو جائے۔

جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے گھریلو گدھے کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کا گوشت کی اجازت دی (متفق علیہ)

حضرت سلیمانؑ نے سنا کہ سمندر کے کنارے پر دریائی گھوڑے نکلتے ہیں وہ خاص گھوڑیاں باندھ دی گئیں وہ ان سے جفت ہوئے، تحفہ ان کا قدم چلنا جیسے تیرنا وہ تیار ہو کر ان کو دیکھے

Marfat.com

# گھوڑے کی پرستش

قدیم یونان میں COLONUS کے مقام پر جو قربان گاہ تھی اسکے مختلف
گھوڑوں کے ساتھ کسی نہ کسی شکل میں منسلک تھے جن کے نام تھے
APHRODITE اور ARTE۔ پھر گھوڑے کے احترام یا پرستش
نوبت پہنچ گئی۔ ایک دیوتا نے گھوڑے کی شکل اختیار کرلی۔
کا نام CRONUS تھا۔ پھر کچھ لوگوں نے گھوڑے دیوتا کے
ایک گھوڑا قربان کیا کچھ اور دیوتا بھی گھوڑے کے ساتھ منسلک تھے
غار میں ایک اور دیوتا تھے جن کا نام DEMETER تھا انکی نمائندگی
کا منہ ایال (گھوڑے کی گردن کے بال) لگا کر کیا جاتا تھا۔ یونان کے
RHODES میں چار گھوڑوں کو سمندر میں ڈال کر قربان کیا جاتا تھا
جاتا تھا کہ یہ قربانی سورج کے لیے ہوتی تھی لیکن دراصل یہ رواج لیلیے
سمندری دیوتا گھوڑے سے منسلک ہوتا تھا اور اسکی شکل بھی گھوڑے
ہوتی تھی۔ یہ عقیدہ اور رواج قدیم فرانس، اسکاٹ لینڈ اور شمالی یورپ
عالم تھا قدیم فرانس میں تو ایک گھوڑا دیوی (HORSE GODDESS)
تھی جس کا نام EPONA جس کا نام ایک لفظ EPOS سے لیا گیا تھا
کے معنی ہیں گھوڑا۔ علاوہ ازیں ایک گھوڑا دیوتا کے نشانات ملے ہیں اُس کا
RUDIOBUS تھا۔

قدیم ایران میں بھی گھوڑے کی پرستش کے آثار قدیمہ ملے ہیں وہاں سفید

Marfat.com

گھوڑے کو متبرک سمجھا جاتا تھا۔

یورپ کے کچھ علاقوں میں صرف بادشاہوں کو گھوڑے
کا حق تھا اور ان کے گھوڑے مقدس اصطبل میں رکھے جاتے تھے

جنوبی ایشیا میں عرصہ دراز سے گھوڑوں کو مقدس سمجھا
اور ایسا ماننے والے اب بھی ہیں۔ گونڈ قبیلے کا گھوڑا دیوتا
KODA PEN ہے اس کا پتھر کا بت بنایا جاتا ہے جس کی کو
شکل نہیں ہوتی۔

یورپ میں اناج کی زیادہ پیداوار کا تعلق بھی گھوڑے کی
ہوتا تھا اور روم میں اکتوبر کے گھوڑے کی قربانی بھی اسی خیا
تھی، گھوڑ دوڑ بھی ہوتی تھی جس میں جیتنے والی ٹیم جو گھوڑ
ہاتھ پر ہوتا تھا اس کو مریخ کی قربانی کے لیے منتخب کیا جاتا
کے سر کو سجایا جاتا تھا اور پھر دو ضلعوں کے درمیان مقابلہ
خون گھوڑوں کے جھنڈ پر چھڑکا جاتا تھا اس کے بعد اس کے سر کل
اوپر یا مینار پر رکھ دیا جاتا تھا۔ یورپ میں اب بھی مکا
گھوڑے کا سر لگانے کا رواج عام ہے اور اس کے لیے یہی
کہ وہ بلاؤں سے مکینوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

جرمنی میں آجکل بھی مکان کے اوپر کسی جانور کا سر
طور پر گھوڑے کا سر بنا کر چھت پر نمایاں جگہ پر یا چھجے پر
پرانی دنیا میں بھی گھوڑے کی قربانی کا رواج عام تھا خاص طر

کرنے کے موقع پر۔ جنوبی امریکہ میں بھی گھوڑا قربانی کے لیے پیش کیا جاتا تھا۔

کرسمس یعنی حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے موقع پر جرمنی فرانس ورانگلستان میں گھوڑا جلوس میں ضرور شامل ہوتا تھا، گھوڑا فال نکالنے کے لحاظ سے بھی بہت اہم ہے عوامی کہانیوں میں آجکل بھی خصوصاً سفید گھوڑے سے فال نکالی جاتی ہے۔ کہیں یہ بری فال کے لیے کہیں پر خوش قسمتی کے لیے شمار ہوتا ہے یہ موت کی فال ظاہر کرتا ہے لیکن بوہمیا BOHEMIA جرمنی میں سفید گھوڑا اس گھر کے لیے خوش قسمتی کا واجب ہے۔

شمالی ہندوستان میں گھوڑا اور گھوڑ سوار کے لیے خوش قسمتی کی نشانی ہے اگر وہ گنے کے کھیت میں اس وقت جائے جب اس کھیت میں بوائی ہو رہی ہو۔ اگر ایک لڑکا پیدائش کے فوراً بعد گھوڑے کی پیٹھ پر بٹھایا جائے تو وہ لڑکا بڑا ہو کر گھوڑوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج کرنے کے قابل ہوگا۔

گھوڑے کے نال کے متعلق بھی مشہور ہے کہ اس میں کوئی جادوئی صلاحیتیں ہیں اگر وہ گھر کی چوکھٹ پر لگائی جائے۔ جنوبی ایشیا آئرلینڈ اور ویلز WALES میں اس ضمن میں مختلف کہانیاں ہیں۔ کہ گھوڑے کی نال اگر چوکھٹ پر لگائی جائے تو یہ بلاؤں سے محفوظ اور خوش حالی کے سلسلہ میں مددگار ہوتا ہے۔ گھوڑے کی نال کی یہ اہمیت گھوڑے کی وجہ سے ہے

Marfat.com

کہیں سر ہے تو کہیں نال ہے۔

آج کل یورپ کے بہت سے بادشاہوں کے تاج میں گھوڑے کی شبیہہ لگی ہوئی ہے سرکاری مہروں میں بھی یہی کیفیت ہے۔

شیعہ مسلمانوں میں بھی محرم کے جلوس میں شامل کیے جانیوالے گھوڑے کو ذوالجناح کہا جاتا ہے اور اس پر سواری نہیں کی جاتی ہے اس کا استعمال صرف محرم کے جلوس پر کیا جاتا ہے اور اسکی خدمت بھی بڑے احترام سے کی جاتی ہے۔

# تاریخی پس منظر

۱۷ ویں صدی اور ۱۸ ویں صدی کے دوران انگلستان میں دوڑنے والے گھوڑے کو مشرق وسطیٰ کے گھوڑوں کے ساتھ ملا کر اگر نئی نسل حاصل کی گئی جس کو

بہترین نسل کہا جاتا ہے بنیادی گھوڑے مندرجہ ذیل تھے

BYERLEY TURK (1689)
DARLEY ARABIAN (1704)
GODOLPHIN ARABIAN (1728)

ان گھوڑوں سے بہترین نسلیں تیار کی گئیں جن کے نام یہ ہیں

HEROD , ECLIPSE , MATCHEM
& HIGHFLYER (HERODSS SON)

Marfat.com

TYPE
ام کے لحاظ سے گھوڑوں کی
میں مقرر کی جاتی ہیں چاہے
ہی نسل سے ہوں مثلاً شکاری
وڑے، HUNTERS
ھوڑا گاڑیوں، یا برداری کے لیے
HECKS ۔
درمیانے قد کا گھوڑا COBS
ڈوگان والے گھوڑے یا ٹٹو Polo
Ponies

BREED
گھوڑے نسل کے لحاظ سے ایک رجسٹر
میں درج کیے جاتے ہیں ایسے گھوڑے
بھی موجود ہیں جن کی ۱۰۰ سال کی
تاریخ موجود ہے۔ اسی کی بنیاد پر
ان کی قیمت طے ہوتی ہے، گھوڑا
اور گھوڑی دونوں کی نسل بھی زیرغور
رکھنی پڑتی ہے۔

## جنگی فوجی گھوڑے اور بھاری گھوڑوں کے کام

۱۔ سامان لے جانا، کان کنی میں زیرزمین بھی کام کرتے ہیں
۲۔ سواریاں لے جانا۔
۳۔ چکی یا کولھو چلانا
۴۔ کھیتوں میں ہل چلانا، آسٹریلیا امریکہ میں Pacheron Horse
یہی کام کرتے ہیں
۵۔ پولیس اور فوج کی خدمات
۶۔ DRUM HORSE ۔ مجمع کو کنٹرول کرنے کے لیے
۷۔ سفر۔

Marfat.com

۸۔ تانگہ یا گاڑی کھینچنا۔

# ہلکے گھوڑے کے کام

۱۔ گھڑ سواری

۲ گھڑ دوڑ

۳۔ تفریح کھیل، تقریبات

۴۔ کودنا، چھلانگ لگانا۔

۵۔ ناچنا، ڈھولک اور دیگر ساز کے مطابق ناچنا۔ یہ پاکستان اور ہندوستان کے لیے مخصوص ہے۔

۶۔ بہت سی فلموں میں گھوڑے سے عجیب و غریب کام لیے گئے ہیں۔

# گھوڑوں کو نسل کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں

۱۔ Heavy Cold Blood بھاری سرد خون والے جو شمالی یورپ کے علاقوں میں پیدا ہوئے

۲ Light swift Hot Blood ہلکے تیز گرم خون والے جو ریگستانی آب ہوا کی پیداوار ہیں۔ اور شمالی افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔

گھوڑے تقریباً اپنے ماحول کی پیداوار ہوتے ہیں اور آب ہوا

Marfat.com

بے اثرات، گھوڑے کی قسم (TYPE) متعین کرتے ہیں. مثلاً ٹٹو کی تخلیق
درنباوٹ پر سخت آب و ہوا، کم گھاس پھوس، پہاڑی زمین کے اثرات
ں کیونکہ ان حالات میں سخت جان، لگن سے کام کرنے والا اور مضبوط طی
ے پیر جمانے والا جانور ہی گذارہ کر سکتا ہے. اس لیے گھوڑوں
و ہم اس لحاظ سے چار اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں.

۱۔ ٹٹو

۲۔ سبک رفتار گھوڑے جو سواری کے لیے یا باربرداری کے لیے
ہوں Saddle Horse کہلاتے ہیں.

۳۔ جنگی گھوڑے جو فوج کے گھڑ سوار دستے میں شامل ہوتے ہیں
Draft Horse کہلاتے ہیں.

۴۔ کھیل کود اور تقریبات کے گھوڑے Sports and Ceremonial Horse

Marfat.com

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ رنگ کے گھوڑے پسند تھے

۲۔ نمود نام کی گھوڑی پر سراقہ بن مالک نے ہجرت مدینہ کے دو حضور پاک ؐ کا پیچھا کیا تھا۔

۳۔ گھوڑے میں پسلیوں کے اٹھارہ جوڑے ہوتے ہیں۔

۴۔ گھوڑے کے 40 دانت ہوتے ہیں۔

۵۔ اسکی اوسط عمر 50 سال ہوتی ہے

۶۔ وہ کھڑے کھڑے سوتا ہے

۷۔ گھوڑوں کی عالمی شہرت یافتہ

۸۔ گھوڑے کے تنفس کی رفتار آٹھ دس فی منٹ اسکی نبض رفتار 38 فی منٹ۔ اور اس کا درجہ حرارت 100.5

9 گھوڑے کی مشہور قسموں کے نام یہ ہیں۔ عربی، مانگیا۔ ریٹر باندریا اور اسکی مشہور نسلیں ہیں۔ امرتیا۔ کیسریا۔ گریا۔ راج واہڑا

# طبّی فوائد

ڈاکٹر محمد اسلم جو پاکستان زرعی کونسل کے ماہر ہیں ان کے مطابق گھوڑے سے مندرجہ ذیل طبی فوائد حاصل کیے جا رہے ہیں

Marfat.com

گھوڑے سے دیگر فوائد کے علاوہ ANTI SERA اور ANTI VENOM اددیہ تیار کی جاتی ہیں.

طب یونانی کے مطابق گھوڑے کا گوشت نمکین ہوتا ہے گرم ح والوں کے لیے بہتر ہے. جوش کر کے انار ترش داغ لگایا جائے (بگھارا ئے) حلال ہے مگر مکروہ سمجھا جاتا ہے. اس کا گوشت کھانا بہادری اور ت پیدا کرتا ہے سخت دل کر دیتا ہے اس کے کباب ٹھنڈے مزاج والوں لیے فائدہ مند ہے قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے اس کا جلا ہوا گوشت وب مزاج والوں کے دستوں کو بند کرتا ہے اس کا خون پھوڑوں میں مفید ہے

گھوڑے کا گوشت گرم خشک ہوتا ہے سودائے غلیظ پیدا کرتا ہے لیف مزاج لوگوں کے لیے اس کا گوشت نقصان دہ ہے.

دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں گھوڑے کے بال کھال کے سینے کے سلسلے میں ستعمال ہوتے ہیں یہ بال کافی مضبوط ہوتے ہیں.

(گھوڑے کے سم پر غیر جنس بڑھا ہوا ناخن)

ڈاکٹر بیرنگ نے اس دوا کی آزمائش کی تھی اس دوا کا زیادہ تر اثر ناخنوں اور ہڈیوں پر ہوتا ہے اور سرِ پستان پر بھی، تجربے کے مطابق یہ دوا سرِ پستان کے پھٹنے اور زخمی ہو جانے میں ایک عجیب ترین دوا ہے. زیادہ تر زنانہ آلات پر اس کا اثر ہوتا ہے، ہاتھوں کے پھٹ جانے اور بہاسوں وغیرہ کے لیے مفید دوا ہے اور مرگی کے لیے بھی نہایت مفید دوا ہے.

Marfat.com

# گھوڑا شعرا کی نظر میں

اگر گھوڑے کی گردن پہ پیار سے ہاتھ رکھے تو اسکی سواری کا فائدہ اٹھائے اگر اسے پچھاڑنے کے لیے اس کے پاؤں پکڑے گا تو دولتی کھائے گا.

شہسوار کے نزدیک غبار اٹھ رہا ہے جس نے سوار کو چھپا رکھا تم غبار کو مرد حق سمجھنے لگے ہو یعنی تم مرد حق کی ظاہری حالت کو دیکھ رہے ہو تمہاری ہی نظر محدود ہے اسکے کمال تک نہیں پہنچتی۔ ابلیس نے حضرت آدم کی گرد کو دیکھ کر دھوکا کھایا اور کہا یہ مٹی کا پتلا مجھ آتش رو (آگ کے بنے ہوئے) کیونکر سبقت لے جا سکتا ہے۔ آر اسکے کمال باطن کو نہیں دیکھا.

ایک گھوڑا ہی دوسرے گھوڑے کو جانتا ہے کیونکہ وہ اس ہم جنس ہے، ایک سوار ہی دوسرے سوار کی مہارت سواری کا احوال سمجھتا ہے احساس کی ظاہری آنکھ گھوڑا ہے اور حق کا مشاہدہ کرنے والا سوار ہے اور یہ گھوڑا سوار کے بغیر بے کار ہے.

فرعون گھوڑے پر سوار حضرت موسیٰ کے پیچھے آرہا تھا تو حضرت جبرائیل ایک گھوڑی پر سوار اس کے سامنے دریا میں داخل ہوئے اس کے داخل ہوتے ہی دریا کے دونوں پاٹ مل چکے تھے مگر گھوڑا گھوڑے کے تعاقب سے نہ رہا اور فرعون مجبوراً آگے بڑھتا گیا.

Marfat.com

جب تک میں سرکش نفسوں کو مطیع بنا رہا ہوں ان گھوڑوں
یں نے بہت دولتیاں کھائی ہیں۔ اے لوگو تم کم رفتار گھوڑے
یرہ نصیحت سے تم تیز رفتار بن کے چلو گے جتنا کہ بادشاہ کی سواری
گھوڑے اور ریاضت یافتہ بن جاؤ گے۔ غافل بد اعمال پیغمبر کی تعلیم
مقبول حق ہو سکتے ہیں۔

دشمن باغی کا گھوڑا جب ہمارے گھوڑے کو دیکھتا ہے تو منہ
یر لیتا ہے اور چابک کے بغیر بھاگ جاتا ہے یعنی دشمن کے سپاہیوں پہ
ہماری ہیبت طاری ہے ہی ان کے سپاہیوں کے گھوڑے تک بھی
رے گھوڑوں سے ڈرتے ہیں اور ان کو دیکھ کر ایسے نرک دم بھاگتے ہیں
چابک کی ضرورت نہیں رہتی۔

گھوڑے کی طرح وہ شیطان کان پکڑ کر لیئے پھرتا ہے جدھر
ہے خواہ حرص کی جانب، خواہ کسب کی طرف اور وہ تیرے پاؤں میں
ک و شبہ کا ایسا نعل ٹھوک دیتا ہے تاکہ اس کے درد کے باعث قدم
نہ اٹھا سکے۔

رنگ و بو گھڑیال کی طرح چلا چلا کر حال بتاتے ہیں گھوڑے کا
ہنہنانا اس کے اوصاف کی خبر دیتا ہے، ہنہنانے کی کئی قسمیں ہیں جب
مختلف ہونے کے ساتھ ساتھ وہ گھوڑے کے مختلف رد عمل ظاہر کرتے
ہیں یہاں تک کہ وہ دشمن کی آمد اور ناگہانی حادثہ کے سلسلہ میں مختلف انداز
کی آوازیں نکالتا ہے تم کو لازم ہے کہ گدھے کی سخت آواز سے لے کر

Marfat.com

چیونٹی کی خفیف آواز تک (تمام آوازوں) کے فرق کو سمجھو اور ہر چیز
کی آواز سے اس کے احوال کا پتہ لگاؤ

عرب سرکش گھوڑے کو شیطان کے نام سے موسوم کرتے ہیں نہ کہ
گھوڑے کو جو چراگاہ میں چر رہے ہیں۔

اس نے مجھے روپیہ دیا اور تو نے روپیہ گننے والا ہاتھ۔ اس نے مجھے
گھوڑا دیا تو نے سوار کی عقل دی جسکی بدولت میں گھوڑے کی سواری کر سکتا ہوں

واقعی نیلے آسمان کے نیچے ایسا گھوڑا قدر اور چال میں نہیں مل سکتا تھا
اس کا رنگ ہر آنکھ کو چھین لیتا تھا۔ اس بجلی اور چاند کے بچے کو مرحبا
وہ چاند اور عطارد کی طرح تیز رو تھا گویا آندھی اسکی خوراک تھی نہ کہ جو
دانۂ راتب۔ جس طرح چاند فضا سے فلک کو ایک رات کے اندر اپنی رفتار
پار کر لیتا ہے اسی طرح وہ گھوڑا چاند رفتار تھا۔

گھوڑے کی تیز رفتاری میں کافی مبالغہ یا غلو سے کام لیا گیا ہے
اس نسبت سے ایک شعر ملاحظہ فرمائیے۔

جو "بیج" کہو چین میں تو "ل" لندن میں
ذرا "چل" کہکے دیکھو میرے گھوڑے سے

انسان

اگر سزا دینے والا سوار گھوڑے کو مارتا ہے تو گھوڑے کو نہیں بلکہ
اسکی کج رفتاری کو مارتا ہے تاکہ گھوڑا کج رفتاری سے باز رہے اور بیش
خرام بن جائے۔

Marfat.com

عربی گھوڑا اگرچہ کمزور ہے ۔ پھر بھی طویلے بھر گدھوں سے بہتر ہے
پتلی کمر والا گھوڑا لڑائی کے دن کام آتا ہے نہ کہ پروار (پلا ہوا) بیل
کیونکہ خاصانِ خدا نے اس راستے میں گھوڑے دوڑائے ہیں
لا احصی کے مطابق دوڑ سے عاجز رہے ہیں
ہر جگہ گھوڑا نہیں دوڑایا جا سکتا ہے
بلکہ بہت سے مواقع پر ڈھال پھینک دینی پڑتی ہے
اگر تو اس کا طالب ہے کہ اس راستے کو طے کرے
تو پہلے واپسی کے گھوڑے کے ہاتھ پیر کاٹ ڈال
تو نے مجھے بارہا دربار میں دیکھا ہے
گھوڑوں اور چراگاہ کے حالات دریافت کیے ہیں
اے نامور بادشاہ میں یہ کہہ سکتا ہوں
کہ ہزاروں میں سے ایک گھوڑے کو نکال لاؤں
میں تو وہی ہوں جو بادشاہ کے گھوڑے پالتا ہے
خدمت گزاری کے لیے اس چراگاہ میں لایا ہوں

بادشاہ نے یہ سب کچھ سنا اور کچھ نہ بولا
گھوڑا باندھا اور زین کے نمدے پر سر رکھ کر لیٹ گیا
اس میدان میں انہوں نے گھوڑے اور بادشاہ کو دیکھا
تمام سپاہی پیدل دوڑ پڑے

Marfat.com

تمام رات سوار ڈھونڈتے رہے
صبح کو انہوں نے گھوڑے کی پیر پہچ

میں نے سنا ہے کہ حاتم کے زمانے میں تھا!
اس کے گھوڑوں میں تھا دھوئیں کیطرح تیز رو

کہ سخاوت میں اس جیسا کوئی نہیں
اسکے گھوڑے جیسا بھاگنے میں اور جنگ میں کوئی

اسکو سونا دیا اور گھوڑا اور پوستین کی قبا
غصہ کے وقت پیار کیا ہی بھلا

صحرانشیں بہرام نے کیا خوب کہا
جب سرکش گھوڑے نے اسکو زمین پر پٹخ

گلہ سے دوسرا ایسا گھوڑا پکڑنا چاہیئے۔
جو سرکشی کرے تو تھاما جائے

جن کا گھوڑا مردہ ہے چونکہ رات کو بہت چلایا ہے
صبح کو فریاد کرنے والے کہ وہ درماندہ ہیں

باد گھوڑے کو یہاں تک دوڑایا
کتنا گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس کر گیا

ایک چنگیز (بادشاہ) مشکیں گھوڑے کی سی کر گیا
اس کے گردن کے جوڑ گڑ بڑ ہو گئے

سرکش نفس، سرکش گھوڑے کی طرح مجھے
دوڑائے لیے جا رہا ہے قبر کے گڑھے کی طرف

# ہاتھی (فیل)

قرآن پاک میں دو مقامات پر ہاتھی کا ذکر ہوا ہے ایک مقام پہ
سورہ فیل میں آیت ۱ دوسری جگہ حزطوم یعنی ہاتھی کی سونڈھ سورۃ القلم آیت ۱۶
تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔
اس نے انکی تدبیر کو اکارت نہیں کر دیا۔ (سورہ ۱۰۵ فیل (ہاتھی) 2-1)
جب ہماری آیات اسکو سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے وقتوں
کے افسانے ہیں (یعنی منکر کو اسکو غرور کی بنا پر ذلیل کریں گے) عنقریب ہم
اسکی سونڈ پر داغ لگائیں گے۔ 68-القلم 16-سے ۱

اسلام سے چالیس سال قبل مملکت حبشہ کے صوبیدار یمن ابرہہ
نے خانہ کعبہ پر چڑھائی کی۔ اس فوج میں چند ہاتھی بھی تھے ایک کا نام محمود تھا
اس فوج اور ہاتھیوں کی تباہی اللہ کے حکم سے ہوئی، کچھ پرندے بھیجے
دیئے گئے اور انہوں نے فوج کو شکست دیدی۔

اورنگ زیب کے نوجوانی کے زمانہ میں ایک ہاتھی پاگل ہو گیا اور
اس نے ہنگامہ کر دیا اورنگزیب نے اپنے ہاتھی سے اُتر کر تلوار سے ہاتھی کا
مقابلہ کیا اور اس کو مار دیا پہلے اسکی سونڈھ کاٹ دی پھر اسکو ختم کر دیا
اورنگ زیب کو شاہجہاں نے اس بہادری پر ایک تلوار انعام میں دی جس کا
نام عالمگیر تھا۔ اسی بنا پر اس کو اورنگ زیب عالمگیر کہتے ہیں۔
نادر شاہ درانی شہنشاہ ایران فتح دہلی کے بعد ہاتھی پر بٹھایا گیا

تو اس نے ہاتھی کی لگام مانگی لیکن ہاتھی کی لگام نہیں ہوتی تو وہ نیچے اُتر آئے اور کہا میں ایسی سواری نہیں کرتا جس کی لگام میرے ہاتھ میں نہ

## ہاتھی کا احترام

تھائی لینڈ میں اگر کوئی شخص سفید ہاتھی پکڑ کر لے آئے تو اسکی بہت عزت ہوتی ہے اسکو بادشاہ کے پاس لے جایا جائیگا جو اسکو مذہبی عقیدے کے ساتھ ساری زندگی اسکو رکھتا ہے پکڑنے والے کو انعام دیا جاتا ہے کیونکہ وہاں یہ عقیدہ ہے کہ سفید ہاتھی مہاتما بدھ کی روح ہے کمبوڈیا میں بھی سفید ہاتھی خوش قسمتی کی نشانی ہے ایک سفید ہاتھی کے پکڑے جانے پر بہت سی تقریبات منائی جاتی ہیں، نیپال چینی کے لوگ ہاتھی کی عزت ایسے کرتے ہیں کہ وہ روح رکھتا ہے اور مرنے کے بعد نقصان پہنچا سکتا ہے لہٰذا گاؤں کے سب لوگ اسکی خاطر مدارت کرتے ہیں۔

جنوبی حبش میں بھی سفید ہاتھی کے عقیدت مند پائے جاتے ہیں ان کا خیال ہے کہ جو شخص سفید ہاتھی یا ہلکے رنگ کے ہاتھی کو مارتا ہے اس کو اسکی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ سماترا میں بھی مقدس روح سمجھا جاتا ہے اس کا نام لینا بھی منع ہے مشرقی کینیا میں ہاتھی کے شکار سے کئی رسمیں کی جاتی ہیں ایک قبیلہ ہاتھی کے شکار کے بعد قربانی کرتا ہے اسکی سونڈھ اور کان کاٹ کر دفن کرتے ہیں جسم کو جانوروں کو کھانے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں دانت نکال لیتے ہیں البتہ دم کے بال مویشی کے باڑہ پر ٹرکا دیتے ہیں جنوبی

رلقیہ کا ایک قبیلہ ہاتھی کے شکار کے بعد بھیڑ کی قربان کرتے ہیں کچھ لوگ
ں کا گوشت بھی کھاتے ہیں۔

بھارت میں ہاتھی گنیش دیوتا کا نمائندہ ہے گنیش کا سر ہاتھی کا اور
قی جسم انسان کا ہے ہندو دھرم کے مطابق آٹھ ہاتھیوں نے کرۂ زمین کو تھام
رکھا ہے ان کے مطابق ہاتھی اڑ بھی سکتا ہے اس کے کان میں جادوئی جواہرات
ہوتے ہیں اور اسکی دم بطور تعویذ کے استعمال ہوتی ہے اور باعصمت عورت
ہاتھی کو چھو سکتی ہے۔

ایک اور قبیلے کا خیال ہے کہ زمین ایک ہاتھی کے اوپر کھڑی ہے
مغربی افریقہ میں ہاتھی جو فصلیں خراب کر دیتے ہیں وہ جادوگر ہوتے ہیں
کانگو میں ہاتھی کی دم کے آخری حصے کا کوڑہ بنایا جاتا ہے یہودیوں کے
مطابق ہاتھی کو خواب میں دیکھنا بدقسمتی کی تعبیر ہے آجکل بھی ہاتھی کسی کا
ثقافتی نشان ہے۔ آسٹریلیا نیوزی لینڈ گرنڈلیز بنک کا سرکاری نشان
ہاتھی ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور جانور (ممالیہ) ہے اسکے جسم میں سب
سے اہم چیز اسکی سونڈ ہے نروں کے دو دانت ہمارے لیے معاشی اعتبار سے
کام کی چیز ہے برما اور تھائی لینڈ میں جنگلوں میں کٹے ہوئے درختوں کو دریاؤں
اور نالوں تک پہنچانے کا کام کرتا ہے۔ سرکس اور چڑیا گھر میں بھی استعمال
ہوتا ہے بادشاہوں اور راجاؤں کی سواری کے لیے اور مذہبی تقریبات میں
بھی سواری کے لیے استعمال ہوتا ہے ورنہ اس کا کوئی مصرف نہیں ہے

Marfat.com

البتہ ہاتھی دانت کی تجارت کروڑوں میں ہوتی ہے ہاتھی اتنی بڑی جسامت طاقت کے باوجود ہاتھی شریف جانور ہے اور اسکی حرکتیں نرم اور چکنی ہوتی عموماً وہ ایک گھنٹے میں چار میل چلتا ہے لیکن اگر دوڑایا جائے تو وہ 25 میل فی گھنٹے کی رفتار ہوتی ہے وہ صحیح معنیٰ میں نہ دوڑ سکتا ہے نہ کود سکتا ہے چھلانگ لگا سکتا ہے اگر کوئی چوڑی خندق ہو تو وہ چھلانگ لگا کر پار نہیں کر سکتا۔ البتہ وہ تیرنا جانتا ہے اور تیر کر خوش ہوتا ہے ایک جھنڈ میں ۱۵ سو ہاتھی بھی ہوتے ہیں آنکھیں بہت چھوٹی اور کان پنکھے کی طرح ہلاتا رہتا ہے۔ ہاتھی بہت حیادار جانور ہے سب کے سامنے جفتی نہیں کرتا وہ کئی مول کے لیے ہتھنی کو لیکر جنگلوں میں یا علیحدہ جگہ یا پانی میں جفتی کے لیے لے جاتا ہے اور دیکھنے والوں کا دشمن ہو جاتا ہے، ہتھنی موسم بہار میں بچے دیتی ہے بائیس ماہ کے قریب حمل رہتا ہے بچہ ہاتھی پانچ سال تک ہتھنی کا دودھ پیتا ہے عموماً ایک بچہ ہوتا ہے کبھی کبھی دو بھی ہو جاتے ہیں۔

ہاتھی ایشیا اور افریقہ کا جانور ہے دونوں کی بناوٹ میں فرق افریقی ہاتھی بڑا ہوتا ہے اونچائی ۱۱ فٹ تک جبکہ ایشیائی ہاتھی ایک فٹ کم ہوتا ہے وزن میں ہاتھی چھ ٹن کا اور ہتھنی چار ٹن کی ہوتی ہے ان کے نر دانت چھ چھ فٹ لمبے ہوتے ہیں عموماً عمر ۱۵۰ سال ہے۔ ہتھنی اور مادہ ہاتھی کے نمائشی دانت نہیں ہوتے۔

ہاتھی بڑا ذکی الحس حلیم غیر جنگجو بزدل اور ذہین جانور ہے اسکی جسامت سے اسکی کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ اسکی غذا پتیاں، جڑیں پھل، پھول اور

نے کے میٹھے روٹ بہت شوق سے کھاتا ہے گھوڑے کی طرح کھڑے کھڑے سوتا
، دلدل میں ہلکے پھلکے قدم ہوشیاری سے رکھتا ہے افریقی ہاتھی گینیا اور کانگو
جنگل میں پائے جاتے ہیں اور ایشیائی ہندوستان، لنکا، برما. ملایا اور تھائی لینڈ
پائے جاتے ہیں برما اور تھائی لینڈ کے ہاتھی کا رنگ سفید مائل ہوتا ہے
ل لیے ان کو سفید ہاتھی کہتے ہیں.

6 سفید ہاتھی تھائی لینڈ اور برما میں پایا جاتا ہے وہاں کے لوگ اس سے
اری بھاری لکڑیاں اٹھوا کر دریا میں ڈلواتے ہیں.

6 ہاتھی کے چار گھٹنے ہوتے ہیں اور صرف نر کے دو بڑے دانت
ر نکلے ہوتے ہیں دونوں دانتوں کا وزن ۵۰ ۲۵۰ پونڈ ہے.

6 ہتھنی ۱۲ ماہ کے بعد بچہ دیتی ہے ہاتھی کی اوسط عمر ۱۰۰ سال ہے

6 ہاتھی ایک دن میں ۲۵ سے ۵۰ گیلن تک پانی پیتا ہے

6 ہاتھی کو صرف زبان پر پسینہ آتا ہے.

6 ہاتھی کی سونڈھ میں کوئی ہڈی نہیں ہوتی۔

6 افریقہ کے ہاتھی کو دنیا کا سب سے بڑا جانور قرار دیا گیا ہے۔ برصغیر
ں جو ہاتھی پائے جاتے ہیں ان کا زیادہ سے زیادہ قد تقریباً گیارہ فٹ ہوتا ہے
ہاتھی کا ایک قدم ۱/۲ 6 فٹ کا ہوتا ہے اس کے تلوے نرم اور گدی دار ہوتے
ہیں، ہتھنی پوری زندگی میں پانچ یا چھ بچے دیتی ہے

6 ہاتھی کے دماغ کا اوسط وزن گیارہ پونڈ ہوتا ہے

Marfat.com

# طِبّی فوائد:

شافعی کے نزدیک ہاتھی کا گوشت حلال ہے حنفی کے مطابق کا گوشت کھانا مکروہ ہے اسکی تجارت جائز ہے۔

ہاتھی کی چربی یا تیل کو مسلسل تین دن تک برص کا مریض بطور استعمال کرے تو انشاء اللہ اسکی بیماری دور ہو جائے گی۔ اگر اسکی ہڈی ساٹکڑا کسی مرگی والے بچے کے گلے میں بطور تعویذ ڈال دیا جائے تو بچہ سے محفوظ ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص بقدر ۲ درہم ہاتھی دانت کا ٹکڑا میں گھس کر چاٹ لے تو اسکی قوت حافظ بڑھ جائے گی۔ اور اسی طرح کوئی شادی شدہ عورت چاٹ لے تو صحبت کے بعد انشاء اللہ حاملہ ہا ڈاکٹر کے بقول ہاتھی دانت طب یونانی میں مختلف دواؤں میں استعمال اگر کوئی بخار کا مریض ہاتھی کی کھال کا ایک ٹکڑا بطور تعویذ باندھ لے تو اس کا بخا زائل ہو جائے گا۔ ہاتھی کی کھال کا دھواں بواسیر کی بیماری کے لیے بہ

## مولانا رومی کی نظر میں۔

آسمان سے پرندوں کے غول کے غول نمودار ہوئے جن کی چونچوں میں چھوٹے چھوٹے کنکر تھے وہ انہوں نے اہلِ فوج پر برسانے شروع کر دیے جن کے اثر سے اہل فوج ہلاک قسم کے پھوڑے نکلنے سے مرنے شروع ہو گئے، ہاتھی گھوڑے سب کا صفایا ہو ابابیل کے اندر یہ خدائی قوت کارفرما تھی جس نے اصحاب فیل کا صفایا ورنہ ایک ادنیٰ پرندہ ہاتھی کو کنکر ہلاک کر سکتا ہے ایک ادنیٰ پرندے لشکر کو ایسی شکست دی جو جانوروں سے ناممکن ہے تاکہ تم یہ سمجھ سکو کہ یہ اللہ کی

Marfat.com

ہ پرندوں کے جھلڑ دو دو تین تین کنکریاں پھینکتے ہیں تو حبشیوں کی فوج گراں
کست دے دیتے ہیں ذرا عبرت کی نظر سے دیکھو کہ ایک چڑیا کی پھینکی ہوئی
ی ہاتھی جیسے قوی ہیکل جانور کے بدن کو چھلنی چھلنی کر ڈالتی ہے جو اس زخم
انی کے لیے بلندی پر پرواز کر رہی تھیں

ہ یہاں ہاتھی جیسی عظیم الجثہ مخلوق کی بھی کیا حقیقت ہے کہ صرف تین
تے ہوئے پرندوں نے اصحاب فیل کے ہاتھیوں کی ہڈیاں چکنا چور کر دیں

ہ تمام پرندوں میں کمزور چڑیوں کے جھلڑ ہیں انہوں نے بھی اللہ کے حکم سے
اب فیل کے ہاتھیوں کو پھاڑ ڈالا اور ایسا پھاڑا کہ رفو نہ ہو سکے

ہ ہمیں پیل خصلت ہونا چاہیئے یعنی اولوالعزم ہونا چاہیئے ہاتھی خواب میں
اپنے قدیم وطن ہندوستان کو دیکھتا ہے، ہاتھی خصلت روح بیداری میں اور
اب میں اپنے اصلی وطن (یعنی عالم غیب جہاں سے ہم سب کی روحیں آئی ہیں) کو یاد
ہتا ہے گدھا خواب میں بھی اپنے اصلی وطن کو یاد نہیں رکھتا

ہ ایک پرندہ ابابیل کی غذا سے ہاتھی کا معدہ کیسے بھر گیا.

دیگر شعراء کی نظر میں

اگرچہ ہاتھی زمین پر آہستہ آہستہ چلتا ہے پھر بھی وہ مچھر سے
چھٹکارا نہیں پا سکتا.

زبان کی مٹھاس مہربانی اور خوشی سے ہاتھی کو بال بال کے ذریعہ کھینچ سکتا ہے
جس حالت میں کہ تو ہے مست ہاتھی سے لڑ سکتا ہے
اور غضبناک شیر سے پنجہ ڈال سکتا ہے.

ہاتھی کہاں کہ پہلوانوں کے ڈنڑ اور بازو دیکھے۔ شیر کہاں ہے کہ مردوں کے ہاتھ پنجے دیکھے
ایک بڑھیا نے اپنے لڑکے سے کیسی اچھی بات کہی۔

جب اسکو چیتے کو پچھاڑنے والا ہاتھی جیسا جسم

تو مجھ پر ظلم نہ کرنا۔ اسلیے کہ تو شیر مرد ہے اور میں بوڑھی

نہیں ہے کہ جو چیز قد میں چھوٹی ہوتی ہے۔ قیمت میں بہتر ہوتی ہے
بکری پاک ہے۔ اور ہاتھی مردار (حرام)

چشمہ کا سوراخ ایک سلائی سے بند کیا جا سکتا ہے جب وہ بھرا تو ہاتھی
ذریعہ بھی اسکو عبور نہیں کیا جا سکتا۔

لڑ کا مست ہاتھی کی طرح ایسے زور سے نکلا کہ اگر کانسی کا پہاڑ بھی
ہوتا تو اکھاڑ کر پھینک دیتا۔

عقل مند کے نزدیک مرد وہ نہیں ہے جو مست ہاتھی سے لڑے
جلا بھنا پیاسا جب آب حیات کے چشمہ پر پہنچ جائے

تدبیر نہ سمجھ کہ وہ مست ہاتھی سے ڈرے

یا ہاتھی والوں سے دوستی نہ کر یا ہاتھی کے مناسب گھر بنا۔
اگر تو ہاتھی کے زور والا ہے تیر کے پنجے والا ہے۔ میرے نزدیک جنگ سے صلح بہتر ہے
ہاتھی کو پچھاڑنے والے شیر دل کو پکڑنے والے نوجوان بوڑھی لومڑی کے حیلے نہیں جانتے
ہاتھی کی طرح اسکی گردن بدن میں دھنس گئی اس کا سر نہ گھومتا جب تک بدن نہ گھومتا
میں نے سومنات میں ہاتھی دانت کا ایک بت دیکھا۔ جڑاؤ جیسے جاہلیت میں منات
میں ہاتھی دانت کے جسم کے پاس عذر خواہ ہوں۔ جو سونے کی ہیروں جیسی کرسی اور بال کے تخت تھا

Marfat.com

# مچھر

مخالفین کو اعتراض تھا کہ یہ کیسا کلام الہٰی ہے جس میں ایسی حقیر
چیزوں کی تمثیلیں ہیں وہ کہتے ہیں اگر یہ خدا کا کلام ہوتا تو اس میں یہ فضولیات
نہ ہوتیں۔

اسی امر کے پیش نظر پورے کلام مجید میں صرف ایک جگہ فرمایا ہے
اللہ کو تو اس میں (ذرا بھی) عار نہیں کہ وہ مثال کے موقع پر مچھر کو پیش کرے
(بے لباطی) میں اس سے بڑھے ہوئے جانور کو
توریت میں اس کا کہیں ذکر نہیں ہے انجیل میں ایک جگہ ہے
"اے ریاکار و فقیہو اور فریسیو ..... اے اندھے راہ بتانے
والو جو مچھر کو چھانتے ہو اور اونٹ کو نگل جاتے ہو (متی 23/24)
یعنی خفیف اور حقیر چیزوں پر تو اتنی توجہ دیتے ہو اور اہم حقائق
کو نظر انداز کر دیتے ہو۔

مچھر مکھیوں کے خاندان کا ایک کیڑا ہے مچھر کی سونڈ میں پندرہ حصے ہوتے
ہیں نر مچھر کی سونڈ میں زیادہ ریشے ہوتے ہیں مچھر انسان اور دوسرے جانوروں کا
خون چوستے ہیں کچھ مچھر پودوں کے عرق پر بھی گزارہ کرتے ہیں، مچھروں کے بچے
مردہ پودوں کائی وغیرہ پر گزارہ کرتے ہیں، مچھروں کے انڈے سفید یا زردی مائل
ہوتے ہیں لیکن جلد ہی کالے ہو جاتے ہیں وہ 25 سے کئی سو تک انڈے
دیتے ہیں۔

ملیریا پھیلانے والے مچھر کا نام ANOPHELINE ہے مچھر کی ہزار اقسام ہیں علامہ کمال الدین دمیری نے مچھر کی صرف دو قسمیں لکھی ہیں انسان کے لیے بہت مصیبت کا سلسلہ ہے یہ بیماری کو پھیلاتا ہے ملریا مچھر کی پچاس قسمیں ملریا پھیلاتی ہیں دوسری قسمیں جانوروں کے خون ترجیح دیتے ہیں. زرد بخار (YELLOW FEVER) بھی مچھروں ذریعے پھلتا ہے یہ بیماری صرف امریکہ اور افریقہ میں پائی جاتی ہے۔ جنگلی جانوروں میں بھی جنگلی زرد بخار مچھروں کے ذریعے پھیلتا ہے

## مچھر شعراء کی نظر میں

مچھر سے لیکر ہاتھی تک سب جاندار اللہ کے عیال ہیں جن کو وہی پا ہے اور جتنے جاندار زمین میں چلتے پھرتے ہیں ان کی روزی اللہ کے ذمے اور وہی ان کے ٹھکانوں کو جانتا ہے اور سب کچھ لوح محفوظ میں درج ہے

ایک مچھر آدھے پر کے ساتھ نمرود کی کھوپڑی کو چیر کر اس کے مغز تک جا پہنچتا ہے۔ اللہ نے سرکش بادشاہ کو تکبر کی سزا یوں دی ایک ذلیل (معمو مخلوق کے ہاتھوں اسکو ہلاک کر دیا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھ کے پر کے برابر ہے

مچھر کیا جانے کہ یہ باغ کب سے ہے کیونکہ وہ ایام بہار میں تو پیدا ہ اور موسم خزاں میں اسکی موت ہوئی لہذا اسکو باغ کی ابتداء اور انتہا کی

باخبر۔ جو کیڑا لکڑی میں مست حال پیدا ہوا وہ لکڑی کے حال کو کیا جانے درخت کے تازہ ہونے کے وقت تھا۔

ایک پتھر کا بت جو گویا مردہ مچھر ہے ہما کا شریک بن گیا اس لئے حقیقی کا ہمراز کم از کم ایک زندہ مچھر کیوں نہیں ہونا چاہیئے یہ شاید اسلئے کہ بے جان بت تمہارا تراشا ہوا ہے اور وہ زندہ مچھر اللہ کا بنایا ہوا ہے اور تم یہ عزت اپنی بنائی چیز کو ہی دلانے چاہتے ہو۔

نمرود جاہل نے بھی حضرت ابراہیمؑ کے خلاف مثال پیش کی تھی کہ فوراً ایک مچھر اس کے مغزِ سر کو کھا گیا۔

عاشق کی حالت ایسی تھی جیسے شیر ہرن کے سامنے آجائے اور ہرن بے خود ہو کر بحالتِ زار گر پڑے یا جیسے ہوا کے سامنے مچھر کی قوت صلب ہو جائے۔

حضرت سلیمانؑ کے دربار میں مچھر کا ہوا سے داد خواہی کرنا

مچھروں کی جماعت باغ اور گھاس سے آئی اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے طالب انصاف ہوئی، مچھر نے کہا ہماری فریاد ہوا کے خلاف ہے جس نے ہم پر ظلم کے دونوں ہاتھ کھول رکھے ہیں ہم اس کے ظلم سے تنگی میں ہیں خاموشی کے ساتھ خون کے گھونٹ پی رہے ہیں اس کا ظلم ہم پر ظاہر ہے ہم کو بیان کیے بغیر چارہ نہیں، حضرت سلیمان نے مچھر سے کہا۔ اے اچھی بھنبھناہٹ والے تجھ کو اللہ کا حکم جان و دل سے سننا چاہیئے میں مدعا علیہ یعنی ہوا کو بلاتا ہوں تاکہ اس کا جواب بھی سنوں۔ اور پھر فیصلہ کروں۔ ہوا کو

Marfat.com

حکم ہوا حاضر ہو، ہوا نے جیسے ہی حکم سنا فراٹے بھرتی ہوئی آپہنچی
اسی وقت بھاگ گیا۔

مچھر نے کہا۔ یہی تو مسئلہ ہے اسکی حاضری میری موت ہے جو
وہ آجائے میں کہاں ٹھہر سکتا ہوں۔ یہی حال خدا کی درگاہ میں ڈھونڈنے
والوں کا ہے جب خدا کی تجلی آتی ہے تو تلاش کرنے والا فنا ہوجاتا۔
اسکی بقا فنا میں مضمر ہے۔

پنکھا کسی کو ٹھنڈی ہوا کے ذریعے آرام پہنچانے کے لیے ہلتا ہے
مچھر اور مکھی کو مغلوب کرنے کے لیے۔

مچھر بھی حق و باطل کے معرکہ میں ایک عصا موسوی تھا جس نے نمرود
کے مکر کے پرخچے اڑا دیئے۔

Marfat.com

آگ کو کہو خانص نورین جا یا مچھر کو کہو کہ ہوا کی طرف (مخالف سمت)
ں مگر ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ نے ہر ایک کے لیے ایک خاص راستہ متعین
دیا ہے تیری کوشش سے ایک تنکا پہاڑ نہیں بن سکتا۔
پنکھا کسی کو ٹھنڈی ہوا سے آرام پہنچانے کے لیے ہلتا ہے اور
چھر اور مکھی کو مغلوب کرنے کے لیے۔
انسان کے ظاہری وجود کو ایک مچھر لوٹ پوٹ کر دیتا ہے اپنے
نک سے کھجلی سے یہاں تک کہ کان میں بھنبھنانے سے مگر اس کا باطن
ماتوں آسمانوں پر حاوی ہے۔
تمام مرد و زن باہم سرگوشی کر رہے تھے تعجب ہے کہ یہ سلیمان بقدر
چھر کھاتا ہے اس کافر کی حرص مغلوب ہوئی اس کے حرص کا اژدہا چیونٹی کی
قوت سے سیر ہوا۔
مچھر تیز ہوا کے آنے سے بھاگ جاتا ہے پس مچھر ہواؤں کے ذوق
کو کیا جانے۔
وہ بھنگا یا مچھر عاشقانہ آن بان سے چھاچھ میں جا پڑتا ہے مگر اس
میں سے کچھ کھانے پینے کا مقدور نہیں ہوتا اور اس کے دونوں پر لت پت
ہو کر بے کار ہو جاتے ہیں چلو اب اڑنے سے بھی رہ گیا۔ یہی حال حریص
لوگوں کا ہوتا ہے۔

تو سسکو تو کل کا سبق پڑھاتا ہے اور خود ہوا سے اڑتے ہوئے
کی رگ میں نشتر مارنے کی کوشش کرتا ہے لوگوں کو کوشش کے ساتھ
کمانے سے روکتا ہے. اور محض توکل پر ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنے
ہدایت کرتا ہے مگر خود حال یہ ہے کہ مچھر جیسی حقیر اور بے حقیقت
لہو پی جانے کی یہاں تک کوشش کرتا ہے کہ اس کے پیچھے نشتر لیے
پھرتا ہے۔ اسی قسم کے لوگوں کو اللہ فرماتا ہے کیا تم لوگوں کو نیک
ہدایت کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھلا دیتے ہو۔

اگرچہ ہاتھی زمین پر آہستہ چلتا ہے پھر بھی وہ مچھر سے چھوٹ
نہیں پا سکتا.

بے شک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ کوئی مثال بیان کرے
مثال ہو یعنی لوگوں کو اس کے اس انکار پہ عار دلانے میں کہ اللہ نے اس مثال
کیا ارادہ فرمایا. اور یہ کہ وہ جواب فرماتا ہے کہ میری مراد یہ تھی کہ اس
بہت سے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں. اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے
کیونکہ ہر آزمائش ترازو کی مانند ہے بہت سے لوگ اس سے سرخرو ہو جاتے
ہیں اور بہت سے نامراد ہو جاتے ہیں اگر تم اس میں کسی قدر غور کرو تو
اس میں بہت سے اعلیٰ نتائج پاؤ گے

یہ مثال اسلیئے پیش کی گئی چونکہ کفار اللہ تعالیٰ کے حق میں طنز کرتے
تھے کہ وہ مکھی اور مکڑی کی مثالیں بیان کرتا ہے.

یعنی جو لوگ بات کو سمجھنا نہیں چاہتے حقیقت کی جستجو نہیں

Marfat.com

ہے. ان کی نگاہیں بس ظاہر الفاظ پر اٹک کر رہ جاتی ہیں اور وہ ان
ں سے سطحی یا الٹے نتائج نکال کر حق اور زیادہ دور چلے جاتے ہیں
ں اس کے جو خود حقیقت کے طالب ہیں اور صحیح بصیرت رکھتے ہیں انکو
ی باتوں میں حکمت کے جوہر نظر آتے ہیں اور ان کا دل گواہی دیتا ہے کہ ایسی
ہ باتیں اللہ کی طرف سے ہو سکتی ہیں.

ان حالات کی روشنی میں مسلمانان عالم کا یہ فرض تھا کہ وہ مچھر کا
ہ کرتے اس پر تجربات کرتے اور معلوم کرتے کہ یہ مخلوق جس کا انسان سے بہت
ساتھ ہے مچھر کھٹمل مکھی اور انسان کا چولی اور دامن کا ساتھ، انسان نے
جان چھڑانے کے لیے متعدد قسم کی جراثیم کش ادویہ (Insecticides)
ی کی ہیں تاکہ ان سے جان چھوٹ جائے لیکن کچھ عرصہ کے بعد یہ جراثیم کش
یہ بے کار ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ ان دواؤں کے اثر کو روک لیتے ہیں یعنی
Resistan ہو جاتے ہیں.

توجہ طلب امر یہ ہے کہ مچھر ہزاروں سال سے انسان کے کان میں کچھ کہتا
ہے اسکی زبان نہ سمجھنے کی وجہ سے انسان کو اب تک یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے
اللہ نے تمام جانوروں کی جبلت مقرر کر دی ہے مچھر کی جبلت کے سلسلہ میں
موصیات مندرجہ ذیل ہیں.

۱. انسان کے کان میں پیغام پہنچانا کہ مجھے انسانیت کی بھلائی کے لیے پیدا
کیا گیا. تم نے اس ضمن میں اب تک کچھ نہیں کیا سوائے مچھروں کی ایک
قسم کے متعلق معلومات کی ہیں کہ وہ ملیریا پھیلانے کا موجب ہے اور

Marfat.com

اس بیماری کا علاج معلوم کر لیا ہے

۲۔ پیغام رسانی کے بعد انسانی خون چوسنا بھی خصوصی طور پر اس جبلت میں شامل ہے۔

اللہ نے مچھر کی مثال دیکر ہمیں یہ اشارہ کیا ہے کہ مچھر پر تحقیق کرو ادھر ہمارے کان میں مسلسل یہ کہہ رہا ہے کہ اسکی جبلت میں اللہ نے یہ رکھ دیا کہ وہ انسان کو یاد دہانی کراتا رہے کہ مجھے انسان کی فلاح کے لیے پیدا کیا تم سائنسی بنیادوں پر تحقیق کرو اور معلوم کرو کہ کن کن بیماریوں کا علاج مضمر ہے۔ مچھر کی صرف ایک قسم پر کام ہوا ہے ابھی تک ۴۵۰ اقسام باقی ہیں۔

مچھر جب زیادہ ہوتے ہیں تو ہاتھی کو مار ڈالتے ہیں
باوجود پوری مردانگی اور سختی کے جو اس میں ہے
(سعدی)

تین وباؤں میں ہم مبتلا کر دیئے گئے ہیں وہ بق۔ برغوث اور برغر ہیں (یہ مچھروں کے نام ہیں)
دنیا میں تین وحشی ہیں کاش کہ مجھے علم ہوتا کہ کون زیادہ وحشی ہے

Marfat.com

# من وسلوٰی

قرآن مجید میں تین مقامات پر تذکرہ کیا گیا ہے

ہم نے تم پہ ابر کا سایہ کیا من وسلوٰی کی غذا تمہارے لیے فراہم کی اور
سے کہا کہ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں انہیں کھاؤ مگر تمہارے بزرگوں نے
کچھ کیا وہ ہم پر ظلم نہ تھا بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا۔

گائے (بقرہ) 57

ہم نے ان پہ بادل کا سایہ کیا اور ان پر من وسلوٰی اتارا۔ کھاؤ وہ پاک چیزیں
ہم نے تم کو بخشی ہیں مگر اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا تو ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے

بلندی (اعراف) 160

پ پر ظلم کرتے رہے

اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے نجات دی اور طور کے دائیں
انب تمہاری حاضری کے لیے وقت مقرر کیا اور تم پر من وسلوٰی اتارا۔

طٰہٰ 80

مولانا روم کے مطابق چالیس سال تک من وسلوٰی اترتا رہا۔

## بٹیر (سلوٰی) کا احترام

بٹیر کو جرمنی میں مارنا بدقسمتی کی نشانی سمجھا جاتا ہے ایک دوسرے علاقے
میں بٹیر آسمانی بجلی سے محفوظ رکھتا ہے سیلشیا پرلینڈ میں یہ اناج کی پیداوار میں
معاون ثابت ہوتی ہے لیتنی یہ CORN SPIRIT ہے مالاگاسی میں یہ

Marfat.com

مذہبی ممانعت ہے، ہنگری میں یہ لعنتی پرندہ شمار کیا جاتا ہے، لیتھو
اسکو بہت اچھا سمجھا جاتا ہے اور نئے شادی شدہ جوڑے کو بٹیر کھلا
ہے۔ فرانس میں بھی دو بٹیروں کے دل نئے شادی شدہ جوڑے کی خوشیو
ضمانت ہے دولہا کو نر بٹیر کا دل کھلایا جاتا ہے اور دلہن کو مادہ بٹیر
کھلایا جاتا ہے۔

یونان میں ایک کھیل ہوتا تھا جس میں آنکھوں میں پٹی باندھکر بٹ
جاتا تھا۔ جیسے آجکل مرغوں پرندوں یا بھیڑ بکری کو مارا جاتا ہے۔ فونیقی
موسم بہار میں اسکی قربانی کرتے تھے یہ اپنے دیوتا HERACLES کی
خوشی کی تقریب ہوتی تھی یونان کی دیومالا میں بٹیر کو ARTEMIS سے
سمجھا جاتا تھا۔

بٹیر ایک چھوٹا سا پرندہ رنگ مٹیالا ہوتا ہے تاکہ قدرتی طور پر محف
یہ گرم اور نیم گرم علاقوں میں پایا جاتا ہے یہ زمین پر رہتا ہے اور زمین پر
بناتا ہے اس کا تذکرہ بہت ہوتا ہے لیکن نظر کم آتا ہے، نیز بٹیر وقت
آوازیں نکالتا ہے۔

۱۔ مادہ بٹیر کو بلانے کے لیے ایک مخصوص آواز نکالتا ہے مادہ بٹیر
میں چار ٹکڑوں والی آواز نکالتی ہے

۲۔ ایک اونچی تیز آواز جو متعلقہ بیٹروں کو اکٹھا کرنے کے لیے نکالی جاتی
ہے اس آواز کو سنتے ہی تمام بٹیریں جو بکھری ہوتی ہیں سب اکھٹی ہو جاتی ہیں
بٹیریں اناج، بیج اور کیڑے مکوڑے کھاتی ہیں وہ ایک دفعہ

Marfat.com

ک انڈے دیتی ہے اور ایک موسم میں 2 - 3 جھنڈ بچوں کے پیدا ہو جاتے
دی بٹیریں پیدا ہونے کے بعد سے ہی اپنے گھونسلے سے باہر نکلنا شروع
ی ہیں لیکن وہ کچھ عرصہ تک ایک کنبہ کے طور پر رہتی ہیں بٹیر کے انڈے کی
گلابی مائل بھوری ہوتی ہے اسکی اپنی رنگت سیاہی مائل بھوری جس پر سفید سفید
یاں ہوتی ہیں۔

بیٹر کے پاؤں کی صرف اگلی تین انگلیاں ہوتی ہیں پچھلی انگلی نہیں ہوتی، مادہ
قد بڑا ہوتا ہے۔ وہ ایک گول دائرے میں گھومتے ہیں جب کوئی دشمن یعنی شکاری
دیکھ لیتا ہے تو ہر بیٹر مختلف سمتوں میں بھاگ جاتے ہیں بیٹروں کے
ن جو شرطیں لگاتے ہیں ان کی بہت دیکھ بھال کرتے ہیں، بٹیر بازی کا کھیل تمام
ں پسندیدہ ہے۔

یہ ہجرت کرنے والا پرندہ ہے۔ پرانی دنیا کی بٹیریں یورپ، افریقہ اور آسٹریلیا
ی پائی جاتی ہیں۔ یورپی بٹیر زیادہ مشہور ہے یہ سات انچ لمبی، اس کے بھورے
رخ پر ہوتے ہیں جس پر کچھ کالی دھاریاں بھی ہوتی ہیں یہ گردن کے قریب زرد یا
نیدہ ہوتی ہیں۔

امریکی بٹیر جس کو عموماً تیتر کہا جاتا ہے وہ پرانی دنیا کی بٹیر سے کچھ بڑا ہوتا
ہے اور وہ خانہ بدوش نہیں ہوتا مشرقی نسل کو BOB WHITE کہا جاتا ہے اور
غربی نسل کو کیلی فورنیا بٹیر کہتے ہیں، بٹیروں کے جھنڈ شہروں کے پارک میں بھی ہتے
ہیں اور پالتو جیسے ہوتے ہیں اس کے پر سلیٹی ہوتے ہیں اور ان پر کالے اور سفید
نشانات چہرے اور گردن کے پاس ہوتے ہیں اور سر کے اوپر کالے پروں کا

Marfat.com

خمدار تاج سا ہوتا ہے۔

جہاں تک مَن (MANNA) کا تعلق ہے یہ جنوبی یورپ اور ت
میں اب بھی پایا جاتا ہے یہ شہد رنگ درخت کے تنے کا عرق ہے جو کھایا د
ہے اس درخت کا نام مَن عیش درخت ہے یعنی RAXINUS ORNUS
درخت کے تنے میں گہرے نشانات لگا دیتے ہیں جسمیں سے عرق نکل کر جم جاتا
اس میں اسّی ۸۰ فیصد شکر ہوتی ہے یہ ہلکا سا دست آور ہوتا ہے پہلے یہ ل
دوا کے بچوں کو بہت استعمال کرایا جاتا تھا اب بھی کہیں کہیں استعمال ہوتا ہے
توریت اور قرآن پاک میں جس کا ذکر ہے وہ بھی ایک درخت TAMARISK
MANNA کا عرق ہے لیکن وہ اتنا میٹھا نہیں ہوتا یہ صحرائے سینائی اور ایران
میں پایا جاتا ہے یہ اس درخت کی شاخوں سے نکلتا ہے اور درخت کی شاخوں پر
کیڑا COCCUS MANNIPARUS جنوبی مغربی ایشیا میں شاہ ط
کے درخت سے بھی مَن نکلتا ہے یہاں بھی درخت میں کیڑے نشان لگا دیتے
آسٹریلیا میں یوکلپٹس کے درخت کی پتیوں سے مَن نکلتا ہے جو ایک طر
تیل ہوتا ہے۔ امریکہ میں SUGAR PINE سے مَن نکالا جاتا ہے یہ
اسٹیٹ سے لیکر کیلی فورنیا تک نکلتا ہے ہو سکتا ہے کہ اللہ نے مَن کی پیدا
لیے کسی ننھے منّے کیڑے کی ذمہ داری لگا دی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

توریت میں جس مَن کا ذکر ہے وہ SCALE INSECTS کا عرق
SECRETION ہے یہ کیڑا TAMARISK کے درخت سے اپنی غ
حاصل کرتا ہے۔ دوسرا خیال یہ ہے کہ یہ اسی درخت کی پتّوں اور شاخ کا

Marfat.com

ہے جس میں یہ کیڑا نشان ڈال دیتا ہے ایک میٹھا ڈلا بن جاتا ہے اور عرب
ل بھی اسکو استعمال کرتے ہیں یہ کوہ سینا کے علاقے اور عراق میں بطور شکر کے استعمال
ہے بھارت میں جس طرح سے لاکھ ایک مخصوص درخت کا عرق ہے اسی طرح
بی اس درخت سے نکلتا ہے یہ Scale کیڑا اپنا عرق نکالتا ہے
رح شہد کی مکھی شہد اپنے پیٹ میں سے نکالتی ہے

علامہ عبدالماجد دریا آبادی سلوٰی کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس قسم کا بٹیر
یرہ نمائے سینا کا ایک خاص پرندہ ہے وہاں کثرت سے پایا جاتا ہے گرمیوں میں
کی سمت چلا جاتا ہے اور سردیوں میں جنوب کی طرف پھر آجاتا ہے اونچا
ہ نہیں اڑتا نیچے ہی رہتا ہے اڑان بھی زیادہ نہیں رکھتا تھک بہت جلد
ہے شکار بہت آسانی سے ہو جاتا ہے گوشت چکنا اور چربیلا ہوتا ہے
ار کھنے کے قابل نہیں ہوتا خراب جلد ہو جاتا ہے

فرنگی محققین کا بیان ہے کہ اسرائیلی عہد کے بٹیر وہ تھے جو اپنے
ل کے مطابق بحر قلزم تک آتے تھے اور وہاں سے جزیرہ نمائے سینائی کا راستہ
بار کر لیتے تھے سمندری ہواؤں کے جھونکے انکی بے شمار تعداد اسرائیلی خیمہ
تک لے آتے تھے۔ بنی اسرائیل یہاں فرعون کی غلامی سے آزاد ہو کر مصر سے
ا کر آباد ہو گئے تھے یہ ایک مدت تک خانہ بدوش زندگی گزارتے رہے
یہ تک من وسلوٰی ہی ان کی غذا رہی۔

پاکستان میں بٹیروں کی دو اقسام پائی جاتی ہیں۔ (۱) بھورا بٹیر
Rain Quail اور دوسرا برساتی بٹیر Grey Quail

شکل وصورت میں بٹیر چھوٹے جسامت کے تیتر سے ملتا ہے پاکستان میدانی علا
کے علاوہ کشمیر میں 2500 میٹر کی بلندی تک نسل رانی کرتا ہے، گندم، کپا
باجرہ اور گھاس کی فصلوں میں پایا جاتا ہے لڑائی کے شوقین ان کو اچھی طرح پالتے
اور کھلاتے ہیں شرطیں لگاتے ہیں بٹیر بازی بڑا شوق ہے۔

## سلوٰی کے طِبّی فوائد

اگر اسکی آنکھ بطور سرمہ استعمال کی جائے تو کئی شکایتوں کے لیے فائدہ
ہے اسکی مینگنی سکھا کر پیس کر زخموں میں خارش کے لیے نفع دیتی ہے اسکے
دھونی دینے سے کیڑے بھاگ جاتے ہیں۔ اس کا گوشت گرم وخشک ہوتا ہے
کے درد کے لیے مفید ہے گرم مزاج والے اس کے گوشت کے ساتھ دھنیہ ا
ضرور استعمال کریں ورنہ نقصان دے سکتا ہے اس کا گوشت خون پیدا کرتا ہے
اس کا مسلسل استعمال مثانہ کے پتھروں کو ختم کر دیتا ہے پیشاب کھل کر لاتا ہے
بٹیر کا گوشت کھانے سے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے۔ ایک اور ماہر طب کے مطابق
گوشت نمکین وخشک بعض کے نزدیک معتدل ہے خود بھورا ہوتا ہے اور گوشت
ہوتا ہے قابض ہے تپ دق اور تینوں مزاجوں صفرا، سودا، اور بلغم کے فسا
کرتا ہے، بھوک خوب لگاتا ہے۔ معدہ کو قوت بخشتا ہے لاغر لوگوں
آنتوں کو اسکی غذا بہت موافق ہے باہ اور اکثر اعضا کو قوت بخشتا ہے۔

٭

# بَندر

قرآن پاک میں بندر کے متعلق تین جگہ تذکرہ ہے۔

آپ کہیئے کہ میں تمہیں ایسا حال بتاؤں جو اللہ کے ہاں سزا ملنے سے بھی
ہ برا ہے وہ ان اشخاص کا طریقہ جن کو اللہ نے دور کر دیا ہو اور ان پر
ب فرمایا۔ اور ان کو بندر اور سور بنا دیا ہو اور انھوں نے شیطان کی پرستش کی
یسے اشخاص مکان کے اعتبار سے بہت بُرے ہیں (خوراک مائدہ) ۶۰

اور تم جانتے ہو ان لوگوں کا حال جنہوں نے تم سے تجاوز کیا تھا یوم
ت کے سلسلہ میں سو ہم نے ان کو کہہ دیا تم بندر ذلیل بن جاؤ پھر ہم نے اس کو ایک
بنا دیا ان لوگوں کے لیے جو ان کے ہم عصر تھے (اس زمانے کے) اور ان لوگوں کے لیے
جو بعد کے زمانے کے ہیں اور موجب نصیحت ڈرنے والوں کے لیے۔

گائے (بقرہ ۶۶، ۶۵

یعنی جب وہ جس کام سے ان کو منع کیا گیا تھا اس میں حد سے نکل گئے تو ہم نے
ن کو کہہ دیا کہ تم بندر ذلیل بن جاؤ بلندی (اعراف) ۱۶۶

یہ واقعہ شہر ایلہ موجودہ نام EILAT۔ اسرائیل کی بندرگاہ ہے اور اردن
ی بندرگاہ عقبہ کے قریب ہے۔ اس شہر والوں پر اللہ نے ہفتہ کے دن کی پابندی لگائی موٹی مچھلیاں کثرت
ے دریا میں آتی تھیں دوسرے دنوں میں مچھلیاں بہت مشکل سے آتیں۔ یہ اللہ کا
نظام تھا ان کی آزمائش تھی۔ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ہفتہ کی مچھلی پکڑی اور
سمندر کے کنارے ایک کھونٹی سے باندھکر دریا میں چھوڑ دیا۔ دوسرے دن

Marfat.com

اسکو پانی سے نکال کر لے آیا۔ اس کے دیکھا دیکھی سب نے یہی طریقہ شروع
اور ہفتہ کے دن یہود نے مچھلیاں پکڑنے کی حکم عدولی کی۔ ان کے تین
۱۔ ہفتہ کے دن مچھلیاں پکڑنے والے۔ ۲۔ حکم اللہ کے پابند ان کو منع کرنے
۳۔ وہ جو کہتے تھے ان کو اللہ عذاب دے گا نصیحت کا فائدہ نہیں۔ انکو
والے اور ڈرانے والے شہر چھوڑ کر چلے گئے جب واپس آئے تو شہر بند
بند تھا کھٹکھٹایا تو کوئی جواب نہ ملا۔ ایک شخص نے دیوار پر چڑھکر دیکھا
لگا یہاں انسانوں کی بجائے دمدار بندر نظر آرہے ہیں۔ بندروں نے
رشتہ دار کو پہچان لیا لیکن وہ لوگ ان کو نہ پہچان سکے، بندر بے تحاشہ رو

عربوں کے ہاں ویسے بھی بندر ایک ذلیل وحقیر جانور شمار کیا جاتا
عربوں کے علاوہ مسلم ممالک میں اور مسلم تہذیب میں بندر اپنی گھٹیا حرکتوں کی
بدنام ہے شہروں میں وہ اٹھائی گیرہ نقال اور بچوں کو تنگ کرتا ہے
کو توڑ پھوڑ ڈالنا، نوچ ڈالنا، برباد کر ڈالنا اسکی عام عادت ہے پھلوں
سبزیوں کا خاص طور پر شوقین ہے باغ کھیت کے کھیت اجاڑ
گروہی وفاداری ہے لیکن گروہ کے باہر سے اگر کوئی بندر آجائے تو سارا
دشمن بن جاتا ہے۔ بہت قوی اور طاقتور ہونے کے باوجود بزدل اور
ہے بھبھکیاں خوب دیتا ہے لیکن اگر کوئی نڈر ہو کر سامنے آجائے تو
بھاگ کھڑے ہوں گے۔

عہد نامہ جدید بندر کے ذکر سے خالی ہے عہد نامہ عتیق میں اس
دو جگہ آیا ہے مگر دونوں جگہ محض ایک مال تجارت کی حیثیت سے۔

Marfat.com

عہد سلیمانی میں تین برس میں ایک بار ترسیسی بحر (کشتی) اور سونا اور چاندی ھتی دانت، طاؤس اور بندر لاتی تھی۔ (2 سلاطین 22-10)

بادشاہ کے جہاز حورام کے نوکروں کے ساتھ ترسیس کو جاتے تھے۔ اور وہاں ان پر تین برس میں ایک بار سونا چاندی ہاتھی دانت بندر اور مور اسکے لئے پہنچتے تھے۔ (2 ۔ تواریخ 21-9)

## بندر کا احترام

ایک جانب کچھ لوگ خود بندر کی نسل سے متعلق کرتے ہیں تو دوسری جانب یہ ی عقیدہ ہے کہ جب انسانوں پر قہر الٰہی نازل ہوا تو ان لوگوں کو بندر بنا دیا گیا۔ افریقہ اور جنوبی امریکہ میں یہ عقیدہ ہے کہ بندر بات کر سکتا ہے لیکن وہ اسلیئے نہیں کرتا کہ پھر اسکو کام کرنے کے لیے کہا جائے گا یعنی انسان اسکو غلام بنا کر کام میں لگا دیگا۔ یہ بھی کہانیاں ہیں کہ بندر عورتوں کو پکڑ کر جنگل میں لے جاتا ہے وحشی لوگ اور یورپین دونوں کا یہ خیال ہے کہ یہ درندہ انسان ہیں۔

ہندوؤں میں ہنومان ایک بندر دیوتا ہے مندروں میں ہنومان جو بندر ہوتا تھا جب دم کے اس نے رام چندر جی کی مدد کی۔ ان کے ساتھ بندروں کی ایک فوج لے کر گیا اور اس نے لنکا کے راجہ راون کی فوج کو شکست دی اور رام چندر جی اپنی بیوی سیتا کو راون کی قید سے چھڑا کر لے آئے۔ رامائن ہندوؤں کی مشہور کتاب ہے جس میں اسکی تفصیل موجود ہے۔ بھارت میں بندر کو مارنا جرم ہے البتہ ہزاروں کو پکڑ کر ہر سال برآمد کیا جاتا ہے بندروں کی خدمت کی جاتی ہے اور ہندوؤں کا عقیدہ ہے

Marfat.com

کہ بندر طوفان کو روکتا ہے اور بے اولاد عورتوں کو اولاد دیتا ہے۔

بعض دوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ بندر کی ہڈیاں زمین کو نجس کر دیتی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ صبح صبح بندر کا نام لینے سے انسان اپنے لیے سارے دن کے لیے فاقہ کشی لاتا ہے لیکن اسکو اصطبل میں پالنا خوش قسمتی لاتا ہے بنارس اور ہندوستان لاتعداد شہروں اور دیہات میں بندر مندر ہیں جن کو ہنومان مندر کہا جاتا ہے جہاں بندر کی پرستش کی جاتی ہے۔

افریقہ کے ملک ٹوگو میں بھی بندروں کے آگے کھانا رکھا جاتا ہے کہ اسطرح ان کو فائدہ حاصل ہوتا ہے یہ انکا عقیدہ ہے پورٹو نووو میں بندروں کے جڑواں بچوں کو قتل نہیں کیا جاتا کیونکہ انکا خیال ہے کہ انکی کوئی روح قوت ہوتی ہے بعض قبیلے شکار کے وقت بندر کا نام نہیں لیتے کیونکہ شکاری کے سختی سے منع ہے نکومی قبیلے کے لوگ گوریلہ کا گوشت نہیں کھاتے جس کی وہ تین وجوہ بتلاتے ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد نہیں کھاتے تھے (۲) کہ گوریلے کے دم نہیں ہوتی اور (۳) یہ مردہ کا خون پیتا ہے۔ ایک قبیلہ میں جوان ماں بندر کا گوشت نہیں کھاتی اور جزیرہ نیاسس (NIAS) میں کوئی عورت بندر کا گوشت نہیں کھاتی

بندر کے احترام کی زیادہ وجہ یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ بندر انسان کی روح کا مسکن ہے بعض کا یہ دلچسپ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی بندر کو مارے گا تو مرنے کے بعد وہ انسان خود بندر بن جائے گا۔ مالاگاسی افریقہ میں بندر کو خرید کر آزادی دلائی جاتی ہے اور وہاں کے قدیم باشندے بندر کو نہ پکڑتے ہیں اور نہ مارتے ہیں بعض قبیلے بندروں کو مرنے کے بعد دفن کرتے ہیں اور بندر کو اپنا

Marfat.com

ے ہیں کیونکہ دادا کی روح کا مسکن بندر ہے بعض قبیلے اگر غلطی سے بندر کو مار دیں
رمانے کے طور پر ایک بکری یا بھیڑ قربان کرنی پڑے گی. اور سب سے پہلی ریڈھ کی
ی اپنے گلے میں لٹکاتا ہے نہیں تو اسکو کسی قسم کی بیماری پکڑ لے گی.

برازیل میں کچھ مختلف تقریبات میں بندر کا نقاب پہن کر مہبت نمائش ہوتے ہیں
ن میں بندر کو اصطبل میں رکھنا خوش قسمتی کی نشانی ہے کیونکہ وہ بیماریوں سے
نظر رکھتا ہے جاوا انڈونیشیا میں ایک جادوئی تقریب منائی جاتی ہے جس میں
دل دیگر امور کے یہ رسم بھی ہے کہ بندروں کے بادشاہ کے آگے چڑھاوا چڑھایا جاتا ہے
ر عورت کے ہاں اولاد ہو جائے.

بندر دنیا کے ہر علاقے میں سوائے انتہائی سرد علاقوں کے سب جگہ رہتے
ں پہاڑوں جنگلوں اور میدانوں اور یہاں تک کہ شہروں میں بھی پائے جاتے ہیں
ازیل کے جنگلوں میں بونے بندر پائے جاتے ہیں جن کی لمبائی چھ انچ ہے
بکہ بڑے سے بڑے بندر کتے (BULL DOG) کے برابر ہوتے ہیں حالانکہ
بندر کئی قسموں کے ہوتے ہیں البتہ ان کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ا۔ نئی دنیا
کے بندر جن میں مخصوص ہیں

ا۔ رات کے بندر۔ گلہری بندر۔ اون والے بندر، چیخنے والے بندر
مکڑی بندر، ان کے 36 دانت ہوتے ہیں

2۔ پرانی دنیا کے بندر جن میں مخصوص ہیں. جنوبی ایشیائی بندر، سفید
گالوں والا بندر، کانگو کا لمبی ناک والا بندر، میندرل بندر، برزا بندر
لنگور۔ ان کے 32 دانت ہوتے ہیں۔

زیادہ بندر کیڑے مکوڑے پرندوں کے انڈے، پھل بیج، بیری، درختوں کے پتے اور گھاس بھی کھاتے ہیں لیکن ایشیا، کا لنگور صرف پتے کھاتا ہے یہ درختوں پر چڑھنا جانتے ہیں زیادہ تر بندر دن میں اچھلتے کودتے رہتے ہیں جبکہ رات کا بندر رات کو بھی اچھلتا کودتا رہتا ہے۔ اسلیے اسکو الو بندر کہتے ہیں مکا کا بندر بہت اچھا تیراک ہوتا ہے باقی سب بندر پانی میں ڈوب جاتے ہیں۔

بندر کے اظہار کا اپنا طریقہ ہے نئی دنیا کا چیخا بندر اتنی زور سے چیختا ہے کہ اسکی چیخیں تین میل تک سنی جاسکتی ہیں۔ زیادہ تر بندروں کا سماجی تعلق ہوتا ہے یعنی وہ اکٹھے رہتے ہیں ایک ایک گروہ میں سو بندر بھی ہوتے ہیں بعض گروہ میں پانچ چھ سو بندروں سے زیادہ نہیں ہوتے وہ کوئی خاص جگہ مقرر نہیں کرتے بوڑھا بندر سربراہی کرتا ہے اور وہ گروہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتا رہتا ہے اور یہ منتقلی خوراک کے مہیا ہونے پر منحصر ہوتی ہے جب ایک جگہ خوراک کم ہو جاتی ہے تو پھر دوسری جانب جہاں خوراک زیادہ ہو منتقل ہو جاتی ہے۔

بندر بنیادی طور پر بزدل ہوتے ہیں اور جب خطرہ ہوتا ہے تو درختوں پر دبک کر چھپ جاتے ہیں لیکن بن مانس (BABOON) کا مختلف ردعمل ہوتا ہے اگر کوئی چیتا نوجوان بن مانس پر حملہ کرتا ہے تو ایک درجن اکٹھے ہو کر چیتے پر حملہ آور ہو جاتے ہیں اور اسکو چیر پھاڑ کر برابر کر دیتے ہیں۔

پرانی دنیا کی بندریا کو 149 دن سے 270 دن تک کا حمل ہوتا ہے اور نئی دنیا کی بندریا کو 139 دن کا حمل ہوتا ہے ایک بڑے بندر کو بندروں کی

ریوں کا سربراہ تسلیم کیا جاتا ہے، بڑے گروہ میں جہاں بہت سے بندر رہتے ہیں
کبھی وہ آپس میں کسی بندریا کے لیے لڑ جاتے ہیں اور بندریا تماشہ دیکھتی رہتی
جب تک کہ فیصلہ نہ ہو جائے۔

بندر ایک بدصورت جانور ہے مگر اس کے باوجود اس میں ملاحت و ذکاوت
جاتی ہے اور اس قدر زود فہم ہوتا ہے کہ بہت سے کام بہت جلد سیکھ لیتا ہے
ن کیا گیا ہے کہ ملک لوبہ نے خلیفہ متوکل کے پاس دو بندر بطور ہدیہ بھیجے تھے
میں ایک درزی کا دوسرا رنگ سازی کا کام جانتا تھا۔ خاص طور کے یمن کے
وں نے بندروں کو اپنے کام کاج کے لیے سدھا لیا ہے اور وہ ان کو مختلف قسم کے
م سکھا کر باقاعدہ وہ کام ان سے کراتے ہیں چنانچہ بہت سے قصاب و نقال جب
کسی ضرورت سے اپنی دکان چھوڑ کر جاتے تو بندر کو پاسبانی کے لیے بٹھا جاتے
ں اور بعض لوگ بندروں کو چوری کرنا سکھا دیتے ہیں چنانچہ ایسے بندر مستقل
ری کی فکر میں رہتے ہیں اور اکثر اِدھر اُدھر سے چیزیں چرا کر اپنے مالک کے پاس
لے جاتے ہیں۔

بندریا ایک بار میں کئی کئی بچے دیتی ہے بعض دفعہ ان کی تعداد دس اور
بارہ بچوں تک دیکھی گئی ہے (یہ امر تحقیق طلب ہے) بندر دیگر حیوانوں کی نسبت
انسان سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے چنانچہ یہ انسانوں کی طرح ہنستا ہے غصہ ہوتا ہے
بیٹھنا باتیں کرنا، ہاتھوں سے چیزیں لینا دینا، ہاتھوں پیروں کی انگلیوں کا جدا
جدا ہونا۔ یہ تعلیم بھی جلد قبول کرتا ہے۔ انسان سے جلد مایوس ہو جاتا ہے بوقتِ
ضرورت پچھلے دو پاؤں پر کھڑا ہونا، آنکھوں کی پلکوں کا ہونا، پانی میں گرنے

Marfat.com

ڈوب جانا، نر و مادہ کا جوڑا ہونا، مادہ پر غیرت آنا اور عورتوں کی طرح بچوں کو
میں لیے پھرنا۔

یزید بن معاویہ کے لیے ایک بندر کو گدھے کی سواری کرنا سکھایا گیا
وہ اس گدھے پر سوار ہو کر یزید بن معاویہ کے گھوڑے کے ساتھ ساتھ چلتا
رملہ شہر فلسطین میں ایک بندر کو دیکھا گیا جو زرگری کا کام کرتا تھا اور جب اس
دھونکنے کی ضرورت پڑتی تو وہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کو اشارہ کرتا جنا
اشارہ پا کر وہ آدمی بھٹی میں پھونک مارتا۔ بندر والا بندر اور بندریا کو
کام سکھاتا۔ بکرے کی سواری، بندریا سے شادی، ناراضگی منانا، اسکے بعد خوش
منانا، بھیک مانگنا، مختلف کرتب دکھانے وغیرہ

بندر کا شرعی حکم ہمارے نزدیک بندر کا گوشت حرام ہے لیکن
مالک اور ان کے جمہور اصحاب نے بندر کا گوشت حلال لکھا ہے اسکی خرید و فروخت
جائز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بندر کو درندہ بتایا ہے اور بندر کا گوشت
کھانے سے منع فرمایا ہے۔

## بندر کے طبی فوائد

جاحظ کے مطابق بندر کا گوشت کتے کے گوشت سے بھی برا ہوتا ہے
البتہ بندر کا گوشت جذام (LEPROSY) کے مریض کے لیے فائدہ مند ہے اگر
شخص کو بندر کا گرم گرم خون پلا دیا جائے تو وہ فوراً ہی گونگا ہو جائے گا بندر جب
کبھی کوئی زہر آلود کھانا دیکھ لیتا ہے تو چلانے لگتا ہے۔

Marfat.com

بندر کا گوشت بد مزہ اور بدبودار ہوتا ہے طبیعت میں حرص اور پیوست کرتا ہے اس کے خون کی مالش بال پیدا کرنے کے لیے فائدہ مند ہے اور یہ نسخہ مجرب ہے
س کا خون اور گوشت گرم گرم کھایا جائے تو انسان کو گونگا کر دیتا ہے۔

سائنسی تجربات میں (RHESUS) شمالی ہند کا بندر استعمال ہوتا ہے کوئی اور دوا ایسی نہیں ہے جس کا تجربہ بندر پر نہ کیا گیا ہو

مل بندر RHESUS) کے لفظ کا مخفف RH ہے

ہندو ایک جانب اسکو بھگوان کا اوتار سمجھتا ہے دوسری جانب کروڑوں
ار بندر کو برآمد کر کے کماتا ہے اپنے دیوتا کو نیچے میں بھی عار نہیں سمجھتا یہ اتنا متبرک
ے کہ صرف ہنومان اکیلے کیلئے بھی مندر بنایا جاتا ہے۔

بندر کے خصیوں TESTICLES سے کیپسول اور گولیاں بنائی جاتی
ں جو قوتِ مردمی کو بحال کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں کیپسول کا نام ہے
VIKINON اور گولیوں کا نام TESTOSTERON ہے لیکن
س قسم کی تمام دواؤں کے خطرناک دیگر اثرات ہیں دل کو شریان اور دماغ کو
ری طرح اثر انداز کرتی ہیں۔

Marfat.com

# سنور

قرآن مجید میں مختلف سورتوں میں اسکا ذکر کیا گیا ہے

"اللہ تعالیٰ نے تو تم پر صرف حرام کیا ہے مردار کو اور خون کو جو بہا
اور خنزیر کے گوشت کو اور ایسے جانور جو غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا
پھر بھی جو بھوک سے بے تاب ہو جائے اور طالب لذت نہ ہو تو اس
پر کوئی گناہ نہیں واقعی اللہ تعالیٰ بڑا غفور الرحیم ہے۔

گائے (البقرہ) 173

تم پر حرام کر دیا گیا مردار خون اور خنزیر کا گوشت ا
کہ غیر اللہ کے نامزد ہوا اور جو گلا گھٹنے سے مر جاوے اور جو کسی
سے مر جائے اور جو اونچے سے گر کر مر جاوے اور جو کسی ٹکر سے
کوئی درندہ کھانے لگے لیکن جسکو ذبح کر ڈالو اور جو جانور پرستش
پر ذبح کیا جاوے۔ خوراک (مائدہ)

کہو کیا میں ان لوگوں کی نشان دہی کروں جن کا انجام خدا کے
فاسقوں کے انجام سے بدتر ہے وہ جن پر خدا نے لعنت کی جن پر اس کا
غضب ٹوٹا جن میں سے بندر اور سور بنائے گئے جنہوں نے طاغوت کی
بندگی کی ان کا درجہ اور بھی برا ہے اور وہ صحیح راستہ سے بہت
بھٹکے ہوئے ہیں۔ خوراک (مائدہ)

اے محمدؐ ان سے کہو کہ جو وحی میرے پاس آئی ہے اس میں

Marfat.com

کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو کسی کھانے والے پر حرام ہو سوائے
ہ کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون یا سور کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک
فسق ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور نام پر ذبح کیا گیا ہو۔۔

مویشی (انعام) ۱۴۵

اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا ہے وہ ہے مردار خون اور سور کا
ت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ البتہ بھوک
بور ہو کر اگر ان چیزوں کو کھالے بغیر اسکے کہ وہ قانون الٰہی کی
اف ورزی کا خواہشمند ہو یا حد ضرورت سے تجاوز کا مرتکب ہو
ینا اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

شہد کی مکھی (نحل) ۶۵

اللہ پاک نے سور خون مردار اور وہ جانور جو اللہ کے لیے نہ ہوں
ظ کی تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ چار جگہ ارشاد فرمایا ہے متعدد بار یاد دہانی

وجوہات۔

۱۔ ان چیزوں کی ناپاکی و گندگی مسلّم ہے
2۔ ان چیزوں کا انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہونا۔
3۔ انسانی فطرت کی تلون مزاجی اور اسکی عادتیں
4۔ ان کے معاشرہ اور اجتماعی زندگی پر مضر اثرات
5۔ اجتماعی نفسیات پر بے غیرتی اور گھٹیا پن کے اثرات
6۔ کچھ ایسے امور جہاں تک انسانی عقل اور سائنس نہیں پہنچ سکی ہے۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادی فرماتے ہیں

قرآن پاک میں خنازیر کا لفظ ایک ہی جگہ آیا ہے کسی مغضوبہ کے سلسلہ میں ارشاد ہوا ہے کہ ہم نے ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا

خنزیر کا لفظ سورۃ البقرہ۔ سورۃ المائدہ، سورۃ الانعام سے النحل۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر چار موقعوں پہ آیا ہے۔ سور ایک معروف گندہ جانور ہے چاروں مرتبہ حرمت کے سلسلہ میں پہلی بار یہ "اللہ نے تمہارے اوپر مردار اور خون اور گوشت خنزیر حرام کیا" دوسری بار بھی خفیف لفظی تفسیر کے ساتھ یہی کہ تمہارے اوپر حرام کیا ہیں مردار اور خون اور گوشت خنزیر" تیسرے موقع پر بھی اسی حرمت ہی کے سلسلے میں ارشاد ہوا ہے کہ "کھانے کی چیزوں میں حرام تو بس یہی کی گئی مردار ہو بہایا ہوا خون ہو، گوشت خنزیر ہو کہ وہ بالکل گندہ ہے" چوتھے موقع پر بھی ارشاد ہوا ہے کہ "اللہ نے تمہارے اوپر مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے"

گو حرمت کا اعلان چار چار مرتبہ صراحت کے ساتھ اور ایک مرتبہ اس اضافے کے ساتھ کہ (لانہ نجس) وہ تمام تر گندہ ہے یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اسلام کی نظر میں یہ جانور گندگی مجسم ہے اسکی گندگی یہودیت اور مسیحیت میں بھی مسلم ہے چنانچہ توریت میں اس قسم کی صراحتیں موجود ہیں اور سور کہ کھر اس کا دو حصہ ہوتا ہے اور اس کا پاؤں چرا ہے پر وہ جگالی نہیں کرتا وہ بھی تمہارے لیے ناپاک ہے تم ان کے گوشت میں سے کچھ کھاؤ

Marfat.com

ن کی لاشوں کو نہ چھوئیو کہ یہ تمہارے لیے ناپاک ہے" اور یسعیاہ
یں پیمبر کی زبان سے "سرکش" اور مغضوب قوم کا ذکر کر کے اسکی یہ
ت بتائی ہے "وہ سوروں کا گوشت کھاتی تھی"۔ اسی طرح امثالِ
مانی میں سور کا نام جس سیاق میں آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
نر کے موقع پر یہ نام ضرب المثل تھا۔ "شکیل عورت جو بے امتیاز ہو
یی ہے جیسے سونے کی نتھ سور کی نتھنی میں"۔ اور جیوش انسائیکلوپیڈیا
تالمود کے حوالوں سے ذکر ہے۔ اور یہ جانور گندگی کا مجسم خیال کیا
یا ہے۔ انجیل میں تین سوروں کا ذکر اس حیثیت سے ہے کہ حضرت مسیح نے
روحیں شیاطین انہیں کے قالب میں داخل کی ہیں متی ۸ : ۳۲۔ مرقس ۵ : ۱۳
قا ۸ : ۳۳۔ اور انجیل ہی میں حضرت مسیح نے بے دینوں کو تشبیہ سوروں
سے دی ہے۔

"پاک چیز یں کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔
ایسا نہ ہو وہ انہیں اپنے پاؤں کے نیچے روندیں اور پلٹ کر تمہیں پھاڑیں"۔

قدیم قوموں میں مصری اور فنیقی بھی سور کو ایسا ہی نجس سمجھتے تھے۔ اور
فلسطین کے مسیحی بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں (ہیسٹنگز کی ڈکشنری آف دی بائبل
میں خود انگریزی زبان میں اس کے لیے جو جملے ہوئے الفاظ ہیں وہ سب
مجالاً تحقیر کے لیے استعمال ہوتے ہیں یہ جانور حتیٰ بدشکل ہوتا ہے ہر ایک کو
نفر ہے۔ نجاستوں پر بسر کرتا ہے اور اس کا گوشت مضر صحت و مورث امراض
ہے مگر باوجود اس کے فرنگیوں کی میز پر بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے اور
ڈبوں میں بند ہو کر دنیا کے مختلف حصوں میں خوب بکتا ہے۔

Marfat.com

# سور کی قربانی اور لوگوں کی گمراہی

بحرالکاہل کے جزائر اور افریقہ میں قربانی کا سب سے پسندیدہ جا
سور ہے اس کا گوشت یہودیوں مسلمانوں اور افریقہ کے بنٹو قب
(BANTUS) کے مردوں کے لیے حرام سمجھا جاتا ہے۔ یورپ میں یہ اناج
خوش قسمتی کی نشانی سمجھا جاتا ہے DEMETER دیوتا کے عقیدتمند و
گروہ خنزیر کو اناج کی پیداوار کے لیے خوش قسمتی کی نشانی سمجھکر اس کا
کرتے تھے اسی طرح ATTIS اور ADONIS کے عقیدتمند بھی اسی
اسکو قابل احترام سمجھتے تھے۔ OSIRIS دیوتا کی پرستش کرنے والے بھی
قسم کا عقیدہ رکھتے تھے۔ قدیم مصر میں سور کو حرام سمجھا جاتا تھا اور سو
کے احاطہ میں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ البتہ سال میں ایک مرتبہ OSIRIS دیوتا
کے لیے قربانی کی جاتی تھی۔ ہرانی لوگ سور کے گوشت کو حرام سمجھتے تھے لیکن سال
میں ایک مرتبہ کھاتے تھے یہودی اسکو حرام سمجھتے ہیں لیکن خفیہ طور پر
ایک مذہبی رسم میں کھاتے ہیں۔

جزیرہ کریٹ (CRETE) یونان میں سور کی پرستش ہوتی تھی
اسکاٹ لینڈ، آئرلینڈ، ویلز عوامی کہانیوں میں سور بچوں کے لیے ایک
بھوت کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ عقیدہ ہے کہ وہ دوبارہ کسی شکل میں ظاہر
ہو جاتا ہے۔

مالاگاسی اور پولینشیا (آسٹریلیا کے شمال مشرق کے جزائر) میں سور کو حرام سمجھا جاتا ہے۔ یورپی روایتی عقائد میں سور کو ایک اوقات میں شکار کرنا چاہیئے لز (WALES) (برطانیہ کا ایک علاقہ) میں ایک کہانی ہے جس میں سور کے ڈ اجداد ہوتے تھے اور چاند گرہن کے موقع پر لوگ سور کی آواز کی نقالی تے تھے۔ جرمنی کے قصبوں میں سور کو خوش قسمت سمجھا جاتا ہے اور ایک اقہ OESEL میں خوش قسمتی کا شگون سمجھا جاتا ہے۔ لیکن بعض جگہ بادی طور پر سور نحوست کا نشان ہے جرمنی کی دیومالائی کہانیوں میں ور کو طوفانوں سے منسلک کیا جاتا ہے اور کھیت کٹائی کے موقع پر خیزی کا جانور سمجھا جاتا ہے۔

انڈونیشیا کے جزیرے سیلی بیز (CELEBES) کے قدیم باشندوں اعقیدہ ہے کہ سور نے کرۂ زمین کو اٹھا رکھا ہے اور جب وہ کسی درخت کا سہارا لیتا ہے تو زلزلہ آجاتا ہے۔ ہندوستان میں سور کی قربانی کی جاتی ہے ناکہ ہیضہ کی دیوی کو دوسری بیماریوں کے بھوتوں کو اور کچھ مردہ لوگوں کی روحوں کو زندہ لوگوں کو تنگ کرنے سے روکا جاسکے۔ آتش پرستوں کا یہ خیال ہے کہ ان کے دیوتا VERETHRAGHNA نے جنگلی سور کا روپ دھار لیا ہے۔

## عام معلومات

انگریزی میں سور کے لیے مختلف نام ہیں۔ یورپ میں پالتو سور کو PIG کہتے ہیں لیکن امریکہ میں اسی کو HOG کہتے ہیں اور چھوٹے پالتو سور کو PIG

Marfat.com

کہتے ہیں اس کا تعلق اسی خاندان سے جس کا مولیشی ہرن اور جنگلی سور
یورپ میں آثار قدیمہ میں سور کی ایسی باقیات نکلی
جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسکا وجود 38 ملین سال پہلے بھی تھا
مختلف اقسام بمع جسامت اور وزن مندرجہ ذیل ہیں

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ | افریقی جنگلی سور | 20 انچ جسامت | وزن 27 کلو |
| 2۔ | گھریلو سور | | |
| 3۔ | یورپی ایشیائی جنگلی سور | | |
| 4۔ | داڑھی والا سور | | |
| | جنوبی مشرقی ایشیا سماترا، بورنیو | | |
| 5۔ | جاوائی (انڈونیشیا) سور | | |
| 6 | بونا سور۔ آسام۔ سکم بھوٹان۔ نیپال۔ | 1,20 انچ | 27, کلوگرام |
| 7۔ | مسوں والا (WART HOG) افریقہ | | |
| 8۔ | دیوہیکل جنگلی سور افریقہ | 6.5 " | 270 " |
| 9 | BABIRUSA سور انڈونیشیا | | |

یہ عموماً جنگل کے رہنے والے ہوتے ہیں یہ سبزیاں اور چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے چڑیاں اور مردار جانور سب ہی چیزیں کھاتے ہیں گھریلو سور بہت ہوشیار ہوتے ہیں اور وہ کتے کی طرح چھوٹے چھوٹے کھیل کھیلتے ہیں اور وہ زیر زمین چیزوں کے متعلق بھی بتاتے ہیں اور ان کو تلاش

Marfat.com

دیتے ہیں زیرزمین دیمک اور فنگس (FUNGUS) کا پتہ لگالیتا ہے یہ شکاریوں کو بھی چھپے ہوئے اور زیرزمین شکار کا پتہ بتاتا ہے۔

جنگل میں رہنے والے سردیوں کے آخر موسم میں جفتی کرتے ہیں موسم بہار میں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ جنگلی سور نی سال میں ایک دفعہ بچے دیتی ہے۔ جبکہ گھریلو سال میں دو دفعہ بچے دیتی ہے اوسطاً چار سے آٹھ بچے جنگلی سور نی دیتی ہے جبکہ گھریلو سور نی چھ سے لیکر چودہ تک بچے دیتی ہے۔ سور نی کے چھ سے لیکر آٹھ جوڑے تھن کے ہوتے ہیں، بچوں کی تین ماہ تک نگہداشت کی جاتی ہے لیکن بچے اپنی ماں کے ساتھ ایک سال تک رہتے ہیں۔ مادہ چار پانچ ماہ میں بالغ ہوجاتی ہے لیکن گھریلو آٹھ ماہ سے پہلے بچے نہیں دیتی۔ نر بچے نو ماہ میں جنسی طور پر بالغ ہوجاتے ہیں لیکن پالتو ایک سال تک بالغ نہیں ہوتے وہ پانچ سال کے بعد جفتی کے لائق ہوتے ہیں۔ سور کی زندگی کی مدت ۱۰ سال اوسطاً ہوتی ہے لیکن گھریلو سور 27 سال تک بھی زندہ رہتا ہے۔

یورپی ایشیائی جنگلی سور کو تقریباً 8000 سال سے پالتو بنایا گیا مشرق وسطیٰ اور تھائی لینڈ میں عرصہ دراز سے اسکو پالتو بنانے کا سلسلہ جاری ہے امریکہ میں سور نہیں ہوتا تھا۔ پہلی دفعہ کولمبس 1493ء میں اور دوبارہ 1539ء میں ہرنین ڈوڈی سوٹو HERNAN de SOTO امریکہ لیکر گیا ان دونوں کے ریوڑوں نے پھیلنا شروع کیا اسکے یہ برابر درآمد ہوتا رہا امریکہ میں شکاگو اور سینٹ لوئی مشہور اس کے گوشت کے مرکز ہیں۔ اس کے

Marfat.com

جسم کا ہر حصہ تجارتی اہمیت کا ہے گوشت کھال سے چمڑا بنایا جاتا ہے اور
کے بال برش میں استعمال ہوتے ہیں اسکی اوجڑی سے بھی کھانا بنایا جاتا ہے
اسکی آنتیں گوشت کو پیک کرنے کے لیئے استعمال ہوتی ہیں. اسکی چربی سے گھی
(LARD) بنایا جاتا ہے اس کے خون سے Blood pudding بنا
جاتا ہے اور اس کے پیروں سے ایک نفیس چیز تیار کی جاتی ہے. امریکہ
مشہور نسلیں یہ آٹھ ہیں.

ERKSHIRE , CHESTER WHITE , DUROC
OMSHIRE , POLAND CHINA , SPOTTED
WINE , YORKSHIRE , AERICAN LANDRACE

جنگلی سور کی سونگھنے کی اہلیت بہت اعلیٰ ہے وہ اپنی ناک یا تھوتھنی
ذریعہ بڑے بڑے کام کرتا ہے مثلاً۔

ا۔ بڑے بڑے پہاڑ کے پتھر اپنی تھوتھنی کے ذریعہ اٹھاتا ہے.
2۔ لکڑی کے بڑے بڑے کھمبوں کو دھکے دیکر ہٹا دیتا ہے
3۔ زمین کھودتا ہے اپنا کھانا تلاش کرنے کے لیے.

یہ بڑا خطرناک حملہ کرتا ہے اور اگر کوئی شکاری کتا اسکی زد پر آجائے
سیکنڈوں میں اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے یہ کھیتوں کو بہت نقصان
پہنچاتا ہے پنجاب کے سرحدی علاقوں کے کھیتوں میں یہ ہندوستان سے
آجاتا ہے اور بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ چوکیداری نظام کے ذریعے جنگلی
سوروں کو مار دیا جاتا ہے جنگلی سور کی عمر 25 سے 30 سال تک ہوتی ہے

ان میں زمانہ قدیم میں خنجر سے سور کا شکار کیا جاتا تھا۔ دو پالتو سور
ں جنگلی سور کی عادتیں اختیار کر چکی ہیں۔ استراجیبی پیٹھ والا سور
بی مشرقی امریکہ میں پایا جاتا ہے اور غوطہ لگانے والا سور فلوریڈا
یا جاتا ہے ان ہی پالتو نسل کے جانوروں میں سے جو جنگلی ہو گئے ہیں

# سُور کے طبی فوائد و نقصانات

اہل طب کے مطابق سور کا گوشت کاذالقہ نمکین رنگ سرخ اور
ں اور عقل کے لیے مضر ہے شراب اور شکر کا استعمال کر کے اس کو
ح بنایا جا سکتا ہے حرام ہے۔ سدے کھولتا ہے بدن کو فربہ کرتا
خلط غلیظ پیدا کرتا ہے اور مفسد عقل و حواس ہے فیل پا اور گٹھیا
کرتا ہے اسکی چربی مومیائی اور نمک کے ساتھ بہرے پن کو کھولتی ہے
کا خون جمیع امراض میں مانند خون انسان کے ہے اسکی چربی کا طلاء مناسب
یات کے ساتھ محلل اورام ہے اس کا سنگدانہ مقوی معدہ ہے۔

اہل ہومیو پیتھک کے مطابق ایک PEPSINUM پیپ سینم سور
معدہ کے زہر سے تیار کی جاتی ہے کہا جاتا ہے کہ پیپ سین سے معدہ کے اندر
الشیار فوراً ہضم ہو جاتی ہے مگر آزمائش سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اس کا اثر
رف معدہ کے اندر غذا پر ہوتا ہے بلکہ معدہ کے غدود مائیہ پر بھی بذات
زور ہوتا ہے طاقت x 3 ونمبر x 6 تک کہا جاتا ہے کہ پرانے بدہضمی کے
یضوں کے لیے x 1 گرین کھانے کے فوراً اس کے بعد دینے سے بدہضمی کی شکایت
ائع ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

# سُور کے گوشت کے خطرات

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر پابندی تم پر ہے تو یہ مردار نہ کھاؤ
سور کے گوشت سے پرہیز کرو۔ یا کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ
کسی چیز کا نام لیا گیا ہو ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو تو کوئی چیز
بغیر اسکے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو۔ یا ضرورت کی حد سے تجا
تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے روزمر
میں سور سے دور رہنے کی وجہ یہی کافی ہے کہ یہ جانور بے حد غلیظ
ہوتے ہیں اور ان میں مشہور قسم کے نقصان دہ طفیلی جراثیموں کی تھیلی
ہے مشہور جرمن میڈیکل سائنسدان ہنیز یا ئزک ریکوگ نے سو
گوشت میں ایک عجیب قسم کی زہریلی پروٹین سٹوکن کی نشاندہی
جس سے کئی قسم کی الرجی والی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ زہر اس قسم
الرجی والی بیماریوں مثلاً ایگزیما اور دمہ کے دورے کا باعث بنتی ہے
اگر سٹوکن کی مقدار یا خوراک کم ہو تو بھی اس سے تھکاوٹ اور
کے درد کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ جانوروں پر تجربات کے سلسلے
اثر ہمیشہ نظر آجاتا ہے اس جانور کے رطوبت چھوڑنے والے غد
کے نظام میں تیزی سے ہونے والی فرسودگی سے ایسی خصوصیات پید
ہیں جو اس وجہ سے ہے کہ یہ جانور نقصان دہ بکٹیریا سے بھری خ
متواتر بغیر وقفہ کے کھاتا رہتا ہے۔ خنزیر کے گوشت میں

Marfat.com

لیپولائنزک چیرائڈ کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس میں گندھک
یرت سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے جوڑوں کی بہت سی بیماریاں
ہو جاتی ہیں۔

ایک اور پریشان کن بیماری جو سور کے گوشت سے پیدا ہوتی ہے
کوشیپ وائرس کہتے ہیں یہ وائرس انسانی پھیپھڑوں کو نقصان پہنچاتی
ے۔ اس لیے خود سور کے پھیپھڑوں میں بھی زیادہ مقدار میں ہوتی ہے
ور کا گوشت خون میں چربی والے اعضاء کا تناسب کا ضرورت سے زیادہ
قدار میں اضافہ کرتا ہے ایک مہلک بیماری جو سور کا گوشت کھانے
لوں کو لاحق ہوتی ہے یہ چیونے یا کیڑوں والی بیماری ہوتی ہے جسے
TRICHINA) کہتے ہیں۔ ٹرائی کینا دماغ میں صرف نقصان دہ گلٹی
تھیلی ہی نہیں بناتی بلکہ چونکہ سور سے پھیلائی گئی یہ دبا خون میں رکاوٹ
امنجمند کرنے کا عمل پیدا کرتی ہے اسلئے اس سے ٹائیفائیڈ جیسا مرض
بھی ہوتا ہے۔ سور کا گوشت جسم کے پٹھوں میں مرکوز ہو کر پٹھوں کی خطرناک
بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔ سور سے متعلق مخصوص" چوڑے خنزیری کیڑے"
والی ایک بیماری ہوتی ہے۔ بہت سے یورپی ممالک میں سور کے پھیپھڑوں
کا کھانا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ انسانی صحت کو سب سے زیادہ
نقصان اس بیماری سے ہوتا ہے جس میں اس جانور کے گردوں کی سخت
چربی کے ذریعے آنتوں میں خاص قسم کے طفیلی کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اس
سلسلے میں عام قسم کے گوشت کی چیزوں میں چربی کا مرکوز ہو جانا درج ذیل

Marfat.com

پیش کیا جا رہا ہے۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ بچھڑے کا گوشت | ۱۵ فیصد |
| 2۔ بھیڑ کا گوشت | 20، فیصد |
| 3۔ بھیڑ کے بچے کا گوشت | 23 فیصد |
| 4۔ سور کا گوشت | 35 فیصد |

خوراک میں چربی کا زیادہ مقدار میں ہونا دل کی شریانوں کی بیماری سے بڑا سبب ہے خون میں چربی کی مقدار کا ضرورت سے زیادہ ہونا سے قبل بڑھاپے، ضعف، فالج اور دل کے دورے کی بلاشبہ ایک وجہ ہے۔

سور کے گوشت کے مسلسل استعمال سے مختلف الرجی قسم کی بیماریاں اور پٹھوں کی سوجن کی بیماری بھی پیدا ہو جاتی ہے چونکہ خنزیر ایک ایسا جانور ہے جو بہت سی بیماریوں کا شکار رہتا ہے اس لیے یہ ناممکن ہے کہ گوشت کو کھانے اور ہضم کے ذریعے نقصان دہ سفید چربی والی البومن جنہیں انٹی بوڈی ANTI BODIES کہتے ہیں بھی انسانی جسم کے اندر داخل نہ ہو جائے

اس آیت کے ذریعے ایک اور اہم سبق ملتا ہے کہ سور کے گوشت کو خون اور مردار گوشت کے ساتھ ساتھ ہی حرام قرار دیا گیا ہے یہاں اس کی مثال اسطرح ہے کہ نقصان دہ اور جانوروں سے پیدا ہونے والے ہر (ٹاکسن) اس نکمے گوشت یعنی جگر یا دل کے گوشت میں ایک ساتھ

Marfat.com

جاتے ہیں ۔اس قدر نقصان دہ اجزا سور کا گوشت مہیا کرتا ہے ہماری
جہ لبطور خاص خون میں پائی جانے والی رطوبت (سیرم) کے البوم کا سور
ے ملغی نظام سے پیدا ہونے والی البو فنز کی طرف مبذول کرائی جارہی ہے
ی لیے اس آیت میں سور کے گوشت کو مردار گوشت سے اسی لیے ملایا
یا ہے کہ ان دونوں میں جراثیم سے آلودہ گندگی پائی جاتی ہے اور خون
ے اسلیے ملایا گیا ہے کہ ان دونوں میں البومن نقصان دہ رطوبت
یرم) پائی جاتی ہے۔ بہت سے مسلمان دانشوروں نے دعوای کیا ہے
نہ صرف سور ایک ایسا جانور ہے جس میں اپنی مادہ کے سلسلے میں کسی قسم
کے حسد یا غیرت کا جذبہ نہیں پایا جاتا اور اس لیے وہ اس کے لیے (مادہ
کے لیے) لڑائی بھی نہیں کرتا۔

اخلاق رذیلہ کے لیے سور یا بھیڑیا کی مثال دینے میں یہ خاص نکتہ مضمر
ہے کہ یہی وہ دونوں جانور ہیں جو عام اخلاق رذیلہ کے بدترین مظہر ہیں۔
اخلاق رذیلہ عموماً دو قسم کے ہوتے ہیں

۱۔ قوت غضبی سے متعلق مثلاً غرور۔ غصہ، حسد

۲۔ قوت شہوانی سے متعلق مثلاً حرص، بخل، خیانت

قوت غضبیہ کے خاص مظہر درندے ہیں مثلاً شیر، ریچھ، چیتا،
تیندوا۔ بھیڑیا۔ ان سب میں بھیڑیا درندہ پن کے اوصاف کا بدترین مظہر ہے
بے شک شیر نہایت شہزور اور شجاع جانور ہے تاہم کسی نہ کسی حد تک مروت
حیا کے آثار پائے جاتے ہیں مگر بھیڑیا خونخواری اور بے باکی میں سب سے بڑھکر ہے

Marfat.com

رذائل قوت شہویہ کے خاص مظاہر چرندے ہیں۔ مثلاً بیل گ
اونٹ، گدھا اور سور ہیں مگران سب میں سے ہوسِ جماع اور شہو
کی زیادتی میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ وہ شکم پوری کی حرص میں نجاس
تک چٹ کرجاتا ہے۔ اور شہوت فرج میں بھی حد سے زیادہ بے حیا
شریعت نے غالباً اسی لیے اس کو نجس العین اور گوشت کو حرام کیا
کیونکہ یہ مسلّمہ طبی مسئلہ ہے کہ ہر حیوان کے گوشت میں اسکے مادی فائد
یا نقصان کے علاوہ اسکی طبعی صفات بے حیائی، بے غیرتی کا خاص
ضرور ہوتا ہے چنانچہ مشاہدہ میں آیا ہے کہ جو اقوام خنزیر خور ہیں
میں دوسری قوموں کے مقابلہ میں بے حیائی اور زنا کاری عام معمول ہے

خنزیر درندہ اور چوپایہ دونوں میں مشترک ہے یعنی اس کا شمار
مواشی میں بھی ہے اور درندوں میں بھی، مواشی میں اس کا شمار اس وجہ
ہے کہ مواشی کی طرح اس کے پیروں میں کھریاں ہیں اور گھاس بھی کھاتا ہے
اور درندگی کی اس میں یہ صفت ہے کہ درندوں کی طرح اس کے منہ میں
دو دانت ہیں جن سے وہ چیرتا پھاڑتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ دانت اور دم والے جانوروں میں کوئی جانور ایسا زبر
نہیں جس کے دانتوں میں اس قدر قوت ہو جتنی کہ خنزیر کے دانتوں میں
ہوتی ہے یہ اپنے اگلے دانتوں سے شمشیر اور نیزہ باز کو بھی مار گرا
اور اس کے دانت بدن کے جس حصہ پر بھی پڑ جاتے ہیں وہاں کی ہڈیاں
پٹھے سب کاٹ دیتے ہیں، خنزیر سانپ کو دیکھتے ہی کھا لیتا ہے اور

ں کا زہر اس کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچاتا۔ اور یہ لومڑی سے زیادہ
الباز ہوتا ہے اور اگر خنزیر کو کئی دن بھوکا رکھا جائے اور پھر کھانے
دیا جائے تو یہ دو دن میں ہی فربہ ہو جاتا ہے۔ جب کبھی خنزیر بیمار
جاتا ہے تو یہ سرطان (کیکڑا) کو پکڑ کر کھا لیتا ہے جس سے اس کا مرض
در ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی
ن کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریم علیہ السلام عادل
کمران بنکر نازل ہونگے وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے
ر خنزیر کو ساقط کریں گے۔

نبی کریم ؐ نے فرمایا۔ کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم
راس کے غیر اہل میں رکھنے والا خنزیروں کو جواہرات، موتی اور سونا پہنانے
الے کے مانند ہے۔

خنزیر نجس العین ہے اور اس کا کھانا حرام ہے۔ اس کی خرید و
فروخت بھی جائز نہیں ہے۔

## خنزیر کے طبّی فوائد :

خنزیر کی کلیجی کو سکھا کر کسی چیز میں ملا کر صاحب تو لنج یا فالج کو
پلا دی جائے تو فوراً آرام ہو گا۔

اور اگر کسی شخص کے ناک کے دونوں نتھنے بند ہو گئے ہوں تو اسکے

پتے کے تین تین قطرے دونوں نتھنوں میں ٹپکا دیئے جائیں تو فوراً کھ جائیں گے۔ خنزیر کی ہڈی کو جلانے کے بعد پیس کر کسی بواسیر کے مریض پلا دینے سے بواسیر کی شکایت دور ہو جاتی ہے

اگر ہڈی کی راکھ کو کسی کے ناسور میں بھر دیا جائے تو ناسور بہت جلد اچھا ہو جائے گا؛ اگر اس کے پتے کو سکھا کر بواسیر کی جگہ پر رکھ دیا تو بواسیر کو بالکل ختم کر دے گا۔

٭

# گدھا

قرآن پاک میں پانچ مقامات پر مذکور ہے۔

یا تم کو (اسطرح کا قصہ بھی معلوم ہے) جیسے ایک شخص تھا ایک بستی پر
یسی حالت میں اس کا گذر ہوا کہنے لگا۔ معلوم نہیں۔ اللہ اس بستی کے مردوں کو
س طرح قیامت کے دن زندہ کریگا۔ پس اللہ نے اس شخص کو سو برس تک مردہ رکھا
ور پھر اسکو زندہ کر اٹھایا اور پھر پوچھا کہ تو کتنے دن اس حالت میں رہا اس شخص
نے جواب دیا کہ ایک دن رہا ہونگا۔ یا ایک دن سے بھی کم اللہ نے فرمایا۔
کہ نہیں بلکہ تو (اس حالت میں) سو برس رہا ہے تو اپنے کھانے پینے کی چیزیں
دیکھ کہ ذرا بھی نہیں سڑی گلی۔ اور دوسرے اپنے گدھے کی طرف نظر کر تاکہ
تجھکو ہم (اپنی قدرت کی) ایک نظیر بنا دیں۔ اور اس گدھے کی ہڈیوں کی
طرف نظر کر کہ ہم ان کو کس ترکیب سے (اکٹھا) کیے دیتے ہیں پھر ان پر گوشت
چڑھا دیتے ہیں پھر جب یہ سب کیفیت اس پر واضح ہو گئی تو بے اختیار کہہ
اٹھا کہ میں دل سے یقین رکھتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

(گائے 259)

سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔

(لقمان 19)

جن لوگوں کو توریت کا حامل بنایا گیا تھا۔ مگر انہوں نے اس کا بار نہ

Marfat.com

اٹھایا۔ان کی مثال گدھے کی سی ہے۔جس پر کتابیں لدی ہوئی ہیں۔ اس سے زیا
بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔ ایسے ظالموں کو ا
ہدایت نہیں دیتا۔ (جمعہ ۵)

یعنی جس طرح گدھے پر کتابیں لدی ہوں اور وہ نہیں جانتا کہ اسکے
پر کیا ہے اسی طرح یہ توریت کو اپنے اوپر لادے ہوئے ہے اور نہیں
جانتے کہ یہ کتاب کس لیے اور ان سے کیا چاہتی ہے اور وہ یہ بھی نہیں جا
کہ توریت کی پیشین گوئی کے مطابق اللہ کا آخری نبی بھیجا جا چکا ہے اور
اسی ہستی کا اتباع کرنا ہے۔

آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اس نصیحت سے منہ موڑ رہے
گویا یہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے بھاگ پڑے ہیں (المدثر ۵۱-۴۹)

یہ ایک عربی محاورہ ہے جنگلی گدھوں کا یہ خاصا ہوتا ہے کہ خطرہ
پاتے ہی وہ اس قدر بدحواس ہو کر بھاگتے ہیں کہ دوسرے جانور اس طرح
نہیں بھاگتے۔ اہل عرب بدحواس ہو کر بھاگنے والوں کو جنگلی گدھوں سے تشبیہ
دیتے ہیں جو شیر کی بو یا شکاریوں کی آہٹ پاتے ہی بھاگ پڑے ہوں۔

اللہ نے تمہارے لیے گھوڑے خچر اور گدھے پیدا کیے ہیں (النحل
تاکہ ان پر سوار ہو اور وہ تمہاری زندگی کے لیے رونق بنیں۔

ایک گدھا گزرا اس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا
اللہ اس شخص پر لعنت کرے جس نے داغ لگایا۔ (مسلم)

عرب شام عراق فلسطین وغیرہ میں گدھے کی سواری معزز سمجھی جاتی ہے

حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ : حضرت عزیزؑ کا اس پر سوار ہونا
ابت ہے ہی یہ بزرگ اپنے ملک کے رواج کے مطابق گدھے پر سواری کرتے تھے
توریت اور انجیل میں گدھے کا ذکر کثرت سے آیا ہے سواری کے
لہ میں اور بار برداری کے سلسلہ میں بھی۔ حضرت موسیٰؑ نے جب اہل وعیال
یت مدین سے مصر کا سفر کیا تو سواری میں گدھا تھا
تب موسیٰؑ نے اپنی جورو اور بیٹیوں کو لیا اور انہیں ایک گدھے
ٹھایا اور پھر مصر میں آیا۔ (خروج 4/20)
حضور پاکؐ اور صحابہ کرام رضؓ بھی گدھے پر سواری کرتے رہے ہیں۔
علاوہ ازیں پاکستان میں خصوصی طور پر کراچی میں بہت اعلیٰ قسم کے
دھے بار برداری کے لیے استعمال کیئے جاتے ہیں اور گدھے سے زیادہ سے
یادہ کام لینے کے لیے گدھے گاڑی کے ساتھ ایک خالی گدھے کو بھی منسلک
رلیتے ہیں خالی گدھے کو تیز چلتے دیکھ کر بوجھ اٹھانے والا یا کھینچنے والا
دھا بھی تیز چلنے لگتا ہے۔ مزدور پیشہ لوگ دھوبی اور کمہار گدھے
گاڑی میں بمع خواتین اور بچے تفریحی مقامات اور میلوں میں شریک ہوتے
ہیں کبھی کبھی گھوڑ دوڑ کی طرح کھوتا دوڑ بھی ہوتی ہے جس کے منصفین
کاروں میں بیٹھ کر ساتھ ساتھ چلتے ہیں فیصلے کرتے، انعامات تقسیم ہوتے
ہیں اور جیتنے والے جشن مناتے ہیں۔

## گدھوں کی پرستش

اہلِ روما کا خیال تھا کہ یہودی گدھے کی پرستش کرتے تھے یہ قدیم

Marfat.com

زمانے کی بات تھی۔ لیکن آجکل بھی یونان میں کچھ لوگ گدھے کے سر کی پرستش کرتے ہیں اور ان کے متعلق خیال ہے کہ وہ یہودی تھے۔ جرمنی میں FRICKHAUSEN کے گاؤں میں کسانوں نے ایک لکڑی کا گدھا ہوا ہے جو اس گاؤں کا دیوتا سمجھا جاتا ہے۔ سلیشیا (Silesia) انگوروں کے باغات کی تباہی کی وجہ یہ سمجھی جاتی ہے کہ یہاں کے قدیم باشندوں سردار کے گدھے کو کاٹ کے کھا لیا تھا۔ یورپ کے ہی اور علاقے کے باشندے گدھے کو پہاڑی پر سے پھینک دیتے ہیں تاکہ وہ انکی نمائندگی کر سکے۔

آرمینیا میں ایک ایسے بزرگ کی قبر پر ایک گدھے کو قربان کیا جاتا ہے جس کے خلاف کسی کا کوئی دعوٰی ہو ورنہ اسکی روح گدھے میں حلول کر دی جائے یورپ کے اکثر شہروں میں سالانہ میلے کے موقع پر مٹی کے گدھے فروخت کیے جاتے ہیں مولدیویا۔ اٹلی اور پرتگال میں کھیتوں اور باغات کو بری نظر سے بچانے کے لیے گدھے کا سر کھیتوں میں لٹکا دیا جاتا ہے

وسطی زمانہ کے گدھے کا تہوار عیسائی ہونے کے بعد بھی منایا جاتا ہے اور کلیسا بھی اس پر اعتراض نہیں کرتا۔ اسی طرح سے بعض تہواروں، اور تقریبات میں گدھے کا نقاب پہننے کا رواج بھی موجود ہے اس تہوار کو فیسٹا اسینی، جرمنی اور یورپ اکثر علاقوں میں منایا جاتا ہے جو گدھے کے تہوار نام سے موسوم ہے فرانس میں اسکو (Fete des ones) اور اسپین کی میں (Festa asinari) وسطی یورپ کے شہر (Augsburg) سولہویں صدی ایک لکڑی کے گدھے کو کھینچا جاتا تھا کھجور یا تاڑ گدھے کے سامنے

ایک پجاری اس کے سامنے سجدہ کرتا تھا اور دوسرا پجاری اسکو مارتا تھا
پہلا کھجور یا تاڑ پکڑا جاتا تھا اسکو جادوگری کی تقریبات کے لیے محفوظ
جاتا تھا۔ موسم بہار میں اب بھی ان میں سے بہت سی تقریبات غیر سرکاری
منائی جاتی ہیں۔ مورخہ ۶ دسمبر کو ہر سال گدھا (SAINT NICHOLAS)
تے سے نکالا جاتا ہے۔ زوگ (ZUG) کے شہر میں بچے ۶ دسمبر کو لکڑی
دھا کا سر لے آتے ہیں اور تماشہ کرتے ہیں (GRISONS) کے شہر میں
ہے کہ سینٹ نکالس (St. NICHOLAS) کا گدھا بچوں کو
کر پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیتا ہے۔

کرسمس کے موقع پر ایک جمعرات قبل یہ میلا ایک دوسرے شہر میں ہوتا ہے
ے دیہات سے بھی لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ان میں سے ایک لڑکا
(Postesli) دیوتا کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور اکثر گدھے کی شکل میں۔ اس
ں کو گاؤں کے ایک کونے میں رکھ دیتے ہیں

گدھے کے متعلق بہت سی داستانیں ہیں جو زیادہ تر جنسی برتری پر مبنی ہیں
ی ایشیا میں گدھے کو بے وقوفی کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ کسی کو گدھا کہنا ایک
ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں بے وقوف، احمق، نالائق۔ البتہ کچھ معاشرے ایسے
ہیں جو اس کو بے حد محنتی جانور سمجھتے ہیں۔ البتہ مزدوروں کے علاوہ گدھے
سواری کو بہت برا سمجھا جاتا ہے اگر کسی عوامی انداز سے کسی جرم کی سزا دینی
ے تو اس کا منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا یا سیدھا بٹھا دیتے ہیں اور محلہ بھر کے
چے اس مجرم کا مذاق بناتے ہیں۔

Marfat.com

امیر معاویہؓ نے محمد بن ابی بکر گورنر مصر کو قتل عثمان کے سلسلے میں گرفتار
گدھے کی کھال میں سلوا دیا تھا یہاں تک کہ اسکی موت واقع ہوگئی۔

گدھا۔ گھوڑا اور زیبرا ایک نسل سے تعلق رکھتے ہیں جنگلی گدھے ایشیا
افریقہ میں پائے جاتے ہیں ایشیائی گدھے کی دو خاص نسلیں ہیں کیانگ اور اونیگر
گدھے کی خاص قسم سمالی کہلاتی ہے۔ جنگلی گدھے مضبوط خوشنما ہوتے ہیں یہ اتنا
دوڑتے ہیں کہ گھوڑے اور اونٹ بھی اسکو نہیں پکڑ سکتے۔ البتہ آدمیوں سے ہل جا
ہیں اور ایک ایک ہزار کے ریوڑ منگولیا کے جنگلوں میں گھومتے پھرتے نظر آتے
منگولیا اور ترکستان میں چیگاٹائی قسم کا گدھا پایا جاتا ہے وہ ہلکے
رنگ کا ہوتا ہے۔

اونیگر بھی گدھے کی قسم ہے جس کا قد صرف دو فٹ آٹھ انچ ہوتا ہے
میں گریسی قسم کا گدھا پایا جاتا ہے گدھے کی اوسط عمر کا دوران ۲۵ سال سے
سال تک ہوتا ہے۔

شمالی گدھے کو تقریباً چھ ہزار سال قبل پالتو بنایا گیا اور دنیا میں سب
پہلے گدھا ہی وہ جانور ہے جس کو پالتو بنا کر بار برداری کا کام لیا گیا۔ مصر والے اس کو
۵۵۵ سال قبل مسیح سے استعمال کر رہے ہیں۔ گدھے کو امن کی نشانی سمجھا جاتا ہے
جبکہ گھوڑے کو جنگ کی نشانی۔ فلسطین میں انجیل کے زمانہ میں گدھے کو حضرت
حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے استعمال کیا۔ پالتو گدھا اپنے لمبے کان مضبوط
رکھنے اور تیز رینگنے کے لیے مشہور ہے۔

Marfat.com

## گدھا شعرا کی نظر میں :

اپنے گدھے (نفس) کو کھلا نہ چھوڑو۔ اور اس سے ہاتھ نہ اٹھاؤ کیونکہ
توجہ سبزہ زار کی طرف ہے اگر تم اس کو غفلت کے ساتھ کھلا چھوڑ دو گے
اس کی طرف بہت دور نکل جائے گا۔ اور جو گدھا گھاس کا شوقین ہے
ستہ کا دشمن ہے اور راستے پر ٹھیک طریقہ پر نہیں چلے گا۔ اور بہت سے لوگ
دھے کے فرماں بردار ہو گئے ان کو گدھے نے ہلاک کر دیا۔ اگر تم راستہ نہ معلوم
و تو نفس جو کچھ کہے اسکے خلاف کرو۔

بیل اور گدھے کو چننی میں کیا فائدہ ہے اس لیے کہ ہر جان کے لیے ایک
گانہ غذا ہے۔

تم نے عیسیٰ (روح) کو چھوڑ کر خر (نفس) کو اپنا شروع کر دیا اسی
تو گدھے کی طرح (تقرب) کے) شاہی خیمے سے ہر کر دیے گئے تم خر
س) کا رونا سنتے ہو تو تمہیں ترس آجاتا ہے اور اس کی ہر خواہش پوری کر دیتے ہو
ریہ نہیں جانتے کہ گدھا تو تمہیں گدے پن پر ہی آمادہ کرے گا۔ تم نے برسوں گدھے
خدمت کی ہے بس کافی ہے۔

گدھے کا خادم تو گدھے سے بھی پیچھے رہتا ہے حضرت عیسیٰؑ کے گدھے
نے ان کی سواری کی برکت سے عام گدھوں کی صفات سے برتر ہو گیا تھا کیونکہ اس
نے دل کا مزاج اختیار کر لیا عیسیٰ کی صحبت کی برکت سے اس لیے اس نے
عقلمندوں کے مقام پر جگہ پائی۔

کافر کا رونا برا اور گدھے کی آواز جیسا ہوتا ہے اس لیے وہ قبول

Marfat.com

نہیں ہوتا۔

ایک گدھا جب تیز چلتا ہے تو کیچڑ میں دھنس جاتا ہے تو ا
ارادہ دمبدم حرکت کرتا ہے وہ اس جگہ کو رہنے کے لیے ہموار اور د
نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ رہنے کی جگہ نہیں ہے مگر تمہاری
شاید گدھے کی حس سے بھی کم ہے کہ تمہارا دل دنیا کی ان دلدلوں سے باہر
تم دلدل میں پڑے رہنے کا جواز تلاش کر رہے ہو کیونکہ تم اکھڑنا نہیں

انسان جب بے فکر ہو جاتا ہے تو پھر سرکش ہو جاتا ہے ا
نیازمندی سے کتراتا ہے۔ جس طرح گدھے پر سے جب بوجھ اتر جاتا
دولتیاں مارنے لگتا ہے۔ جب آہ و زاری سے انسان کا کام نکل
سب عہد و پیمان بھول جاتا ہے۔

تم تقدیر کے حکم پر فضول اعتراض نہ کرو۔ گدھے کا وجود گ
کے کانوں سے ہی مناسب ہے۔ حکیم غزنوی کے قول کے مطابق جس کو سا
وہی اسکی حکمت کا تقاضا ہے اس پر اعتراض کرنا کوتاہ نظری ہے ا
جسم ایک دوسرے سے مناسبت رکھتے ہیں اسی طرح دینی اور اخلاقی او
اپنی اپنی روحوں کے مناسب ہوتے ہیں۔ جیسی روح ویسے فرشتے۔

گدھوں کی پیٹھ پر طرح طرح کے اسباب لدے ہوئے ہیں
ایک ہی لکڑی سے سب گدھوں کو مت ہانکو یعنی مختلف انسا
فرق کرو۔

ایک بے وقوف گدھے کو پڑھا رہا تھا۔ اس پر متقل کو

اہر ہے کہ کوشش بے کار ثابت ہوئی۔

چوپائے تجھ سے بولنا نہیں سیکھ سکتے

تو چوپایوں سے چپ رہنا سیکھ

بوجھ اٹھانے والے گدھے اور بیل

آدمیوں کو ستانے والے انسانوں سے بہتر ہیں

Marfat.com

# پرندے

اور جتنی قسم کے جانور زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنی قسم کے ہیں جو اپنے بازوؤں سے اڑتے ہیں ان میں سے کوئی قسم ایسی نہیں جو کہ تمہاری طرح گروہ نہ ہوں۔ ہم نے کتاب میں (لوح محفوظ) میں کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ پھر سب اپنے پروردگار کے پاس جمع کیئے جاؤ گے، 38

حضرت عیسیٰ سے گفتگو کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا۔ اور "گارے کی ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندے کی شکل ہوتی ہے میرے حکم سے تم اس میں پھونک دیتے۔"

اللہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے۔ وہ زندہ کو مردہ میں سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ میں سے نکالتا ہے (بالفاظ دیگر انڈے میں سے زندہ پرندہ نکالتا جاتا طرف بند ہونے کے باوجود انڈے میں سے زندہ پرندہ نکالتا ہے اور زندہ پرندہ ایک انڈے کو برآمد کرتا ہے جو ظاہر طور پر مردہ ہے وہ جسکو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ 3/27

کہ تم لوگوں کے پاس (اپنی قبولیت پر) کافی دلیل لیکر آیا ہوں تمہارے رب کی طرف سے وہ یہ ہے کہ تم لوگوں کے لیے گارے سے ایسی شکل بناتا ہوں جیسے پرندے کی شکل ہوتی ہے پھر اسکے

Marfat.com

ں مار دیتا ہوں۔ مادر زاد اندھے کو اور برص کے بیمار کو اور
کر دیتا ہوں مُردوں کو خدا کے حکم سے۔ 3/48

جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار
دکھلا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس کیفیت سے زندہ کریں گے فرمایا کہ یقین
نہیں لاتا۔ کہا کہ اس غرض سے عرض کرتا ہوں کہ میرے قلب کو سکون
لئے ارشاد ہوا۔ تم چار پرندے لے لو پھر ان کو پال کر اپنے سے ہلا لو پھر
پہاڑ پر ان سب کا ایک ایک حصہ رکھ دو پھر ان سب کو بلاؤ (دیکھو) تمہارے
پاس زندہ ہو کر دوڑے چلے آویں گے اور خوب یقین رکھو اللہ زبردست
حکمت والا ہے۔ 2/260

اور پرندوں کے گوشت پیش کریں گے کہ جس پرندے کو چاہیں استعمال
ریں۔ 21/79.

ہم نے پہاڑوں کو اس کے ساتھ مسخر کر رکھا تھا کہ صبح و شام وہ اسکی
بیح کرتے تھے پرندے سمٹ آتے اور سب کے سب اسکی تسبیح کیطرف
متوجہ ہو جاتے تھے۔ 38/18-19

اور سلیمان نے کہا "لوگو ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں اور
ہمیں ہر طرح کی چیزیں دی گئیں۔

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں وہ سب جو آسمانوں
اور زمین میں ہیں اور وہ پرندے جو پر پھیلائے اڑ رہے ہیں ہر ایک اپنی
نماز اور تسبیح کا طریقہ جانتا ہے اور یہ سب کچھ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے

کیا ان لوگوں نے کبھی پرندوں کو نہیں دیکھا کہ فضائے آسمانی میں کس طرح اڑتے رہتے ہیں۔ اللہ کے سوا کس نے ان کو تھام رکھا ہے۔ اس میں بہت نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ شہد کی مکھی ۱۶/۶۹

لہٰذا ایمان والے کی پہچان یہ ہے کہ وہ پرندوں کے اڑنے کی کارکردگی اور تکنیک پر غور کرے جرمن امریکن نے اس پر فکر اور تحقیق کے تجربات کیے اور ہوائی جہاز بنا ڈالے۔ اس سے آمدنی صنعت اور کی دنیا میں مقام حاصل کیا وہ دنیا کی ترقی یافتہ قوموں میں شامل ہی نہیں سرِ فہرست کر رہے ہیں۔

اے لوگو ہم کو پرندوں کی بولی (سمجھنے) کی تعلیم دی گئی ہے اور ہم کو (ہماری) سلطنت کے متعلق ہر قسم کی ضروری چیزیں دی گئی ہیں۔ واقعی یہ اللہ کا فضل ہے

چیونٹی (نمل) ۲۷/۱۶

(وہ انہیں آکر کہے گا) میں آگیا ہوں تمہارے پاس ایک معجزہ لیکر تمہارے رب کی طرف سے۔ (وہ معجزہ یہ ہے کہ) میں بنا دیتا ہوں تمہارے لیے کیچڑ سے پرندے کی سی صورت، پھر پھونکتا ہوں اس (بے جان صورت) میں تو وہ فوراً ہو جاتا ہے پرندہ اللہ کے حکم سے اور میں تندرست کر دیتا ہوں مادر زاد اندھے کو اور (لاعلاج) کوڑھی کو اور میں زندہ کرتا ہوں مردے کو اللہ کے حکم سے اور بتلاتا ہوں تمہیں جو کچھ تم جمع کر رکھتے ہو اپنے گھروں میں۔ بے شک ان معجزوں میں (میری صداقت کی) بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر تم ایمان دار ہو۔ عمران ۳/۴۹

Marfat.com

اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت جو ان
مرغوب ہوگا۔ 21/56

اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی۔ اے پہاڑو
ؤد کے ساتھ بار بار تسبیح کرو اور (اسی طرح) پرندوں کو بھی حکم دیا۔ 10/34
کیا لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کے (تلے) میدان میں مسخر
رہے ہیں۔ ان کو کوئی نہیں تھامتا۔ بجز اللہ کے اسمیں ایمان والے
گوں کے لیے چند دلیلیں ہیں۔ 16/79

اے (مخاطب کیا) تجھکو معلوم نہیں ہوا کہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔
ب جو کچھ کہ آسمانوں میں اور زمین میں (مخلوقات) ہیں۔ اور (بالخصوص) پرند
ر پھیلائے ہوئے (اڑتے پھرتے) ہیں۔ سب کو اپنی اپنی دعا اور اپنی تسبیح
معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کے سب افعال کا پورا علم ہے۔ 24/41

اور یاد کرو جب ـــ عرض کی ابراہیم نے اے میرے پروردگار
دکھا مجھے کہ تو کیسے زندہ فرماتا ہے مردوں کو فرمایا۔ (اے ابراہیم) کیا تم اس
پر یقین نہیں رکھتے۔ عرض کی۔ ایمان تو ہے لیکن (یہ سوال اس لیئے ہے)
تاکہ مطمئن ہو جائے میرا دل۔ علامہ شبیر احمد عثمانی کی تفسیر کے مطابق۔

سورہ گائے (البقرہ) 260

حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ یقین تو ہے مگر عقلاً اسکی بہت سی صورتیں
ممکن ہیں۔ ان میں سے معلوم نہیں کونسی کیفیت ہوگی تو چار جانور لائے۔ ایک
مور ایک مرغ ایک کبوتر ایک کوا۔ ان کو اپنے ساتھ ہلایا تاکہ خوب

Marfat.com

شناخت رہے۔ تمام علماء نے ان ہی پرندوں کو کہا ہے اس میں اختلافی صورت نظر سے گزری ہے۔ اس کے متعلق ملک کے تحقیقی اداروں کو لکھا کہ رہنمائی فرمائیں

صرف ایک تحقیقی ادارہ نے رہنمائی فرمائی

صرف مولانا محمود الحسن لکھتے ہیں کہ ان میں ایک مور تھا دوسرا مرغ تیسرا کبوتر چوتھا کوا۔

آیت میں کسی مخصوص پرندے کا نام نہیں وہ کوئی چار پرندے ہو سکتے ہیں آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت ابراہیم سے کہا کہ تم چار پرندے لو وہ شروع میں تم سے دور بھاگیں گے انہیں اس طرح آہستہ آہستہ سدھاؤ کہ وہ تم سے مانوس ہو جائیں آخر الامر انکی یہ حالت ہو جائے گی کہ اگر تم انہیں الگ الگ مختلف پہاڑوں پر بھی چھوڑ دو اور انہیں آواز دو تو وہ اڑتے ہوئے تمہاری طرف آ جائیں گے انہوں نے ایک پہاڑ پہ چاروں کے سر رکھے ایک پر پر رکھے ایک پر سب کے دھڑ رکھے پہلے بیچ میں کھڑا ہو کر ایک کو پکارا۔ اس کا سر ہوا میں کھڑا ہوا پھر دھڑ ملا پھر پر لگے پھر پاؤں اس کے بعد وہ دوڑتا ہوا چلا آیا، پھر اسی طرح چاروں آ گئے بعض نے لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سر اپنے پاس رکھ لیے تھے۔

حضرت ابن عباس رضؓ کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو چار پرندے لیے تھے ان میں ایک مور دوسرا گدھ، تیسرا کوا اور چوتھا مرغ تھا بعض کے قول کے مطابق آپ نے کبوتر کوا، مرغ اور بطخ کو ذبح فرمایا تھا مجاہد عطار اور ابن جریج کے مطابق وہ چار پرندے مور، مرغ کبوتر اور کوا تھے

Marfat.com

بعض کی رائے ہے کہ وہ جانور اس طرح تھے، ہری لطخ کالا کوا، سفید کبوتر سرخ مرغ۔ چار کے عدد یعنی چار پرندوں کو ذبح کرنے میں حکمت یہ تھی کہ سباع حیوانی چار ہیں اور ان پرندوں میں ہر ایک پرندے پر ایک طبع غالب ہے اس واقعہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہمیشہ کی زندگی کے لیے نفس کی چار خواہشوں کو ختم کرنا پڑتا ہے یہ چاروں خواہشیں ان پرندوں کی مثال دیکر سمجھایا گیا

ا۔ ظاہری شان و شوکت جو مور کا انداز ہے

۲۔ شہوت مرغ کی عادت ہے کہ ہر وقت جفتی کے لیے تیار رہتا ہے

۳۔ ذلالت اور کمینہ پن جو کوے کی عادت ہے ہیرا پھیری۔

۴۔ خواہشات کی تکمیل کے لیے اونچا اڑنا جو کبوتر کا خاصا ہے۔

پھر دانشوروں اور علماء نے ہر زاویہ سے اس واقعہ پر غور کیا ہے ایک اور زاویہ ملاحظہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے زندگی بعد الموت کے سلسلہ میں دو ماکول اور دو غیر ماکول پرندوں کو لیا ہے۔

| | |
|---|---|
| ماکول: کبوتر۔ کوا | غیر ماکول: مرغ اور مور |
| مجبوب: مرغ۔ کبوتر | غیر مجبوب: کوا۔ مور |
| تیز اڑنے والے: کبوتر۔ کوا | سست رفتار اور اڑنے میں کمزور مور۔ مرغ |
| نر و مادہ کی تمیز ہوتی ہے | مرغ و مور |
| انڈے کھائے جاتے ہیں۔ | مرغ کبوتر |
| نر و مادہ کی تمیز مشکل سے ہوتی ہے۔ انڈے نہیں کھائے جاتے۔ | کبوتر۔ کوا<br>کوا۔ مور |

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| بچوں کی پرورش اور غذا کھلانے کی ذمہ داری | کبوتر، کوا | یہ دونوں اپنے بچوں کو غذا اپنے پیٹ سے نکال کر بچوں کے حلق کے اندر ڈالتے ہیں |
| بچوں کی پرورش کی کوئی ذمہ داری نہیں | مرغ اور مور | بچے شروع ہی سے خود بخود چگنا شروع کر دیتے ہیں۔ نروں کو کوئی دلچسپی نہیں |

# پرندوں کی پرستش، احترام

**چمگادڑ:** ایک قبیلے کے سردار دیوتا نے چمگادڑ کا روپ دھار لیا ہے، کونس لینڈ میں عقیدہ ہے کہ پہلے مرد عورت کو کھا گیا تھا کہ اس کے نزدیک نہ جائیں لیکن عورت نے حکم عدولی کی اور چمگادڑ اڑ گئی اور موت دنیا میں آگئی۔ اور قبیلہ لبونگو چمگادڑ سے جادو کا کام لیتے ہیں۔ ایوری کوسٹ کے جزیرہ میں بہت بڑی بڑی چمگادڑیں پائی جاتی ہیں وہاں لوگ ان کو مردہ جانوروں کی روحیں سمجھتے ہیں اور ان کو مقدس مانتے ہیں۔ مختلف قبیلوں کے لوگ یہاں تک کہ بوزنیا (BOSNIA) میں اسکو مقدس سمجھا جاتا ہے چین میں اسکو چار خواہش کی نشانی سمجھا جاتا ہے سرائے وہ میں (SARA JEVO) اگر یہ کسی کے گھر میں آئے تو خوش قسمتی سمجھا جاتا ہے۔ پولینڈ میں بھی غروب آفتاب سے قبل اسکو اچھا شگون سمجھا جاتا ہے جرمنی میں اسکو برا شگون سمجھا جاتا ہے سسلی میں اسکو بلا سمجھا جاتا ہے اور اسکو جلا کر یا کھیل ٹھوک کر مارا جاتا ہے اور بھی کئی جگہ اسکے سا

Marfat.com

سلوک ہوتا ہے۔ جرمنی میں بعض مقامات پر چمگادڑ کا دل تاش کھیلنے والوں
لیے خوش قسمتی لاتا ہے۔

**کوئل**: یورپ میں مختلف مقامات پر کوئل کے نام سے تقریبات
ائی جاتی ہیں۔ اگست سے اپریل کی درمیانی تاریخیں خاص ہیں، دلہن کے گھر سے
کوئل رکھی جاتی ہے تاکہ حمل قرار پائے، کوئل رقص شمالی جرمنی میں شادی کے
دعوت پر کیا جاتا ہے، لیتھونیا اور روس میں یہ رقص ہوتے ہیں، راجپوت عورتیں
سہرے کے موقع پر ایک کوئل پر تماشی کرتی ہیں اور درخت پر بٹھا دیتی ہیں
پھول اور چادل نچھاور کرتی ہیں، ہندوستان میں ہنگی کوئل کی پوجا کرتے ہیں
جرمنی میں ہی کچھ لوگوں میں یہ برے شگون کی نشانی ہے اور بعض جگہ یہ بارش
کی نشانی ہے۔

**مرغا**:۔ بہت سی قوموں میں یہ قربانی کا جانور بن گیا ہے مشرقی افریقہ اور
حبش میں بالتزر مرغا نہیں کھایا جاتا۔ جنوبی امریکہ کا ایک قبیلہ سمجھتا ہے کہ
مرغے میں مرد روح سرایت کر گئی ہے۔ یورپ میں موسم بہار میں مٹی میں چھت
کے اوپر ٹوکری میں بند کر کے ایک بانس سے مرغے کو لٹکا دیا جاتا ہے اناج
زیادہ اگانے کے لیے مرغے کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ بلاؤں کو بھگانے کے لیے
کالے مرغ کی قربانی دی جاتی ہے۔ یورپ میں ایسے بہت سے رسم و رواج
ہیں جن میں مرغے یا مرغی کی بلی دی جاتی ہے اکثر شادی کے موقع پر بھی ایسا
ہی ہوتا ہے۔ مرغے کو کھانا تولیار میں مدد کرتا ہے۔ قدیم یہودیوں میں ایک
مرغا مرغی دولھا دلہن کے سامنے پیش کیا جاتا تھا۔ مرغا مرغی رقص بھی کیا

Marfat.com

جاتا ہے یہ بھوتوں اور بلاؤں کو بھگانے کے لیے استعمال ہوتا ہے ہالینڈ میں اس ضمن میں اسکو جلا کر راکھ کیا جاتا ہے تاکہ بلا دفع ہو جائے شیکسپیئر نے ڈرامے میں لکھا کہ مرغا جن بھوت کو دیکھ کر ڈر جاتا ہے ساری دنیا میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مرغی اگر اذان دے تو یہ برا شگون ہے جرمنی اور چین میں کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سرخ رنگ کا مرغا جب اذان دیتا ہے تو اسکا شگون ہے کہ عمارت میں آگ لگے گی. چین میں جادو ٹونہ کے لیے بھی مرغا استعمال کرتے ہیں جب چھٹے سال کے بچے میں کسی کا نام رکھتے ہیں تو ایک مرغا آگے پیچھے چلایا جاتا ہے. چینی آدمی کے تابوت کے ساتھ ایک مرغا رکھا جاتا ہے ان کا خیال ہے کہ روح کو جسم تک واپس آنے کا راستہ دکھاتا ہے

**شاہین** : تمام دنیا میں اس کا احترام کیا جاتا ہے سوائے آسٹریلیا کے وہاں یہ بد روح شمار ہوتا ہے شمالی امریکہ کے قبیلے کے نزدیک ان پرندوں میں خدائی روح ہوتی ہے. کہیں اس کا مارنا سختی سے منع ہے کہیں اگر یہ مر جائے تو شکار پر جانا ملتوی ہو جاتا ہے۔ بوزنیا میں اسکو مارنا بدقسمتی کی نشانی شمار ہوتا ہے پیرو جنوبی امریکہ کے قدیم باشندے عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ شاہین کی اولاد ہیں ایک اور قبیلہ اسکو چھت پر باندھ دیتا ہے موسم بہار میں اور گرمیوں میں اسکو مار دیتا ہے پھر اسکے پر لیکر عبارت میں استعمال کرتے ہیں اور اسکی لاش قبرستان میں دفن کرتے ہیں کچھ چند رسومات کے بعد اسکے شکار پر نکلتے ہیں کیلے کی کاشت کے موقع پر اس کا وجود برا شگون ہوتا ہے لہذا کاشت ملتوی کی جاتی ہے ایران اور ہندوستان میں بھی اس کا احترام کیا جاتا ہے مقدس کتابوں میں اس کا ذکر ہے

فارسی اور اردو ادب میں الف لیلیٰ کی داستانوں میں شاہین کا تذکرہ ہے۔ سلطنت روما کی فوجوں میں بھی شاہین کا احترام تھا۔ پاکستانی ہوائی فوج کا نشان شاہین ہے علامہ اقبال نے شاہین پر بہت کچھ لکھا ہے

؎ تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

؎ پھر ان شاہین بچوں کو بال و پر دے

شاہین جادو کے سلسلے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کا تعلق یونانیوں کے مطابق ZEUS دیوتا سے ہے اور آسمانی بجلی سے اسکے دائیں بازو کو انگور کے باغ یا کھیتوں میں دفن کرنے سے وہ محفوظ ہو جاتے ہیں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ شاہین پر کبھی آسمانی بجلی نہیں گرتی۔

شمالی یورپ میں اسکا بہت احترام کیا جاتا ہے اور سفر سے پہلے اس سے مشورہ کیا جاتا ہے ایک نئے مکان کے سامنے ایک شاہین پر پھیلائے ہوئے لگایا جاتا ہے زرعی کام کے سلسلہ میں بھی شاہین اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ شاہین دیوتا کے لکڑی کے مجسمے بنائے جاتے ہیں یہ شگون پرندہ شمار ہوتا ہے اور خالق اعلیٰ کا خادم خاص شمار کیا جاتا ہے۔

یورپ میں یہ خوش قسمتی کا نشان ہے اور اسکو گھر گھونسلہ بنانے کی اجازت ہوتی ہے یہ آسمانی بجلی سے محفوظ رکھتا ہے اور اصطبلوں کے دروازہ پر ایک شاہین کو کیلوں سے لگا دیا جاتا ہے تاکہ تمام گھوڑے محفوظ رہیں۔

مالاگاسی میں ایک قبیلہ کا نام ہی شاہین ہے (HAWK) اور اس کا مذہبی نشان شاہین ہے۔ عائیں اس سے منسلک ہیں اور اس کے مرنے کے بعد اس کے

Marfat.com

بازو ٹانگ اور جسم جادو کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور بعض لوگ اسکو دفناتے ہ

**نیل کنٹھ** : اسکو مارنا بدقسمتی کا شگون ہوتا ہے لیکن سو
میں یہ رواج ہے کہ یوم مئی کو نیل کنٹھ کے گھونسلے کو لوٹتے ہیں اسکے انڈے بچے
نکال کر گاؤں کا چکر لگاتے ہیں۔ بعض جگہ اس کا گھونسلہ بدقسمتی کا شگون لیکن ا
تعداد پر منحصر ہے۔ نارس لوگ جادوگرنیاں نیل کنٹھ کا روپ دھار لیتی ہیں، فرا
میں نیل کنٹھ کا بہت احترام کیا جاتا ہے اور اس کے اعزاز میں ایک اونچے د
کے اوپر جھاڑ و اور تاج باندھ دیتے ہیں۔

**مور** :۔ کردوں کا ایک فرقہ یزیدی مور کی پرستش کرتا ہے لیکن
طاؤس کو ایک پرندہ کی شکل دی جاتی ہے اسکی پیٹھ میں ایک سوراخ ہوتا ہے
جس میں ڈھکن ہوتا ہے اسکو گاؤں کا سردار کپڑے ڈھک کر لاتا ہے اور پانی بھ
بھرا ہوتا ہے۔ پجاری اسکو چومتا ہے اور اسکی چونچ سے پانی پیتا ہے اور سب
لوگ اسکی تقلید کرتے ہیں اس طرح کی کانسی کی پانچ شبیہیں بنائی جاتی ہیں!
مسلسل بھیجی جاتی ہیں۔

*

- زیادہ تر پرندوں کا دل ۵۰۰ مرتبہ فی منٹ دھڑکتا ہے
- پرندے خوراک کے ساتھ بعض اوقات کنکریاں بھی کھا جاتے ہیں
- پرندوں کا شمار گرم خون والوں میں ہوتا ہے۔
- امریکی پادری کو پراکس (HAWKS) کو مقدس پرندہ مانتے ہیں
- پرندوں کا بادشاہ شاھین کہلاتا ہے جو پاکستان کا قومی پرندہ بھی

ملاتا ہے اور پاک ہوائی فوج کا نشان امتیاز بھی ہے۔

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

٭ امریکہ کا قومی نشان گنجا شاہین ہے، پانامہ کا کوئزدل، آئس لینڈ کا ولڈن کرلیٹ، فرانس کا مرغا۔

٭ دنیا میں چار خوبصورت ترین پرندوں میں کبوتر، طوطا، مور اور چکور شامل ہیں۔

٭ کنگ برڈ پرندہ کا سر پھول کی طرح کا ہوتا ہے شہد کی مکھیاں جب اس کے سر کو پھول سمجھکر بیٹھتی ہیں تو وہ انہیں کھا لیتا ہے۔

٭ اسکاٹ لینڈ کے باشندے فلمر پرندے کو ملا کر اس کو موم بتی کی طرح جلا کر استعمال کرتے ہیں۔

٭ اڑتے ہوئے پرندے سورج چاند اور ستاروں سے (سمت کی) رہنمائی حاصل کرتے ہیں ان کی بینائی انسانوں سے بہتر ہے۔

٭ بیا پرندے کو اسلئے درزی پرندہ (TAILOR BIRID) کہتے ہیں کہ وہ اپنی چونچ سے دو پتوں کو ملا کر اس خوبی سے مکڑی کے جالے کے ساتھ سلائی کرتا ہے کہ اسکی مہارت کی داد دینی پڑتی ہے

اکثر پرندے نقل مکانی کرتے ہوئے ستر ہزار میل تک سفر کرتے ہیں

Marfat.com

٭تمام پرندوں میں پینگوئن (PENGUINE) کو انسان سے مشا
دیا گیا ہے۔ پرندہ طوفانی پطریل کی آمد سمندر میں طوفان کا پیش خیمہ سمجھا جا
کعب احبار نے بیان کیا ہے کہ پرندہ بارہ میل کی بلندی تک پرو
ہے اس سے بلند پرواز ممکن نہیں۔

٭ آسمان اور زمین کے درمیان جو ہوا ہے اسکو جو کہتے ہیں اور اسکے
سکاک ہے۔

٭ جب رسول کریم ؐ گفتگو فرمایا کرتے تھے تو آپکی مجلس کے شرکاء ا
گردن جھکا لیتے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں یعنی بالکل
رہتے تھے۔ اور پرندہ ساکت چیز پر بیٹھتا ہے

٭ جب کوا اونٹ کی چیچڑی پکڑتا ہے تو اونٹ بالکل ساکن
رہتا ہے۔ کیونکہ چیچڑی کو پکڑنے سے اونٹ کو آرام ملتا ہے۔

٭ مینا شیر کے دانتوں میں پھنسے ہوئے گوشت کے ریشے نکالتی ہے اور
شیر اس تمام دوران اپنا منہ پھاڑے رکھتا ہے اور مینا کو کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا

٭ سچی بات سننے پر ہر شخص قادر نہیں ہے چنانچہ ہر حقیر پرندہ کی خو
انجیر نہیں ہوتی۔

حضرت یوسف ؑ کا حسن ایک جہان کے لیے مفید نظارہ تھا لیکن
بھائیوں کے سامنے بالکل فضول تھا بلکہ باعث کوفت و حسد حضرت
کی آواز اتنی اچھی تھی کہ پرندے تک شائق تھے لیکن منکر کے نزدیک اس
وقعت لکڑ ہی کی چوں چوں سے زیادہ نہ تھی۔

Marfat.com

# شعراء کی نظر میں

حضرت ابراہیم نے اللہ سے سوال کیا پروردگار مجھے دکھادے کہ تو
دن کو کس طرح زندہ کرتا ہے ادہر سے ارشاد ہوا کہ تجھے اب تک یقین کیوں
ں آیا۔ انہوں نے عرض کیا یقین کیوں نہیں آیا بلکہ اسلیے سوال کرتا ہوں
یرے دل کو اطمینان ہوجائے

اسی طرح حضرت موسیٰ نے عرض کیا مجھے مختصراً تو وجود حکمت کا
بنا ہے لیکن میری خواہش یہ ہے کہ اسکی تفصیل بھی معلوم کروں

اگر اللہ اسکو پردے تو وہ عقل کی بدولت چیونٹی سے چھوٹے
ئے اور پرندوں کی طرح پرواز کرنے لگے.

حضرت سلیمان نے اللہ سے رجوع کیا اور تمام پرندوں کی بولی سیکھ
تمام جانور ایک دوسرے سے مانوس ہوگئے کیونکہ وہ کائنات کے
دو دشمنوں کے درمیان ثالث بالخیر بن گئے۔

پرندوں کی وہ جماعت جو سلیمان کی صحبت سے روشن دل ہوچکی
ی وہ کسی بے گناہ کے بال و پر کیوں نوچنے لگی بلکہ وہ عاجز اور محتاج
رندوں کی مدد کرتے ہیں اور وہ پرندے لڑائی کے بغیر خوش ہیں.

کسی قلعہ پر ایک پرندہ جا بیٹھا اسکے سر اور دم میں سے کون افضل
ہے. واعظ نے کہا اگر اس کا منہ شہر کی طرف ہے اور دم گاؤں کی طرف
ہو تو اس کا منہ اسکی دم سے اچھا ہے اگر دم شہر کی طرف ہے اور اس کا منہ
گاؤں کی طرف ہو تو اس دم کی خاک بن جاؤ اور اس کے منہ سے بھاگو. پرندہ
اپنے پر کے ساتھ آشیانے کی طرف اڑتا ہے۔ اے لوگو! آدمیوں کے ارادہ پر

ہمت ہے۔ اسلیئے ہمت کو قابل قدر سمجھنا چاہیئے جو عاشق نیکی و بدی میں آلو
ہو تو اسکے خیر و شر کو نہ دیکھو بلکہ اسکی ہمت کو دیکھو۔

۵ ان مختلف نظر والے لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک مینارہ ہو
اس پر ایک پرندہ بیٹھا ہو تو نے صرف اس ایک مینارہ کو دیکھا اسکے رہ
پرندہ نہیں دیکھا۔ حالانکہ مینارہ کے اوپر ایک پرتن شہباز موجود ہے۔
اور دوسرا اس پرواز کن پرندے کو بھی دیکھتا تھا لیکن پرند
منکے اندر کا بال اسکو نظر نہیں آتا تھا۔ پہلا آدمی ناقص نظر تھا اور دو
متوسط نظر جسکو پرندہ تو نظر آتا ہے مگر وہ اس کے باطن سے بے خبر ہے۔
اور تیسرا وہ شخص جو اللہ کے نور کے ساتھ دیکھنے والا ہوتا ہے وہ مر
کے بھی بال سے آگاہ ہوتا ہے بال سے مراد کمال باطن جس کو اس شعر
نور اللہ سے تعبیر کیا ہے جب تک بال کی طرف نگاہ نہ ہوگی مشکل حل نہ ہوگی
اے فرماں بردار نہ تو عمل کے قبول ہونے کا خیال کر اور نہ اسکے رد
ہو جانے کا بلکہ ہمیشہ حق تعالیٰ کے امر و نہی کو دیکھ کر اس پر عمل کیئے جا۔ جب تم
امر و نہی پر عمل کرو گے تو اچانک جذبہ یقین کا پرندہ آشیانے سے پرواز کرے گا
اور اس سے تمہاری مراد پوری ہوگی۔

جب تم بغیر تردد کے امر و نہی پر عمل کرو گے تو جذبہ یقین محکم پیدا ہو
جس کو تردد سے تشبیہ دی گئی ہے وہ تردد ختم ہو جائے گا۔

تین مسافروں کی مثال تو ایسی تھی جیسے کوا، الو اور باز ایک پنجرے
میں آپڑیں۔ اسی طرح ایک آدمی یعنی مومن اور دو بے نیاز یعنی یہودی اور

Marfat.com

جمع ہو گئے

چونکہ حضرت سلیمان ؑ پرندوں کی بولیاں سمجھتے تھے یہی وجہ تھی کہ انہوں
حضرت سلیمان ؑ کو اپنا محرم راز اور اپنا ہم زبان پایا۔ تو سب کے سب دل و جان
کی طرف ٹوٹ پڑے۔ ہم زبانی بھی ایک طرح کی رشتہ داری ہے تمام پرندوں
نے چھپے چھوڑ کر حضرت سلیمان کے ساتھ روانی سے اپنے ہنر، اپنی عقل اور
کاروبار کے متعلق اور اپنے راز کے متعلق بتایا۔ اپنے آپ پیش کرنے کیلئے
تعارف کراتا تھا تاکہ سلیمان ؑ اسکو اپنا درباری بنالیں۔

فقیر اس کے کھانے کی بو کے سوا نہ سونگھتا۔

پرندا اسکے کھانا کھانے کے بعد ریزہ نہ چگتا

کے سایہ میں کوئی ناپسند نہ کرے

اگرچہ ہما دنیا سے ناپید ہو جائے۔

م پرندوں پر ہما اس وجہ سے شرافت رکھتا ہے۔

کہ ہڈیا کھا لیتا ہے اور کسی پرندے کو نہیں ستاتا

سعدی

رندوانے کی طرف نہیں بڑھتا ہے۔

جب دوسرے پرند کو جال میں پھنسا دیکھتا ہے

سکین بلی اگر پہ رکھتی

تو چڑیوں کا بیج دنیا سے اڑا دیتی

جب میں ان ادنیٰ صفات والے لوگوں کی صحبت سے اکتا جاتا ہوں تو
کھول کر انڈے والے پرندوں کی طرح عالم بالا کی طرف اڑ جاتا ہوں۔ میرے
پرِ پرواز خود اپنی ذات سے اُگے ہیں مصنوعی نہیں ہیں جس شخص نے تصوف
مزا نہیں چکھا۔ اس کے لیے یہ محض دعویٰ ہے۔

حضرت سلیمان ؑ نے اللہ سے رجوع کیا اور تمام پرندوں کی بولی
تمام جانور ایک دوسرے سے مانوس ہو گئے کیونکہ وہ کائنات کے ہر دو دشمنوں
ثالث بالخیر بن گئے۔

پرندوں کی وہ جماعت جو حضرت سلیمان ؑ کی صحبت سے روشن دل ہو
ہے وہ کسی بے گناہ کے پر و بال کیوں نوچنے لگی بلکہ وہ عاجز اور محتاج پرندوں
کی مدد کرتے ہیں وہ پرندے لڑائی کے بغیر خوش ہیں۔

بزرگانِ دین کا کبوتر بھی بازوں سے مرعوب نہیں ہوتا بلکہ بازان کے
کبوتر کے آگے سر انکسار رکھتا ہے ان کے موروں کے بدنما پاؤں بھی دوسرے
خوبصورت لوگوں سے زیادہ بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ تم پرندوں کی بولی کیا سمجھو گے
جبکہ تم نے حضرت سلیمان ؑ کو لمحہ بھر کے لیے بھی نہیں دیکھا۔

اس دعوت کو پرندے (کے پھانسنے) کی سینٹی سمجھو جو شکاری گھات
میں بیٹھا بجا رہا ہے یا شکاری ایک مردہ پرندہ کو سامنے رکھکر دوسرے
کو پھانستا ہے پرندے اپنے ہم جنس کو دیکھ کر نالہ و فریاد کرنے کے
اکھٹے ہو جاتے ہیں اور شکاری ان کو قابو کر لیتا ہے یا کھال اتار لیتا ہے
اگر تم سوال نہ کرو تو جلد مطلب تم پر ظاہر ہو جائے گا صبر کا

Marfat.com

سب سے زیادہ تیز پرواز ہوتا ہے اگر تم پوچھ بیٹھو گے تو مطلب زیادہ دیر میں حاصل ہوگا۔

۵ جب اللہ کسی کو روح اللہ کہدے تو وہ مٹی کے پرندے بنا کر ان میں روح پھونک دیتا تھا اور وہ پرندے اسی وقت اڑنا شروع کر دیتے تھے۔

پرندہ نے جو نصیحت کی وہ یہ ہے۔

۱۔ محال بات کسی سے سنکر اس پر یقین نہ کرو

۲۔ گزشتہ واقعات پر غمگین نہ ہو جبکہ وہ تم سے گزر چکے ہیں ان پر حسرت نہ کرو۔

۳۔ غافل و جاہل کو نصیحت کرنا شور زمین میں بیج بونا ہے جس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

۴ بطخ کی حرص ایک حصّہ ہے اور طاؤس کا غرور پچاس گنا۔

حافظ طاؤس کے ہر پر کو قدر دلپسندیدگی سے قرآن کے اوراق میں رکھتے ہیں۔ مفید ہوا کے لیے تیرے پروں سے پنکھا بناتے ہیں۔

پرندہ جب کھاری پانی کا طالب ہو تو ظاہر ہے کہ اُس نے آب شیریں کی مدد نہیں دیکھی بلکہ اس کا وہ ایمان محض نقل ہے اسکی روح نے ایمان کی شکل تک نہیں دیکھی۔

جو شخص بھی گنہ گار یا گناہوں سے پاک ہے لامحالہ اسکے اعمالنامہ کا پرندہ اسکی گردن میں لٹکتا ہے یعنی ہر شخص کے اعمال اسکی گردن میں مثل زنجیر کے ہیں جو اسے اس مقام میں کشاں کشاں لے جاتے ہیں جس کے وہ اہل ہیں

Marfat.com

اسلیے پوری مخلوقات اس باری قید سے آزاد نہیں۔

اڑنے والا پرندہ جب پر کٹ جانے یا زخمی ہو جانے سے زمین رہ جائے تو وہ رونے دھونے میں مصروف ہوتا ہے برخلاف اس کے کچھ پرندہ مثلاً مرغ۔ بطخ، تیتر وغیرہ زمین پر بخوشی چلتے ہیں دانہ چگتے ہیں خوشی اور چالاکی سے دوڑتے ہیں کیونکہ ابتدا سے پرواز کرنے والے نہیں چلنے پھرنے کے عادی ہیں اور وہ دوسرا اڑنے والا سیر میں مشغول تھا دو قسموں کے پرندے نہ اڑ سکنے میں یکساں ہیں مگر فرق ان میں یہ ہے کہ پہلا جو ناگہاں اڑنے سے معذور ہو گیا دردمند اور قابل رحم ہے دوسری قسم پرندے جو پیدائش سے اڑنا نہیں جانتے مطمئن ہیں۔ اے انسان تو پرندوں چوزوں کی طرح انڈے کے اندر ہے اسلیے مرغان ہوا یعنی انبیاء اور اولیاء نہیں سن سکتے۔ یعنی ان کے کمالات سے واقف نہیں ہو سکتے۔

حزابی ہے اس پرندے کے لیے جو پروں کے پیدا ہوئے بغیر بلندی پر لگے اور خطرے میں پڑ جائے۔ آدمی کے لیے اپنی عقل کامل بال و پر کی طرح ہوتی جب اسکی اپنی عقل نہ ہو تو کسی رہبر کی عقل کو اپنا بال و پر بنائے۔

## چڑیا:-

بلا ضرورت کسی جانور کے قتل کرنے کو بہت بڑا گناہ قرار دیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ "کسی نے اگر گنجشک یا اس سے بھی کسی چھوٹے جانور کو اس کے حق کے بغیر ذبح کیا تو خدا اسکے متعلق اس سے باز پرس کرے گا۔" صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ اسکو ذبح کرے اور کھائے یہ نہیں کہ اس کا سر کاٹ

Marfat.com

پینک دے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جانوروں کا گوشت کھایا نہیں جاتے وہ درندہ بھی نہیں ان کا مارنا جائز نہیں۔ سنن نسائی میں ہے کہ جو شخص چڑیا کو ضرورت مارے گا وہ قیامت کے دن خدا کے یہاں فریاد کرے گی فلاں نے مجھ کو ضرورت مارا ہے اس سے اس کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک سفر جہاد میں صحابہ کرامؓ ایک چڑیا کے دو بچے کر لائے۔ چڑیا فرط محبت سے ان کے گرد منڈلانے لگی، رسول اللہؐ قضائے حاجت کے لیے گئے ہوئے تھے واپس آکر یہ حالت دیکھی تو فرمایا اسکے بچوں کو پکڑ کر کس نے اسکو بے قرار کیا ہے اس کے بچوں کو چھوڑ دو۔

ایک اور ماہر معالج کے بقول پرانے مرغ کا گوشت دوا کا کام دیتا ہے

طبی نقطۂ نظر

اسمیں تخم معفر اور سوئے کے ساگ کے پانی کے ساتھ پکا کر استعمال کریں تو قولنج کی سوجن اور ریاح غلیظ کے لیے بے حد مفید ہے اسکا خفیہ غذا کے اعتبار عمدہ اور زود ہضم ہے۔

تیتر کا گوشت اگر کثرت سے استعمال کیا جائے تو نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ اور کبوتر کے گوشت میں فالج، عضو کی بے حسی، سکتہ اور رعشہ کے لیے شفا ہے اسی طرح اسکے سانسوں کی بو سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہے اور اسکے چوزوں کو کھانے سے عورتوں کو جلد حمل قرار پاتا ہے

تیتر کا گوشت استسقاء کے لیے مفید ہے، بٹیر کا گوشت جوڑوں کے درد کے لیے نافع ہے

اگر ٹڈی کی دھونی دی جائے تو سلسل البول اور پیشاب کی پریشانی

Marfat.com

ختم کرتی ہے۔ عورتوں کے لیے یہ بہت زیادہ مفید ہے بواسیر میں بھی اس کی دینی چاہیئے اور بچھو کے ڈنک مارنے پر فربہ ٹڈیوں کو بھون کر کھایا جاتا ہے مریضوں کے لیے نقصان دہ ہے۔

## پرندوں کے گوشت کے طبّی فوائد

**قمری کا گوشت** : فاختہ کے برابر ایک سفید پرندہ ہے اس کا ذائقے میں نمکین، رنگ سفید و گلابی سرد تر بلغمی مزاج والوں کے لیے موافق انڈے بچوں کو جلد باتیں کرنے کے سلسلے میں پر اثر ہیں خون فاسد پیدا کرتا ہے نکالا ہوا بچوں کے بدن میں ملنا جلد رفتار میں لاتا ہے

**کبوتر** کا گوشت لذیذ ہوتا ہے رنگ گلابی ہوتا ہے۔ گرم مزاج والے لیئے مضر ہے کیشنز و انگور (کشمش) استعمال کرنے سے مصلح ہو جاتا ہے۔ فالج اور عضو کے ڈھیلے پن کو ٹھیک کرنے میں مفید ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے بدا کرتا ہے گردہ و مثانہ کو قوت دیتا ہے باہ لاتا ہے اور منی پیدا کرتا ہے جو بادی اور آبی کو مفید ہے اسکی تازی پتھری پیس کر کھانا سانپ کے کاٹے کو دور کرتا ہے۔

**گوشت مرغا مرغی** کا قدرے لبساندہ رنگ گلابی ہوتا ہے ہمیشہ کا بواسیر پیدا کرتا ہے اس کا بدل گھریلو کبوتر ہو سکتا ہے کثیر الغذا اور عقل کو کرتا دماغ، فہم، ادراک اور ذہن [illegible] پیدا کرتا ہے قوت [illegible] سے لاتا ہے قولنج (COLIC PAIN) کو مفید ہے رنگ اور [illegible]

ے. اگر اسکے پیٹ کو چاک کر کے الاتش سے پاک کر کے گرم گرم سانپ کی
ئی جگہ پر چپکا دیں تو اسکے زہر کو رفع کر دے گا اسی طرح سرسام اور دیگر
ں میں مفید ہے

گوشت ہوے کا : یہ جنگلی کوے کے برابر اور مشکل بھی ہے اس کا
یاہی مائل ہوتا ہے۔ اس کا بدل کوئی نہیں ہو سکتی ہے قوت حافظہ کو تیز کرتا ہے
مغز بچوں کے ذہن کو تیز کرتا ہے اس کے پتہ کا پانی آنکھوں میں ڈالنا
ا بصر اور آنکھ کے زخم کے لیے مفید ہے.

گوشت ہور کا۔ لبلبہ سرخ و سیاہی مائل دیر ہضم اور غلیظ ہے
صالح استعمال کر کے مصلح بنایا جا سکتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہے اس کا شوربہ
الجنب اور درد پہلو کو مفید ہے اسکی چربی باہ کو حرکت دیتی ہے اسکی
ہوئی ہڈی سے دانتوں کا منجن بہت نافع ہے اسکا پتہ ہمراہ سکنجبین دستوں
کرتا ہے اس کے خون کا لیپ زخموں کو بھر دیتا ہے اسکی بیٹ کی مالش سے
ل اور مسے ختم ہو جاتے ہیں۔ اسکی دم سرمہ بنانے میں استعمال کی جاتی ہے جو آنکھوں
یدی کے لیے مجرب ہے.

گوشت ممولا کا : یہ ایک چھوٹا سا پرندہ چڑیا کے برابر ہوتا ہے
گرشت کا ذائقہ نمکین اور رنگ گلابی ہوتا ہے گرم مزاج والوں کے لیے
ہے اسکو بریان کر کے ہمراہ شہد کے کھانا گردہ اور مثانہ کی پتھری کو توڑتا ہے
اب خوب لاتا ہے عسر البول کے لیے مفید ہے.

گوشت نیل کنٹھ کا : فارسی میں اسکو سبز ک کہتے ہیں یہ کبوتر کے برابر

نیلا رنگ اور چونچ بڑی ہوتی ہے۔ اس کا گوشت لسانده ہوتا ہے اور رنگ
ہوتا ہے. اس کا گوشت حرام ہے سودا پیدا کرتا ہے فساد ریاح و بلغم کو دو
ہے خون کے جوش کو بھی مفید ہے آتشک اس کا گوشت کھانا نفع بخش ہے

**گوشت ہنس کا:** پانی کا لمبی گردن والا سارس سے چھوٹا ہوتا ہے
گلابی رنگ دیر ہضم اور نفخ پیدا کرتا ہے اس کا گوشت باہ لاتا ہے بھو
بڑھاتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے صفرا کی تیزی کو ختم کرتا ہے آواز
کرتا ہے رنگ رخسار کا پر رونق اور صاف کرتا ہے سرخ بادہ کو مفید ہے

**چڑیا کا گوشت:** باہ کو حرکت دیتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا
کو نرم کرتا ہے صالح الغذا اور مقوی معدہ ہے حلبند را اور نافع ضعف جگر
کو فائدہ مند ہے جنسی اعتبار سے طاقتور بناتا ہے

**تیتر کا گوشت:** مزہ نمکین ہوتا ہے گرم مزاج والوں کے لیے
جوہر دماغ کو زیادہ کرتا ہے فہم ذہن اور حافظہ کو زیادہ کرتا ہے سرد و تر
بخشتا ہے باہ لاتا ہے صالح ہے اسکی بیٹ آنکھ کی سفیدی کو روشن کرتی ہے
نشان مٹا دیتی ہے

**سرخاب کا گوشت:** پھیکا اور بدبودار ہوتا ہے، دیر ہضم ہوتا ہے
اور نمکین ہوتا ہے منی پیدا کرتا ہے اور سنگین کرتا ہے آنکھوں اور بدن کو قوت دیتا ہے
باہ کو حرکت دیتا ہے

**چمگادڑ کا گوشت:** گوشت سادہ ہوتا ہے اسکا شوربہ
کو نکالتا ہے، زرد آب آتشک اور درد پہلو کو فائدہ مند ہے اس کا ہر لیسہ زخم یا

بی میں پکایا ہوا نافع رعشہ، گٹھیا اور درد پشت کے لیے فائدہ مند ہے

ابابیل کا گوشت: عربی میں لحم الخطاف کہتے ہیں. نمکین ہوتا ہے
ے سیاہ ہوتا ہے پھیپھڑوں کے لیے مضر ہے اس کا گوشت گردہ و مثانہ کی پتھری
تا ہے. یرقان اور طحال کی بیماریوں کے لیے فائدہ مند ہے اس کا تازہ خون رنگ
یرہ کو صاف کرتا ہے اور چمکدار کرتا ہے اس کا سر شہد میں پکے ہوئے کا سرمہ بینائی کو
ن بخشتا ہے اور نزول چشم کے لیے مفید ہے

آلو کا گوشت: اس کا گوشت بے دقوف بناتا ہے اس کا خون یا پتہ ہمراہ
ڈ کی سری کی راکھ اور شہد کھانا بار بار پیشاب آنے کو روکتا ہے اور سوتے میں
ب خطا ہونے کو روکتا ہے اس کے خون میں پسا ہوا سرمہ بینائی کے لیے مفید ہے

بٹیر کا گوشت: گلابی ہوتا ہے معتدل ہے قابض ہے تپ دق اور
دل مزاجوں صفرا سودا اور بلغم کے فساد کو دفع کرتا ہے. بھوک لگاتا ہے
سے کو قوت بخشتا ہے لاغر لوگوں اور کمزور آنتوں کو اسکی غذا بہت موافق ہے
ہ اور اکثر اعضاء کو قوت بخشتا ہے.

بطخ کا گوشت: نمکین اور بدبودار ہوتا ہے مختلف رنگ کا
تا ہے. کثیر الغذا، اور گرمی کے رياح کو رفع کرتا ہے باہ کو قوت بخشتا ہے
نی زیادہ پیدا کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے گردہ کو قوت اور موٹاپا دیتا ہے
ن کے پر دبال کنٹھ مالا کو تحلیل کرتے ہیں اسکی بیٹ چہرے کی جھائیاں رفع کرتی ہے.

بگلہ کا گوشت: نمکین ہوتا ہے سفید یا گلابی مائل سفید ہوتا ہے گرم
مزاج والوں کو رياح پیدا کرتا ہے بدن کو فربہ اور خون صالح پیدا کرتا ہے

قوتِ امساک اور حواس کو طاقت دیتا ہے۔ لاغر لوگوں اور جھولا مارے اصحاب کے موافق ہے۔ قوت حافظہ زیادہ کرتا ہے قوت باہ کو حرکت و اسکی چربی کی مالش بواسیر کے خون کو بلند کرتی ہے۔

**بلبل کا گوشت**: ایک نہایت خوش آواز پرندہ ہے گوشت نمکین بھورا۔ سیاہی مائل، گرم مزاج والوں کیلیے مضر ہے باہ کو حرکت دیتا ہے خا انڈے اور مغز باہ زیادہ کرتے ہیں اسکی بیٹ جلد نشانوں کو ظاہر کر دیتی ہے کی جھائیاں رفع کرتی ہے رنگ رخسار صاف اور ٹھیک کرتی ہے پلکوں کے زیادہ کرتی ہے۔

**مارس کا گوشت** کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔ رنگ سرخ ہوتا ہے کو قوت بخشتا ہے۔ فساد صفرا اور فساد خون کو رفع کرتا ہے دست بند کر زیادہ پیشاب کو کم کرتا ہے۔

**مشتر مرغ کا گوشت**: نمکین و خشک ہوتا ہے اس کا رنگ یا گلابی ہوتا ہے دیر ہضم ہے اور گرم مزاج والوں کو مضر ہے ریاح تحلیل اور بلغم خارج کرتا ہے فالج لقوہ، جلندر استرخا، نقرس گٹھیا کو مفید اسکے خون کا لیپ ورم کو تحلیل کرتا ہے اس کا فضلہ چھائیں اور چیچک کے د غائب کرتا ہے۔ اس کا سنگدانہ مقوی معدہ ہے۔

**لقے لقے کا گوشت**: پانی ایک قوی الجثہ پرندہ ہے اس کا گوشت بسا ندہ بدبودار ہوتا ہے رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے گرم مزاج وا لیلیے مضر ہے۔ گھی اور دھنیا سے اسکو مصلح کیا جا سکتا ہے اس کا بدل مو

قوہ اور خدر کو مفید ہے. غلیظ ریاح کو تحلیل کرتا ہے اگر کسی عضو کو
) لگ گئی ہو اسکو رفع کرتا ہے. ضعف باہ کے لیے مفید ہے اس کے
، اسکے گوشت سے زیادہ قوی الاثر ہیں اسکے خون کی مالش سیاہ داغ کو
ہے. اسکی بیٹ جلد کے نشان کے لیے اور جھائیوں کے لیے ریاح اور مواد
ر میں بھی بہت مفید ہے۔

**لٹوریکا کا گوشت:** ایک پرندہ گوریا سے بڑا ہے اور گوریا کا شکار
ہے. نمکین اور رنگ گلابی ہوتا ہے. سنکنجبین سے مصلح کیا جا سکتا ہے غلیظ ریاح
لیمی کو خوب تحلیل کرتا ہے اسکی بیٹ کا لیپ چہرہ کی جھائیوں اور سیاہی کو
تا ہے حلال ہے۔

**لوے کا گوشت:** لوا فاختہ کے برابر اور اسکے ہمشکل بھی ہوتا ہے ذائقہ
تاثیر خشک اور رنگ گلابی ہے دیر ہضم اور قابض ہے سرکہ اور گھی کا
ل مصلح بنا سکتا ہے دماغ اور جگر کو قوت بخشتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے
پتلے لوگوں کے لئے خوب موافق ہے سارے کھولتا ہے جلندر کے لیے مفید ہے
ریاح کو تحلیل کرتا ہے فالج میں مفید ہے آنتوں کی سردی رفع کرتا ہے
حرکت دیتا ہے۔

**مرغابی کا گوشت:** لیسانده اور بدبودار ہوتا ہے خوب سرخ.
خ اور دیر ہضم ہے انار اور کامرہ سے اسکو مصلح کیا جا سکتا ہے اس کا برا اثر
گوشت ہے. غلیظ غذا ہے بدن کو فربہ اور باہ کو حرکت دیتا ہے اس کی
بی کی مالش کزاز، تشنج اور تمدد میں مفید ہے مقعد کی سختی تحلیل کرتا ہے

Marfat.com

اور اسکی بیماریوں میں فائدہ مند ہے جلد کے نشانوں کو کھولتی ہے اس کے
بھیجا (مغز) مقعد کے ورم میں مفید ہے
گوشت طوطے کا :۔ خشک اور کسیلا رنگ نیلا و سرخ دیر
ہے گرم مصالحہ ڈالکر مصلح بنایا جاسکتا ہے۔ پیٹ کو گنگ کرتا ہے
سقطہ کو مفید ہے کھانسی کو نافع ہے دل کو فرحت دیتا ہے اسکی زبان خو
پیدا کرتی ہے بچوں کی زبان کی لکنت ختم کرتی ہے اس کا گوشت
بیٹ جھائیوں کو اور چہرہ کی سیاہی کو دور کرتی ہے۔

## چڑیا و بلبل

بوستان

چڑیا جب پنجرے کا دروازہ کھلا دیکھے
تو اسکو ایک سانس کے لیے بھی اسمیں قرار نہیں آتا

غور کر جب سے حقیقت کا باغ کھلا ہے
اس پر کسی بلبل نے ایسی خوش الحانی نہیں کی ہے

تعجب ہے اگر ایسی بلبل مرجائے
کہ اسکی ہڈیوں پر کوئی پھول نہ کھلے

لڑائی میں ٹڈیوں کے دن میں چڑیا کی طرح سنا
مار ڈالنے میں اس کے لیے بہادر اور چڑیاں کا

ایسے پھول سے مناسب نہیں ہے
جس کے لیے ہر صبح ایک نئی بلبل ہو

Marfat.com

ی طرح چہچہاتے ہوئے پھول کیطرح تازہ چہرہ والے
سے کوچہ میں شور مچاتے ہوئے۔

یہ نہ کہہ کہ دولت کی چڑیا میرے پھندے سے نکل گئی ہے
ابھی اس کا دھاگا تو ہاتھ میں رکھا ہے

## "بیل"

بیل کی طرح جس کی آنکھیں تیلی نے باندھی ہوں
رات چلنے کے باوجود رات کو وہیں ہے جہاں تھا۔

## پرندے

نے صبح کے چہچہانے والے پرندوں کے پنجرے توڑ دیئے۔
د قید خانہ ٹوٹ جائے قید میں کون ٹھہرتا ہے
وہ ہنسا کہ اے خوش الحان بلبل
تو اپنی گفتار کی خاطر پنجرے میں رہی ہے
ب پرند پنجرے سے نکل گیا اور پھندا ٹوٹ گیا
ر دوبارہ تیری کوشش سے شکار نہیں ہو سکتا۔
فوراً ہی میں نے سفر کی تیاری کر لی
جنگل کو نکل گیا جس طرح پنجرے سے پرند

Marfat.com

# مُرغ

قرآن مجید میں مرغ کا براہِ راست کوئی تذکرہ نہیں ہے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جن چار پرندوں کو زندگی بعد الموت کے تجربے کے طور پر لیا ان میں مرغ بھی تھا۔ مفسرین کی غالب اکثریت مرغ کو ان میں شمار کرتی ہے۔ اسی لیے اسکو شامل کیا گیا ہے۔

حدیثِ رسول ؐ میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک بار ایک لڑکا اسی طرح مرغی کو باندھکر تیر کا نشانہ بنا رہا تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ نے مرغی کو کھول دیا اور مرغی کے ساتھ اس لڑکے کو لیکر اس کے خاندان میں آئے اور کہا اپنے لڑکے کو اس سے منع کرو کیونکہ رسول اللہ ؐ نے اس طریقے سے جانور یا اور کسی جاندار کو نشانہ بنانے کی ممانعت فرمائی ہے اسی طرح کچھ اور لوگ مرغی کو باندھکر نشانہ بنا رہے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کا گذر ہوا۔ تو وہ لوگ بھاگ گئے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ ایسا کس نے کیا ہے؟ جو لوگ ایسا کرتے ہیں رسول اللہ ؐ نے ان پر ملعون قرار دیا ہے۔ مولانا روم کے مطابق مرغ شہوت نفس کا مظہر ہے۔

1۔ مرغ کے تنفس کی رفتار فی منٹ ساٹھ ہے اور نبض کی رفتار ۲۰۰ فی منٹ ہے جسم کا درجہ حرارت 109-105 کے درمیان ہے

2۔ مرغیوں کی ایک انتہائی مہلک بیماری ہے جس کو رانی کھیت کہتے ہیں

3۔ اگر مرغیوں کی خوراک میں کیلشیم کی کمی ہو گی تو اس کے انڈوں کے چھلکے پتلے ہونگے

4۔ مرغیوں میں معدنی اجزاء 3.2 فیصد ہوتے ہیں پروٹین یعنی لحمیات

21 فیصد۔ بر 56 فیصد پانی اور بر 19 فیصد چربی ہوتی ہے۔ مرغی کے جگر
(Tyramine) پایا جاتا ہے۔

آزادی سے قبل مندرجہ ذیل نسلیں مشہور تھیں جو پالی جاتی تھیں مقابلے ہوتے
ے اور انعام ملتے تھے۔

BLACK MINORCA (2) WHITE LEGHORN
(4) RED RHODES (3) چتلی مرغیاں (3) چھوٹی نسل کی مرغیاں
۔ دیسی مرغیاں

شروع کی پانچ نسلیں دنیا کے مختلف علاقوں سے متعلق تھیں مثلاً جزائر
RHODES یونان اور MINORCA اسپین و فرانس سے متعلق ہیں
زادی کے بعد بغیر مرغیوں کے بغیر انڈوں کے پیدا کرنے کی صنعت شروع ہوئی۔ اور اب
بہ کروڑوں روپے کی صنعت بن چکی ہے اسکی دو اقسام ہیں
BROILER گوشت والی مرغیاں (2) LAYER۔ انڈے دینے والی
مرغیاں انڈے بھی خوب دیتی ہیں اور گوشت میں اضافہ بھی بڑی تیزی سے ہوتا ہے
ان کے لیے مخصوص خوراک (FEED) کے کارخانے کروڑوں کی تجارت کر رہے ہیں۔

جاپان میں ان کے پروں کی خوبصورتی کی خاطر جنگلی مرغ مصنوعی نسل رانی سے
ایک تیسری نسل پیدا کی گئی ہے اسے لمبی دم والی یوکوہاما Long Tailed Yokohama
نسل کہا جاتا ہے۔ اسکی دم کے پر انتہائی خوبصورت ہیں بیس بیس فٹ تک لمبے
ہوتے ہیں۔ مرغے کی آوازوں اور حرکات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی اپنی
ایک زبان (Tongue) ہے جو وہ مرغیوں اور چوزوں کے ساتھ بولتا ہے

Marfat.com

مثلاً کوئی اناج دانہ یا غذائی اشیاء مل جانے پر کٹ کٹ کرتا ہے اور خود کھانے بجائے مرغی اور چوزوں کو کھلاتا ہے۔ پھر ایک خاص انداز سے کھلا پلا کر ایک پھیلا کر چکر کاٹتا ہے یعنی پیار کا اظہار کرتا ہے اس طرح سے ایک طرف وہ اپنے خاندان کا کردار ادا کرتا ہے دوسری طرف اپنی ضروریات کے مقابلہ میں وہ اپنے خانہ کی ضروریات کو وہ فوقیت دیتا ہے۔ ہم مردوں کو مرغے سے کچھ سیکھنا چاہیے اپنے کردار پر غور کریں کہ ہم اپنے اوپر کتنا خرچ کرتے ہیں اور اپنی بیوی پر کتنا خرچ کرتے ہیں۔

چیل کوّے اور دیگر شکاری پرندوں کی آمد پر یا خطرہ کی پیش بندی پر مخصوص آواز نکالتا ہے تاکہ مرغی اور چوزے محفوظ مقام پر پناہ لے لیں ہونے سے بچ جائیں۔ بعض اوقات یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ مرغی یا مرغا کوّے یا دیگر شکاری پرندوں سے باقاعدہ جنگ کر کے اپنے چوزوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

مرغے کو مرغ سحر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس کا یہ فرض ہے کہ وہ صبح کی خبر دے اور اذان دے تاکہ لوگ عبادت کے لیے بیدار ہو جائیں بعض اوقات یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ بے وقت بھی اذان دیتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ حیوانات جبلت کے مطابق عمل کرتے ہیں اپنے فرائض میں کوتاہی یا زیادتی نہیں کر سکتے جسے ہم بے وقت کی شہنائی سمجھتے ہیں۔ اصل میں تہجد کے لیے بیدار کرنا چاہتا ہے۔

مرغے مرغیوں میں کثرتِ ازدواج (POLYGYNY) کا رواج ہے۔

Marfat.com

وجود رقابت کا سلسلہ بھی قائم ہے مرغوں کو آپس میں لڑنے اور زخمی کرنے کا طریقہ
وجود ہے زخمی ہم قوم مزید زخمی کرتے یہاں تک کہ کھا جانے کا رواج بھی ہے

## مُرغ شعراء کی نظر میں

مرغ کی آنکھ کی طرح ہونٹ کو ہونٹ سے جدا کرنا بے وقوفی ہوگی مرغ
کے فضول چلانے کی وجہ سے۔

مرغی کا بچہ انڈے سے نکلتا ہے اور روزی مانگتا ہے
آدمی کا بچہ عقل و ہوش اور تمیز نہیں رکھتا
جس کو قابو اور قدرت نہیں ہے۔

اس کے لیے ابلا ہوا شلغم بھی بھنا ہوا مُرغ ہے
مرغ اگرچہ لڑنے میں چالاک ہو
لیکن کانسی کے پنجے والے باز کے مقابلے میں کیا کر سکتا ہے

افسردہ اگر اسکی نوا سے ہو گلستاں — بہتر ہے کہ خاموش رہے مرغ سحر خیز
قوموں کی حیات انکے تخیل پہ ہے موقوف — یہ آداب سکھاتا ہے ادب مرغ چمن کو

## مُرغ سے طبی فوائد

AVIAIRE

یہ مرغوں کی تپ دق سے تیار شدہ دوا ہے اس دوا کا بہترین اثر

پھیپھڑوں کے اوپر حصّہ پر ہوا کرتا ہے انفلوانزہ خسرہ کے بعد ورم یہ دوا اکثر درجہ رکھتی ہے۔ ڈاکٹر کارپیٹر نے کئی ایسے مریضوں کو اس دوا سے صحت یاب کیا جنکی زندگی کی امید منقطع ہو چکی تھی۔

## : OVI GALLINAE PELLICULA

یہ دوا مرغی کے انڈے کے چھلکے کی اندرونی جھلی سے تیار کی جاتی ہے۔ یہ جھلی زمانہ قدیم سے رات کے وقت پیشاب نکل جانے کے واسطے اور خواہش نفس کی زیادتی کے لیے مشہور ہے انڈوں کو کسی طرح پر استعمال کیا جائے لیکن اس کا آلات تناسل مردانہ اور زنانہ پر ہوا کرتا ہے دل کے درد اور عام کمزوری کے لیئے بھی نافع ہے زنانی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔

اسکا گوشت قدرے لبسانده، معتدل رنگ گلابی ہوتا ہے کثیر الغذا عقل تیز کرتا ہے۔ دماغ، فہم ادراک اور ذہن کو قوی کرتا ہے۔ مقوی باہ ہے قولنج کو مفید ہے رنگ اور آواز صاف کرتا ہے، سرسام اور دیگر بیماریوں میں فائدہ مند ہے اس کا تازہ گوشت سانپ کاٹے کی جگہ پر رکھنے سے زہر کو زائل کرتا ہے

# مور

قرآن مجید میں مور کا براہ راست کوئی ذکر نہیں البتہ حضرت ابراہیمؑ کی
شنودی کی خاطر جن چار پرندوں کا ذکر ہے ان میں ایک مور بھی مفسرین کی
لب اکثریت کے مطابق ہے۔

پرندوں میں سب سے خوبصورت شمار کیا جاتا ہے ایک خوبصورت رنگ
رنگی دم کا مالک ترنگ میں جب ناچتا ہے تو دم کو پنکھے کی طرح پھیلا لیتا ہے
کی لمبائی ۸۰ سے 1,92 انچ تک ہوتی ہے بمع اسکی دم کے، مورنی کی نہ ایسی دم ہوتی ہے
ورنہ ایسے رنگین پر جیسے مور کے ہوتے ہیں، لیکن شعراء نے مورنی کی چال کی تعریف کی ہے
وہ رات کو درختوں پر بیٹھتے ہیں لیکن کھانے کے لیے اور گھونسلہ زمین پر ہی بناتے ہیں وہ
اناج خور اور گوشت خور دونوں ہیں مور کی آواز بہت تیز ہوتی ہے اور محسوس ہوتا ہے
نہ آؤ مینہ آؤ کہہ رہا ہے۔

جنگلی مور کھلے میدانوں میں رہتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے گروہوں میں گھومتے
ہیں، مور کی دو نسلیں جنوبی ایشیاء سے متعلق ہیں اور ایک نسل افریقہ کی ہے لیکن مور دنیا بھر
میں پائے جاتے ہیں، ہندوستان کا مور نیلا ہوتا ہے سر گردن اور نچلا حصہ نیلا ہوتا ہے اور
دُم گہری سبز ہوتی ہے اس کو قدیم زمانے سے پالتو کر لیا گیا ہے جاوا کے مور کا رنگ
گہرا کانسہ کا رنگ ہوتا ہے گردن اور چہرے کے نزدیک نیلا اور زرد رنگ کا ہوتا ہے
جاپانی اور چینی آرٹ کے نمونوں میں مور کو سبز دکھایا جاتا ہے ان موروں کو قابلِ احترام
سمجھا جاتا ہے اور انکی حفاظت بھی سختی سے کی جاتی ہے افریقی نسل کا مور کانگو

Marfat.com

مور کہلاتا ہے اس کے چمکدار کالے پر ہوتے ہیں اور اس کے تاج میں سفید پر ہوتے ہیں یہ مور 1937ء میں دریافت ہوا تھا۔

حسن و عزت کے اعتبار سے پرندوں میں مور کا وہی مرتبہ ہے جو دیگر جانوروں میں گھوڑے کا مرتبہ ہے اس کے مزاج میں عفت اور اپنے حسن ذاتی اور پروں کی خوبصورتی اور دم پر جبکہ وہ اسکو پھیلا کر مثل محراب کے کر لیتا ہے ناز و گھمنڈ ہے خصوصاً اس وقت جبکہ اسکی مادہ اسکے سامنے ہوتی ہے تو یہ اپنی دم پھیلا کر اس کے سامنے ناچتا ہے مورنی جب تین سال کی ہو جاتی ہے تو انڈے دینے شروع کرتی ہے اور سال بھر میں صرف ایک بار لگ بھگ بارہ انڈے دیتی ہے موسم بہار میں مور مورنی سے جفتی کرتا ہے موسم خزاں میں جب پت جھڑ ہو جاتا ہے تو مور کے پر بھی جھڑ جاتے ہیں اور پھر جب درختوں پر نئے پتے نکل آتے ہیں تو مور کے بھی نئے پر نکل آتے ہیں۔

جب مورنی انڈوں کو سہتی ہے تو مور اس سے بہت زیادہ کھیل کرتا ہے اور اکثر انڈے ٹوٹ جاتے ہیں اسی وجہ سے پالتو مور کے انڈے عموماً مرغی کے نیچے رکھے جاتے ہیں ان انڈوں کے سہنے کی مدت ۳۰ دن ہوتی ہے مرغی ایک بار میں مور کے صرف دو انڈے سہہ سکتی ہے کیونکہ وہ کافی بڑے ہوتے ہیں مور کے بچے پیدا ہوتے ہی چگنا دوڑنا بھاگنا شروع کر دیتے ہیں۔ اپنے پروں کے اعتبار سے وہ دلہن ہے اور اس کے پروں پر پیسوں کے نشانات ہیں۔ اس تمام خوبصورتی باوجود مور کے پیر بہت گندے ہوتے ہیں جنہیں دیکھکر اسکو شرمندگی ہوتی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے پیروں کو دیکھ کر شرما کر روتا ہے اسلئے ا

دلہن سے تشبیہ دی ہے۔ پیروں کے گندے ہونے کے سلسلہ میں روایت
کہ وہ جنت میں اپنے پنجوں میں سانپ کو لپیٹ کے لے گیا تھا۔ اور اسی لیے
جنت سے نکالا گیا۔ مور سانپ کو دیکھ کر مار تا ہے اور اسے کھا جاتا ہے۔

مور کے بارے میں ایک عجیب و غریب بات یہ ہے کہ حسن و جمال کے
بودا اسکو منحوس سمجھا جاتا ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ مور جنت میں ابلیس
دخول کا اور اس سے حضرت آدمؑ کے نکلنے کا سبب بنا تھا۔ اسی وجہ سے
اسکو گھروں میں پالنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ ریاست بھرت پور کے
راجہ کے پاس 99 مور تھے۔ جب وہ ایک نیا خرید کر سو کرتا تھا ایک
مرجاتا تھا۔ ہمیشہ 99 مور رہے شاید اتفاق ہے بہت سی ہندو ریاستوں
مور کو پکڑنا۔ مارنا یا شکار کرنے پر پابندی تھی خلاف ورزی کرنے
لوں کے لیے سزا تھی۔

شافعیوں کے نزدیک مور کا کھانا حرام ہے کیونکہ اس کا گوشت
زاب ہوتا ہے حنفیوں کے نزدیک اس کا کھانا حلال ہے۔ اس کی
تجارت جائز ہے مور کے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا ہے۔

پنجابی زبان میں ایک کہاوت ہے "چوروں کو پڑ گئے مور" اور
وروں کو پڑ گئے ہور۔ اور مطلب یہ ہے کہ چوروں سے زبردست مور
ارتے ہیں اور موروں سے زبردست اور لوگ ہوتے ہیں۔ دنیا میں ایک
ے ایک زبردست اور ذات شریف ہے

مور سے نوخیزہ بارونق اور خوب صورت۔
مور سے زیادہ منحوس۔

Marfat.com

# مور کے طبّی فوائد :

مور کا گوشت دیر ہضم ہوتا ہے اور ردی المزاج ہوتا ہے گرم مو
نفع بخش ہے پکانے میں سرکہ استعمال کیا جائے محنتی لوگوں کو اس کا گوشت
کھانا چاہیئے اگر مور کسی زہر آلود کھانے کو دیکھ لیتا ہے یا اسکی بو سونگھ لیتا ہ
تو خوشی سے ناچنے لگتا ہے اگر یہ صحیح ہے تو مور صدر مملکت اور وزیر اعظم
کے کھانے کو چیک (پڑتال) کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔ آج کل تو پہ
کتا کھاتا ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے مور چیک کرے پھر کتا کھانے والو
دستوں کا مریض مور کا پتہ گرم پانی اور سکنجبین میں حل کر کے پی لے تو
شفایاب ہو جائے گا۔ ایک اور ماہر طب کے مطابق مور کا پتہ سرکہ میں ملا کر پی
زہریلے جانور کے کٹے ہوئے کے لیے مفید ہے اگر مور کا خون نمک اور انبز رو
میں ملا کر ایسے شدید زخموں پہ لگایا جائے جن کے ناسور بن جانے کا اندیشہ ہ
وہ زخم صحیح ہو جائیں گے اگر مور کی ہڈی جلا کر جھائیوں پر مل دی جائے تو انشا
جھائیاں ختم ہو جائیں گی

## مور کا احترام

مور قبیلہ یزیدی سال میں کم سے کم تین مرتبہ اسکی زیارت ضرور کرتا ہے
یزیدیوں کے سردار شیخ عادی کے خواب میں ملک طاؤس ایک نوجوان کے روپ میں
بمع ایک مور کی دم کے۔

ترکی میں عام طور پر یہ بدی کی نشانی سمجھا جاتا ہے جاوا کے مسلمانوں کے
مطابق مور جنت کے دروازے کھڑا ہوگا اور شیطان کو کھا جائے گا۔ کچھ کے
علاقہ میں نہ تو مور کو پکڑا جاتا ہے اور نہ ہی اسکو ناراض کیا جاتا ہے، ہندو آ

Marfat.com

کب سمجھتے ہیں اور اس کے مارنے پر سخت پابندی اور سزا جیل ہے۔

یورپ میں مور کے پر بدقسمتی کی نشانی ہیں، یونانیوں کے قدیم مذہب میں
کا تعلق ہیرا دیوی سے تھا اور اس کے مندر میں رکھا جاتا تھا۔ یورپ کے ملکوں میں
ی آواز بدشگونی ہے ہندوستان کے جاٹوں اور کھنڈوں میں مور کو مذہبی
س حاصل ہے، پنجاب میں سانپ کے کاٹے پر مور کے پر کو جلا کر لگا دیتے
۔ مور چھل (یعنی مور کے پروں کی جھاڑو) بیماروں کے اوپر لہرانے سے
اروں کے بھوت بھاگ جاتے ہیں اور پر ٹخنوں سے باندھنے سے علاج
د جاتا ہے۔

مور کی مرغوب غذا سانپ ہے کہا ہے کہ مور کی سانپ سے پرانی دشمنی ہے
ونکہ مور کو سانپ نے جنت سے نکلوایا تھا۔ لہذا انتقاماً مور جب بھی سانپ کو دیکھتا
ے کھا جاتا ہے۔

مور کی اوسط عمر 30 سے 24 سال تک ہوتی ہے

ہندوؤں کے نزدیک مور علم و دانش کی دیوی سرسوتی کا چہیتا پرندہ ہے
مور سبز خاکستری اور سفید رنگوں میں پائے جاتے ہیں

## مور شعرا کی نظر میں

تم اپنے مور کے لیے سامان آرائش کو نہ دیکھو اور مور کے پاؤں کے سے
عیوب کو دیکھو تاکہ تمہیں نظر نہ لگ جائے۔

Marfat.com

بطخ کی حرص ایک حصّہ ہے اور طاؤس کا غرور پچاس گنا ہے۔
حرص و شہوت سانپ ہے اور غرور اژدہا ہے۔

اے مور! حافظ قرآن تیرے ہر پر کو قدر و پسندیدگی سے قرآن
اوراق میں رکھتے ہیں مفید ہوا کے لیے تیرے پروں سے پنکھا بناتے ہیں
اور موروں کی طرح اپنے پروں کو پھیلاؤ اور پھر پَر دکھلاتے
مست سرخوش اور خود پسند ہو جاؤ۔ مگر اس وقت بھی اپنے بدصورت
دیکھ لو۔ اس پرانے جوتوں کی طرح جو ایاز کے لیے شمع کی مانند تھے وہ اس
موجب ہوتے تھے ایاز اپنے پرانے جوتے دیکھ کر اپنے جاہ و اقبال اور
شوکت کے بڑھتے غرور کو روکنا مقصود تھا۔
میں کل وصل کے باغ میں مور کی طرح اکڑتا پھرتا تھا۔

پھر آج دوست کی جدائی میں سانپ کی طرح بل کھا رہا ہوں۔
ان درختوں نے بطخوں کی طرح غوطہ مارا اور ایام بہار میں مور کی طرح خوش
رنگ بن کر نکل آئے حالانکہ موسم خزاں میں کوّے کی طرح بد رنگ تھے

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر

تخت طاؤس دنیا کا سب سے قیمتی تخت ہندوستان میں شاہجہان نے بنوایا ایران
کے بادشاہ نادر شاہ درانی نے دہلی پر حملہ کے دوران وہ حاصل کیا اور اب وہ
ایران کے پاس ہے۔

Marfat.com

# کبوتر

قرآن پاک میں براہ راست کوئی ذکر نہیں البتہ حضرت ابراہیمؑ کے اطمینان
رضداشت کے ضمن میں جن چار پرندوں کا ذکر ہے مفسرین کے مطابق ان
ایک کبوتر بھی ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم کے مطابق جن چار پرندوں کو پال کر ہلایا
ان کو ذبح کیا۔ اور ان کو آواز دی اور وہ دوڑتے ہوئے چلے آئے تاکہ زندگی
ت کا یقین کامل اور حق الیقین ہو جائے ان پرندوں میں سے ایک
تھا۔ اس تجربے کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ اور خلیل اللہ نے کبوتر کو کافی فضیلت
ہے۔

حضرت نوحؑ نے جن سات جانوروں کے جوڑوں کو اپنی کشتی میں رکھا
ں سے ایک کبوتر تھا وہ صاف ستھرے پرندوں میں شامل تھا طوفان کے
لنے کے بعد حضرت نوحؑ نے پہلے کوے کو بھیجا کہ کہیں زمین نظر آ رہی ہے یا
ں پھر کبوتر یا فاختہ کو بھیجا جس نے یہ خوشخبری دی کہ امن ہو گیا ہے اور وہ
نی چونچ میں زیتون کی ایک شاخ لیکر آیا۔ اسوقت سے لیکر اب تک کبوتر یا
فاختہ زیتون کی شاخ کے ساتھ عالمی امن کا نشان سمجھا جاتا ہے
شورش کاشمیری کی شہرہ کتاب "شب جائے کہ من بودم" سے اقتباس ملاحظہ ہو

---

جوڑات جانوروں اور پرندوں کے جوڑے رکھے گئے ان میں بھیڑ، شیر، ریچھ، سور، کبوتر، کوا، فاختہ

فضل حق نے بتایا کہ الجزائر کے بن بیلا (احمد بن بالہ) سابق صدر الجزائر تحریک آزادی کے روح رواں) کی آمد پر اس خیال سے کہ بعض خفیہ رپورٹیں نازک سعودی حکومت نے کعبۃ اللہ کے دائرے سے زائرین کو چند منٹ کے لیے جونہی طواف رکا اور مطاف خالی ہوا یکایک کبوتروں کی ٹکڑیاں ادھر ادھر آنکلیں اور پھر پورے طواف شروع کر دیا۔ یہ نظارہ دیکھ کر اعضائے حکومت ہو گئے فوراً اپنی روک ٹھال اور طواف شروع ہو گیا۔ کبوتر جس طرح آئے اسی طرح لوٹ گئے بن بیلا آئے اور عام لوگوں کے ساتھ طواف کر کے چلے

دیسے نہ جانے کب سے کعبہ میں اور مسجد نبوی میں سینکڑوں کی تعداد کبوتر ہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ہیں۔ حاجی صاحبان ان کے دانہ لاتے ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ کوئی کبوتر خانہ کعبہ کے اوپر نہیں بیٹھتا بلکہ یہ کہ وہ کعبہ کے اوپر سے اڑ کر بھی نہیں جاتے مجھے یہ دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ خانہ کعبہ کو چھوڑنے کی خاطر اپنی اڑان میں ۹۰ درجہ کا زاویہ بنایا۔ اور خانہ اوپر گزرنے کی بجائے ایک جانب سے گزر گیا۔ اللہ کی شان ہے البتہ گنبد پر بے شمار کبوتر بیٹھتے ہیں۔

## کبوتر کا احترام

مالاگاسی افریقہ میں کبوتروں کی بہت نسلیں ممنوع ہیں ہندوستان اور یورپ میں بھی کچھ اسی قسم کا تصور ہے کچھ لوگ کبوتروں کو جادو کے مقاصد سے پالتے ہیں بعض جگہوں پر ان کو بدقسمتی کی نشانی سمجھا جاتا ہے البانیہ میں اگر کسی سال دو کبوتر یا فاختہ آجائیں تو اس سال کا موسم بہار

تگوار گزرتا ہے۔ فلورنس اٹلی میں ایسٹر کے تہوار کے موقع پر ایک مصنوعی
۔ زچرچ میں اڑایا جاتا ہے سرابیا (Swabia) میں کبوتر کا جلوس
الا جاتا ہے جرمنی کے ایک شہر میں ایک گھونسلے میں ایک زندہ کبوتر کو بٹھا دیا جاتا
، اور اسکو ایک کھمبے پر رکھا جاتا ہے یہ بڑے میلے کے موقع پر کیا جاتا ہے
ے نباوٹی میلہ کیا جاتا ہے اور آخر کار کبوتر کو ایک پارٹی چرا کر بھاگ جاتی
ے اور دوسری پارٹی روتی شور مچاتی رہ جاتی ہے۔ پھر چور کو پکڑا جاتا
ے اور سب مل کر اسکو دریا میں پھینک دیتے ہیں اور کبوتر کو آزاد کر دیا جاتا
ے۔

بمبئی میں برہمنوں میں رواج ہے کہ شادی کے دوسرے تیسرے دن
د کبوتر لائے جاتے ہیں دولہا دلہن ان کو تیل لگا کر چکنا کرتے ہیں اور ان کے
روں کو چمکیلا کرتے ہیں۔ یورپ میں بھی کئی جگہ کبوتر شادی کے موقع پر کھانے
لے لیے دیئے جاتے ہیں۔ روس میں کبوتر نیک فال سمجھے جاتے ہیں مشرقی
ورپ کے علاقہ Syria میں کبوتر آگ لگنے کی پیشین گوئی سمجھا جاتا
ہے اور بعض جگہ موت کا پیش خیمہ۔ بعض جرمن علاقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے
انیک لوگوں کی روح موت کے بعد کبوتر یا فاختہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے
یونان میں فاختہ اور کبوتر کو مندر کی زینت بنایا جاتا تھا مسلمان
بزرگوں کے مزاروں پر بھی کبوتروں کو احترام سے رکھا جاتا ہے پاکستان میں
سلطان سخی سرور کے مزار پر کافی کبوتر ہیں کبوتروں کو مزار کا حصہ تصور کیا
جاتا ہے وسطی ایشیا کے شہر ختن میں شاکر پادشاہ کے مزار پر بھی ایسے ہی

Marfat.com

احترام اور پیار سے کبوتروں کو رکھا جاتا ہے یونان کے قدیم دیومالائی
میں کبوتروں اور فاختہ کو اہم مقام حاصل تھا۔

1۔ کبوتروں کی 269 اقسام پائی جاتی ہیں

2۔ جنگلی کبوتر کی رفتار 60 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے

3۔ عام طور پر پرندے پانی پیتے ہوئے اپنی چونچ اور سر اوپر اٹھا
ہیں کبوتر سر اٹھائے بغیر پانی پیتا ہے۔

4۔ کبوتر اور فاختہ امن کے نشان مانے جاتے ہیں۔

5۔ جنگلی کبوتر کی رنگت سیاہی مائل نیلی ہوتی ہے یا لٹو کبوتر سفید
سلیٹی صندلی، چتکبرے سبزہ وغیرہ رنگت کے ہوتے ہیں ان کی ٹانگیں زیا
سرخ ہوتی ہیں۔

6۔ مشہور قسمیں جنگلی، نقا، قاصد، گولا، لوٹن، عقوریہ، شیرا
مکھی کبوتروں کی ہیں۔

7۔ کبوتری سال میں دو مرتبہ انڈے دیتی ہے اور کل دو انڈے

8۔ کبوتر، کبوتری ایک دوسرے کے انتہائی وفادار ہوتے ہیں ایک
دوسرے سے بچھڑنے یا مرنے کا سوگ اور جدائی کا غم کافی عرصہ تک رہتے

9۔ کبوتر اور کبوتری دونوں باری باری انڈوں کو سیتے ہیں سترہ سے
دن کے اندر بچے نکل آتے ہیں دو ہفتوں میں بچے اڑنا شروع کر دیتے ہیں، بچہ بے
بدصورت ہوتا ہے ماں باپ باری باری ان کے منہ کے اندر اپنے پو
میں سے غذا نکال کر کھلاتے ہیں۔

Marfat.com

کبوتروں میں سختی سے صرف ایک بیوی (MONOGAMY) کا رواج
دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بے انتہا Sincere اور وفادار ہوتے
کبوتر، فاختہ اور ٹرٹل ڈو اپنی مادہ کو خوش کرنے کے لیے غٹر غوں بھی کرتے ہیں
ایک بازو پھیلا کر چکر بھی لگاتے ہیں نر یا مادہ میں سے کسی ایک کے مر جانے
ائب ہو جانے کی صورت میں کم از کم ایک ہفتہ دس دن تک سوگ مناتے ہیں
عدت کے بعد ہی دوسری جانب راغب ہوتے ہیں عدت کے دوران دوسرے
ر یا کبوتری کا وجود ناقابل قبول ہوتا ہے دوسرے کی کبوتری میں دلچسپی بالکل
ن ہے۔ انسانوں کو کبوتروں سے وفاشعاری سیکھنی چاہیئے۔

اخبار ڈان کی اطلاع کے مطابق سوئٹزرلینڈ کی فوج نے اپنے کبوتروں کو اڑا دیا
ہ ستر سال سے سوئٹزرلینڈ کی فوج میں پیغام رسانی کے لیے کبوتروں کو رکھا ہوا تھا
افوجی حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ کبوتروں کو پیغام رسانی کی خدمت سے فارغ کر دیا جائے
کبوتروں کو کہیں اور ملازمت ڈھونڈنی ہوگی یہ فیصلہ اسلیئے کرنا پڑا کہ اخراجات
کافی اضافہ ہو گیا تھا اور اخراجات کو کم کرنا لازمی تھا۔ کبوتروں کو فارغ کرنے
فوج کو افسوس ہوا ہے۔ کبوتروں نے دونوں جنگ عظیم میں بہترین خدمات انجام
یہ انکی خدمات اتنی محفوظ اور قابل اعتماد تھیں کیونکہ کوئی جاسوسی نظام ان
ندوں پر اثر انداز نہیں ہو سکتا وہ پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتے تھے ٹیلیفون
وائرلیس کے نظام میں مداخلت ممکن ہے لیکن کبوتروں کے ذریعہ پیغام رسانی
رفیصد قابل بھروسہ ہے

فوج کا یہ منصوبہ ہے کہ کچھ کبوتروں کو کبوتروں کی یورپی دوڑ کے لیے

Marfat.com

تربیت دی جائے باقی تعداد کو کبوتروں کے پالنے کے شوقین حضرات کو فروخت کر دیا جائے لیکن کچھ لوگوں کا یہ اندیشہ ہے یہ صحیح نہیں ہے۔

## جنگلی کبوتروں کے طبی فوائد

اس کا گوشت گرم خشک ہوتا ہے اس کے چھوٹے بچے استعمال کرنے چاہئیں کثیر مقدار میں گھی استعمال کیا جائے تو اسکی حرارت اور خشکی کم ہو جاتی ہے روغن زیتون اس کے انڈوں کا استعمال تو نے باہ کے لیے مفید ہے اگر اسکی بیٹ عرق گلاب میں کر کے استعمال کی جائے تو رحم کے درد کے لیے مفید ہے اس کے انڈے کی سفیدی عرق گلاب میں روئی بھگو کر آنکھ پر رکھی جائے تو آشوب چشم کے لیے اور ورم کے لیے نہایت مجرب نسخہ ہے۔

## کبوتر شعرا کی نظر میں۔

۱ اس کبوتر کو جو کوٹھے کا پلا ہوا ہے مت بلاؤ۔ بلانے کی ضرورت نہیں کہ وہ بے بلائے بھی مانوس ہے ہاں ذرا سکو ہٹاؤ تو سہی دیکھو جانے والا نہیں کیونکہ وہ اس قدر جما ہوا ہے گویا اس کے پر سلے ہوئے کیونکہ اس کا دانہ اور غذا سب تمہارے کوٹھے پر ہے اس لیے وہ بلند اڑتا ہوا بھی تمہارے دام میں گرفتار رہنے کا عاشق ہے

۲ اگر تم اس طائر روح کو بے وجہ نکال بھی دو گے تو بھی تمہارے کوٹھے کے گرد چکر لگاتا رہے گا۔

Marfat.com

میں آپ کے کوٹھے اور کبوتر خانہ کے گرد کبوتر کی طرح پرواز کر رہا ہوں
دعبادات کے چاند کی طرف آؤ اور گناہوں کے غبار کو چھوڑ دو تم کو شاہ عشق
بلایا ہے جلدی واپس چلو۔

دنیا کے مختلف مذاہب اور قوموں میں کبوتر کو احترام

سے دیکھا جاتا ہے۔ ہندوؤں کے مندروں میں خانہ کعبہ مسجد نبوی میں یورپ
عیسائیوں کے گرجے اور قدیم مذاہب کبوتر کو اہم مقام حاصل ہے خانہ کعبہ
بوتر کبھی بھی خانہ کعبہ کے اوپر نہیں بیٹھتے اور نہ اس کے اوپر سے گزرتے ہیں،
تے اڑتے وہ درمیان میں ہو تو زاویہ قائمہ سے راستہ بدلتے ہیں، مسجد، خانقاہ
ر اور عبادت گاہوں میں اسکو باقاعدہ دانا ڈالا جاتا ہے

مالاگاسی، بھارت اور یورپ میں کبوتر کی کچھ نسلوں پر پابندی ہے، اور
دو کے مقاصد کے لیے بھی گھروں میں رکھے جاتے ہیں، بوزنیا میں بدقسمتی کی نشانی
بانیہ میں خوش قسمتی! ور فضل کی نشانی، فلورنس اٹلی ایسٹر کے موقع پر گرجا گھر میں
لائے جاتے ہیں، جرمنی میں اس کا جلوس نکالا جاتا ہے، کھیل کھیلا جاتا ہے
برتر چرایا جاتا ہے چور کو پکڑا جاتا ہے لوگ روتے ہیں پھر چور کو دریا میں پھینک
یا جاتا ہے۔ بمبئی کے برہمنوں میں شادی کے دوسرے تیسرے دن ایک جوڑا کبوتروں
کالایا جاتا ہے اور دولہا دلہن دیئے جوان کے پروں میں تیل لگاتے ہیں، یورپ میں
بھی شادی کے موقع پر کبوتر دیئے جاتے ہیں یا کھائے جاتے ہیں جرمنی میں کبوتر اچھی
نشانی ہے جبکہ دوسری جگہ یورپ میں آگ اور موت کا شگون ہے

درگاہ سخی سرور سلطان پاکستان میں اور شاکر بادشاہ ختن ترکستان میں بڑی
تعداد میں کبوتر ہوتے ہیں

Marfat.com

# بطخ

قرآن پاک میں بطخ کا ذکر براہ راست نہیں ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے جن چار پرندوں کو پالا تھا۔ ان کے متعلق کچھ مفسرین نے بطخ کا نام بھی لکھا لیکن غالب اکثریت اس کے حق میں نہیں ہے البتہ مولانا جلال الدین رومی اسلام کے مشہور محقق دانشور نے ان چار پرندوں میں بطخ کا نام بھی لکھا ہے صرف اسی بنا اس کا ذکر اس کتاب میں ہے مولانا نے فرمایا کہ انسان کا جسم چار عنصروں کا مقام ہے جو اس میں جاری ہیں انہی عنصروں کا نام چار مرغ فتنہ برپا کرنے والے ہیں یہ چار عادات مثل مرغ ہر وقت انسان کے افکار و خیالات کو تہہ و بالا کرتے رہتے ہیں جس سے انسان مغلوب و مقہور ہوتا رہتا ہے تو اگر مخلوق کی حیات ابدی کا خواہاں ہے تو ان چار منحوس اور برے پرندوں کا سر کاٹ ڈال۔ یعنی پہلے تو ان کو ذبح کے گھاٹ اتار دے پھر حیات سرمدی کا طلبگار ہو بطخ مور کوا اور مرغ مثل چار پرندوں کے لوگوں کے نفس میں پوشیدہ ہیں۔ بطخ حرص ہے مرغ شہوت نفس ہے مور شوکت و دبدبہ ہے اور کوا آرزوئیں ہیں انسان ان چار بندھنوں سے بندھا ہوا ہے اس کا نفس ان سے مغلوب رہتا ہے کوا اس آرزو امید میں رہتا ہے کہ میری عمر دراز ہو اور میں ہمیشہ زندہ رہوں اور بطخ کی حرص کا یہ عالم ہے کہ تر و خشک میں دانہ ڈھونڈتی پھرتی ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام سے ایک آدمی نے شکایت کی کہ میرے پڑوسی میری بطخ چرا لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگ وہ ہیں جو اپنے پڑوسی

Marfat.com

لیتے ہیں۔ پھر مسجد میں آتے ہیں تو ان کے سر پر پر ہوتے ہیں بس اتنا کہنا تھا
آدمی نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔ تو آپ نے فرمایا کہ بس پکڑ لو اسی نے بطخ
ہے۔

حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔ کہ بڑی بطخ کے گوشت میں اللہ نے زیادہ خیر رکھی ہے
اور بزرگ نے کہا ہے کہ عورتیں جس وقت اکٹھی ہوتی ہیں تو وہ بالکل بطخ کی
ہوتی ہیں جب ان میں سے ایک چیختی ہے تو سب چیخ پڑتی ہیں۔ اگر بطخ کنارے
کر لڑنے کی دھمکی دے رہی ہے تو بس تکلیفوں سے بچنے کے لیے تیار ہو جا
کا درجہ حرارت 111 درجہ فاران ہائیٹ ہوتا ہے۔ بطخ کی اوسط عمر 25 سے
سال تک ہوتی ہے۔ بطخیں پانی میں اسلیے نہیں ڈوبتیں کہ وہ اپنے پروں میں وہ
مل لیتی ہیں جن سے ان کے پر پانی روک ہو جاتے ہیں۔ یہ تیل ان کے خصوصی غدود
سے نکلتا ہے اور دن بھر تیرنے کے باوجود ان کے پر گیلے نہیں ہوتے کیونکہ وہ ایک
دوسرے سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

بطخ کی مشہور اقسام ایلبری، انگلستانی کیمبل، اور پینگٹن ہیں۔ اچھی بطخ
25 تک انڈے دیتی ہے۔ پالتو بطخ سنہ ۱ء میں شروع ہوئیں وہ جنگلی MALLARD
کی نسل سے تھیں۔ سولہویں صدی میں MUSCOVY کو پالتو بنایا گیا۔ موجودہ نسلیں
ان ہی کی مخلوط نسلیں ہیں۔

چین کی سفید بطخ گوشت کے لحاظ سے اور انڈوں کے لحاظ سے بہترین ہے
امریکہ میں سب سے زیادہ یہی چلتی ہے لیکن بطخ انڈہ مرغی کے انڈے کے مقابلہ پر
پسند نہیں کیا جاتا۔ البتہ بیکریوں پر یہی چلتا ہے یہ مرغی کے انڈے سے کافی بڑا ہوتا

Marfat.com

اس کے پَر بھی تکیوں اور رضائیوں میں بھرے جاتے ہیں۔ امریکی اطلاع
سلہء میں بطخ کو پہلی مرتبہ پالتو بنایا گیا صحیح نہیں ہے زمانہ قدیم سے بطخ
ہے اسی لیے حضرت ابراہیمؑ نے بطخ کو پالا. ہلایا اور وہ بھی اتنا کہ آواز
دوڑتی ہوئی آتی تھی۔

ہمارا تعلق پالتو بطخ سے ہے سائبریا سے نقل مکانی کر کے آنے
سے ہمارا تعلق نہیں اس طرح یہ دو قسم کی یا تین قسم کی بطخیں بنتی ہیں
۱۔ چنیا بطخ یعنی چھوٹی بطخ ۔ 2۔ بڑی بطخ سفید۔ 3۔ بڑی بطخ کالی۔
بطخوں کی چھ اقسام پاکستانی علاقوں میں پائی جاتی ہے بنجر
(Spotbill) یہ پاکستان کے ہر علاقے میں پائی جاتی ہے یہ دریائے سندھ
کنارے جھیلوں اور نہروں میں ملتی ہے۔ نیل سر بطخ (MALLARD) دل
علاقوں میں رہتی ہے۔ دھان کی فصل کو نقصان پہنچاتی ہے یہ بارہ انڈے تک
ہے چوبیس دنوں میں بچے نکل آتے ہیں چھوٹی بطخ منچھر جھیل میں بہاولپور اور نہر
کے پانیوں میں رہتی ہے چھوٹی چیکو اور بڑی چیکو اس کا گوشت ذائقہ میں
نہیں ہوتا۔ نکٹا بطخ (Comb) سندھ کے دلدلی علاقوں میں پائی جاتی ہے یہ
میں بڑی ہوتی ہے۔

## بطخ کے طبّی فوائد

بطخ کا گوشت نمکین اور بدلبدار ہوتا ہے خود مختلف رنگ و روپ
ہوتی ہے لیکن گوشت سفیدی مائل ہوتا ہے دردِ سر لاتا ہے اور جلد سڑھ
ہے اسکو مصلح کرنے کے لیے گرم مصالحہ استعمال کرنا چاہیئے۔ کثیر الغذا اور گرمی

Marfat.com

ع دفع کرتا ہے باہ کو قوت بخشتا ہے منی زیادہ پیدا کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا
اور قوت دیتا ہے اسکے پر دبال کھٹ مالا کو تحلیل کرتا ہے یعنی کنٹھ
ائیاں دفع کرتی ہے۔ Glandural T.

حکیم بقراط کے مطابق اس کا گوشت گرم مزاج والوں کو زیادہ راس آتا ہے
گوشت میں زیتون کا تیل ملا دیا جائے تو گوشت کی بدہضمی ہو جاتی ہے بڑی
لخ کے حفیہ قوت مردمی کے لیے بہت مفید ہیں۔ اس کے معدہ کی کنکریوں کو پیس
رپینے سے فائدہ ہے اس کا تیل نمونیہ اور بال گرنے کی بیماری میں اسکی مالش
ت مفید ہے۔ بطخ کی زبان لکنت کے سلسلہ میں فائدہ مند ہے اس کا گوشت
ہترین غذاؤں میں شمار ہوتا ہے لیکن دیر ہضم ہے اس کا انڈہ نیم برشت
ڈھاخون پیدا کرتا ہے اسکا انڈہ پہاڑی پودینہ Zaberia Multiflora
اور نمک میں ملا کر کھایا جائے تو سر کے چکر، ریاح اور قولنج (Colic pain)
دور ہو جاتا ہے۔

# شکاری جانور (مکلبین)

قرآن مجید میں صرف ایک مقام پر ہے

لوگ پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے کہو تمہارے لیئے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اور جن شکاری جانوروں کو تم نے سدھایا ہو جن کو اللہ نے دیئے ہوئے علم کی بنا پر تم شکار کی تعلیم دیا کرتے ہو وہ جس جانور کو تمہارے لیے پکڑ رکھیں اس کو بھی تم کھا سکتے ہو البتہ اس پر اللہ کا نام لے لو اور اللہ کا قانون توڑنے سے ڈرو اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی

خوراک (مائدہ)

یہاں شریعت نے اصل یہ رکھی ہے کہ سکھائے ہوئے تربیت یافتہ جانوروں کو اصل شکاری کا ہی کام سمجھا گیا ہے۔ اس طرح جانوروں کو سدھانے کی بڑی اہمیت رکھی قرآن مجید میں ان سدھائے جانوروں کے لیے آیا ہے کہ ان کا پکڑا ہوا شکار تمہارے لیے حلال ہے جسے وہ تمہارے لیے روکے رکھیں۔ اور خود نہ کھائیں علماء نے اس کا تربیت یافتہ کتے کے لیے یہ رکھا ہے کہ وہ شکار کو پکڑ کر لائے خود نہ کھائے اور باز کے حق میں یہ رکھا ہے کہ اسے جب آواز دی جائے تو شکار کا پیچھا چھوڑ کر واپس چلا آئے لیکن ان کا بچا ہوا بھی حلال ہے۔

## ۵۰ شہباز کی اہمیت

کیلی فورنیا کے ایک پرانے قبیلے کے مطابق باز بھیڑیئے کے مطابق ہے اندھیرے میں اڑتا رہا۔ صاحب سلامت کے بعد دونوں نے ملکر سورج بنایا اسکو اپنی جگہ پر رکھا اور روشن کر دیا۔ ایک دوسرے قبیلے کے مطابق صرف باز کو

بلیخ پوری دنیا میں تنہا تھے۔ اور ساری دنیا پانی سے ڈھکی ہوئی تھی باز اور کوے
یکر کیچڑ سے پہاڑ بنائے اور یہ کیچڑ بلیخ لیکر آئی تھی۔

شمالی بورنیو انڈونیشیا میں باز کو پالتے ہیں اور نہ اسکو کھاتے ہیں اس کا نام
ے احترام سے لیا جاتا ہے جیسے وہ کوئی روحانی طاقت رکھتا ہے اور اس کو احترام سے
کہتے ہیں اس کے ذریعہ فال نکالتے ہیں اور اپنے مقتول دشمنوں کا گوشت اسکو
لاتے ہیں تاکہ یہ حفاظت میں رہیں۔ وہ بلی فلاکی (BALLI FLAKI) کی
ات کا جائزہ لیتے رہتے ہیں اور واضح قسم کی رسومات کے ذریعے دور دیس کے
ر کے لئے شگون لیتے ہیں اور اس طرح سے وہ دیوتا کا روپ اختیار کر جاتا ہے
اعت کے سلسلے میں بھی اس سے مدد حاصل کی جاتی ہے نئے مکان کے سامنے اس کا
ڑی کا مجسمہ نصب کیا جاتا ہے جسمیں باز کے بازو پھیلے ہوئے ہوتے ہیں جس وقت
ے شگون لیا جاتا ہے اس وقت عورت نہیں ہونی چاہیئے وہ اپنے گھر میں سونے
ے گھروں میں لکڑی کا باز جس میں پر بھی لگے ہوتے ہیں اس کے کچھ جادوئی اثر ہوتے
ں خاص طور پر بیماری کے موقعہ پر۔ اس موقعہ پر شہباز خدا کا پیغامبر شمار ہوتا ہے
دوسرے قبیلے کا خیال ہے کہ باز دیوتا گھر کے درخت کی چوٹی پر رہتا ہے۔ اس کو
LIKI NEHO کہتے ہیں۔

ایک اور قبیلہ باز کو جنگ کا دیوتا شمار کرتے ہیں اسکو شگون کا دیوتا بھی
سمجھا جاتا ہے مالاگاسی میں باز کی تمام نسلیں شگون والی ہوتی ہیں کچھ اس کو مرنے کے بعد
دفن کرتی ہیں اس کے جسم کے مختلف حصے جادوں میں استعمال ہوتے ہیں ایک قبیلہ کا
نام ہے اور ان کا قومی نشان شہباز ہے فال یا شگون کا انحصار باز کی نسل پر ہے۔

Marfat.com

امریکہ میں ایک قبیلے کا عقیدہ ہے کہ انسان کی روح ایک چھوٹی چڑیا کی روح
سرزمین میں چلی جاتی ہے اگر آدمی برا ہوتا ہے تو اسکے گناہوں کے بوجھ کی وجہ سے
چڑیا کو پکڑ لیتا ہے اور روح کو نکل جاتا ہے

یورپ میں باز کو خوش قسمتی کی نشانی سمجھا جاتا ہے بیڈن جرمنی میں
کی ایک نسل کو گھر کے اوپر گھونسلہ بنانے کی اجازت ہوتی ہے اسکی موجودگی سے
بجلی سے محفوظ رہتا ہے بوہیمیا میں بھی باز خوش قسمتی کی نشانی خیال کیا جاتا ہے
اصطبل کو محفوظ کرنے کے لیے اس کے دروازہ پر ایک باز نصب کر دیا جاتا ہے
حفاظت اور خوش قسمتی کے لیے۔

پاکستان میں ان بازوں کی پانچ اقسام ہیں اور دو کی ذیلی اقسام بھی ہیں
شہد خور باز، مشرقی شہباز، وسطی ایشیائی شکرہ، ہندوستانی شکرہ، ایرانی
چڑی مار باز، طویل ٹانگ باز، سرکس (HARRIER) مرغی خور باز، پیلا
مانٹیگو باز، دلدلی باز، آسپرے باز، ان میں سے اکثر باز گرمیوں میں یورپ اور
سردیوں میں پاکستان آ جاتے ہیں۔ افزلیہ اور بھارت بھی چلے جاتے ہیں۔ کچھ باز
ایسے ہیں کہ وہ بطخ تک کو شکار کر لیتا ہے۔ کچھ باز شہد کی مکھی کا چھتہ
توڑ کر لے جاتے ہیں، چھتہ اور شہد اور اس میں سے مرغے نکال کر کھاتا ہے مشرقی
شہباز درختوں میں چھپ کر بیٹھتا ہے اور موقع سے شکار پر جھپٹتا ہے شکاری
پرندے جو ہضم نہیں کر سکتے مثلاً پر، بال چھلکے تو وہ اٹھارہ گھنٹوں کے اندر
چھوٹی گولیوں کی شکل میں اگل دیتے ہیں۔

شکاری پرندوں کا کردار قاتل یا ڈاکو کا نہیں ہے بلکہ وہ ماحول میں

Marfat.com

کا توازن پیدا کرتے ہیں مردہ حیوانات. بیمار کمزور حیوانات کو کھا کر ماحول
لودگی اور بیماری سے بچاتے ہیں۔

یہ بات دلچسپ ہے کہ جب پرندے ان شکاری پرندوں کو اپنے گھونسلوں
نوب منڈلاتے دیکھتے ہیں اور اپنے انڈوں یا چوزوں کے لیے خطرہ تصور کرتے
توان کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیئے لنگڑا کر گھونسلے سے دور چلنا شروع کر دیتے
جس سے شکاری پرندے ان کی جانب راغب ہو جاتے ہیں پھر تیز تیز چل کر
کاری پرندے کو اتنی دور لے جاتے ہیں کہ ان کے چوزوں یا انڈوں کو کوئی خطرہ نہیں
ا. شکاری پرندہ جب ان کے نزدیک آجاتا ہے تو تیزی سے اڑ جاتے ہیں
باز اور شکروں کو پکڑنے کے لیے لنگڑے یا بیمار پرندوں کے فن کو شکاری حضرات
تعمال کرتے ہیں کیونکہ شکاری پرندہ جبلی طور پر ان کی جانب راغب ہو جاتا ہے
باز۔ شاہین باز شکرہ، عقاب چیل سب ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں
گریز Goshawk, Kite اور Eagle, Falcon, Hawk
Grey Falcon, Peregrine Falc یہ سب شکاری پرندے ہیں
شہباز باز سے زیادہ بڑا اور بہتر نسل کا شمار کیا جاتا ہے۔ دنیا میں اسکی 27 قسمیں
شمار کی گئی ہیں سوائے انٹارٹیکا کے ہر جگہ پایا جاتا ہے اچھی قسم کے شہباز کے نوکیلے بازو
لمبی دم، بڑا سر، طاقت ور مڑی ہوئی چونچ، چھوٹی گردن اور پروں سے بھری ہوئی
رانیں، اسکے پیر اور ٹانگیں بغیر پروں کے ہوتے ہیں مادہ نر سے جسامت میں بڑی ہوتی
ہے کچھ باز شکرے اپنا گھونسلہ درختوں پر بناتے ہیں کچھ ننگی زمین پر اور کچھ چٹانوں
کی دراڑوں میں اور کچھ دوسرے پرندوں کے چھوڑے ہوئے گھونسلے بھی استعمال کر لیتے ہیں

Marfat.com

شہباز کی پرواز کی رفتار ۱۲۰ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے کچھ پرواز کے دوران کیڑے مکوڑوں کو پکڑ لیتے ہیں اور کچھ منڈلاتے ہیں اور غوطہ لگا کر کیڑوں اور چھوٹے حیوانات مثلاً چھپکلیاں اور سینڈکوں کو شکار کر لیتے ہیں بازوں کی ایک نسل GRY FALCON بہت سخت حملہ آور ہوتا ہے غوطہ لگا کر اپنے شکار کو پکڑتے ہیں وہ اپنے شکار کو حیران کر دیتے ہیں اور مار دیتے ہیں یہ شکار دہ اپنے پنجوں کر ڈالتے ہیں کچھ بازوں کو Merlin. Sparrow Hawk چڑیا باز کبوتر باز Pigeon Hawk بطخ باز Duck Hawk

Peregrine Falcoxi

زیادہ تر دنیا میں بطخ باز ہی پایا جاتا ہے یہ اوپر سے سلیٹی نیلا، کالی ٹوپی کالی مونچھیں اور نیچے سے زردی مائل، نیلا سفید، گردن اور حلق اور بھورا سینہ اور پیٹ یہ باز کئی سو فٹ سے حملہ آور ہوتا ہے اور غوطہ لگانے کی رفتار ۱۷۵ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے PRAIRE FALCON صرف شمالی اور جنوبی امریکہ میں پایا جاتا ہے اس کے بازوؤں کے نیچے کالے دھبے ہوتے ہیں یہ پہاڑوں، میدانوں، صحراؤں اور ریگستانوں میں ہوتے ہیں۔

زیادہ تر شہباز لمبے بازو رکھتے ہیں تاکہ شکار میں پیچھا کر سکیں وہ اپنے شکار پر جھپٹا مارتے ہیں یا غوطہ لگا کر پکڑتے ہیں زندہ یا مردہ کیونکہ لعیف کا خوف کی وجہ سے دم نکل جاتا ہے۔ ان کے پروں کا رنگ عمر کے ساتھ بدل جاتا ہے بڑے گھونسلے بناتے ہیں اور دوسرے بازوں اور شکروں سے دور کیونکہ خوراک کے حصول میں مقابلہ سخت ہے زیادہ تر باز تنہائی پسند ہیں سوائے اسکے

Marfat.com

ب گھونسلہ بناتے ہیں۔ کینیڈا اور امریکہ میں دو باز ایک چھوٹی جسامت کا ACCIPETE، اور بڑے جسم والا COOPER باز بھی پایا جاتا ہے اکے علاوہ BUTEOS جس کے کندھے سرخ ہوتے ہیں اور سرخ دم والا بھی ہے جو یورے شمالی امریکہ میں پایا جاتا ہے، یورپ شمالی امریکہ اور ایشیا ہارکس CIRCUS نام کا باز پایا جاتا ہے۔

Marfat.com

# کوّا

قرآن پاک میں ال عزاب۔ عزاباً سورہ خوراک (المائدہ) میں دو مرتبہ آیا ہے جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر تو وہ بہت نقصان اٹھانے والوں میں ہوگیا۔ پھر اللہ نے ایک بھیجا اس نے زمین کو (چونچ سے) کھود کر دکھایا۔ تاکہ قابیل کو دے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپا دے۔ کہنے لگا افسوس میری حالت پر کہ میں کوّا کے برابر ہوتا تو اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا سو بڑا شرمندہ ہوا۔

روایت یہ بھی ہے کہ ایک کوّے نے زمین کو کرید کر دوسرے مردہ کوّے کو لے کر دفن کیا۔ قابیل نے دفن کرنے کا طریقہ بھی دیکھا اور بھائی کی خیر خواہی دوسرے بھائی کے حق میں کی۔ تب اپنے فعل سے پشیمان ہوا کہ میں کوّے کے برابر بھی نہیں رکھتا۔

عہد عتیق (OLD TESTAMENT) میں اس کا ذکر چھ بار آیا ہے۔ اور عہد جدید میں ایک بار کوّے کا ذکر کیا گیا ہے۔ توریت کے مطابق کہ حضرت نوح ؑ نے طوفان تھمنے پر سب سے پہلا پرند جو اپنی کشتی سے اڑایا وہ کوّا ہی تھا۔ اور چالیس دن کے بعد یوں ہوا

ح نے کشتی کی کھڑکی جو اس نے بنائی تھی کھول دی اور اس نے
کوّے کو اڑا دیا سو وہ نکلا اور جب تک کہ زمین پر سے پانی
نہ گیا وہ آیا جایا کرتا تھا۔ پیدائش ۸/۷

قرآن پاک میں سورہ گائے (البقراء) آیت ۲۶۰۔

جب کہ حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار
مجھے دکھلا دیجئے کہ آپ مُردوں کو کس کیفیت سے زندہ کریں گے۔
فرمایا کہ یقین کیوں نہیں لاتا۔ کہا اس عرض سے عرض کرونگا کہ میرے
دل کو سکون ہو جائے۔

ارشاد ہوا تم چار پرندے لے لو پھر ان کو پال کر اپنے سے
ملا لو پھر ہر پہاڑی پر ان میں کا ایک ایک حصّہ رکھ دو پھر ان کو بلاؤ
(دیکھو) تمہارے پاس زندہ ہو کر دوڑے چلے آئیں گے۔ اور خوب
یقین رکھو اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ شیخ الہند مولانا
محمود الحسن اور علامہ شبیر احمد عثمانی کے مطابق چار پرندے یہ ہیں۔

"ایک مور" ایک مرغ "ایک کبوتر" ایک کوّا۔

ان کو اپنے ساتھ بلایا تاکہ خوب شناخت رہے (صفحہ ۵۱ حاشیہ ۳)
جہاں تک مور، مرغ اور کبوتر کا تعلق ہے یہ عموماً پالتو پرندوں
میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن کوّے کی موجودگی ذرا کھٹکتی ہے۔
اس ضمن میں معلومات کی گئیں تو معلوم ہوا کہ یورپ میں پالا جاتا ہے
وہ قبیلے جو کوّے کو کسی لحاظ سے متبرک سمجھتے ہیں یا جادوگر جو

Marfat.com

کوے کو استعمال کرتے ہیں۔ اس کو ہلا کر پالتو بنا لیتے ہیں۔ کسی ا
بلا تحقیق و تجسس کے تسلیم کر لینا سوائے پیغمبر کی بات کے کچھ صحیح
ہے اللہ کے حکم کے مطابق پرندوں کے متعلق مندرجہ ذیل امور ہیں

۱۔ چار پرندے پالو

۲۔ پرندوں کو ہلایا جائے اس حد تک کہ تمہاری آواز پہ دو
چلے آئیں۔

۳۔ اڑنے کی بجائے دوڑنے کی بات کہی گئی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ پرندے پالتو ہونے چاہئیں مرغ کبوتر
مور بیشک پالتو پرندے ہیں۔ لیکن کوا پالتو پرندوں میں شامل نہیں
ہوتا۔ مجھے اس سلسلے میں بہت تردد تھا۔ اور دل کوے کی موجود
کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا جو
میں شش و پنج میں تھا ایک بزرگ کو دیکھا کہ ان کی گود میں کوا بیٹھا
ہوا ہے اور وہ خود سر بازار کراچی میں عید گاہ کے چوک پر جہاں
بے انتہا بھیڑ اور ٹریفک کا سلسلہ ہوتا ہے۔ بڑے اطمینان سے بیٹھے
ہوئے ہیں۔ کوا بھی ان کی گود میں اطمینان سے ادھر ادھر حرکت کر
ہے۔ میں ان بزرگ کے سامنے کھڑا رہا اور سوچتا تھا کہ ان سے
بات کروں۔ مجھ پر کچھ ایسا رعب طاری ہوا کہ ہمت ہی نہ پڑی اور
بات کیئے وہاں سے ہٹ گیا۔ اس واقعہ کے بعد یقین ہو گیا کہ یہی چار
پرندے ہوں گے یقیناً۔

Marfat.com

علاوہ ازیں شہر گجرات کے مضافات میں ایک مشہور خانقاہ ہے
پیر کرم الہٰی یا عرف عام میں پیر کاواں والے کہلاتے ہیں۔ یعنی
کوؤں والے جن کی خانقاہ پر سینکڑوں کوے علی الصبح آجاتے
اور شام کو اپنے مسکن پر چلے جاتے ہیں۔ تمام کوے پیر صاحب کے
ے پر چلتے تھے اور ان کا حکم مانتے تھے اب سائیں کالے خاں
ان کے گدی نشین ہیں۔ کوؤں کی وابستگی کا اب بھی وہی تعلق
ہے۔ کوے ان کے کندھوں پر ہاتھوں پر بالکل قریب بیٹھے رہتے
اور ایک اشارے یا ایک آواز پر جہاں کہا جاتا ہے چلے جاتے ہیں۔
تعالیٰ نے پرندوں میں سب سے زیادہ کوے کو اہمیت دی ہے
اس کے بعد کبوتر کو۔

ہابیل کے قتل کے بعد اللہ تعالیٰ نے کوے کو خاص طور پر بھیجا کہ
دا اور قابیل کی نعش کو کس طرح دفن کیا جائے گا۔ وہ اپنے ساتھ ایک
ے مردہ کوے کو بھی لے گیا۔ اور عملی مظاہرہ (PRACTICAL DEMONSTRATION)
ذریعہ قابیل کو تربیت دی اور اس طرح سے روئے زمین پر انسان کا پہلا
ستاد کوا قرار پایا۔ یہ بات اللہ کو ہی معلوم ہے کہ ہزاروں حیوانات میں
ے کوے کو ہی کیوں منتخب کیا۔

توریت کے مطابق حضرت نوح ؑ کو حکم ہوا کہ اپنی کشتی میں سات
آٹھ جوڑے جانوروں کے رکھ لیجئے ان میں ایک جوڑا کوے کا بھی تھا
یعنی اب دوسری مرتبہ تخلیق کائنات کوے کی اہمیت کے پیش نظر رکھا

Marfat.com

گیا اور ایک جوڑا کوے کا بھی رکھا گیا۔

طوفانِ نوح ؑ کے بعد جب حضرت نوح ؑ کو ضرورت محسوس
یہ معلوم کیا جائے کہ طوفان کا پانی اتر گیا یا نہیں تو سب سے پہلے یہاں
کوّے کو یہ ذمہ داری سونپی کہ کھڑکی میں سے اڑ کر گرد و نواح کا چکر
کر معلوم کرے کہ پانی اتر گیا اور کہیں زمین نظر آ رہی ہے یا نہیں
اس وقت زمین کہیں نظر نہیں آئی تھی تو دوسری مرتبہ ذمہ دار
یہ فضیلت کبوتر کو سونپی گئی اور اس نے اپنی تیز بینائی کی بدولت
کر لیا کہ پانی اترنا شروع ہو گیا ہے۔ قہرِ الٰہی ختم ہوا اور زمین
آنے لگی ہے یعنی امن ہو گیا ہے یہ بات سمجھانے کے لیے اس
زیتون کی ایک شاخ توڑی اور اپنی چونچ میں دبا کر امن کی نشانی
کے طور پر لے آیا۔ اس دن کے بعد سے امن کا نشان کبوتر کا اڑتا
اسکی چونچ میں زیتون کی شاخ امن کا نشان بن گیا جس کو اقوام
اور دیگر عالمی اداروں نے تسلیم کر لیا ہے بلکہ اختیار بھی کر لیا ہے

اس کے بعد حضرت ابراہیم ؑ نے بھی کوّے اور کبوتر کو ان
پرندوں میں سے منتخب کیا ہے یہ فضیلت بھی کوّے کو ملی۔ ہمارے
میں جو ایک بے کار اور بدصورت پرندہ ہے اسکو اللہ نے اتنی فضیلت
دی اور پہلے کوے کو بھیجا۔ پھر حضرت ابراہیم ؑ نے جن چار پرندوں کو
اس تجربے کے لیے چنا تھا اس میں ایک کوّا بھی تھا۔

مندرجہ بالا امور کے پیشِ نظر عام مسلمانوں کا کوّے کے ساتھ

Marfat.com

اچھا نہیں یہ برتاؤ قرآنی روح کے منافی ہے علاوہ ازیں ہمیں
کے سائنسی پہلو کے پیشِ نظر اس پر سائنسی تحقیق کرنی چاہیے کہ کوّے
نسانیت کے لئے کیا کیا مضمر ہے۔
شریعت موسوی میں کوّا متفقہ طور پر حرام ہے عیسائی اس کو
نہیں سمجھتے۔ علماء اسلام میں سے بعض نے کوّے کے حلال ہونے
سالے لکھے ہیں وہ درندے جو انسان پر حملہ کریں جیسے شیر
ریا چیتا حرام ہیں باقی سب حلال ہیں۔

## وّے کی پرستش

سب سے زیادہ اہم علاقہ کوّے کی پرستش یا احترام کے
ظ سے امریکہ کا شمالی مغربی ساحلی علاقہ ہے جہاں ایک قبیلہ اسکو
پوتا سمجھتا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ اس کے بازو پھڑ پھڑانے
ے نشک زمین تخلیق ہوگئی ہے۔ اس کے قریب کے جزیرہ دل
ں دوسرا قبیلہ خود کو کوّے کی نسل سے سمجھتے ہیں۔ یعنی کوّا ان
ا مورث اعلیٰ ہے۔ شمالی کینیڈا کے اسکیمو جاول کے قدیم باشندے
بھی اسکو خالق زمین سمجھتے ہیں ایک اور قبیلہ کا عقیدہ ہے کہ
پہلے کوّا سفید ہوتا تھا بعد میں سزا کے طور پر اسکو کالا کر دیا گیا
آسٹریلیا کے قدیم باشندے سمجھتے ہیں کہ کوّے نے آگ کا

انتظام بھی اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ کچھ قبیلے اس کا نام
گناہ سمجھتے ہیں۔ اور اس کو مارنا بھی دوسرا قبیلہ گناہ
ہے۔ کیونکہ کوتے میں کسی مردہ رشتہ دار کی روح ہوتی
اور اسکی وجہ سے بچے زیادہ پیدا ہوں گے ایک اور قبیلہ
خیال ہے کہ بھیڑیئے نے گیت گایا اور کوتے نے پانی چھڑ
یورپ کے سالانہ جلوسوں میں بھی کوتے کو خاص
حاصل ہے اگر کوا میسر نہ آئے تو اس کے گھونسلے کو
بخشا جاتا ہے۔ قدیم یونان میں ایسے موقع پر کوتے کو
سنایا جاتا ہے اور بعض موقعوں پر کوا ذبح کیا جاتا
تاکہ بلاؤں سے نجات مل جائے۔ موت کے موقعہ پر ہند
میں کوتوں کو کھانے کی چیزیں پیش کی جاتی ہیں۔ کوا کہیں
شگون اور کہیں اچھا شگون سمجھا جاتا ہے۔ اسٹریلیا
امریکہ اور یورپ میں جادوگر کوتے کو استعمال کرتے ہیں
قبیلہ کا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص بہت بیمار ہے تو کسی جادوگر
نے کسی خبیث جانور یعنی کوتے کی روح اس کے جسم میں
کر گئی ہے۔ اور وہ اسکو دکھ رہی ہے۔ قدیم زمانے
روحانی مصالح کوتے کا دل دکھا کر پیشین گوئی کیا کرتے
اور آج کے دور میں ڈنمارک میں یہ عقیدہ ہے کہ اگر
شخص بھنا ہوا کوا کھالے تو اسمیں جادوگر کی طاقت

Marfat.com

تو موجودہ زمین معرض وجود میں آئی، پھر انسان پیدا ہوا اور کوّے نے اپنے آپ کو امریکہ کے قدیم باشندے کی جون میں تبدیل کر لیا.

آج کے مسلمانوں کی نظر میں نہایت غیر اہم اور بے کار پرندہ کوّا ہے۔ بہت سی کہاوتیں ضرب المثال کوّے کے خلاف اردو اور ہندی میں ملیں گی لیکن اللہ تعالیٰ نے کوّے کو کافی فضیلت دی ہے انسان کا پہلا اتالیق یعنی استاد کوّے کو مقرر کیا گیا ملاحظہ فرمایئے قرآن پاک ۵/۳۱

مندرجہ بالا واقعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ کوّا انسان کا پہلا اتالیق ہے جس نے انسان کو ایک مردہ انسان کو دفن کرنے کا طریقہ سکھایا اور یہ بھی سکھایا کہ ہم جانور ہو کر اپنے ہم جنسوں سے ہمدردی اور محبت رکھتے ہیں تم بھی اپنے ہم جنسوں یعنی دوسرے انسانوں سے محبت کا برتاؤ کرو۔ قتل و غارت گری ایک دوسرے کا حق مارنا بری بات ہے قابیل یہ دیکھ کر بہت پچھتایا۔

کوّے کی جبلت اور فطرت پر غور کیا جائے تو آج کا انسان بھی کوّے سے بہت سیکھ سکتا ہے مثلاً

۱۔ ایک کوّے کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو سینکڑوں کوّے اکٹھے ہو جائیں گے اور اپنی کائیں کائیں غصہ کے ذریعے ظالم کو ظلم کرنے سے باز رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ ظالم کے خلاف حملہ آور ہو جاتے

Marfat.com

ہیں یعنی اپنے ہم جنس کو تکلیف میں مبتلا دیکھ کر اسکی مدد کے پہنچ جاتے ہیں۔ زیادہ تر انسان جائے حادثہ سے فرار اختیار کرتے ہیں۔ چاہے حادثے میں زخمی انسان جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے

کوّا بہت حساس نڈر اور ڈھیٹ یعنی مستقل مزاج DETERMIND ہوتا ہے جب تک کوّا اپنا مطلب پورا نہ کرے اسوقت تک وہ اس مقصد کو پورا کرنے میں متحد رہتا ہے لکڑی دکھائیں تو فوراً اڑجاتا ہے اور پھر موجود ہوتا ہے۔

علاوہ بریں قرآن پاک میں جو اشارات دیئے گئے ہیں انسان کا فرض ہے کہ اس سے پورا استفادہ کریں۔ کوا پر تحقیق کسی سائنسی درسگاہوں میں نہیں کی گئی ورنہ اس کے گوشت پوست عادات خصلت میں انسانوں کے لیے اسباق ہیں۔

کوّوں کی نسل تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے سوائے مشرقی آسٹریلیا اور جنوبی امریکہ کے اور یہ مختلف ناموں سے موسوم ہے کہا جاتا ہے۔ مثلاً

ماہرین پرندوں کے مطابق یہ پرندوں کی سب سے اعلیٰ خاندان میں شمار کیا جاتا ہے اس کی ہوشیاری بہت اعلیٰ پیمانے کی ہے اور بہت سی کہانیاں جن میں اسکی چالاکی اور ہوشیاری کے واقعات ملتے ہیں اور اس میں اختلاف بھی ہے، کوّے انسانی آواز کی کامیابی سے نقل کر سکتے ہیں اگر ان کو تربیت دے دی جائے

ے گوشت خور بھی ہیں اور سبزی خور بھی ہیں وہ ماحول کے مطابق
پنے آپ کو ڈھال لیتے ہیں اور ہر قسم کی کھانے کی چیز نگل
اتے ہیں۔
کوے کی اوسط عمر ۱۰۰ سال ہوتی ہے۔
اسکو دنیا کا چالاک ترین پرندہ کہا جاتا ہے
فاختہ اور کوئل کے انڈے کوّی سہتی ہے۔
بگلے کے انڈوں کے سب سے بڑے دشمن کوّے اور سانپ
ہوتے ہیں
کوّی کے انڈوں کی رنگت سبزی مائل نیلی ہوتی ہے
درخت کی شاخ پہ بیٹھنے پرندوں میں سب سے بڑا شمار ہوتا ہے
یہ گہرا کالا چمکدار پرندہ ہے اسکی لمبائی سات انچ سے لیکر ۲۱ انچ
تک ہوتی ہے اسکی چونچ اور پنجے کالے ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تر اناج
پر گذر اوقات کرتا ہے اسکی یہ عادت کسانوں میں ناپسندیدہ ہے
لیکن یہ فصلوں کے بہت سے نقصان دہ کیڑوں کو بھی ختم کر دیتا ہے
وسطی کینیڈا کے علاقوں میں شمالی امریکہ میں یہ آبی پرندوں کی نسل کے
لیے بہت تباہ کن ہے کیونکہ یہ ان کے انڈے کھانے کا عادی ہے
یہ اجتماعی زندگی کا شوقین ہے اور بڑے بڑے اجتماع منٹوں میں اکھٹے
ہو جاتے ہیں۔ لیکن گھونسلے علیحدہ علیحدہ بناتے ہیں اس کے انڈوں کا
رنگ سبزی مائل ارغوانی ہوتا ہے۔ یہ گھونسلے چھوٹی چھوٹی ٹہنیوں

سے درختوں کی چوٹی پر اپنا گھونسلہ بناتا ہے برطانیہ اور جنوبی مغر
یورپ کی طرف ہجرت کر جاتا ہے۔ یورپ کا کوّا مُردار کھاتا
اس کے علاوہ چھوٹی چڑیاں اور کیڑے مکوڑے کھاتا ہے یہ غیر
جنگلوں پر اپنے گھونسلے بناتا ہے۔ ہندو پاکستان کا گھریلو کو
بہت پالتو ہوتا ہے۔ اور کارآمد بھی ہوتا ہے کیونکہ یہ گند بھی
ہے ابھی تک ۱۰۳ قسمیں پائی جاتی ہیں، چین کے سرخ چونچ
کوّے بھی پائے جاتے ہیں۔ عموماً اسکی لمبائی ۱۲ سے ۱۶ انچ ہوتی
لیکن چین کے سرخ چونچ والے ۲۸ انچ تک ہوتے ہیں۔

ہمارے شاعروں نے کوّے کو قاصد تصور کیا ہے۔ یعنی
مہمانوں کے آنے کی اطلاع دیتا ہے

چھت کی منڈیر پر بیٹھ کر ایک مخصوص انداز میں آواز لگاتا ہے
جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہمان کی آمد ہے۔

وہ محبوب کو حبیب کا پیغام بھی پہنچاتا ہے۔ ہمارے صوفی
شعراء نے مختلف انداز سے کوّے کی شان میں اشعار کہے ہیں
مولانا روم۔ شاہ لطیف، سعدی کبیر داس، خواجہ فرید
نے اپنے اپنے انداز سے مثنیٰ آفرینی کی ہے۔

# شعرا کی نظر میں

تم گویا ایک کوّے ہو جو اپنے عیب کو محسوس نہیں کرتے
کوا اگر اپنی بدصورتی کو محسوس کرتا تو رنج غم سے برف کی طرح پگھل جاتا
حضرت سلیمانؑ نے ہدہد کو کہا کہ تو رات دن ہمارے ساتھ رہ
کیونکہ تو محض پانی کی تلاش کرنے کا تجربہ رکھتا ہے تو ہمارے ساتھیوں کو
پانی پلانے والا بن جا)
جب کوّے نے یہ فیصلہ سنا تو اس نے حاضر ہو کر برائے حسد حضرت
سلیمان ؑ سے عرض کیا کہ اس ہدہد نے غلط اور ناروا بات کی ہے بادشاہ
کے سامنے ایسی تنقیص کی بات کرنا خلافِ ادب ہے یہ بات سراسر جھوٹ
اور ناممکن ہے اگر یہ ایسا ہی دور بین ہے تو ایک مٹھی خاک کے
نیچے چھپے ہوئے جال کو کیونکر نہیں دیکھ لیتا۔
سورۃ النجم کی طرف اشارہ ہے آپ نے فرمایا۔ مازاغ
البصر ، میں سدرۃ المنتہیٰ پر بھی پوری طرح متوجہ رہا۔ کوّے کی
آنکھ کی طرح لیکن کوّے اس طرح دنیا کے شائق نہیں، ہم خالق کائنات
کے ساتھ رنگے ہوئے ہیں۔ باغ کے دلدادہ نہیں۔ کوّے کا قاعدہ ہے کہ
ہر مردار پر اپنا حق جماتا ہے تمام مردار خور پرندوں سے پہلے ان پر
قبضہ جمانا چاہتا ہے ایک مردار پر کیا منحصر ہے جو چیز اس کے کام کی نہ
بھی ہو اسکو بھی چونچ میں دبا کر اڑا لے جانا اس کا شیوہ ہے بعض

Marfat.com

بزرگان دین کا خیال ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ میں درختوں پر بے شمار کوّے چھپے ہوئے تھے۔

درختوں نے بطخوں کی طرح غوطہ مارا اور ایام بہار میں مور کی طرح خوش رنگ بن کر نکل آئے حالانکہ موسم خزاں میں کوّے کی طرح بدرنگ تھے

• بھلا بھٹی کا دھواں آفتاب کو کب چھو سکتا ہے۔ عنقا کو کوّے کے مقابلے میں کب شکست کھا سکتا ہے آپ کی عقل کو جنوں سے کیا مطلب۔

• تو اپنی مثال کو کوّے اور الو کی طرح منحوس سمجھ کہ انکی نحوست سے سینکڑوں خاندان بیٹھ گئے کوّے اور الو کی نحوست اور اسکی تاثیر کا خیال اسلامی عقیدے کے خلاف ہے لیکن مولانا روم نے اسے ایک مشہور کہاوت کے طور پر پیش کر دیا ہے۔

• آگ کو کہو خالص نور بن جایا مچھر کو کہو کہ ہوا کی طرف چل یعنی ہوا کی مخالف سمت ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ نے ہر ایک کے لئے ایک خاص راستہ مقرر کر دیا ہے تری کوشش سے ایک تنکا پہاڑ نہیں بن سکتا۔ اگر اتنی سمجھ قابیل کو ہوتی کہ قبر کھود کر لاش دفن کر دینی چاہیئے تو وہ اپنے بھائی ہابیل کی لاش کو سر پہ کیوں اٹھائے پھرتا۔ وہ چالیس روز تک اٹھائے پھرتا رہا آخر اس نے ایک کوّے کو دیکھا جو ایک مُردہ کوّے کو چونچ میں اٹھائے ہوئے

Marfat.com

میں اڑ رہا تھا وہ نیچے اُترا اور قابیل کو سکھانے کے لیے باقاعدہ
رکن بن گیا۔ پھر پنجوں کے ساتھ زمین سے مٹی کریدی اور فوراً
مُردہ کوّے کو قبر میں دفن کر دیا۔ اس کو دفن کرنے کے بعد
ی سے ڈھک دیا۔ کوّا اللہ کے الہام کے ذریعہ باعلم تھا قابیل
ے کہا۔ میری عقل پر تف ہے کہ ایک حقیر کوّا کاریگری میں مجھ سے
ھکر ہو۔ عقل جو علم نہیں ہو سکتی علوم کی صرف قابل وطالب ہے
وراسی کو عقل جزوی یا عقل ناقص کہا گیا ہے۔

اللہ نے فرمایا عقل کل نے نگاہ کو نہیں پھیرا یعنی اپنے
طلب کی طرف نظر جمائے ہوئے ہے۔ اور عقل جزوی ہر طرف
نک رہی ہے دیکھ رہی ہے کہ ہدایت حاصل ہو۔ نظر نہ پھیرنے والی
عقل تو خاصانِ خدا کا نور ہے۔ اور کوّے کی ہدایت مردوں کی قبر
کھودنے میں استاد ہے یعنی عقل کلی کا درجہ اعلیٰ ہے اور عقلِ
جزوی کا راج ادنیٰ ہے بہر حال ایک کوّے نے اپنے طرز عمل سے
انسان کو گورکنی اور دفن کا طریقہ سکھایا۔

جو روح کوّے کے پیچھے لگے۔ کوّا اس کو قبرستان کی طرف
لے جائیگا۔ خبردار نفس کے پیچھے نہ جا جو کوّے کی مانند ہے کیونکہ وہ
قبرستان کی طرف لے جاتا ہے نہ کہ باغ کی طرف۔

حقیقی باتیں اگر کوّے جیسے آدمی کے سامنے پیش کی جائیں تو
وہ ان کو محض دعویٰ اور شیخی مارنا سمجھے گا۔

Marfat.com

• بزرگان دین کا کوّا بھی اگرچہ صورت میں کوّا تھا مگر سیرت
باز نکلا اور اللہ کی طرف سے نگاہ ہٹانے والا نہیں تھا۔

• تو اپنی مثال کو کوّے اور اُلو کی طرح منحوس سمجھ کہ اُن
نحوست سے سینکڑوں خاندان بیٹھ گئے یہ عقیدہ خلافِ اسلام

• ہر مرغ مثل کوّے کے ہے جو عقلمندوں کی عقل کی آ
نکالتا ہے۔

• نجاست اسکی آنکھوں کا نور ہے اور دل کا سرور ہے

• ہاں ہاں اے کوّے جان دیدے اور باز بن جا۔ اللہ
تبدیلی کے آگے جان قربان کردے۔

• تو کوّے کی طرح گندگی پر عاشق ہے اسلیئے مشک کی خوش
تیرے دماغ پر اثر نہیں کرتی۔

• اے خلیل اللہ آپ نے منحوس کوّے کی طرح مرغ کو کیوں
ذبح کیا اس میں کیا حکمت تھی فرمایئے تاکہ اسکی حکمت معلوم کرکے اپنے
بدن کے بال بال سے سبحان اللہ پڑھوں۔ کوّے سے مراد تمنائیں او
مرغ سے مراد نفسانی خواہشات ابراہیم خلیل اللہ نے اللہ کی خوشنود
کے لیے پہلے تمناؤں کو ذبح کیا اور نفسانی خواہشات کو قربان کیا
دونوں چیزوں یہ لفظ بہت پر لطف اشارہ ہے کیونکہ چوہے نے
مینڈک کے ساتھ مستقل وصل کی تدبیر کی تھی مگر مذاق انگیز کوّے
نے وصل کو مذاق سے بدتر بنادیا۔ اتنے میں جیسے ہی مذاق انگیز کوّ

Marfat.com

ے کے شکار پر اچانک گرا تو اس کو اس جگہ سے اڑا کر لے گیا۔
چوہا کوّے کی گرفت سے ہوا پر پہنچا تو ڈورے کی کشش سے
ک بھی پانی کی گہرائی سے کھنچا چلا آیا۔ چوہا کوّے کی چونچ میں تھا
ینڈک ہوا میں لٹکتا جاتا تھا جس کے پاؤں میں ڈور بندھی ہوئی
لوگوں نے کہا کہ یہ کوّے کا مکر و فریب ہے مینڈک نے کہا یہ اس
ں کی سزا ہے جو کمینوں کا رفیق ہو جائے یعنی یہ برے لوگوں کی صحبت
ہے نا جنس کی صحبت نقصان دہ ہوتی ہے۔

ہو جاتے ہیں زمانے کے مگر مچھ کے فریب سے بے خوف
ومڑی خاک کے نیچے پھیل پر جاتی ہے تاکہ زمین ہموار نظر آئے
ی کو شک نہ ہو اس کی مٹی کے اوپر فریب دانے ہوتے ہیں۔ یہاں
کہ کوّا بے خبر لومڑی کی طرف آتا ہے تو جھٹ وہ مکار لومڑی مکر
ساتھ اس کے پاؤں پکڑ لیتی ہے اور اسے کھا جاتی ہے۔

جب سانپ مگر مچھ اور لومڑی وغیرہ جانوروں تک میں
الاکھوں مکر ہیں تو ذرا سوچو کہ انسان کا مکر کیسا ہوتا ہوگا وہ تو
پلہ و تدبیر میں حیوانات کا سردار ہے۔

باز کوّا۔ ایک باز پاؤں کو بادشاہ کی طرف لے جاتا ہے ایک
یک باز کوّوں کو قبرستان لے جاتا ہے یعنی ہر شخص اپنی صلاحیت کے
طابق کام انجام دیتا ہے۔ کوئی منزل کی طرف کوئی تباہی کی طرف
لے جاتا ہے۔

Marfat.com

دنیا میں ہڈیاں اور گوبر کے اجزاء کوّوں کی ایسی غذا ہے جو انسان کے لیے روٹی اسی لیے وہ اپنے قبرستان کی طرف جاتے جہاں لوگ اپنے مردوں کو گڑھوں میں گاڑ دیتے ہیں جو زیادہ گہرے نہیں ہوتے۔ کتے کوّے اور مردار خور جانور بھی جمع ہو جاتے مسلمانوں کے قبرستان ایسے نہیں ہوتے۔

کانگا کرنک پنجوڑ یوسب چن کھایو ماس
یہ دونین نہ کھائیو کہ پیا ملن کی آس (غلام

یہ بہت مشہور شعر ہے اسکو دوسرے انداز سے بھی کہا گیا ہے۔ غلام فرید کے دیوان میں یہ شعر دیکھ کر تعجب ہوا۔

کہاں تک بولتے جاؤ گے اب ادھر متوجہ ہو اے خلیل
آپ نے منحوس کوّے کی طرح مرغ کو کیوں ذبح کیا۔ اس میں کیا حکمت تھی فرمایئے تاکہ اس کی حکمت معلوم کر کے اپنے بدن کے بال سے سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھوں۔

دنیا کی غذا کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم کم کھاؤ تو کوّے کی طرح بھوکے رہو گے۔ اور اگر زیادہ کھا جاؤ تو ڈکار تمہارے دماغ کو بند کر دے گا۔

کوّے کی بھوک سے اسکی حرص اور بھوکا پن مراد ہے چنانچہ وہ گوبر اور گندگی سے شکم سیر ہونے کے باوجود خشک ہڈی

ترن لوہے کا ٹکڑا، ربڑ کی گیند صابن اور چمچہ وغیرہ جو چیزیں
کے کام کی بھی نہ ہوں ان کو بھی الٹا لے جاتا ہے اسی طرح دنیادار
بھر کر کھانے کے بعد بھی وہی بھوکے کا بھوکا رہتا ہے۔
زندگی بعد الموت کے سلسلے میں حضرت ابراہیمؑ نے جن چار
روں کو پالا تھا ان میں ایک کوا تھا۔ مولانا روم نے اس ضمن میں
یا کہ انسان کا جسم چار نہروں کا مقام ہے جو اس میں جاری ہیں
ہی نہروں میں چار مرغ فتنہ برپا کرنے والے ہیں یہ چار عادات
مرغ ہر وقت انسان کے افکار و خیالات کو تہہ و بالا کرتے رہتے
جن سے انسان مغلوب و مقہور رہتا ہے
تو اگر مخلوق کی حیات ابدی کا خواہاں ہے تو ان چاروں
س اور برے پرندوں کا سر کاٹ ڈالیں۔ یعنی پہلے تو ان کو
کے گھاٹ اتار دے پھر حیات سرمدی کا طلب گار ہو۔ بطخ
ر کوا اور مرغ مثل چار برندوں کے لوگوں کے نفس میں پوشیدہ ہیں
لخ حرص ہے مرغ شہوت مور شہوت و دبدبہ ہے اور کوا
رزوئیں ہیں انسان ان چار بندھنوں سے بندھا ہوا ہے ان کا
فس ان سے مغلوب رہتا ہے کوا اس آرزو اور امید میں رہتا ہے
کہ میری عمر دراز ہو اور میں ہمیشہ زندہ رہوں۔ اور بطخ کے حرص
کا یہ عالم ہے کہ بر و خشک میں دفینہ ڈھونڈتی پھرتی ہے۔ اور
اوہام پرست لوگ کوے کی آواز کو سنکر، ہجر و فراق کا شگون
لیا کرتے ہیں۔ اسی لیے اسکا نام غراب البین یعنی فراق کا قرار پایا۔

Marfat.com

بین الاقوامی شہرت کے مالک شاہ لطیف جن کے کلام کے منظوم تراجم دنیا کی بہت سی زبانوں میں ہو چکے ہیں اُردو بھی ان سے مالا مال ہے، کوئے کی عادات، خصلت اور اس کے ساتھ جو خلوص یا احترام ہے ان سے متعلق شاہ صاحب پیش خدمت ہیں۔

آ میرے پاس بیٹھ جا کاگا
میں سنوں تیرے میٹھے میٹھے بول
حال ہے کیا وطن میں پیاروں کا
لا یہاں لا کے ان کے خط کو کھول

خط جو لایا ہے آج تو کاگا
اس نے کتنی تسلیاں دی ہیں
میں انہیں بار بار پڑھتی ہوں
جتنی باتیں بھی اس نے لکھی ہیں

دیس پیارے کا جدھر ہے کاگا
صبحدم تو ادھر کو اڑ جا
ادب و عجز و انکسار کے ساتھ
اسکو یہ بات جا کے سمجھا
اور تجھ سا نہیں کوئی محبوب
جانتا ہے تو سب کے دل کو خوب

جانے کیا کیا پیغام لایا ہے
آج پھولا نہیں سمایا ہے
میری آنکھوں میں بیٹھ جا آکر
کیوں سر شاخ مسکرایا ہے
جو کسی سے نہ ہو سکا کاگا
تو نے وہ کام کر دکھایا ہے

متھے سے نہ لوٹ آنا تھا  تجھے ساجن کے پاس جانا تھا
نے تجھ کو دیا تھا جو پیغام  یاد کر کے اسے سنانا تھا

ے کاگا یہ تیری جت دیخ  دلنشیں غم رسا، خیال انگیز

ے پیارے سے یہ کہو کاگا  کیوں یہ پردیس تم کو بھائے ہیں

پھر مجھ کو دینا ہے کاگا  ایک خط اپنے جان جاں کے نام
ب چھپا کر تم اسکو دے دینا  خود پڑھائے کسی سے وہ گلفام

نہ اترا زمین پر کوّا  آخر اسمیں تھی راز کی کیا بات
لے اڑنے یہ کہہ گیا مجھ سے  آنے والے ہی ہیں وہ خوش اوقات

## سعدی شیرازی

بدائی ڈالنے والے کوے کی آواز اس کے الحان کے پردے میں ہے
ک بت بری آواز اسکی شان میں ہے

ایک طوطی کو ایک کوے کے ساتھ پنجرے میں بند کر دیا اسکی بدصورتی
نظارے کی وجہ سے تکلیف میں رہتی تھی اور کہتی تھی یہ کیا مکروہ
رہ ہے اور غصہ کے قابل ہیبت اور قابل لعنت منظر اور بھدے اخلاق و
ات ہیں۔ اے جدائی کے کوّے کاش مجھ میں اور تجھ میں مشرق و مغرب
جدائی ہو گی۔

Marfat.com

# طبّی نقطہ نگاہ

کوّے کے گوشت پر طب یونانی نے تحقیق کی ہے ان کے مطابق کوے کا گوشت پھیپھڑوں کے لیے مضر ہے اور زیر مضر کوا انکے مطابق عمدہ اور مجرب خضاب ہے اس کا شوربہ رنگ غلیظ پیدا کرتا ہے اسکی بیٹ بینائی کو روشنی دیتی ہے، یونانی اور ہندوستان میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کوے کا دماغ بڑھاپے کو روکنے کے لیے تریاق کا کام کرتا ہے۔

Marfat.com

# اونٹ

قرآن پاک میں اونٹ کے لیے مندرجہ ذیل الفاظ استعمال دئے ہیں کل بارہ مرتبہ یہ الفاظ بیان کیئے گئے

۱۔ اِبل ۲۔ بعیر ۳۔ جمل ۴ ناقہ
(دومرتبہ) (دومرتبہ) (ایک مرتبہ) (سات مرتبہ)

ابل کا لفظ صرف ۲ دو سورتوں میں استعمال ہوا ہے۔
سورہ مویشی (الانعام) آیت ۱۴۴۔ سورہ الغاشیہ آیت ۱۷
اور اونٹ میں دو قسم پیدا کی ہیں نر و مادہ
کیا یہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ اسے کیسا (عجیب) پیدا کیا گیا ہے۔

بعیر کا لفظ بھی قرآن پاک میں دو بار آیا ہے دونوں دفعہ سورۃ یوسف آیت ۶۵۔ اور آیت ۷۲۔ دونوں مقامات پر ایک شتر بار کے سلسلہ میں استعمال ہوا ہے۔

ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک بار شتر غلہ اور لے آئیں گے"

پھر سرکاری پیمانہ گم ہونے کی صورت میں اعلان کیا گیا کہ "جو کوئی اسے لے آئے گا اسکے لیے (انعام) ایک بار شتر (غلہ) ہے۔

Marfat.com

لفظ بعیر عام طور پر بار برداری کے سلسلہ میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں دونوں مقامات پر اس کے اسی وصف کے اظہار کے لیے آیا ہے۔

جمل کا لفظ سورہ بلندی (اعراف) آیت ۴۰ میں مذکور عجب نہیں انگریزی میں CAMEL جمل کی بگڑی ہوئی شکل ہو۔ جو عبرانی زبان کے ذریعے انگریزی تک پہنچی۔ یہ عربی محاورے کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

جھوٹے لوگوں کے لیے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ نکل جائے (یعنی ناممکن ہوگا)

انجیل مقدس میں صرف ایک دفعہ آتا ہے

"اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو" متی 19: ۲۴

تو۔ یت میں اللہ اس کا ذکر کوئی سات مرتبہ آیا ہے جس میں کئی بار اس کے گوشت کی حرمت کے سلسلے میں

ناقہ: قرآن پاک میں سات مرتبہ آیا ہے۔

۷۔ سورہ بلندی (اعراف) دو بار آیت ۷۳۔ آیت ۷۷

۱۱۔ سورہ ھود ایک بار آیت ۶۴

۱۷۔ سورہ بنی اسرائیل آیت ۵۹

Marfat.com

۵۴۔ سورہ قمر ایک بار آیت نمبر ۲۷

۹۱۔ سورہ شمس ایک بار آیت نمبر ۱۳

۲۶۔ الشعراء آیت ۱۵۵۔

ان ساتوں مقامات پر حضرت صالحؑ کی اونٹنی کے سلسلہ میں آیا ہے۔
رت صالح نے قوم ثمود سے کہا۔ کہ یہ اونٹنی تمہارے لیے اللہ ایک نشان ہے
ے چھوڑے رکھنا کیونکہ معجزہ کے طور پر پیدا کی گئی ہے صرف امتحان
لیے) کہ یہ زمین پر کھلی چرتی پھرے اور اس کے ساتھ برائی سے پیش
نا ورنہ تمہیں عذابِ دردناک آپکڑے گا۔ لیکن ان لوگوں نے اونٹنی
ونچیں کاٹ دیں۔ تیسری جگہ تھوڑی سی لفظی تبدیلی کے ساتھ اس
قعہ کو دہرایا گیا ہے۔ چوتھی جگہ کہ ہم نے قوم ثمود کو اونٹنی دی تھی
یرت کے لیے لیکن انہوں نے اس کے ساتھ بڑا ظلم کیا۔ پانچویں جگہ
رت صالحؑ کی زبان سے قوم ثمود کو یوں مخاطب کیا ہے کہ یہ اونٹنی ہے
ہ کی نشانی۔ پانی پینے کی باری مقرر کر دی گئی ہے اس سے برائی
ے پیش نہ آنا ورنہ تم پر عذاب نازل ہوگا لیکن ان لوگوں نے ان کی
ونچیں کاٹ دیں بعد میں اسی قصہ کو دہرایا گیا ہے۔

Marfat.com

# اونٹ کے متعلق رموز

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ (الغاشیہ ۱۷)
کیا یہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ اسے کیسا بنایا گیا۔؟

اللہ نے کروڑ ہا مخلوق بنائی ہے ان سب میں سے اونٹ کو
کیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ اے انسانو! دانشورو! سائنسدانو! کہ
میں نے اونٹ کو کیسا تخلیق کیا ہے۔ اس آیتِ مبارکہ کے پس منظ
نظر ڈالیئے الغاشیہ کی ایک سے لیکر سترہ آیات میں کافروں اور ملحدو
یوم آخرت پر ایمان نہ ہونے اور سزاؤں کا ذکر ہے۔ پھر اہل ایمان کے با
چہروں کا ذکر ہے اور انعامات کا ذکر جو روز آخرت ان کو ملیں گ
آیات سترہ سے بیس تک ان امور کا ذکر ہے جس کو دیکھ کر کافروں او
ملحدوں کو ایمان لانا چاہیئے مثلاً

۱۔ تو کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے (۸۸/۱۷)
۲۔ آسمان کو کس طرح بلند کیا گیا ہے (۸۸/۱۸)
۳۔ پہاڑوں کو کس طرح کھڑا کیا گیا۔ (۸۸/۱۹)
۴۔ زمین کس طرح بچھائی گئی۔ (۸۸/۲۰)

غرضیکہ مندرجہ بالا عجائبات عالم دیکھ کر کافروں کو ایمان لا
چاہیئے۔ تو آگے فرماتا ہے تو اے پیغمبر آپ نصیحت کر دیا کی
اور آپ تو بس نصیحت کرنے والے ہیں۔ ۸۸/۲۱۔

Marfat.com

ترجیحی فہرست پر غور فرمائیے۔ اللہ کے نزدیک (شاید) ایمان
نے کے لیے سب سے اہم دلیل اونٹ کی تخلیق ہے۔ اس کے بعد آسمان
لندی، پھر پہاڑ جن کو میخوں کی طرح کھڑا کیا گیا ہے تاکہ کرہ زمین
توازن قائم رکھ سکیں اور پھر فرش زمین کی رنگینی اور دلآویزی
ارے واعظ صاحبان اونٹ کو چھوڑ کر باقی تینوں چیزوں کا ذکر
تے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کا علم تخلیق اونٹ کے سلسلہ
ا بہت محدود ہے اب آپ ملاحظہ فرمائیے ڈاکٹر خالق نور باقی
ترکی کے مشہور سائنسدان ہیں اور اسلام کے شیدائی ہیں انہوں نے
ر قرآنی آیات کی تفسیر میں ایک نیا زاویہ نگاہ دیا ہے۔

۱۔ اونٹ کے وجود میں ایسی خصوصیات ہیں جو کائنات میں نظریہ
رتقاء (THEORY OF EVOLUTION) کو مکمل طور پر اسکی بنیاد تک
لط ثابت کرتی ہیں۔ نظریہ ارتقاء انگلستان کے ایک پادری چارلس
ڈارون (CHARLES DARWIN) نے پیش کیا جس کے تحت یہ پیش کیا گیا
کہ انسان کی ابتداء بندر سے ہوئی ہے حالانکہ ڈارون خود سائنسدان
نہیں تھا اسکی تربیت بطور پادری ہوئی تھی۔ لیکن جدید دنیا کے زیادہ تر
سائنسدان اسی عقیدے کے قائل ہیں۔ اسی نظریہ کو صحیح ماننے سے حضرت
آدم ؑ کی پیدائش کا سلسلہ غلط ثابت ہوتا ہے لہذا اس نظریہ کو صحیح
تسلیم کرنے والے ملحد اور کافر ہو جاتے ہیں چاہے وہ یہودی ہوں
عیسائی ہوں یا مسلمان۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لیے ایمان کے لیے ترجیحی

Marfat.com

فہرست میں اونٹ کی تخلیق کو اول درجہ دیا ہے۔ اسی لیے چاروں آسمانی
کتابوں زبور توریت انجیل اور قرآن میں پیدائش آدم کا واقعہ بیا
کیا گیا ہے یہ نظریہ ارتقاء کے قدرتی انتخاب کا نظریہ پیش کرتا ہے
اس کے مطابق تمام جاندار جو اپنے ہی جیسے جاندار پیدا کرتے ہیں زندہ
رہنے کے لیے سخت جدوجہد کرتے ہیں اور قدرت موزوں ترین کو
منتخب کرتی ہے ان میں مفید اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ
سے افراد کی بناوٹ بدل جاتی ہے۔ یہ اختلافات جو تھوڑے ہوتے
ہیں ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتے رہتے ہیں اسی طرح ایک
نئی قسم وجود میں آتی ہے اسی طرح بندر میں تبدیلیاں ہوتے ہوتے اور
نے انسان کی شکل اختیار کرلی۔ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ

۲۔ اونٹ گھاس اور نباتات کھانے والا ایک بڑا جانور ہے نظریہ
ارتقاء والوں کی نظر میں اونٹ دودھ پلانے والے (ممالیہ) جانوروں کا
ایک نمائندہ ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ جنگلوں میں ہی رہتا اگر غلطی سے یہ
ریگستان میں آگیا تو کبھی کا ختم ہو گیا ہوتا۔ جیسے چند بڑے جانور ناپید
ہو چکے ہیں۔ لیکن اونٹ کی اندرونی اور بیرونی بناوٹ عادتیں، اور
ریگستان میں مستقل قیام نظریۂ ارتقاء کے قدرتی انتخاب کے طریقہ کو
رد کرتی ہے کیونکہ اونٹ حالانکہ گھاس اور پتے کھانے والے بڑے
جانوروں میں ہونے کے باوجود ریگستان میں ہی مقیم ہے اور خوش ہے
کیونکہ اللہ نے اس کو ریگستان میں فرض (DUTY) ادا کرنے کے لیے

Marfat.com

کیا ہے۔ اسکو گھاس اور پتے نہ ملیں تو وہ کانٹے کھا کر گزر
ہے اور وہ کانٹے کھانے والا واحد جانور ہے

۳۔ نظریہ ارتقاء کے مطابق جن جانداروں کا قدرتی طور پر جان
لے کا سلسلہ نہیں ہوتا وہ حیات کی کشمکش میں ختم ہو جاتے ہیں
ونٹ کے لیے کوئی قدرتی دفاع نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بھی
ائوں میں گوشت خور تیتروں کے وجود کے دوش بدوش ہزاروں
سے موجود ہے۔

۴۔ اونٹ کا نظام ہضم ایک خاصیت کا حامل ہوتا ہے کہ
وں کو کھاتا ہے۔ ان کے سلولوز (CELLULOSE) کو نشاستہ
CARBOHYDRATE) میں تبدیل کر دیتا ہے۔ لیکن یہ اپنے جسمانی
انچے اور نظم میں دوسرے گھاس پتے کھانے والے جانوروں سے
تلف نہیں ہوتا۔ اور صرف اسی ایک وجہ سے اونٹ کو تو ریگستان چھوڑ
نے جنگلات کی طرف بہت پہلے ہجرت کر جانا چاہیئے تھا۔

۵۔ گوشت خور جانور جو صحرا میں رہتے ہیں۔ ان کا ایک حیاتیاتی
قصد ہے یہ مقصد ان جانوروں کو اپنی خوراک بنانا ہے جو وہاں موجود
دتے ہیں مگر اونٹ کے لیے اس قسم کا کوئی مقصد نہیں ہے صحرا میں
کی خوراک کانٹے دار جھاڑیاں ہیں۔ حیاتیاتی مقصد کا بہانہ جو نظریہ ارتقاء
پیش کرتا ہے اور جس کا مقصد جسیموں (ORGANISM) کے پھلنے
پھولنے کا ذریعہ بتایا جاتا ہے۔ اونٹ پر لاگو نہیں ہوتا۔

Marfat.com

اونٹ ایک ایسی مخلوق ہے جس کے ذمّے اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی خدمت کا کام سپرد کیا ہے اور اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں یہ جانور صاف وشفاف آنکھوں سے نظریہ ارتقاء والوں کا مذاق اڑاتا ہو نظر آتا ہے۔

۶۔ اونٹ کے تمام جسیمے (ORGANISM) ایک دوسرے کے حیاتین (VITAMINS) کا تبادلہ کرتے ہیں۔ اور جانور بطور خاص پودو سے وٹامن حاصل کرتے ہیں لیکن دوسری طرف اونٹ اپنے حیاتین TAMINS خود پیدا کرتا ہے۔

۷۔ پانی کے سالمے (MOLECULES) تمام جانوروں کے جسم میں سات سے چودہ دنوں تک موجود رہتے ہیں اگر نئے سالمے نہیں ملیں تو ان جسیموں کی زندگی ختم ہو جاتی ہے TRITIUM یعنی تابکار ثلا ہائیڈروجن پر تجربات کرنے سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ اونٹ میں پا سالمہ اپنی آئیونی IONIC خصوصیت کی وجہ سے ایک ساتھ پچاس تک محفوظ رہتا ہے۔

۸۔ اونٹ کی یادداشت تمام جانوروں سے بہت زیادہ ہے جو کچھ دیکھتا ہے کبھی نہیں بھولتا۔ ریگستان کے راستوں کا نقشہ اسکے ذہن میں محفوظ رہتا ہے۔ اللہ نے یہ مخصوص صلاحیت اسلیے عطاء کی ہے کہ انسانی خدمت خاص طور پر ریگستان جنگل اور لق ودق صحراؤں میں طریقے سے انجام دے سکے۔

Marfat.com

۹۔اپنے بڑے جثہ کے باوجود اونٹ بے حد حساس اور تابعدار ہوتا
، اسکی تخلیق کی یہ خصوصیت صحرا کی زندگی سے مطابقت رکھتی ہے۔ صحرا
ا رہنے والا سخت جان ہونے کے ساتھ بہت شاکر ہوتا ہے۔

۱۰۔تمام جانوروں میں سے اونٹ میں صبر کی خوبی بطور خاص پائی
تی ہے لہذا جو کچھ اسکو مل جائے اس پر صابر و شاکر رہتا ہے نہ بھی ملے
صابر رہتا ہے

۱۱۔اونٹ موسیقی کا شائق ہوتا ہے اردگرد کے ماحول سے آنے والی
لصورت آوازوں سے یہ لطف اندوز ہوتا ہے وہ انسانی آواز کا بھی رسیا
تا ہے تربیت دی جائے تو موسیقی کی مخصوص دھن پر مختلف قسم کے
ش پیش کرتا ہے۔

۱۲۔انسان کے لیے اسکی وفاداری صبر و استقلال، یادداشت
سیقی کا شوق، خدمت کا جذبہ روکھی سوکھی کھا کے بغیر پانی کے خوش
ہنا اسکو تمام جانوروں سے ممتاز کرتی ہیں۔

مختصر یہ کہ اللہ کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ دیکھو اونٹ کی طرف
کی تخلیق کیسے کی گئی ہے اے انسانیت اگر اونٹ کو اپنی مرضی سے زندگی
گزارنی ہوتی تو وہ صرف ٹھنڈے اور سرسبز جنگلات میں ہی پایا جاتا۔
لیکن یہ اجاڑ ریگستان میں سختیوں کو صرف تمہاری خدمت بجا لانے کے لیے
جھیلتا ہے۔

خالق کائنات کہتا ہے کسی بھی مقصد کے لیے میں جسے چاہتا ہوں

تخلیق کرتا ہوں اگرچہ ایک جانور تو اپنے لیے ہرے بھرے میدانوں کی
خواہش رکھتا ہے مگر اونٹ یہ خدمت قبول کرتے ہوئے ریگستان کی
زندگی کو صبر و شکر سے قبول کیا ہے۔ اپنے عظیم ڈیل ڈول کے باوجود
یہ اپنے آپ کو تابعدار رکھتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے
حکم عدولی کرتے ہو۔

۱۳۔ یہ خیال کہ اونٹ اپنے کوہان میں پانی جمع کر لیتا ہے غلط۔
بلکہ مندرجہ ذیل امور پر منحصر ہے۔

الف: جب پانی کم ہو تو اونٹ پیشاب تھوڑا کرتا ہے اسطرح
سے وہ جسم میں پانی کی مقدار محفوظ کر لیتا ہے۔

(ب) جسم کے درجہ حرارت میں باقاعدگی پیدا کرتا ہے تمام ممالیہ
عام طور پر درجہ حرارت سو درجہ فیرن ہائیٹ ہے (C) 38، اور
درجہ حرارت پسینے سانس اور پیشاب کے ذریعہ برقرار رکھتے ہیں لیکن ان
تینوں میں جسمانی پانی میں کمی واقع ہوتی ہے اس کے برخلاف اونٹ کا جسم
حرارت 95 سے 105 درجے تک کم و بیش ہوتا رہتا ہے اور اونٹ کو
پسینہ کم آتا ہے۔

(ج) زیادہ تر دودھ دینے والے جانوروں میں پانی کی کمی سے خون
گاڑھا ہو جاتا ہے لیکن اونٹ میں پانی کمی دور کرنے کے لیے اسکے دوسرے
بافتے (TISSUES) پانی چھوڑ دیتے ہیں اور اسطرح پانی کی کمی دور
ہوتی ہے۔ اسطرح سے طویل عرصہ تک خون کے حجم کو مستقل رکھا جاتا ہے

Marfat.com

رسیم کو ٹھنڈا رکھنے کا عمل قائم رہتا ہے اور درجہ حرارت بھی مناسب
ہتا ہے۔

۱۴۔ مخصوص حالات میں اونٹ بغیر پانی کے ۳۴ دن تک زندہ رہ
تا ہے لیکن پانی موجود ہو تو ایک اونٹ پانچ سے سات گیلن تک روزانہ
ا پیتا ہے۔

اونٹ کی مختلف قسمیں عمر یا جنس کے لحاظ سے

ابل: مونث ابلیہ

بعیر: اونٹ کو منگنی کرنے کی وجہ سے بعیر کہتے ہیں۔ اس کا
ق نر اور مادہ دونوں پر ہوتا ہے جس وقت اونٹ چار سال کا ہو جاتا
اس وقت اسکو بعیر کہنا شروع کر دیتے ہیں اور نو سال کی عمر تک کہتے
ہتے ہیں۔

جمل: نر کی جگہ یعنی اونٹ۔

ناقہ: مونث کی جگہ یعنی اونٹنی

قعود: نوجوان اونٹ کے لیے۔

قلوص: اونٹ کے بچہ کے لیے

شارف: بوڑھی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

عواھل: دو کوہان والے اونٹ کو کہا جاتا ہے

ھمل: بے چرواہے کا اونٹ۔

اونٹ کی قسمیں رنگ کے لحاظ سے۔

ارجبیہ : یمنی اونٹ کو کہتے ہیں۔ بنو ارجب قبیلہ کی طرف منسوب ہیں

شذقمیہ : اس نام کا اونٹ لغمان بن منذر کا ایک قسم کا اونٹ تھا۔ اس لیے اس نسل اسی نام سے موسوم ہوگئی

عیدیہ : بنو عید قبیلہ کی طرف منسوب ہیں۔

محدیہ : عمدہ یمنی اونٹ۔

شدینہ : یہ محل یا بلد کی جانب منسوب ہیں

الکفایہ / مھویہ : قبیلہ مہرہ بن حیدان کی طرف منسوب ہیں۔

مھریہ :۔ اونٹوں کی ردی قسم۔

جنگلی اونٹ جو جنگلوں میں ہوتے ہیں۔

اونٹوں کی خوبیوں کے لحاظ سے مندرجہ ذیل اقسام عرب میں پائی جاتی ہیں۔ مختلف قبیلوں یا مقام کے مطابق جسم کی ساخت کے لحاظ سے اونٹوں کی اقسام ملاحظہ فرمایئے۔

العیس : اونٹ کے مزاج میں سختی یا شدت زیادہ ہوتی ہے

راحلہ : وہ شریف النسل اونٹ ہے جس کو بہت سے اونٹوں میں سے سواری وغیرہ کے لیے منتخب کر لیا جائے۔ یہ اونٹ کامل مانا جاتا ہے۔ اگر وہ بہت سے اونٹوں میں مل جاتا ہے تو فوراً شناخت کر لیا جاتا ہے۔

Marfat.com

**ستملال**: ہلکے پھلکے جسم والے اونٹوں کو کہتے ہیں۔
**یعملہ**: کام کرنے والوں کو
**وحنا**: مزاج میں سختی ہوتی ہے۔
**ناجیہ**: تیز رفتار اونٹ کو کہتے ہیں۔
**عوجاً**: دبلے اور چھریرے بدن والوں کو کہا جاتا ہے۔
**شمردلہ**: لمبے بدن والوں کو
**ہجان**: اچھی قسم کے اونٹوں کو کہا جاتا ہے۔
**کوما**: اونٹنی کے کوہان بڑے بڑے ہوتے ہیں۔
**حرف**: دبلی اور چھریری اونٹنی کو کہتے ہیں
**قوداً**: لمبی گردن والی اونٹنی کو کہتے ہیں۔
**شملیل**: تیز رفتار اونٹنی کو کہتے ہیں
**شول**: بغیر دودھ والی اونٹنیاں۔ دودھ ختم ہو کر ان کے تھن سکڑ گئے ہوں۔

علامہ کمال الدین دمیری کی مشہور تصنیف حیات الحیوان سے باسات پیش کیے جا رہے ہیں۔

**اورق**: اونٹ کی اس قسم کو کہتے ہیں جو سفید مائل بسیا ہوتا ہے کا گوشت اونٹوں میں سب سے اچھا ہوتا ہے لیکن اہل عرب اسے اری اور کام کے لیے اچھا نہیں سمجھتے۔
**البازل**: اس اونٹ کو کہتے ہیں جس کے کونچلی کے دانت

Marfat.com

نکل آئے ہوں۔ چاہے وہ نر ہو یا مادہ۔ تقریباً یہ دانت آٹھ
عمر میں نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بختی اونٹ کو بھی عربی الفسل
ہے ان کی گردنیں لمبی ہوتی ہیں۔

ایک مرتبہ ایک چور کو لایا گیا جس نے بختی اونٹ کی چور
یہ چوری سفر کے دوران کی تھی۔ لبسر بن ارطاۃ نے کہا حضور صلی اللہ
کا فرمان ہے۔ "سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں" اگر یہ عذر نہ ہوتا
کا ہاتھ ضرور کاٹتا۔

## بعیر کے عنوان میں اونٹ کے طبی فوائد :

۱۔ اونٹ کا گوشت سوزش پیشاب میں آرام دہ ہوتا ہے۔

۲۔ اونٹ کے گوشت کا طلاء داد کے لیے مفید ہے۔

۳۔ اونٹ کے پھیپھڑے کا طلاء چہرے کی جھائیوں کے لیے مجر

۴۔ اونٹ کی چربی کا طلاء بواسیر کے لیے نافع ہے۔

**بکر** : اجوان اونٹنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وادی عقا
پہنچے تو آپ نے اس وادی کے سلسلے میں حضرت عمرؓ سے فرمایا "کہ اس وا
سے حضرت نوحؑ و ھودؑ و ابراہیمؑ اپنے جوان اونٹوں پر سوار ہو
گزرے ہیں۔

**جسرہ** : اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو ذبح کی جائے عمرو
نے اپنے وصال کے وقت فرمایا تھا "کہ جب تم مجھے دفن کر دو تو میر
پانی چھڑکنا۔ اور میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر اونٹنی ذبح

Marfat.com

، کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تم سے مانوس ہوجاؤں اور غور کروں
پنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دوں۔ اونٹنی کے ذبح کرنے اور
شت کی تقسیم کی مثال اس وجہ سے دی جاتی ہے کہ عمر بن العاص ابتدا میں
ہیں قصاب تھے تو آپ کو اونٹوں کو ذبح کرنے سے محبت ہوگئی۔ اور
ے نے اسی کی مثال دی۔ کچھ غیر متعلقہ لیکن اہم معلومات درج کی جارہی
)۔ توحید نے کتاب "بصائر القدما و سرائر الحکما" میں ہر اس شخص کی
ت و حرفت کا ذکر کیا ہے جو قریش سے متعلق ہے۔

| | |
|---|---|
| حضرت ابوبکر صدیق رضؓ | بزاز (کپڑا فروش) |
| حضرت عثمان غنی رضؓ | بزاز (کپڑا فروش) |
| حضرت طلحہ رضؓ | بزاز (کپڑا فروش) |
| حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ | بزاز (کپڑا فروش) |
| حضرت عمر فاروق رضؓ | کمیشن ایجنٹ |
| حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ | تیر تراش |
| حضرت ولید بن مغیرہ رضؓ | لوہار |
| حضرت ابوالعاص | لوہار |
| ابوجہل کا بھائی | 〃 |
| عقبہ بن معیط | شراب فروش |
| ابوسفیان بن حرب | زیتون و چمڑا فروش |
| عبداللہ بن جدعان | غلاموں اور جانوروں کی تجارت۔ |

| | |
|---|---|
| نصر ابن حارث | سارنگی نواز |
| حکم ابن ابی العاص | بکروں کو خصّی کرنے والے |
| ابن عمر ضحاک بن قیس | بکروں کو خصّی کرنے والے |
| ابن سیرین رح | بکروں کو خصّی کرنے والے |
| عاص بن وائل | جانوروں کے معالج |
| عمر بن العاص | قصّاب |
| امام ابو حنیفہ رح | درزی |
| زبیر بن عوام | درزی/قصاب |
| عثمان رض بن طلحہ | " درزی |
| چابی بردار کعبہ | |
| قیس بن مخرمہ | درزی |
| مالک بن دینار | کاغذ بنانے والے/بیچنے والے/کاتب |
| ملہب ابن ابی صفرہ | مالی |
| قتیبہ بن مسلم | مزدور اور ساربان |

جنہوں نے آذربائیجان، آرمینیا، جارجیہ، چیچنیہ، انگشیا
داغستان وغیرہ کو فتح کیا اور جن میں سے بیشتر ممالک آج کل
بے علاقے ہیں۔

| | |
|---|---|
| یوسف بن عیینہ | معلم |

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

Marfat.com

اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا اور بکری کا گوشت کھا کر وضو ضروری نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں تھے تو اچانک عقبہ بن ہیط نے آپ کی کمر مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی کا بوجھ رکھ دیا ا بنا پر آپ سر سجدہ سے نہ اٹھا سکے۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضؓ تشریف ا اور آپ کی کمر مبارک سے تمام گندگی کو اتار پھینکا۔

**جمل:** جنگ جمل کے دن جس اونٹنی پر حضرت عائشہ رضؓ تھیں۔ اسکو یعلی بن امیہ نے چار سو درہم کا یا دو سو درہم کا خریدا اونٹنی کی مہار پر تقریباً اسی ہاتھ کاٹے گئے، اونٹنی پر حملہ کے لڑائی ختم ہوئی۔

## کہاوتیں واشعار

جب بغیر عقل کے اونٹ بڑھ گیا تو اب اونٹ کی بڑھائی (یعنی بڑھنے سے) بے نیازی نہیں برتی جا سکتی۔

میرا شوہر اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جیسے کہ کسی بنجر پہاڑ اوپر جنس دھاشاک کا انبار ہو۔

مومن نکیل والے اونٹ کی مانند ہے اگر اسکی نکیل کھینچی جائے تباع کرتا ہے۔

جمل الف سے مراد ہے جس کے ناک میں ڈالدی گئی ہو جکی وجہ سے

Marfat.com

وہ اپنے ساربان کے حکم سے روگردانی نہیں کرتا۔ نیز الف اس
بھی کہتے ہیں جو آسانی سے تابع ہو جائے۔

امام احمد، ابو داؤد اور نسائی نے ابوہریرہ رضؓ سے رو
ہے کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی نشست اختیا
بلکہ پہلے زمین پر دونوں ہاتھ ٹیکے اور پھر اپنے دونوں گھٹنے۔

حضرت امام بخاری رحؒ امام ترمذی اور نسائی وغیرہ نے حضرت
یہ روایت نقل کی ہے

حضرت جابر رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت (ساتھ) ایک
سوار تھے وہ اونٹ تھک گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی پشت
لکڑی چبھوئی اور اس کے حق میں دعا فرمائی پھر آپؐ نے اس پر سوار ہو
حکم دیا۔ تو حضرت جابر رضؓ اس پر سوار ہو گئے اور سب سے آگے نکل گ
حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے پوچھا کہ جابر تو نے اپ
کو کیسے پایا۔ تو میں نے جواب دیا کہ حضور آپ کی برکت نے اسکو ٹھیک
تو آپ نے فرمایا کہ تم اسکو میرے ہاتھ فروخت کرو گے؟ حضرت جابر
ہیں کہ میں شرما گیا۔ اور میرے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا
نے عرض کیا کہ جی حضور! تو آپ اس کی قیمت میں اضافہ کرتے رہے
فرماتے رہیے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ یہاں تک کہ میں نے اسکو
سونے کے بدلے میں آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اس شرط پر کہ
تک اس پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ لہٰذا میرے مدینہ پہنچنے پر آپ نے حضرت

Marfat.com

حکم دیا کہ ان کو قیمت دو اور کچھ مزید دیدو تو پھر نبی کریمؐ نے اونٹ بھی مجھکو واپس کر دیا۔

روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۵ مرتبہ دعائے مغفرت فرمائی۔

علامہ محمد ابن ظفر اپنی کتاب خیر البشر میں لکھتے ہیں کہ اسکندریہ (مصر) کے دروازے پہ تانبے کے اونٹ کا مجسمہ جس پر عربی شکل کا ایک زرد پوش سوار تھا سر پہ عمامہ اور پیروں میں جوتے بھی تانبے کے تھے۔ اسکندریہ میں گروہ شخصوں کے درمیان جھگڑا ہوتا تھا تو وہ باہمی تصفیہ کے لیے اس مجسمہ کے سامنے آتے اور مظلوم ظالم سے کہتا کہ اس گھوڑ سوار کے غائب ہونے سے قبل میرا حق دے دو کیونکہ جس وقت یہ غائب ہوگا تجھ سے میرا حق پورا وصول کرے گا تو چاہے یا نہ چاہے یہ مجسمہ حضرت عمرو بن العاص کے مصر فتح کرنے تک باقی رہا پھر غائب ہو گیا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو غلطی سے قتل کر دیا گیا سو اونٹوں سے مار کر یا لاٹھی سے تو دیت سو اونٹ ہوگی جن میں سے چالیس اونٹنیاں ایسی ہونگی جو گابھن ہوں" اہل عرب کسی کو فقر و فاقہ کی حالت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں نہ اس کے پاس سواری کے لیے اونٹ ہے اور نہ دودھ کے لیے اونٹنی اور نہ بار برداری کے لیے کوئی جانور۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کو برا بھلا نہ کہو اسلیے کہ دنیا مومن کی سواری (اونٹنی) اس پر چڑھ کر جنت میں جائے گا اور اسی کے

Marfat.com

ذریعہ جہنم سے نجات پائے گا۔ یعنی دنیا میں ہی عمل کر کے جنت جائے گا اور دنیا ہی میں عمل کر کے (صدقہ وخیرات وغیرہ کر کے) نجات پائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا قول "ناقۃ اللہ یعنی اللہ کی اونٹنی یہاں اضا تشریفی ہے یعنی اس کے شرف و مرتبہ کو بڑھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے نسبت کر دی ورنہ دیگر مخلوقات بھی اللہ ہی کی ہیں۔ اس سے حضرت کی اونٹنی مراد ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بطور معجزہ آپ کی نبوت کی تصدیق لیے پہاڑ سے پیدا کیا تھا۔

یہ اونٹنی گرمی کے موسم میں وادی کے اوپر کے حصہ میں رہتی دوسرے مویشی اس کے ڈر سے وادی کے نشیبی حصے میں بھاگ جاتے جہاں گرمی زیادہ ہوتی تھی۔ اور زمین پر گھاس وغیرہ نہیں ہوتی تھی۔ سردیوں کے موسم میں یہ اونٹنی وادی کے نشیبی حصول میں آجاتی تھی۔ دی اس کے خوف سے اوپر کے حصہ میں جا کر پناہ لیتے تھے جہاں سردی ٹھٹھرتے رہتے کنوئیں کے پانی کی باری مقرر تھی۔

اونٹنی لوگوں کے لیے اپنے پاؤں پھیلا دیتی تھی۔ لوگ اس سے چاہتے تھے دودھ لیتے تھے پیتے بھی تھے اور اپنے تمام برتنوں میں ذخیرہ بھی کر لیتے تھے پھر دوسرے راستے سے لوٹ جاتی یہ سلسلہ ثمود کے لیے ایک امتحان تھا جس میں وہ اللہ کے حکم کی خلاف ورز کرتے ہوئے بری طرح ناکام ہوئے انہوں نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ

Marfat.com

اس کام کے لیے قدار بن سالف کو تیار کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اونٹنی کو
کے دن مارا گیا اور جمعرات کے دن عذاب الٰہی شروع ہو گیا، پہلے ان
رے زرد رنگ کے پھر سرخ اور پھر سیاہ پھر ایک زبردست چیخ
از آئی اور سب اپنی زمین میں ہی دفن ہو گئے۔

انسانوں اور اونٹ گھوڑوں میں سے شریف اور عمدہ نسل والوں
یب کہتے ہیں۔

حضرت امام حسن رضؓ بن علی رضؓ نے پیدل چل کر پچیس حج کیے اور
نیاں آپ کے آگے آگے چلتی تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اونٹ کو بہت اہمیت دی ہے
جس اونٹنی پر ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں تشریف لائے اس کا نام
ھوای تھا۔ پورا مدینہ آپ کا منتظر تھا کہ وہ ان کے گھر قیام فرمائیں
پ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان پر اہمیت دینا نہیں چاہتے تھے
ہذا آپ نے اس کا فیصلہ قصوای پر چھوڑ دیا اس منظر کا نقشہ شاہ مصباح
لدین نے کیسا کھینچا ہے ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت عمارہ رضؓ بن خزیمہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد ناقہ تیار کرنے کا حکم فرمایا۔ تو بنی سالم بن
عوف کے حضرت عتبان بن مالک اور حضرت عباس بن عبادہ بن فضلہ
آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے پاس ہی
قیام فرمایئے ہم تعداد میں زیادہ ہیں۔ ساز و سامان کی بھی کمی نہیں۔ مقابلہ

Marfat.com

اور دفاع کی بھی طاقت رکھتے ہیں۔ آپ نے اونٹنی کی طرف اشارہ کر
ہوئے فرمایا۔ "اس کا راستہ چھوڑ دو کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے ما
یہ جس جگہ بیٹھ جائے گی وہی میرا قیام ہوگا۔" یہ اس آبادی کے لیے
ہے جو البستیوں پر غالب بستی ہے) یہ سن کر انہوں نے راستہ دے
حضرت ابوبکر صدیق رضؓ قصوٰی پر آپؐ کے ساتھ سوار تھے۔ بنی مالک
بن نجار کے محلے میں حضور کی جب تشریف آوری ہوئی تو آپ کی ا
سنبھل سنبھل کر چلنے لگی۔ یہ آپ کا ننھیال تھا۔ آپ کے پڑدادا ہاشم نے
قبیلہ کی خاتون سلمٰی بنت عمرو سے نکاح کیا تھا۔ ان ہی سے عبدالمطل
پیدا ہوئے۔ آپ کی اونٹنی (قصوٰی) ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ایک بڑ
زمین پر بیٹھ گئی۔ یہی وہ مقدس مقام ہے جہاں روئے زمین کا دوسرا
حرم (مسجد نبوی) تعمیر ہوا۔ بعض روایات کے مطابق یہ مقام منبر
ہے۔ اس جگہ سے متعلق یہ روایت ملتی ہے کہ یہ مقام حجرہ عائشہ ابن
آرام گاہ رسول کریمؐ ہے۔ اللہ کے رسولؐ اونٹنی کے بیٹھنے پر بھ
زمین پر تشریف نہیں لائے بلکہ کجاوہ میں تشریف فرما رہے۔ اونٹ
کچھ دیر بعد کھڑی ہوگئی کچھ دیر ادھر ادھر چل کر واپس آئی۔ ا
جسم کو حرکت دی اور پھر دوبارہ اسی مقام پر جم کر بیٹھ گئی جہا
سے کچھ دیر پہلے اٹھ کر گئی تھی۔ اور اپنی گردن زمین پر ڈال دی
حضرت ابوایوب انصاری دوڑتے ہوئے آئے عرض کیا
یارسول اللہ! یہاں سے قریب تو میری سکونت ہے برائے کر

Marfat.com

بھی شرف میزبانی بخش دیجئے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ میزبانی
کے متعلق لوگ آپس میں جھگڑنے لگے اور کشیدگی بڑھنے لگی۔ تو آپ نے
ارشاد فرمایا میں بنو نجار کے ہاں اتروں گا۔ جو عبدالمطلب کے ماموں ہیں
ایک اور روایت "اصابہ" میں مسند احمد کے حوالے سے ہے کہ آپس میں قرعہ
ڈالا گیا اور شرف میزبانی حضرت ابوایوب انصاری رضؓ کے حصے میں
آیا۔ دوسری روایت ہے کہ حضورؐ اونٹنی سے جوں ہی اترے ابوایوب رضؓ کجاوہ
اتار کر اپنے گھر لے گئے دوسروں نے اپنے ہاں لے جانا چاہا تو آپؐ نے فرمایا
"آدمی وہیں قیام کرتا ہے جہاں اس کا سامان ہو" اللہ کو منظور ہوا تو یہی ہماری
منزل ہے۔ اونٹنی سے اتر کر آپ نے یہ دعا پڑھی "اے میرے رب نازل کر
مجھے نزول برکت کے ساتھ اور تو بہترین نازل کرنے والا ہے۔" سرور کائنات
ابوایوبؓ کے ہاں مہمان ہوئے تو حضرت اسعد بن زرارہ نے قصویٰ کی نکیل پکڑی
اور اسے اپنے گھر لے گئے۔ ان کی نظر میں وحی کے اشارے پر چلنے والی قصویٰ
بھی کونین کی دولت سے کسی طرح کم نہ تھی یہ اونٹنی بنو قشیر کے اونٹوں کے نسل
سے تھی جسے واقدی اور ابن سعد کے بیان کے بموجب حضرت ابوبکر صدیق رضؓ
نے ۸۰۰ درہم میں خریدا تھا۔ حضور نے یہی قیمت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو
ادا فرمائی۔ یہ اونٹنی بقیع میں چرا کرتی تھی اور جہاں جی چاہا گھومتی پھرتی
تھی عہد صدیقی میں مری۔ ابن اسحٰق کی روایت کے مطابق اس کا نام جدعاء
تھا جو بنی الحرش کے اونٹوں کی نسل سے تھی اونٹنی کے ذریعے جائے قیام کا
انتخاب بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی حکمت تھی اگر یہ فیصلہ حضورؐ پر چھوڑا جاتا تو

Marfat.com

انصار کے دوسرے قبیلوں کو ترجیح کا احساس ہوتا۔

ایک اونٹنی تھی جس کا نام عقبیٰ تھا اسکی محبت کا یہ عالم تھا کہ اس اونٹنی نے آپؐ کے وصال کے غم میں کھانا پینا چھوڑ دیا تھا اور اسی حالت میں انتقال کر گئی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کو اونٹنی کا گوشت پسند نہ تھا اسلیئے وہ نہ کھاتے تھے لیکن یہودیوں نے اس کو اپنے اوپر حرام کر لیا ویسے شریعت موسوی میں اونٹ کا گوشت حرام قرار نہیں دیا گیا۔

## اونٹ کی چند خصوصیات ملاحظہ فرمایئے۔

- اونٹ ۱۷ سے لیکر ۵۳ دن تک بغیر پانی پیئے زندہ رہ سکتا ہے
- اونٹ تیرنا نہیں جانتا اور وہ ۲½ میل فی گھنٹہ سے لیکر دس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتا ہے۔
- اس کی اوسط عمر ۵۰ سال ہے۔ اونٹ کا معدہ اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ اس پر زہر کا اثر کم ہوتا ہے۔
- روس چین اور منگولیا میں دو کوہان والے اونٹ پائے جاتے ہیں ان کا قد بھی دوسرے اونٹ سے کم ہوتا ہے۔
- زرافہ کو کچھ لوگ اونٹ اور چیتے کا مرکب سمجھتے ہیں۔
- اونٹ کے تنفس کی رفتار دس سے پندرہ فی منٹ ہوتی ہے اور اسکی نبض کی رفتار ۳۲ تا ۵۰ فی منٹ ہے۔ اور اس کا درجہ حرارت

Marfat.com

۹۷ تا ۱۰۱ درجہ فارن ہائیٹ۔

اونٹ کے ہر پاؤں میں دو انگلیاں ہوتی ہیں۔ انگلیوں کے کناروں پر ناخن ہوتے ہیں اور ہر تلوے میں بڑی سی گدی ہوتی ہے۔

اسلام دنیا میں لطف و محبت کا جو پیغام لیکر آیا ہے اس کا سلسلہ حیوانات تک وسیع ہے اس نے حیوانات کے ساتھ متعدد طریقوں سے سلوک کرنے کی ہدایت کی۔ وہ جانوروں کو اندھا دھند مار کر گرا دیتے تھے اور لوگوں سے کہتے تھے کہ تم ان کو کھا جاؤ اور اس کو فیاضی سمجھتے تھے دو آدمی شرط باندھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور باری باری سے اپنا اپنا ایک اونٹ ذبح کرتا چلا جاتا ہے۔ جو رک جاتا وہ ہار جاتا یہ سب جانور دوست احباب کی نذر ہوتے تھے یہ بھی فیاضی سمجھی جاتی تھی ان واقعات کا ذکر اشعار عرب میں موجود ہے۔

ایک دستور یہ بھی تھا کہ جب کوئی مر جاتا تو اسکی سواری کے جانور کو اس کی قبر پر باندھتے تھے اور اس کو دانہ گھاس اور پانی نہیں دیتے تھے اور وہ اسی حالت میں سوکھ کر مر جاتا۔ ایسے جانور کو بلیہ کہتے تھے عرب میں ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ جانور کو کسی چیز سے باندھ کر اس پر نشانہ لگاتے تھے۔ آنحضرت نے اس قسم کے جانوروں کے گوشت کو ناجائز قرار دیا۔ اور عام حکم دیا کہ کسی ذی روح چیز کو اس طرح سے نشانہ نہ بنایا جائے۔

ایک اور زیادہ بے رحمانہ طریقہ یہ تھا کہ زندہ اونٹ کی کوہان اور

Marfat.com

دنبہ کے دم کی چکتی کاٹ کر کھاتے تھے رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں آکر یہ دیکھی تو فرمایا کہ اس طریقہ سے زندہ جانوروں کا جو گوشت کاٹ کر کھایا جاوہ مردار ہے آپ نے اس فعل کے کاٹنے سے ممانعت فرمائی اور کرنے والوں پر لعنت بھیجی۔

اہل عرب کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس طرح انسانوں کے ساتھ سلوک ثواب کا کام ہے بعینہٖ اسی طرح جانوروں اور پرندوں کے ساتھ بھلائی کرنا بھی موجب ثواب ہے۔ اسی عدم واقفیت کی بنا پر ایک صحابی نے آپ سے دریافت کیا کہ میں نے خاص اپنے اونٹوں کے لیے پانی کے جو حوض بنائے ہیں ان پر بھی بھوکے پیاسے اونٹ بھی آجاتے ہیں اگر میں ان کو پانی پلا دوں تو کیا مجھکو ثواب ملے گا۔ فرمایا کہ ہر پیاسے یا ہر ذی حیات کے ساتھ سلوک کرنے پر ثواب مترتب ہے۔

چونکہ رسول اللہ ﷺ نے بعض موقعوں پر اونٹ کی پشت پر بیٹھ کر خطبہ دیا ہے اس لیے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بلا ضرورت سواری کے جانور کی پیٹھ پر بیٹھے رہنا مناسب نہیں کہ اس سے جانور کو غیر ضروری تکلیف ہو ہے صرف سفر کی حالت میں اس پر سوار ہونا چاہیئے۔

جانوروں کے آرام و آسائش کا خیال رکھنا چاہیئے چنانچہ فرمایا کہ جب تم لوگ سرسبزی اور شادابی کے زمانہ میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین کی سرسبزی سے فائدہ پہنچاؤ اور جب قحط کے زمانہ میں سفر کرو تو اس کو تیزی کے ساتھ چلاؤ تاکہ قحط کی وجہ سے اسکو گھاس یا چارے کی جو تکلیف

Marfat.com

نہ میں ہوتی ہے اس سے وہ جلد نجات پائے۔ ایک بار آپؐ نے ایک
ں دیکھا جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹھ سے لگ گیا تھا۔ فرمایا
بے زبان جانوروں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو، ان پر سوار ہو تو ان کو اچھی
ت میں رکھ کر سوار ہو اور ان کو کھاؤ تو ان کو اچھی حالت میں رکھ کر کھاؤ۔

ایک بار آپؐ ایک انصاری کے باغ میں رفع حاجت کے لیے گئے
ں ایک اونٹ تھا جو رسول اللہؐ کو دیکھ کر بلبلایا اور آبدیدہ ہو گیا
آپؐ اس کے پاس گئے اور اس کی کنپٹی پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا "یہ کس کا
ٹ ہے"؟

ایک انصاری نوجوان نے آکر کہا کہ "میرا یا رسول اللہؐ" فرمایا اس
ر کے بارے میں جس کا خدا نے تم کو مالک بنایا ہے خدا سے نہیں ڈرتے اس نے
سے شکایت کی کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس پر جبر کرتے ہو"

حدیث نبویؐ پر غور کریں تو مریض کو دودھ والے علاج کے دوران
باز کیا گیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مریض ایک ہفتے کے لیے غذا ترک
کے صرف اونٹنی کا دودھ استعمال کرے۔

مدینہ کے کچھ لوگ مدینہ آکر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے
ہمارے پیٹ مدینہ کی آب و ہوا کی وجہ سے پھول گئے ہیں انہوں نے
فرمایا جس جگہ صدقہ کے اونٹ رکھے جاتے ہیں وہاں چلے جاؤ اونٹنیوں
کا دودھ پیئو۔ اس علاج سے وہ تندرست ہو گئے

حضرت طارق بن شہاب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔

Marfat.com

علیکم بالبان الابل فانہا ترتع من کل الشجر وھو شفاء من کل داءٍ (ابن عساکر)

تمہارے لیے اونٹ کا دودھ موجود ہے یہ ہر قسم کے درختوں سے چرتا ہے انہوں نے علاج میں اونٹنی کے دودھ کی افادیت کا باعث بتایا کہ یہ اپنے مقرر اجزاء کے علاوہ ہر قسم کے درختوں کی تاثیریں بھی ساتھ رکھتا ہے۔

شہنشاہ جہانگیر شراب کا رسیا تھا جب مسلسل شراب نوشی کی وجہ اسکو جگر کی تکلیف شروع ہوئی۔ آخر کار ایک حکیم نے اونٹنی کا دودھ تجویز کیا جس سے شفاء ہوئی جگر کی اصلاح کے بعد بھی شراب کا سلسلہ چلتا رہا اور اسی کے باعث مر گیا اس نے اونٹنی کے دودھ سے شفا یابی کا قصہ اپنی تزک میں پوری تفصیل سے بیان کیا ہے۔

آج کے دور میں طبیہ کالج دہلی کے پرنسپل حکیم کبیر الدین جب پیٹ میں پانی بھرنے کی بیماری کے تمام علاج گلقند سے کرتے ہیں ان کو اونٹنی کے دودھ میں افادیت نظر آتی ہے۔

"انہوں نے لوگوں کے لیے ایک اونٹ ذبح کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور لوگ آپ کے لیے گوشت نکال رہے تھے کہ آپ فرما رہے تھے کہ بہترین گوشت پشت کا ہوتا ہے۔

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھنا ہوا گوشت کھایا پھر اپنے ہاتھ چھروں سے صاف کر کے دوبارہ وضو کیے بغیر نماز پڑھی

Marfat.com

حضرت عبداللہؓ بن مسعود ایک شخص کا واقعہ بیان کرتے ہیں جو حضور میں پیش ہوا تو دہشت کی وجہ سے اس کا جسم پھڑک رہا تھا آپ نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

"میں کوئی بادشاہ نہیں بلکہ میں ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو قدید کھایا کرتی تھی!"

عرب کے غریب لوگ گوشت کو نمک لگا کر دھوپ میں سکھا لیتے تھے تاکہ جب میسر نہ ہو تو اس خشک گوشت کو بھگو کر کھا لیا کرتے تھے یہ قدید کہلاتا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ میں ایک غریب عورت کا بیٹا ہوں قدید کا ذکر انس بن مالک کی ایک متفق علیہ حدیث میں بھی آیا ہے جہاں ایک درزی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی تو خشک گوشت کے ساتھ کدو پکایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ بیان فرماتی ہیں۔

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قربانی کے پائے علیحدہ رکھ لیتے تھے کیونکہ وہ ان کو قربانی کے پندرہ دن بعد تک کھاتے تھے"

ان کے بیت المبارک کی اس خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو پائے پسند تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیے دو مردے حلال ہیں اور دو خون۔ مردے سے مراد مچھلی ہے۔

Marfat.com

انگریزی زبان میں CAMEL عربی زبان سے لیا گیا ہے جو لفظ جمل کی دوسری شکل ہے اور یہ ایک کوہان والے اور دو کوہان والے بختی اونٹ دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے یہ دونوں جگالی کرتے ہیں ایک کوہان والے عرب شمالی امریکہ اور ہندو پاکستان میں پایا جاتا ہے آسٹریلیا میں یہ ۱۸۶۰ میں درآمد کیا گیا۔ اور اس کے بعد شمالی امریکہ میں بھی درآمد کیا گیا۔ یہ اونٹ سرد خطوں میں زیادہ کارآمد نہیں ہوتے جبکہ بختر یا اونٹ جسکی کھال زیادہ موٹی ہوتی ہے اور ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں۔

اونٹ کے کوہان چربی کے خزینے ہوتے ہیں اور خوراک کے مطابق یہ چھوٹے اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں یہ مضبوط اور بڑے رہتے ہیں۔

اونٹنی ۱۱ ماہ تک بچے کو ساتھ رکھتی ہے اور ۱۶ سال یا ۱۷ سال میں پورا اونٹ بن جاتا ہے اور اسکی عمر ۳۰۔۴۰ سال تک ہوتی ہے۔ معمولی اونٹ ۴۰ کلومیٹر روزانہ اور اعلیٰ نسل کا اونٹ ۱۰۰ کلومیٹر روزانہ سفر کرتا ہے اور وہ بھی بغیر پانی کے اور کھانے کے اگر بہت زیادہ بوجھ لاد دیا جائے تو وہ اٹھنے سے انکار کر دیتا ہے لیکن ایک دفعہ وہ بوجھ قبول کر لے تو آرام سے اٹھائے رکھتا ہے اور بوجھ تلے مرنا قبول کر لیتا ہے لیکن سامان نہیں پھینکتا۔ ریت کے طوفان یا آندھی میں یہ بیٹھ کر اپنی گردن نیچی کر کے اپنے نتھنے بند کر لیتا ہے اور جب تک طوفان ختم نہ ہو جائے ایسے ہی پڑا رہتا ہے

Marfat.com

قدیم اطباء کے مطابق اونٹ کی چربی کا لیپ بواسیر میں مفید
لھے کا درد، عرق النساء یرقان اور پیشاب میں مفید ہے
ں کے درد اور بخار میں فائدہ مند ہے۔

اونٹ شعراء کی نظر میں۔

اللہ کی اونٹنی بارانی نہر سے پانی پیتی تھی۔ ان لوگوں نے اللہ کا پانی اللہ
ٹنی کو دینے سے انکار کر دیا۔ اونٹنی کو مارنے کے بعد بھی حضرت صالحؑ سے
اگر اونٹنی کے بچے کی خدمت کرو تو شاید عذاب ٹل جائے پھر وہ لوگ
کی طرح بھاگے اونٹنی کے بچے کے پیچھے گئے

اونٹ پر تھیلوں کا ایسا جوڑا نہیں آسکتا جن میں ایک خالی ہو اور
سرا مال سے بھرا ہوا۔

چونکہ تمہاری عقل دراصل عقیلہ ہے یعنی اونٹ کے پاؤں باندھنے
کی ہے تم عقیلہ کے ذریعہ لوگوں کو پہچانتے ہو اور یہ عقل کا صحیح استعمال
ں ہے۔

جب ایک شخص نے حضور پاکؐ سے عرض کیا کہ کیا میں اونٹ کو
جد نبوی کے باہر باندھ دوں۔ اور مطمئن ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا
توکل کے ساتھ اونٹ کے گھٹنے بھی باندھ دو۔

اگر اللہ کی حکمت بندہ پر ساری کی ساری القا ہو جائے تو بھی وہ
پاؤں نہ ہلائے جیسے کہ اگر اونٹ کی ناک میں مہار نہ ہو تو نہیں چلتا
اگر نہایت بڑی مہار ہو تو بھی نہیں چلتا اور لیٹ جاتا ہے۔ مٹی

Marfat.com

پانی کے بغیر ڈھیلا نہیں بن سکتی اور جب پانی زیادہ ہو تب بھی ہنیں بن سکتی۔

اونٹ نے خچر سے کہا۔ میرا عالم یہ ہے کہ پہاڑ کے اوپر سے جو گڑھے اور مقامات ہیں دیکھ لیتا ہے اونٹ کی یہ حالت ایسی ہے ایک عارفِ کامل کام کرنے سے قبل ان نتائج کو بھانپ لیتا ہے جو ہونے والے ہیں آنکھ ہاتھ اور پاؤں کی پیشوا ہے کیونکہ مناسب کو وہی دیکھ سکتی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں اس کا حکم مانتے ہیں کیونکہ صنعیف ہے لہذا تمہارا پیشوا کمزور ثابت ہوا۔ اونٹ نے پھر کہا بات یہ ہے کہ میری آنکھ روشن ترین ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ میرا پاک وصاف۔

خچر نے اونٹ سے کہا کہ میں کثرت سے گرتا ہوں اور تم نہیں گرتے کیا وجہ ہے شاید تمہاری جان پاک امدادِ غیبی رکھتی ہے۔ اونٹ نے کہا۔ اگر خوش نصیبی اللہ کی طرف سے ہے لیکن اسبابِ ظاہر کے اعتبار سے مجھ میں اور تجھ میں فرق ہے اوّل تو میرا سر اونچا ہے اس وجہ سے میری آنکھیں بھی بلند ہیں اور میری عالی نظر مجھے نقصان سے محفوظ رکھتی ہے

اونٹ کی عادت ہے کہ بچہ بوڑھا ضعیف ناتواں کوئی آگے مہار پکڑ کر لے جائے چل پڑتا ہے کچھ مزاحمت نہیں کرتا۔

تو عجب اندھا کہ دوربین اور تیز نظر ہونے کے باوجود تجھ کو اونٹ میں اون کے سوا کچھ نظر نہیں آتا یعنی تو بظاہر تیز نظر ہے لیکن بصیرت باطن

ذھا ہے۔ لہذا اہم امور کے حقائق سے آگاہی نہیں پاتا۔
شہوت کی مستی کا بدنما پہلو دیکھنا ہو تو اونٹ میں دیکھو تاکہ تم کو اس
نفرت ہو جائے۔ اونٹ پر جب شہوت کا بھوت سوار ہوتا ہے تو وہ مستی
یوانہ اور آپے سے باہر ہو جاتا ہے منہ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے اور
دش و بے خودی میں اونٹنی پر گر گر پڑتا ہے پھر نہ وہ کسی کے
کانے سے باز آتا ہے اور نہ ہی اس پر لاٹھیاں کارگر ہو سکتی ہیں۔
مسلمان بندگی کے راستے میں پورا مست ہو جاتا ہے وہ مست اونٹ
رح اطاعت و عبادات کی اس بوری کو اٹھا لیتا ہے بغیر سستی کے
گمان کے اور بغیر تھکان کے جسطرح اونٹ کے منہ میں بوقت مستی جھاگ
تے ہیں اسی طرح اس کے منہ کے گرد تصدیق (زبانی) کے جھاگ اس کی دل
ذ مستی کے گواہ ہیں۔ اونٹ اپنی ایمانی قوت سے گویا شیر نر بن گیا۔
ابرداری کے بوجھ کے نیچے بغیر حض مجاہدہ تھوڑا کھانے کا عادی ہو گیا ناقہ
ں آرزو میں سینکڑوں فاقے اس پر گزرتے ہیں۔
ایک مرتبہ شدت کا قحط پڑا نمرود صرف اس شخص کو غلہ دیتا تھا
جو اس کو سجدہ کرتا تھا حضرت ابراہیم بھی اونٹ لیکر گئے تو ان کو غلہ سے
جواب مل گیا واپسی میں وہ گھر والوں کی دل شکنی کے اندیشے سے ریت
بوریوں میں بھر لائے اور گھر لا اتاری، خود آرام کے لیے لیٹ گئے
نیند آگئی ادھر گھر والوں نے بوریاں کھولیں تو وہ آٹے سے بھری تھیں
روٹی پکائی اور حضرت ابراہیم کے آگے رکھیں تب انہوں نے اللہ کے

Marfat.com

اس احسان پر شکر ادا کیا۔

حضرت ابراہیم ادھم نے کہا۔ اے میاں کیا ڈھونڈ رہے ہو؟ بولے اونٹوں کو کہاں میاں اونٹ محل پر کیونکر چڑھ گئے۔ انہوں نے کہا تم بھی بادشاہی تخت پر بیٹھ کر اللہ سے ملاقات کے آرزو مند ہو۔ محل پر اونٹ نہیں چڑھ سکتے تو تخت پر خدا نہیں ملتا۔ یہی واقعہ ان کی ترک بادشاہت کا سبب بنا۔

اے انسان تو کبھی گمراہ ہو کر چلتا ہے کبھی ہدایت پر چلتا ہے ڈور ظاہر نہیں ہے جو تجھے کھینچتی ہے اور نہ وہ جو تجھے کھینچتا ہے تو ایک اندھا اونٹ ہے جو خود اپنا راستہ نہیں دیکھ سکتا۔ اور تیرے اونٹ کی مہار ایک غیبی ہاتھ کی گرفت میں ہے۔ ترکشش کو دیکھ اپنی مہار کا خیال نہ کر ضروری یہ ہے کہ ڈور کھینچنے والا قادر مطلق کا خیال دلنشیں رہے یہی توحید اور خدا شناسی ہے۔

ایک دفعہ مجنوں نے سنا کہ لیلیٰ اس سے ملنے آرہی ہے تو مجنوں اونٹنی پر سوار ہو کر اسکے استقبال کے لیے نکلا مگر اونٹنی کے بچے کو گھر چھوڑتا گیا اسلیے جب بھی ایک لمحہ کے لیے غافل ہوتا اور اونٹنی کی مہار ڈھیلی چھوڑ دیتا تو وہ الٹے پاؤں پھر جاتی کیونکہ بڑی چوکس اور چالاک تھی جب وہ مہار کو سست دیکھتی تو مجنوں کی طرف سے سمجھ جاتی کہ غافل و مدہوش ہو گیا ہے پھر اپنے بچے کی طرف رخ موڑ لیتی اسی طرح جب نفس عقل کو غالب پاتا ہے تو فوراً اونٹنی کی طرح اپنی من مانی کرنے لگتا ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس اعرابی کی مثال اس
کی سی ہے جس کی اونٹنی بھاگ گئی ہو لوگ اس کے پیچھے جائیں
وہ پکڑنے کی بجائے اس کو اور زیادہ بھگا دیں پھر اونٹنی والا ان کو
یہ (کہ آپ صاحبان مہربانی کریں) کہ مجھے ہی اپنی اونٹنی پکڑنے دو
بکہ میں اسکو قابو میں لانا خوب جانتا ہوں چنانچہ اونٹنی والا اس کے سامنے
پھر زمین سے کچھ گھاس ہاتھ میں لی اور اسے آہستہ آہستہ لوٹایا۔
اکہ وہ آگئی اور بیٹھ گئی اس نے اپنی کاٹھی ڈالی اور سوار ہوگیا

آخرت کو ایسا سمجھو جیسے اونٹوں کی قطار اور
یا اس کے پیچھے بہت ہے جیسے مینگنیاں۔ بال
ن۔

ایک آدمی اونٹ پر ایسی نظر ڈالتا ہے جو موت کی مانند ہے
کہ اپنی نظر کی تاثیر سے اس اونٹ کے مر جانے کا یہاں تک یقین
ہے کہ اسی وقت اس کے پیچھے غلام کو بھیج دیتا ہے کہ جاؤ اونٹ
ماچربی خرید لا۔ چنانچہ وہ غلام اونٹ کو راستے میں گرا ہوا دیکھتا ہے
اس اونٹ کا سر کسی مرض سے کٹ گیا ہے وہ اونٹ دوڑنے میں گھوڑے
کے ساتھ مقابلہ کرتا تھا یہ نظر بد کا نتیجہ نکلا۔

یعنی دنیا کے اس ماتم کدہ میں اور اونٹوں کے تنگ اور قابل نفرت
باڑے سے نکل کر آخرت کے میدان میں اس کا ٹھکانہ ہوگیا۔

اگر ساربان اونٹ کو لاٹھی سے مارتا ہے تو وہ اونٹ مارنے والے

Marfat.com

کا قصد کرتا ہے۔ اونٹ کو اسکی لاٹھی پر غصّہ نہیں آتا پس اونٹ بھی مختار کے راز کو سمجھ گیا یعنی حالانکہ وہ لاٹھی کے ضرب کو محسوس کرتا ہے مگر اس بے اختیار سمجھکر لاٹھی والے پر حملہ کرتا ہے کہ فاعل مختار وہ ہے۔

اگر وہ پتھر کو منہ میں پکڑتا ہے تو یہ بھی تم پر غصّہ ظاہر کرنے کی وجہ سے ہے کیونکہ تم دور ہو اور وہ تم پر قابو نہیں پا سکتا جب کہ حیوان عقل بھی اختیار کو سمجھتی ہے تو اے انسان کی عقل تو اس جبر کا بھی قائل ہو شرم کر۔

عاشق اور معشوق دونوں ایک اونٹ پر دو جرس (گھنٹیاں) یعنی دو قالب اور ایک جان تو پھر ان دونوں کے لیے یہ کہنا کہ کبھی کبھی ملاقات کیا کرو کہاں گنجائش رکھتا ہے۔

میں ایک اونٹ ہوں جو دبلا ہے اور زخمی پیٹھ والا ہے چنانچہ کبھی یہ کجاوہ ادھر کو جھک جاتا ہے اور کبھی وہ کجاوہ ادھر کو پھر جاتا ہے۔ اس ناہموار بوجھ کو مجھ سے اتار کر پھینک دے تاکہ میں روضۂ انوار کو دیکھوں۔ یعنی باغ انور کو دیکھوں اور تاکہ ان اصحاب کیف کی طرح ترے سخاوت کے باغ میں چروں چگوں جاگتے نہیں بلکہ سوتے اور کروٹیں بدلتا رہوں۔ اصحاب کہف کے قصّے کی طرف اشارہ ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اللہ سے جنّت چاہتا ہے تو کسی سے کچھ نہ مانگ وہ صحابی اس کفالت جنّت سے سوال کرنے

اس قدر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ایک روز وہ سوار ہوئے تھے کہ اچانک ان کے ساتھ چابک کر گئی اس کے اٹھانے کے لیے اونٹ سے خود اترے اور کسی دوسرے شخص سے اسکے پکڑا دینے کا سوال نہ کیا.

ہم سب اہل الرائے پیشقدمی کرنے میں نخبتی اونٹ Bacterian ca-mel ہیں. اللہ کے محملوں اونٹ گاڑیوں کے نیچے مست دلے خود چلے جا رہے ہیں.

## سعدی

حاجی تو نہیں ہے بلکہ تیرا اونٹ حاجی ہے.

اسلیئے کہ بیچارہ کانٹے چباتا ہے اور بوجھ لے جاتا ہے.

اور بہت سے اپنی ہودجوں میں اونٹنیوں پر سوار ہیں.

انہوں نے اسکی طرف التفات نہ کیا جو ریت کے ٹیلوں میں پھنس گیا

تیز رو گھوڑا دوڑ سے تھک گیا

اونٹ والا دیسے ہی آہستہ آہستہ ہانک رہا تھا!

تازہ گھوڑا دو دوڑیں تیز دوڑتا ہے

اونٹ آہستہ آہستہ تمام رات چلتا رہتا ہے۔

کون ہے جو مجھ سے باتیں کرے گا۔ اونٹوں کے تو مہاریں لگا دی گئیں یعنی روانہ ہو گئے۔ مسافر کا تو مسافر کے سوا دوست نہیں

نہ تو اونٹ پر سوار ہوں نہ اونٹ کی طرح سیدھا ہوں۔

نہ رعیت کا بادشاہ ہوں نہ بادشاہ کا غلام ہوں

Marfat.com

عربی شعر سے اونٹ بھی وجد اور مستی میں آجاتا ہے۔
اگر تجھے ذوق (سماع) نہیں ہے تو ٹیڑھی طبیعت کا جانور
کیا تو نے سنا کہ افلاطون نے کیا کہا ہے
چیونٹی وہی بہتر ہے جس کے پاؤں نہ ہوں
(مشہور محاورہ ہے کہ اب تو چیونٹی کے بھی پر نکل آئے)
چیونٹی گرمیوں میں ذخیرہ کر لیتی ہے
تاکہ جاڑوں میں اسکو فراغت حاصل ہو
بے چارے پیدل چلنے والے کا پیر کتنا چلے گا
جبکہ نخشتی اونٹ بھی بوجھ اٹھانے سے عاجز آجائے

## شاہ لطیف

کوئی ناقہ نہ راہوار کوئی
کیسے چل کر میں تمہارے پاس آؤں
کوئی صورت کہ میں تیرے در تک
رات ہی رات میں پہنچ جاؤں

اے میری ناقہ صبا رفتار
مجھکو پہنچا دے ان کے پاس ابھی
ورنہ تجھکو بھی راکھ کر دیگی
لب پہ آتے ہی آہ نیم شبی

تجھکو جس خاندان سے نسبت ہے
فرض اس خاندان کی عزت ہے
فرق آئے نہ چال میں تیری
تو وفا کیش و نیک طینت ہے

Marfat.com

اس کو درخت سے باندھا  تاکہ یہ اسکی کونپلیں کھائے
مایہ خوگر خس و خاشاک  خس و خاشاک ہی اسے بھائے
ماضی کا کوئی ٹھکانہ ہے  ایسے فدی کو کون سمجھائے

آئے نہ بادبائی پر  اے میری ناقہ صبا رفتار
کے اس کارواں سے مل جائیں  میرا محبوب حبیکا ہے سالار

ری رازدار رنج و الم
ی خود دار و خود نگر ناقہ

جو نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے
اور جس کو لیند ہے ناقہ

ہ دل کو ہے یہی درکار  کوئی مضبوط سے بناؤ مہار
ہ بے مہار پر عائد  لاکھ پابندیاں ہوں سب بے کار

لے پہلے کہ اے میری ناقہ  میرے ہاتھوں میں تازیانہ ہو
ازن ہو میرے اشارے پر  تو راہِ راست پر روانہ ہو

حضرت امام بخاریؒ، امام ترمذیؒ اور نسائی وغیرہ نے حضرت جابرؓ سے نقل کی ہے۔

حضرت جابرؓ حضور اکرمؐ کی معیت میں ایک اونٹ پر سوار تھے۔ وہ تھک گیا تو حضور اکرمؐ نے اسکی پشت پر لکڑی چبھوئی اور اس کے حق میں پھر آپؐ نے اس پر سوار ہونے کا حکم دیا تو حضرت جابرؓ اس پر سوار ہو سب سے آگے نکل گئے، حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپؐ نے پوچھا کہ اپنے اونٹ کو کیسے پایا؟ تو میں نے جواب دیا کہ حضورؐ آپ کی برکت نے ٹھیک کر دیا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس کو میرے ہاتھ فروخت کرو جابرؓ کہتے ہیں کہ میں شرما گیا اور میرے پاس اسکے علاوہ کوئی چارہ نہ میں نے عرض کیا کہ جی حضورؐ! تو آپ اس کی قیمت میں اضافہ کرتے رہے رہے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو ایک اوقیہ کے بدلے میں آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا اس شرط پر کہ میں مدینے سوار ہو کر جاؤں گا۔ لہذا میرے مدینہ پہنچنے پر آپؐ نے حضرت بلالؓ کو دیا کہ ان کو قیمت دو اور کچھ مزید بھی دے دو، پھر نبی کریمؐ نے اونٹ مجھکو واپس کر دیا۔"

"حضرت ابوزبیرؓ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جانے کہ حضورؐ نے لیلۃ البعیر میں پچیس مرتبہ میرے لیے دعائے مغفرت اونٹ کو خریدنے اور قیمت متعینہ سے زیادہ دینے اور واپس کرنے کی مصلحت یہ تھی کہ جس طرح اللہ شہید کی جان کو

Marfat.com

فرید تا ہے اور اس کو مزید ثواب عطا ء کرتا ہے اسی طرح حضور اکرمؐ
کیا. اللہ فرماتا ہے نیکی کرنے والوں کو اللہ نیکی کے ثواب کے علاوہ
پنی رحمت سے اور بھی عطا ء کرتا ہے تو نبی کریمؐ نے بھی اونٹ کو
قیمت میں اضافہ فرما کر اور اس سے زائد دے کر اور اونٹ کو واپس
اس آیت کی اپنے عمل سے مثال دے دی اور تصدیق فرما دی
حضور پاکؐ کو حضرت جابرؓ کی جو بات اچھی لگی وہ مغفرت کے
عا کی بات تھی، ساتھ ساتھ قیمت میں اضافہ کی بات بھی اور مدینہ پہنچنے
رط بھی تھی. یعنی دین کے ساتھ ساتھ دنیا کا بھی خیال اور مغفرت کے
نورؐ جیسی ہستی سے دعا منگوانا اس وقت تک جب تک سفر مکمل
بالفاظ دیگر مغفرت یقینی ہو گئی۔

Marfat.com

# ٹڈیاں LOCUST

قرآن پاک میں دو جگہ ارشاد ہے

پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا۔ اور ٹڈیاں اور گھن کا کیڑا اور مینڈک
اور خون کہ یہ سب کھلے معجزے تھے سو وہ تکبر کرتے رہے۔ اور وہ لوگ
تھے ہی جرائم پیشہ (اعراف 133)

انکی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی قبروں سے اس طرح نکل رہے ہوں گے
جیسے ٹڈی پھیل جاتی ہے۔ (قمر ح)

جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے
ٹڈیوں کا لشکر جرار جو چاروں طرف پھیلا ہوا ہو۔

یعنی اس دن انسانوں کا سمندر ہوگا جو پورے خطۂ زمین پر پھیلا ہو
یعنی اس دن تمام انسان بچھے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے

قرآن مجید نے حشر میں قبروں سے مردوں کے نکل پڑنے کو ٹڈی دل
سے تشبیہ دی ہے کثرت تعداد کو ظاہر کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی تشبیہ
نہیں ہو سکتی۔ ظاہر ہے کہ مردے اسوقت بے شمار ہوں گے اور انسان کے بس
میں کوئی منظر اس سے اتنا قریب نہیں جتنا ٹڈی دل کا ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا اپنا عصا ہلا دو تاکہ ٹڈیاں جو کچھ کھا گئی ہیں
اور زمین جو کچھ ہضم کر گئی ہے وہ واپس کر دے۔
اور ٹڈیاں سب یکدم مر جائیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اللہ حالم

Marfat.com

وں بھی بدل سکتا ہے تاکہ جان لیں کہ ہم کو اسباب عادیہ کی حاجت نہیں
بلکہ اسباب تو محض حجاب کے طور پر ہیں

توریت میں ہے

جب صبح ہوئی تو مشرقی ہوا ٹڈیاں لائی اور ٹڈیاں تمام مصر پہ آئیں
مصر کے تمام اطراف پر بیٹھیں اور ایسی بے شمار تھیں کہ ان سے پیشتر ایسی
یاں نہیں آئی تھیں نہ ان کے بعد پھر آویں گی کہ ساری روے زمین ان سے
لک گئی ایسا کہ ملک میں اندھیرا ہو گیا۔ اور انہوں نے اس زمین کی ہر ایک
ری درختوں کے میووں کو جو اولوں سے بچ گئے تھے چاٹ لیا اور تمام ملک
صر میں کسی درخت پر اور میدان کی گھاس سبزی نہ چھوٹی (15-14/10)

فرعون والوں پر جو دس عذاب آئے تھے ان میں سے ٹڈیوں کا عذاب
ٹھواں تھا۔ تو وہ لوگ اس عذاب سے بلبلا اٹھے۔

انجیل مقدس میں حضرت یحییٰ کے سلسلے سے دو جگہ ہے۔
ان کی غذا جنگلی شہد اور ٹڈیاں تھیں (متی 4-3
مرقس 6/1)

# مچھلی اور ٹڈی

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہمارے
لئے دو مُردے اور دو خون حلال کیے گئے ہیں دو مردے مچھلی اور ندی ہیں
اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں (ابن ماجہ، دارقطنی)

Marfat.com

عبداللہ اوفی نے جناب رسول کریم ؐ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت
کی جس میں ہم سب نے ٹڈی کا گوشت استعمال کرتے تھے۔ آپ بھی ہمارے
ساتھ ٹڈی کا گوشت تناول فرماتے تھے۔

حضرت انس رضؓ سے یہ روایت ہے کہ ازواج نبی کریم ؐ آپکو
میں ٹڈی کا گوشت پیش کرتی تھیں۔

حضرت عمر فاروق رضؓ سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا گیا تو
فرمایا کہ مجھے اس کا گوشت پسند ہے

حضرت مریم بنت عمران نے دعا کی کہ مجھے کوئی ایسا گوشت ملے
جس میں گوشت نہ ہو اس دعا پر اللہ نے ٹڈی ان کے لیے بھیجی

حضرت مریم نے پھر دعا کی کہ ان کو زندہ رکھ بغیر دودھ
کا سفر ہو بغیر کسی شور وغل کے۔

حج اور عمرہ کے موقع پر بحری ٹڈیوں کا شکار کیا جا سکتا ہے
بحالت احرام بھی۔

ٹڈی کی خرید و فروخت بھی جائز ہے

امام رافعی کے مطابق دو ٹڈی گوشت والے جانوروں میں
سے ہیں ہے۔

۲۔ گوشت والے خشکی کے جانوروں میں سے ہے۔ ۳۔ گوشت والے
دریائی جانوروں میں سے ہے۔

یہ عام نام ہے Grass hoppers کی نسل کا کیڑا

Marfat.com

ہیں۔ان کا خاص نام Acrididae ہے یہ معاشی اعتبار
اہم ہیں نقل مکانی (MIGRATION) کرنے والی نسل افریقہ
در ایشیا۔ انڈونیشیا، منطقی آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں پائی جاتی ہیں۔
ڈیاں، جنوبی افریقہ میں پائی جاتی ہیں۔عام طور پر 55 ملی میٹر بڑی
ے ایک دفعہ میں یہ ۳۰ سے لیکر ۱۵۰ انڈوں تک دیتی ہے اور یہ
ایک کیپسول میں بند ہوتے ہیں۔ حالانکہ ریگستانی ٹڈیوں کے متعلق
ئی کرنا خاصہ مشکل کام ہے البتہ اگر تفصیلی جائزہ لیا جائے اسکی
ہت تیزی سے پھیلتی ہے۔

پاکستان میں اس کو تلف کرنے کے لیے ایک باقاعدہ محکمہ ہے
اونی کارکن LOCUST OFFICER کہلاتے ہیں اور وہ
ش اودیہ چھڑک کر کسانوں کی فصلوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش
رہتے ہیں۔

شرعی نقطۂ نظر سے ٹڈی حلال ہے اس کو بغیر ذبح کیئے ہوئے
جا سکتا ہے۔اسکو عموماً بھون کر کھاتے ہیں۔

## ضرب الامثال :

ایک کھجور ٹڈی سے بہتر ہے اور ٹڈی سے زیادہ لطیف ہے
آنے والے ٹڈی دل کی صورت میں آئے جبکہ وہ منتشر انداز
آئے ہوں۔

فلاں ٹڈی سے زیادہ ننگا یا ٹڈی سے زیادہ شور انگیز ہے

وہ ٹڈی کے طریقہ پہ سب چاٹ گیا یہ مثال اس وقت بولے

جب معاملہ سنگین ہو جائے اور کسی نے کسی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا

ٹڈیوں کو پناہ دینے والے سے کار آمد

سونے کی ٹڈیوں کی بارش کی تعبیر ہے اللہ۔ نقصان کی تلافی کرنا

چاہتا ہے۔

ٹڈیوں کو اکٹھا کر کے ٹھیکے میں رکھنا سے مراد مال دو دو

حاصل ہو گا۔

## ٹڈی کے طبی فوائد:

رک رک کر پیشاب آنے والے مریض کو ٹڈی کی دھونی دینا

مفید ہے۔

بار بار پیاس لگنے والے مریض کے لیے بارہ ٹڈیوں کا سر

پیر لیکر درخت ریحان کی خشک چھال ملا کر پیئے۔ انشاء اللہ جلد اس

نجات حاصل ہو گی۔

اگر کسی شخص کے چہرہ پہ چھائیاں ہوں تو وہ ٹڈی کا انڈا

چہرے پر ملے بہت جلد چھائیاں ختم ہو کر چہرہ صاف ہو جائے گا

ٹڈی ہندوستان، پاکستان آسٹریلیا، افریقہ، جنوبی یورپ،

اور عرب کا مشہور ہوائی کیڑا ہے۔

Marfat.com

یہ برساتی پرواز کیڑے کی مانند ہوتی ہے۔
یہ ہوائی فاصلہ ایک گھنٹہ میں ۲۵ میل تک کر لیتی ہے
یہ جنگل میں کھیت کے کھیت صاف کر دیتی ہے کاشتکار اور
کسان اس کے نام سے لرزنے لگتے ہیں۔

ٹڈی ایک جھول میں ۳۰ سے ۱۰۰ تک انڈے دیتی ہے ٹڈی کے
ایک جوڑے سے لاکھوں ٹڈیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

مشرقی افریقہ میں ایک ٹڈی دل کا اندازہ لگایا گیا اسکی لمبائی ساڑھے
چار میل اور چوڑائی تین میل نکلی اور ٹڈیوں کی تعداد کھربوں (TRILLIONS)
تھی۔

ٹڈیاں بہت سی قسموں میں ایک لذیذ چربی غذا کے طور پر بھون کر یا تل کر
کھائی جاتی ہے۔

اسلام میں مچھلی کی طرح اسکو بھی بغیر ذبح کیے ہوئے کھانا جائز ہے۔

ٹڈیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں بعض بڑی ہوتی ہیں اور بعض چھوٹی اور بعض سرخ
رنگ کی ہوتی ہیں اور بعض زرد رنگ کی اور بعض سفید رنگ کی۔

علامہ دمیری کے بقول زرد رنگ کی ٹڈی بہادری جرأت مندی اور
مقول رائے کی نشانی سمجھی جاتی ہے۔ اسلیے آرمینیہ اور آذربائیجان کے گورنر مسلمہ
نے عبدالملک کو جراد الصفار یعنی زرد رنگ کی ٹڈی کا خطاب دیا گیا کیونکہ وہ
مندرجہ بالا خوبیوں کے مالک تھے۔

ٹڈی کے مختلف نام ہوتے ہیں۔

Marfat.com

نام ٹڈی

## کیفیت

جب پیدا ہوتی ہے
کچھ بڑی ہو جاتی ہے اور اسکے پر نکل آتے ہیں
جب ٹڈی زرد رنگ کی ہو جائے اور مادہ
ٹڈی کالے رنگ کی ہو جائے

غذا جرا

انڈے دینے کے لیے سخت اور بنجر زمین کا انتخاب کرتی ہے
جہاں کسی انسان کا گزر نہ ہو۔
ٹڈی کی چھ ٹانگیں ہوتی ہیں دو سینے میں دو درمیان میں اور دو
میں۔
ٹڈی لشکر کے انداز میں پرواز کرتی ہے اور اپنے سردار کی فرمانبردار
ہوتی ہے۔
جہاں سردار اترتا ہے سب ٹڈیاں وہیں اترتی ہیں۔
ٹڈی کا لعاب نباتات کے لیے زہر قاتل ہے یہی وجہ ہے کہ جس جنگل باغ
یا کھیت میں جاتی ہے ان کو برباد کر دیتی ہے

## روایت:

تمام مخلوق میں سب سے پہلے ٹڈیوں کو ہلاک کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ ٹڈی
اس مٹی سے پیدا کی گئی جو حضرت آدمؑ کے پیدا کرنے کے بعد بچ گئی تھی۔
امام اوزاعی کے مطابق شیطان کی شال کثرت تعداد میں اس جنگلی
ہے جس میں صرف ٹڈیاں ہی ٹڈیاں ہیں۔

Marfat.com

حضرت یحییٰ بن زکریا اکثر ٹڈی اور پھلوں کا گودا استعمال کرتے تھے اور
نے کو خوش قسمت سمجھتے تھے.

ٹڈی کی تعریف میں شعر ملاحظہ ہو.

ٹڈی کی رانیں بکری کی طرح ہیں اور اسکی پنڈلیاں شتر مرغ کے انداز میں
ک کے دونوں پیر گدھ کی طرح ہیں اور گلا شیر سے ملتا ہے کیڑے مکوڑے اس کا
ق ہیں اور بہترین گھوڑوں کے سر اور منہ جیسا بنا کر اسکی خوبصورتی میں اضافہ
دیا ہے.

علامہ دمیری نے اور مبالغے سے کام لیا ہے فرماتے ہیں کہ ٹڈی میں مختلف
انوروں کی دس چیزیں پائی جاتی ہیں. گھوڑے کا چہرہ اونٹ کی ران، شتر مرغ
ٹانگ (پنڈلی) وغیرہ

قاضی محی الدین شہ زوری نے ٹڈیوں کی آمد کو بارش میں اولے پڑنے
سے تشبیہہ دی ہے ایک برائی بھی پڑھ لیجئے.

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ٹڈی کا گوشت سب سے زیادہ
بیماری کی جڑ ہے.

ٹڈیاں میرے کھیتوں میں پڑیں تو میں نے ان سے کہا. میرے کھیت کو
مت چاٹیو اور میرے لیے کوئی خرابی مت پیدا کیجیو تو ایک خوشہ پر بیٹھے
ہوئے ٹڈی کے ترجمان نے جواباً کہا کہ ہم سفر میں ہیں اور سفر میں توشہ ضروری
ہوتا ہے.

علامہ دمیری نے بہت عملیات و وظائف لکھے ہیں جن کے ذریعے ٹڈیوں کو

Marfat.com

بھگایا جا سکتا ہے

۱۔ کچھ پڑھنے کے عمل ہیں

2۔ کچھ ایک عمل بانس کی نلکی میں رکھکر انگور کا باغ، کھیت دفن کرنے سے ٹڈی وغیرہ سے کھیتی محفوظ رہے گی

3۔ ایک عمل پڑھکر ٹڈیوں کو بھگایا جا سکتا ہے

4۔ اگر ٹڈیاں آچکی ہوں تو چار ٹڈیاں پکڑ کر ٹڈیوں کے ا گرڈیوں کو جس شہر کی سمت اڑایا جائے گا سب وہیں اڑ جائیں گی۔ لیکن ہے کہ جتنی دیر میں ٹڈیوں پر کچھ لکھا جائے گا اتنی دیر میں وہ تمام کھیت باغ کا صفایا کر چکی ہوں گی۔ ٹڈیوں کا کام منٹوں کا ہے

جراد کے علاوہ ٹڈیوں کے اور بھی متعدد نام ہیں۔

## جراد البحری سمندری ٹڈی

دریائی ٹڈی یہ ایک جانور ہوتا ہے جس کا سر چوکور ہوتا ہے اور دونوں جانب مکڑی کی طرح لمبے لمبے دس ہاتھ ہوتے ہیں یہ زیادہ تر شمالی اور اسپین میں سمندر کے قریب پائی جاتی ہے لوگ عام طور پر ان کو بھون کر یا پکا کھاتے ہیں یہ جانور ایک روٹی کے برابر بڑا ہوتا ہے اس کے باریک بال سرخ سینگ ہوتے ہیں اور اسکے قریب دو چمکتی ہوئی آنکھیں ہوتی ہیں اگر اسکو تند دھیمی بھون کر کھائیں تو بہت لذیذ لگتی ہے

عرب کے بعض علاقوں کی زبان میں جراد البحر جھینگے کی ایک مچھلی کو کہا جاتا ہے لیکن مسقط میں یہ نام اڑنے والی مچھلی Fish

Marfat.com

اور E. EVOLANS کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

## طبی فوائد:

دریائی ٹڈی گرم اور خشک ہوتی ہے اس کا گوشت جزام (کوڑھ) والے مریض کے لیے بہت مفید ہے۔

**جندع**: کالی ٹڈی کو کہتے ہیں، امام ابو حنیفہ کہتے ہیں یہ چھوٹی ٹڈی ہوتی ہے ابن سیدہ فرماتے ہیں، جندع چھوٹی ٹڈی کو کہتے ہیں جس کے لمبے لمبے سینگ ہوتے ہیں اس کا کھانا جائز نہیں ہے

**حرشوف**: یہ بہت کھائی جاتی ہے اور بہت پتلی دبلی ہوتی ہے اسکی وجہ سے اسکو لاغر ٹڈی کہتے ہیں۔

**حسباف**: یہ بھی ٹڈی کا نام ہے۔

**حنظب**: ٹڈی کو کہتے ہیں عرب میں خراب انگلیوں کو ٹڈی سے تشبیہ دی جاتی ہے اور اسکی پھپکار لیسی نکلتی ہے جیسے ٹڈی کی خشک چمڑی سے راز نکلتی ہے۔

**خندع**: چھوٹی ٹڈی کو کہتے ہیں

**دباء**: وہ نوعمر ٹڈی جو اڑ نہ سکتی ہو جب اڑنے کے قابل ہو جائے تو اس کا نام بدل جائے گا۔

عرب میں ارض مدبیہ زیادہ ٹڈی والی زمین کو کہا جاتا ہے اور مثال میں کہتے ہیں وہ ٹڈی سے بھی زیادہ ہیں

Marfat.com

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ لوگ اس کے بعد کیسے کیسے ہوں گے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ ٹڈی کے مانند طاقتور کمزور کو کھاتا ہے۔ قیامت قائم ہونے تک

Marfat.com

# مینڈک

قرآن پاک میں صرف ایک جگہ آیا ہے

آخر ہم نے ان (قوم فرعون) پر طوفان بھیجا۔ ٹڈی دل چھوڑے سُرسریاں پھیلائیں مینڈک نکالے اور خون برسایا یہ سب نشانیاں الگ الگ کرکے دکھائیں مگر وہ سرکشی کیے چلے گئے۔ اور بڑے ہی مجرم لوگ تھے۔ (اعراف) 7/133۔

حضرت موسیٰ کے انکار کی پاداش میں چند عذاب نازل کیے گئے ان میں ایک عذاب مینڈکوں کا بھی تھا۔

عذاب کی تفصیل توریت میں اسطرح سے ہے۔

پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ فرعون کے پاس جا اور یہ اس سے کہہ کہ خداوند یوں کہتا ہے کہ میرے لوگوں کو چھوڑ دے تاکہ وہ میری عبادت کریں۔ اور اگر تو جانے نہ دے گا تو دیکھ تیرے ملک کی سب اطراف کو مینڈکوں سے بھر دوں گا اور دریا بے شمار مینڈک پیدا کرے گا اور وہ اوٹھ کے تیرے گھر میں اور تیری آرام گاہ اور تیرے پلنگ پر اور تیرے ملازموں کے گھر میں اور تیری رعیت اور تیرے سب نوکروں پر چڑھیں گے اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ ہارون سے کہہ کہ اپنا ہاتھ عصا کے ساتھ نہروں دریاؤں اور حوضوں پر بڑھا اور مینڈکوں کو ملک مصر پر چڑھا چنانچہ ہارون نے مصر کے پانی پر ہاتھ بڑھایا

Marfat.com

اور مینڈک چڑھ آئے اور مصر کی زمین چھپا دی۔ اور جادوگروں نے بھی جادوؤں سے ایسا ہی کیا۔ اور مصر کی زمین پر مینڈک چڑھ آئے۔

(خروج 8: 1-7)

مینڈک کو مصر والے مقدس جانور سمجھتے تھے۔ لہٰذا وہ اس کو مارنے سے پرہیز کرتے تھے۔ لیکن ان کی کثرت سے مصریوں کی زندگی حرام ہو گئی اور انہوں نے حضرت موسیٰؑ سے عرض کی کہ اس بلا سے نجات دلائیں تو پھر ایمان لے آئیں گے۔

عہد جدید میں لکھا ہے "پھر میں نے اس اژدھے کے منہ سے اور حیوان کے منہ سے اور اس کے منہ سے تین ناپاک روحیں مینڈک کی شکل میں نکلتے دیکھیں"

(مکاشفہ 16: 13)

غرضیکہ مینڈک کو ناپاک روح سے تشبیہہ دی گئی ہے۔

عبدالرحمٰن رفہ بن عثمان سے روایت ہے کہا ایک طبیب نے نبی اکرمؐ سے پوچھا۔ کہ مینڈک دوا میں استعمال کرلوں آپ نے اس کو اسکے قتل سے منع فرما دیا۔ (روایت ابوداؤد)

سری لنکا میں یہ خیال تھا کہ کرۂ زمین کو تھامنے والے جانوروں میں سے مینڈک سب سے نچلی سطح پر ہے مینڈک کے اوپر کچھوا ہے اس کے اوپر سانپ ہے۔ اس کے اوپر ایک جن ہے جس نے دنیا کو سنبھالا ہوا ہے جنوبی امریکہ کے قبیلہ CHIBEHA نے مینڈک کو دیوتا کا درجہ دیا ہوا ہے اور ایک سالانہ تقریب منائی جاتی ہے جس کی مرکزی شخصیت مینڈک ہوتا ہے۔

Marfat.com

چلی کے ایک قبیلہ کے خیال میں خشکی کا مینڈک تمام دریاؤں اور
مندروں کا آقا ہے شمالی امریکہ کے ایروقی قبیلہ کے مطابق ایک بہت
ڑے مینڈک میں دنیا کے تمام پانی کا ذخیرہ تھا۔ اسی سے پھر دریا
یل اور سمندر نکلے آسٹریلیا کے قدیم قبیلے کا خیال ہے کہ سیلاب کسی
یسے ہی مینڈک کے پھٹنے سے معرض وجود میں آتا ہے کچھ اور لوگ
ہیں جو مینڈک کی آمد کو نئے بچے کی آمد کا پیش خیمہ سمجھتے ہیں ایک اور
قبیلے کا خیال ہے کہ ان کی دیوی مینڈک کا روپ اختیار کر لیتی ہے
ور نئے بچے کی آمد کا پیش خیمہ بھی ہے۔

جرمنی میں برلین برگ شہر میں عقیدہ ہے کہ اگر کوئی عورت
زمین کھودتی ہے اور اس میں مینڈک نکل آئے تو وہ عنقریب بچہ
پیدا کرے گی (لیکن یہ بات واضح نہیں ہوئی کہ اگر وہ کنواری یا بیوہ ہے
تو پھر کیا ہوگا) شان قبیلے کا عقیدہ ہے کہ وہ مینڈک کی اولاد ہیں
ہند چینی کے قبیلہ کے بزرگ نے مینڈک کا روپ اختیار کر لیا اور
ان کے کھیتوں کی حفاظت کرتا ہے لہذا تمام مینڈکوں کا احترام فرض
ہے برما کے کیرن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ چاند گرہن ہونے کی وجہ یہ ہے
کہ مینڈک چاند کو نگل رہا ہے۔ نیپال کے نیوار قبیلہ مینڈک کی پوجا کرتا
ہے کیونکہ وہ ناگ دیوتا کے ساتھ ملکر بارش کا منتظم ہے۔ ہر سال اکتوبر
میں چاول گھی اور دوسری چیزوں کی قربانی ہوتی ہے، ہندوستان
میں مینڈک کے اوپر پانی ڈالا جاتا ہے یا ایک بانس پر مینڈک کو کھلے

منہ چڑھا دیتے ہیں تاکہ بارش برس جائے برطانوی کولمبیا، یورپ
بھیل قبیلہ بھارت ملیشیا میں بھی کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس طرح بارش
ہو جاتی ہے۔

یورپ میں بھی مینڈک کو دنیا دی دیوتا شمار کیا جاتا ہے جو
امریکہ کے ایک قبیلے کا خیال ہے کہ مینڈک ان کی سنتا ہے دوسرا قبیلہ
کے لوگ مینڈک کا بت بنا کر اسکی پرستش کرتے ہیں۔ جرمنی میں مینڈک
گھریلو ہین (genius) سمجھتے ہیں۔ رومانیہ میں یہ وہم ہے کہ اگر
کوئی شخص مینڈک مارے تو وہ شخص اپنی ماں کو قتل کرے گا، کچھ لوگ
مینڈک کو جادوگر سمجھتے ہیں اور جادو ٹونے کے لیے سال کے مخصوص
حصے میں اسکو مارا جاتا ہے۔

پارسیوں میں مینڈک بدی کا جانور ہے اسکو مار دینا چاہیئے۔ آرمینیا
اور امریکہ میں یہ خیال ہے کہ مینڈک کی وجہ سے کھال پر گومڑیاں نکل آتی ہیں
جس سے دانت گر جاتے ہیں۔ ان گومڑیوں کو ختم کرنے کے لیے گوشت ان
رگڑا جائے اور دفن کر دیا جائے تو گومڑیاں ٹھیک ہو جائیں گی۔ میکسیکو میں
دیوتا کی مورتی ایسے تالاب میں رکھی جاتی ہیں جس میں سانپ اور مینڈک
بھرے ہوں اس پر ناچ کیا جاتا ہے اور ایک مینڈک ناچنے والا ناچ
کے دوران کھاتا ہے دوسرا قبیلہ مینڈک کے بادشاہ سے دعا کرتا ہے
کہ بارش برسائیں ایک اور شگون کے مطابق اگر ان کی کشتی میں مینڈک
آجائے تو کشتی میں سوار ایک آدمی مر جاتا ہے۔ سربیا میں بچوں کے سامنے

Marfat.com

بنڈک کا نام نہیں لینا چاہیئے۔ شیکسپیئر نے لکھا ہے کہ مینڈک کے سر میں قیمتی ہیرا ہوتا ہے۔ جرمنی میں بھی یہی خیال پایا جاتا ہے

## عام معلومات :

مینڈک کی تین ہزار قسمیں ہیں۔ جسامت کے لحاظ سے ½ انچ سے لیکر ایک چھوٹے سے کتے کے برابر جو افریقہ میں پایا جاتا ہے اسی طرح ان کی عادتوں طرز رہائش اور بناوٹ میں فرق ہے۔ یہ کیلی فورنیا کی وادی موت میں جو سطح سمندر سے کافی نیچے ہے پایا جاتا ہے اور جنوبی امریکہ کے پہاڑوں کی چوٹی پہ 6000 فٹ بلند ہے پایا جاتا ہے اور سبز منجمند جنوبی میں بھی پایا جاتا ہے اور ہزاروں برس سے پایا جاتا ہے۔ مینڈک کی کھال چکنی ہوتی ہے اور اس کی سطح پر زہریلا مادہ ہوتا ہے جو اس کو دوسرے جانوروں سے کسی حد تک محفوظ کرتا ہے وہ مادہ آنکھوں یا منہ میں جلن پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔

مینڈکوں کا سانس لینے، دورانِ خون، نظام ہضم، نظام تولید اور اخراج بہت منظم ہے اور انسان کے نظاموں سے قریب ہے۔ لہذا سائنس کے طلبار کو سب سے پہلے مینڈک کی جسمانی ساخت اور مختلف نظاموں کے متعلق بتایا جاتا ہے علاوہ ازیں اس کا جسمانی درجہ حرارت ماحول کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔ مینڈکوں کی حرکت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل کیفیت ہے۔

Marfat.com

۱۔ مینڈکوں کے پھدکنے یا کودنے کی اہلیت بہت مشہور ہے لیکن معلوم ہو کر تعجب ہوگا کہ تمام مینڈک کودنے والے نہیں ہوتے جو کود ہیں وہ تین فٹ تک کود جاتے ہیں۔

2۔ کچھ اقسام زبردست تیرنے والی ہوتی ہیں

3۔ کچھ صرف زمین پر چلنے والے ہوتے ہیں

4۔ کچھ مینڈک درختوں پر چڑھتے ہیں

5۔ کچھ مینڈک پھسلنے والی نسل (GLIDERS) سے تعلق رکھتے

6۔ کیلی فورنیا میں مینڈکوں کے کودنے کے مقابلے ہوتے ہیں وہاں (BULL FROG) بیل مینڈک ایک چھلانگ میں پانچ فٹ تک کود جاتے ہیں۔

7۔ افریقی نسل کے مینڈک چودہ فٹ تک کود جاتے ہیں اڑن مینڈک ۵۰ فٹ کی چھلانگ لگاتا ہے۔

8۔ مینڈک کیڑے مکوڑے مچھلی اور دوسرے مینڈک کھاتے ہیں درختوں کے ڈنٹھل اور پتے بھی کھا جاتے ہیں

9۔ یہ ایک دوسرے سے اونچی آواز میں باتیں کرتے ہیں اور مادہ کو بلاتے ہیں۔

۱۰۔ یہ مختلف ناموں سے موسوم ہیں چند اہم نام یہ ہیں۔
درختوں کے مینڈک (TREE FROGS)، PIPID TOADS
اصلی مینڈک (TRUE FROGS) ایک قسم کا مینڈک (TOADS)

Marfat.com

نے والے مینڈک (POLYPEDATID FROGS) - اڑن مینڈک
(LEOPAARD FROGS) چیتا مینڈک FLYiNG FRO
ام مینڈک SURINAM TOAD جنوبی امریکی ڈارون مینڈک
(LEOPARD FROGS) افریقی بیل مینڈک DARWINS FR

11۔ مینڈک کے انڈے انگور کے گچھے کی طرح ہوتے ہیں اور دس انچ کے گچھے پائے جاتے ہیں

12۔ مینڈک کی ٹانگیں امریکہ اور یورپ میں بہت اعلیٰ قسم کی غذا مار کی جاتی ہے

13۔ 1980ء کے بعد سے دنیا میں بیس کروڑ مینڈک سالانہ کھائے نے ہیں۔

14۔ امریکہ میں مینڈک کا گوشت دنیا میں سب سے زیادہ کھایا جاتا ہے لاکھ پاؤنڈ گوشت ہر سال درآمد کیا جارہا ہے یہ زیادہ تر گوشت ہندوستان نگلہ دیش مہیا کررہا ہے۔ ہندوستان مینڈک برآمد کرنے میں اوّل ہے اور لہ دیش دوم نمبر پہ ہے۔

15۔ مینڈک شاید اور جانوروں کی نسبت سب سے زیادہ تحقیق اور ائی کے لیے استعمال کیا جارہا ہے

16۔ استقرارِ حمل کی معلومات کے لیے بھی مینڈک استعمال کیا جارہا ہے

(مینڈک) الضفدع

علامہ کمال الدین دمیری فرماتے ہیں۔

مینڈک مختلف قسم کے ہوتے ہیں بعض سفاد یعنی جفتی سے پیدا ہوتے ہیں اور بعض بغیر سفاد کے پیدا ہوتے ہیں ان کی پیدائش ایسے پانیوں میں ہوتی ہے جو بہتے نہیں گندے ہوتے ہیں۔ نیز بارش کے بعد بھی انکی پیدائش ہوتی ہے حتیٰ کہ بارش کے بعد سطح آب پر انکی کثرت سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بادل سے برسے ہیں یہ کثرت نر اور مادہ کے مارہ تولید سے نہیں ہے بلکہ یہ محض اس قادر مطلق کی صناعی کا کرشمہ ہے کہ اس مٹی میں ایسی خاصیت رکھ دی ہے کہ اس سے گھڑی بھر میں اسکا ظہور ہوتا ہے۔ مینڈک ان حیوانات میں سے ہے جن میں ہڈی نہیں ہوتی بعض مینڈک بولتے ہیں اور بعض نہیں بولتے جو بولتے ہیں ان کی آواز ان کے کانوں کے پاس سے نکلتی ہے جب مینڈک بولنے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے نیچے کے جبڑے کو پانی میں داخل کرتا ہے اور جب اس کے منہ میں پانی بھر جاتا ہے تو بولنا بند کر دیتا ہے۔ مینڈک نے ایک بات کہی اور حکار نے اسکی تفسیر کر دی۔ میرے منہ میں پانی ہے اور بھلا جس کے منہ میں پانی ہو وہ کہیں بولتا ہے

عبدالقاہر کا قول ہے کہ سانپ مینڈک کی آواز سے اس کا سراغ لگا کر اسکو پکڑ کر کھا لیتا ہے۔

رات کی تاریکی میں مینڈکوں نے باہم گفتگو کی پس انکی آواز نے سمندر کے سانپ کو ان کا پتہ دے دیا۔ بعض مینڈکوں کو دیگر جانوروں کی طرح آگ کو دیکھ کر بڑی حیرت ہوتی ہے اور یہ بولنا چھوڑ

بیٹھے ہیں اور برابر آگ کو تکتے رہتے ہیں۔

جب مینڈک پیدا ہوتا ہے تو باجرے کے دانوں کی مانند پانی پر پیلا ہوتا ہے اور جب پانی سے برآمد ہوتا ہے (دعموص) سنگ ماہی کی صورت میں ہوتا ہے اس کے بعد اعضاء بننے شروع ہو جاتے ہیں۔

نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔ "جو شخص حرم میں مینڈک کو مار ڈالے اس کے ذمہ بکری کا صدقہ ہے خواہ وہ مارنے والا محرم ہو یا حلال ہو۔"

ابن عباس کا یہ قول ہے کہ ایک مینڈک نے خوف خداوندی کے باعث اپنے آپ کو آگ میں ڈال لیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اجر و ثواب کے طور پر تمام مینڈکوں کو پانی کی ٹھنڈک عطا فرمائی اور اس کے بولنے کو تسبیح کے قائم مقام بنا دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک صرد اور شہد کی مکھیوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔"

ایک مرتبہ حضرت داؤدؑ نے فرمایا۔ آج کی رات میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تسبیح بیان کرونگا جو اسکی مخلوق میں کسی نے نہ کی ہوگی۔ یہ سنکر ایک مینڈک نے جو آپ کے گھر کی حوض میں رہتا تھا پکار کر کہا۔ "اے داؤدؑ کیا آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی تسبیح پر فخر کرتے ہیں۔ حالانکہ مجھ پر ستر سال گزر گئے اور میری زبان ذکر الٰہی سے خشک نہیں ہوئی علاوہ ازیں دس راتیں گزر چکی ہیں کہ میں نے ابھی تک نہ کوئی سبزی چکھی ہے اور نہ پانی پیا ہے بس دو کلمے میری زبان پر جاری ہیں۔ حضرت داؤدؑ نے فرمایا

Marfat.com

وہ کلمے کونسے ہیں. تو مینڈک نے بتایا۔ یَا سَبَّحَانَکَ لِکُلِّ لِسَانٍ وَمَذْکُوْرًا بِکُلِّ مَکَانٍ یہ سنکر حضرت داؤدؑ کے دل میں خیال آیا۔ کہ میرے لیے یہ ممکن نہیں کہ میں ان سے زیادہ بلیغ الفاظ میں اللہ کی تسبیح بیان کروں۔

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ نے دل میں ایک بار کہا کیا کہ میں حبیبی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں ایسی کوئی نہ کرتا ہوگا آپ اپنی محراب میں بیٹھے ہوئے تھے کہ قریب ہی حوض تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس فرشتہ بھیجا۔ اس نے آپ سے کہا کہ اے داؤدؑ ذرا اس مینڈکی کی آواز سنیں کیا کہہ رہی ہے؟ چنانچہ آپ نے کان لگا کر اسکی آواز سنی وہ کہہ رہی تھی۔ "سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ وَمُنْتَهٰی عِلْمُکَ" فرشتے نے پوچھا۔ اب بتایئے کیا خیال ہے؟ حضرت داؤدؑ نے جواب دیا اس ذات پاک کی قسم جس نے مجھے نبوت سے نوازا۔ میں نے ان الفاظ میں کبھی اسکی حمد و ثنا نہیں کی۔

حضرت عکرمہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مینڈک کا ٹرانا بھی تسبیح ہے۔ رئیس ابن سینا کا قول ہے جس سال مینڈکوں کی تعداد معمول سے زیادہ ہو جائے تو یہ وباء کی آمد کی دلیل ہے۔

قزوینی کا بیان ہے کہ مینڈک کی دو قسمیں ہیں ۱۔ جبلیہ 2۔ حضور پاکؐ نے پانچ جانوروں کے مارنے سے منع فرمایا ہے

۱۔ چیونٹی۔ 2۔ شہد کی مکھی 3۔ مینڈک 4۔ لٹورا 5۔ ہُدہُد

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مینڈک کو مت مارو اسلیئے کہ اس کا ٹرانا تسبیح ہے"

مینڈک اپنے ٹرانے میں کہتا ہے " سبحان الملک القدوس" اور حضرت انس رضؓ سے منقول ہے کہ مینڈک کو مت مارو اس لیے کہ جب مینڈک کا گزر اس آگ پر ہوا جس میں نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا تھا۔ تو مینڈک اپنے منہ میں پانی بھر کر اس پر چھڑک رہے تھے۔

پانی میں مینڈکوں کے مرجانے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے جس طرح دیگر غیر ماکول جانوروں کے مرجانے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے

## مینڈک کے طبی فوائد:

مینڈک کا گوشت خون میں فساد اور خونی پیچش کرتا ہے اور اس کے کھانے سے جسم کا رنگ متغیر اور بدن پر ورم ہو جاتا ہے اور عقل میں فتور آتا ہے اگر مینڈک کو سائے میں سکھا کر اور کوٹ کر خطمی کے ساتھ پکایا جائے لبدازاں جس جگہ کے بال صاف کرنے ہوں اس جگہ کو چونے اور پڑتال سے صاف کر کے لگایا جائے تو پھر اس جگہ بال نہیں اگیں گے اگر زندہ مینڈک شراب میں ڈال دیا جائے تو فوراً مر جاتا ہے لیکن اگر اسکو نکال کر صاف پانی میں ڈال دیا جائے تو دوبارہ زندہ ہو جاتا ہے اگر مینڈک کی ٹانگ نقرس کے مریض کے

Marfat.com

بدن پر لٹکا دی جائے تو درد میں سکون ہو جاتا ہے اور اگر کوئی عورت پانی کا مینڈک لیکر اور اس کا منہ کھول کر تین بار اس کے منہ میں تھوک کر اسکو پانی میں ڈلوا دے تو وہ عورت کبھی حاملہ نہیں ہو گی اگر مینڈک کو کچل کر کیڑوں کے کاٹنے کی جگہ پر رکھ دیا جائے تو فوراً آرام ہو جاتا ہے اگر اسکی زیادہ روٹی میں ملا کر اس شخص کو کھلا دی جائے جس پر چوری کا الزام ہو تو اگر اس نے چوری کی ہو تو اس کا اقرار کرے گا۔

حوض میں کافی مینڈک پیدا ہو گئے تھے ان کے شور سے تمام گھر والے پریشان تھے ان کو خاموش کرنے کے لیے بہت سے جتن کیے مگر کامیابی نہ ہوئی اگر ایک طشت کو اوندھا کر کے حوض کے پانی پر رکھ دو مینڈکوں کا شور ختم ہو جائے گا۔

خواب میں مینڈک سے ایسا صالح مراد ہے جو اطاعت خداوندی میں بہت کوشاں ہے۔ کثیر تعداد میں مینڈکوں کا خواب میں آنا عذاب کی علامت ہے جو شخص خواب میں مینڈک کا گوشت کھالے تو وہ شخص گرفتار مصیبت ہو گا۔

ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے انسان کے دل میں شیطان کا ٹھکانا دکھا دے چنانچہ اس نے خواب میں ایک شیشہ کا انسان دیکھا جس کا اندرونی حصہ باہر سے صاف نظر آ رہا تھا اور شیطان مینڈک کی صورت میں بیٹھا ہوا اس بلوری انسان کے اندر نظر آیا اور مچھر کی طرح اس شیطان کے ایک سونڈ بھی لگی ہوئی نظر آئی جو اس نے انسان کے دائیں کندھے میں داخل کر رکھا تھا جو قلب تک پہنچی ہوئی تھی اور اس سے انسان کے دل میں وسوسے آ رہے تھے جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اس سونڈ کو سکیڑ کر پیچھے ہٹا لیتا ہے۔

Marfat.com

# کیڑے مکوڑے (حشرات)

قرآن پاک میں ان کے لیے پندرہ جگہ دابۃ تین جگہ دواب جو اسکی جمع ہے
رش، پروانے، پتنگے، ان کی پیدائش پانی سے ہوئی ہے سب کا رزق اللہ کے ذمے
ے کہیں مثال کے طور پر ہے، کہیں رینگنے والے جانور، کہیں گھن کا کیڑا یا دیمک
ں پروانے یا پتنگے، کہیں جوئیں یا سرسریاں (قمل) جو فرعون والوں کے کپڑوں
ا پڑ گئی تھیں۔ عذاب کے مختلف انداز میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

بارش کے اس پانی میں جسے اللہ اوپر سے برساتا ہے پھر اس کے ذریعے سے
ین کو زندگی بخشتا ہے اور اپنے اسی انتظام کی بدولت زمین میں ہر قسم کی جاندار
وق کو پھیلاتا ہے ہواؤں کی گردش میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان
ے تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں۔ بے شمار نشانیاں ہیں گائے (البقرہ) 164

اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اسکی روزی اللہ کے ذمہ نہ
ہ اور جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو کہ وہ کہاں رہتا ہے اور کہاں وہ سونپا جاتا ہے
ر چیز کا واضح ریکارڈ موجود ہے یعنی اللہ کے علم کا یہ حال ہے کہ ایک ایک
بڑیا کا گھونسلہ اور ایک ایک کیڑے کا بل اسکو معلوم ہے اور وہ اس جگہ پر
سکو سامان زیست پہنچا رہا ہے۔ ھود 6

زمین و آسمانوں میں جس قدر جاندار مخلوقات ہیں اور جتنے ملائکہ
ہیں سب اللہ کے آگے سربسجود ہیں شہد کی مکھی (نحل) 49

اور اللہ نے ہر جاندار چلنے والے کو پانی سے پیدا کیا ہے پھر ان میں

Marfat.com

سے بعض تو وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو دو پیروں پر چلتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے چار پر چلتے ہیں اللہ جو چاہتا ہے بناتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ سورہ نور 45

پھر جب ہم نے ان (سلیمانؑ) پر موت کا حکم جاری کر دیا تو کسی چیز نے ان کے مرنے کا پتہ نہ بتایا مگر گھن کے کیڑے نے کہ وہ (سلیمانؑ) کے عصا کو کھاتا تھا سو جب وہ گر پڑے تب جنات کو حقیقت معلوم ہوئی کہ اگر وہ غیب کا علم جانتے ہوتے تو اس مصیبت میں نہ ہوتے۔ سبا۔ 14

اور خود تمہارے اور ان حیوانات کے پیدا کرنے میں جنکو پھیلا رکھا ہے دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں (جاثیہ) 4

توریت اور انجیل میں جانوروں کا ذکر تو کثرت سے آیا ہے کوئی ایسا جامع وسیع لفظ نہیں ملتا جو دابۃ کا مترادف ہو۔ جس میں ہر قسم کے حیوانات، ممالیہ، فقاریہ، یعنی چوپایہ، حشرات الارض، کیڑے مکوڑے، درندے، چرندے پرندے سب شامل ہوں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے ساتھ ظلم کرنے سے منع فرمایا ہے آپؐ نے خاص طور پر چیونٹی، شہد کی مکھی، ہُدہُد اور صرد کے مارنے کی ممانعت فرمائی ہے ذبح کرو تو چھری تیز ہو، جانور کو تکلیف نہ ہو۔ اگر بلا ضرورت چڑیا کو بھی ذبح کیا تو اسکی جواب طلبی ہوگی، بلا ضرورت سواری کے جانوروں پر بیٹھا رہنا بھی غلط ہے جانوروں کو بھوکا رکھنا، ظلم کرنا، منہ پر مارنا، داغ لگانا اور تفریح کے لیے لڑانا منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے وہ گھائل و زخمی ہو کر تکلیف پاتے ہیں۔

ان کیڑے مکوڑوں میں شہد کی مکھیاں تتلیاں اور وہ تمام کیڑے مکوڑے

و فضا میں اڑتے ہیں، یا زمین، اور پودوں، درختوں پر رہتے ہیں۔ اگر یہ
ر رینگنے والے کیڑے جن میں سب شامل ہیں فضا سے خارج کر دیئے جائیں تو
رم کی تبدیلی اور زمین کی گردش کے دنیا تباہی سے دوچار ہو جائے گی جس طریقہ
Animal Kingdo: جیسے انسان شامل ہے جنس کے ذریعہ آبادی بڑھتی ہے
تناسل قائم ہے تقریباً ایسی ہی کیفیت نباتات میں بھی ہے نباتات میں آپکی فصلیں،
، باغات، گھاس کے میدان، چراگاہیں، جنگلات خواہ میدانوں میں ہوں پہاڑوں
مندر کے کنارے اور کرہ ارض پر کہیں بھی ہوں سب شامل ہوں۔ یہ تمام نباتات
Polinatio) کے ذریعہ سے ہی قائم ہیں اور پھل اور نسلیں اسی سے بڑھتی
ائش نسل کا سلسلہ قائم ہے جس صورت سے نوع حیوانی میں مذکر اور مونث اعضا
ہیں اور ان کے ملنے سے افزائش نسل قائم ہے اسی صورت سے پودوں اور درختوں
ر مادہ کے جنسی اعضار موجود ہیں اور جوڑے جوڑے ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ
وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

وہ خدا پاک ہے جس نے زمین کی نباتات اور خود ان کے اور جن چیزوں
ان کو خبر نہیں سب کے جوڑے بنائے

Polination کا مطلب نر و مادہ کے اعضاء کا ملانا ہے یعنی
ائش کا کام شروع ہوتا ہے پھر پھل اور فصلیں تیار ہوتی ہیں اور
نسل کا سلسلہ جاری ہے یہ کیڑے مکوڑے ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی قدرت
Polination کا کام سپرد کیا ہے۔

Marfat.com

پودوں درختوں میں پھول ہی اصل ہیں جنسی اعضاء ہیں۔ Stam-
ens & Anthers - مذکر کے اعضاء ہیں انہیں Anthers
سے بہت باریک Powder جیسے دانے نکلتے ہیں جن کو POLLEN پو
کہتے ہیں جبکہ Stigma & Ovary مونث کے اعضاء ہیں بعض پودے
(پھول) ایسے ہوتے ہیں جسمیں مذکر اور مونث دونوں کے اعضاء موجود ہوتے
اور اکثریت درختوں کی ایسی ہے جس میں نر اور مادہ کے اعضاء دوسرے درخت
پر ہوتے ہیں یا ایک درخت کی مختلف شاخوں پر ہوتے ہیں۔ اوّل الذکر میں
Self Polination ہوتا ہے اور آخر الذکر میں Cross polination
لیکن یہ تمام کام کرۂ ارض پر انہیں کیڑے مکوڑوں اور خوردبینی جراثیم کے ہی
سے عمل میں آتا ہے۔

یہ خوش رنگ اور خوشبودار پھول بنائے ہیں اسلئے بنائے گئے ہیں تاکہ ان کے
رنگ کو دیکھ کر کیڑے ان کی طرف مائل ہوں وہ ان پر بیٹھتے ہیں رس لیتے
ہیں اور خوشبو سے لطف اندوز ہونے کے بعد دوسرے پھول پر بیٹھتے ہیں
لیکن ان کے پروں پر یا پیروں پر Pollens یا Pollen grains چمٹ
جاتے ہیں جب دوسرے پھول پر جاتے ہیں تو یہ Pollens بذریعہ
Pollen Tube مونث کے اعضاء OVARY تک پہنچ جاتے ہیں
اسی کو Cross Polination کہتے ہیں اس کے فوراً بعد ہی
Fertilization کا عمل شروع ہوتا ہے Ovary پھول
شروع ہوتی ہے اور پھل کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور پھول مرجھا

Marfat.com

تے ہیں۔ کرۂ ارض پر تمام نباتات میں خواہ وہ آم کا درخت ہو یا برگد کا
یا خربوزہ کی بیل ہو یا گندم کا پودا۔ پہاڑوں وادیوں دریاؤں اور سمندر کے
ے جنگلات ہوں یا کوئی گائی (Algae) یہ تتلیاں، شہد کی مکھیاں، کیڑے
ے اڑنے اور رینگنے والے یا خورد بینی کیڑے غیر محسوس طریقہ سے یہ عمل جاری
تے ہیں۔

جس صورت سے پرندوں اور دیگر جانوروں کی افزائش کو ایک حد تک قائم
ضے کے لیے قدرت نے الو باز شکرہ خون چوسنے والی باگڑ Vampire
رہ وغیرہ پیدا کردی ہیں، اسی طرح سے کیڑے مکوڑے دیگر حشرات الارض معہ مچھر کے
ل کرنے کے لیے مکڑی کو پیدا کیا ہے۔ عام اصطلاح میں ایسے جانوروں کو
PREDATOR کہا جاتا ہے، ہندوستان پاکستان میں جو مکڑیاں ہیں وہ چھوٹی
یک اور مٹیالے رنگ کی ہوتی ہیں۔ زیادہ تر مکھیوں اور مچھروں کا شکار کرتی ہیں
چھوٹے کیڑے کھاتی ہے لیکن افریقہ کی مکڑیاں ایک چھٹانک یا آدھ پاؤ تک
ا ہیں، سرخ رنگ کی نہایت خوفناک گھن میں تانا بانا یعنی جال بناتی ہیں
ڑے کیڑے مکوڑے مکھیاں مچھر اور بے شمار حشرات الارض کو ہضم کرجاتی ہے
یہ PREDATORS ظاہر میں بے کار نظر آتے ہیں لیکن ECOSYSTEM کو
قائم اور توازن رکھنے کے لیے ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ ماحول کو آلودگی سے بچانے
کے لیے بھی اس قسم کے شکاری کیڑوں کی موجودگی نہایت ضروری ہے۔ ابھی حال
ہی میں ایک مضمون نظر سے گزرا کہ جنوبی امریکہ کے ایک جزیرہ میں گرگٹ کو مارنے
کی مہم شروع ہوئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایسے خوفناک کیڑے اور حشرات پیدا ہوگئے

Marfat.com

(جو گرگٹ کی غذا تھی) جس سے وہاں کی آبادی کو ناقابلِ علاج امراض پیدا ہو
اور سارا Ecosystem تبدیل ہو گیا اسلیئے مکڑی کی موجودگی
ضروریات کے عین مطابق ہے۔

ایک اور واقعہ یاد آیا اب سے تقریباً دس سال قبل آسٹریلیا میں لکڑ
کے قیمتی جنگلات میں ایک کیڑا گنار پیدا ہو گیا۔ جو نئے چھوٹے پودوں کو
تھا جس سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوتا تھا۔ دواؤں وغیرہ کے چھڑکاؤ
ثابت ہوئے، چنانچہ تحقیق کے بعد سائنسدانوں نے ایک ایسا کیڑا جو مکڑی
خاندان سے تعلق رکھتا تھا وہاں چھوڑ دیا اور وہ بڑے شوق سے اس نقصا
گنار Caterpiller کو کھاتا تھا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ جنگلات کا وسیع
محفوظ کر لیا گیا۔

ڈاکٹر ولیم کے اسٹیونز کا نہایت دلچسپ اور بصیرت افروز مضمون
گزرا۔ عنوان ہے "کھٹمل زیادہ قابل احترام ہیں" انسان یہ سمجھتا ہے
تمام کائنات میں اشرف المخلوقات ہے لیکن صورت حال یہ ہے کہ اگر تمام انسان دنیا
غائب ہو جائیں تو دنیا بہت صاف ستھری ہو جائے گی لیکن اگر بے ریڑھ کے حیوانات
مثلاً کیڑے مکوڑے مکڑی، کھٹمل، پسو کینچوے، گھونگے تو عالمی نظام
پرخچے اڑ جائیں گے، انسان اور ریڑھ والے جانور غالباً چند ماہ زندہ رہ سکیں
کرۂ زمین پر صرف کائی اور (FUNGI) رہ جائیگی لیکن کیا کیڑے مکوڑوں کا وجود انسان
کیلئے لازم و ملزوم ہونیکی بنا پر وہ کسی شکریہ احترام انعام یا مقام کے مستحق ہیں یا نہیں ایک مطالعہ
جس میں کیڑے مکوڑوں کے ساتھ انسانی برتاؤ کی کیفیات کا پتہ لگایا گیا اس سے یہ معلوم ہوا کہ زیادہ

ان ننھی منی مخلوق سے جن پر انسانی اور نباتاتی زندگی کا دارومدار ہے نفرت
ے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ کیڑے مکوڑوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے
لوگ عرصہ دراز سے کھٹملوں اور کیڑوں سے بہت بیزار تھے لیکن اب
رت اتنی بڑھ چکی ہے کہ اسکو خطرناک کیفیت کہا جا سکتا ہے بہت سے لوگ بے ریڑھ
یوانات کو جانتے تک نہیں یا انکی بالکل پرواہ نہیں کرتے۔ اور ان کو محفوظ بھی
نا نہیں چاہتے بلکہ پوری انسانی طاقت اس امر میں صرف کی جارہی ہے کہ ان کو
ت و نابود کر دیا جائے۔ عام آدمی کو یہ بھی علم نہیں کہ بے ریڑھی حیوانات کی بربادی
انسان کی خوشحالی پر برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

ان حالات کے پیش نظر امریکہ کے شہر پورٹ لینڈ جو آرگن اسٹیٹ میں ہے
سوسائٹی قائم کی گئی Xerces Society جو ایک نایاب تتلی کے
پر رکھی گئی ہے یہ سوسائٹی بے ریڑھ حیوانات کی حفاظت کے لیے قائم کی گئی
اس میں مکڑی جھینگے کیکڑے سمندری مچھلیاں Squids یپسی
کلے، اسپنج، ہشت ڈنکی، سیپی، چارہ کی مچھلی، بھونرا، صدفی مچھلی وغیرہ وغیرہ
ال ہیں ان کی تعداد کے متعلق معلوم کیا گیا تو پتہ چلا کہ یہ انسان کے مقابلے میں 55
ناز یادہ تعداد میں ہیں یہ زمین کی زرخیزی کو برقرار رکھتے ہیں یہ زہریلے کیڑوں کو
تم کر دیتے ہیں یہ مردہ چیزوں کو استعمال کر لیتے ہیں یہ کھیتوں اور پودوں کے
ریرہ کو چھڑکتے ہیں یہ بیجوں کو پھیلاتے ہیں مونگے کی مدد سے جو آبادیاں بنتی
ہیں جو لاتعداد سمندری کیڑوں اور مچھلیوں کی پناہ گاہ ہوتی ہے ان کو بھی خطرہ لاحق
ہے یہ بے ریڑھ کے حیوانات اپنے سے بڑے جانوروں کو خوراک مہیا کرتے

ہیں اور انسانوں کو بھی لحمیات سے پُر غذا بہم پہنچاتے ہیں علاوہ ازیں بہت
غیر مغربی ممالک کے افراد ٹڈیوں، چیونٹیوں، دیمک، ٹڈے اور جھینگا ڈر
کو بھی کھاتے ہیں.

ڈاکٹر اسٹیفن کیلرٹ" جو اس سوسائٹی کے ڈائریکٹر ہیں انہوں نے
دلچسپ انکشاف کیا ہے کہ امریکہ کے لوگ سالانہ 130 ملین ٹن فضلہ پیدا کر
اور مویشی 2 ابلین ٹن فضلہ پیدا کرتے ہیں یہ ننھے منے دوست (کیڑے مکوڑے
99 فیصد فضلے سے استفادہ کر لیتے ہیں ان خدمات کے انعام کے بجائے انسان
کیڑے مکوڑوں کی آنکھیں نکالنے پر بھی بضد ہیں۔

ہمارے سائنسدان ان کی تفصیلات سے کم واقف ہیں انہیں یہ بھی ہنو
کب کسی مخصوص کیڑے کے ختم ہونے سے انسانی رہائش نظام اور کیڑے مکوڑوں
تعلق کو کتنا بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا۔

کیڑے مکوڑوں کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک باقاعدہ مواصلاتی نظام
تاکہ وہ منشا الٰہی کے تحت زندہ رہیں اور جو فرائض منصبی ان کو سونپے گئے ہیں وہ
ادا کرتے رہیں حشرات، بصارت، آوازیں لمس، ذائقہ اور خوشبو بدیہ مواصلا
کے لیے استعمال کرتے ہیں لیکن زیادہ تر وہ آوازوں اور بو کو استعمال کرتے ہیں وہ اپنی
یا پروں کو جسم کے کسی حصے سے رگڑ کر آواز پیدا کرتے ہیں ٹڈیاں، ٹڈے،
دوسرے کیڑے KATYDIDS اپنی سامنے کی ٹانگوں کو رگڑ کر آواز پیدا
کرتے ہیں

CICADA کے پاس سب سے زیادہ شور مچانے والے اعضا

Marfat.com

ں، شہد کی مکھیاں اور مچھر اپنے پروں سے آواز پیدا کرتے ہیں کچھ حشرات
ریا پیٹ کو لکڑی کے تنے یا تاحزں یا پتوں پر مارتے ہیں، پروانے اپنے سانس کے
ے آوازیں پیدا کرتے ہیں حشرات کی بہت بڑی اکثریت کان نہیں رکھتے لیکن سنتے
ے وہ اپنی سونڈ Antennae استعمال کرتے ہیں

زیادہ تر حشرات کی دو اقسام کی آنکھیں ہوتی ہیں سادہ Simple اور
Compound لیکن وہ نظر گھٹ ہوتے ہیں کچھ درجہ روشنی اور اندھیرا دیکھ
ہیں لیکن ان میں سے چند مثلاً شہد کی مکھیاں، تتلیاں اور پروانے رنگوں کی تمیز
تے ہیں۔

لعض جانور اپنے حرارتی آلے کو فاصلاتی آلے کے طور پر استعمال کرتے ہیں
زمرہ میں خون چوسنے والے کیڑے شامل ہیں مثلاً کھٹمل پسو اور سرسریاں
برہ، کھٹمل خون کی حرارت 6 انچ کے فاصلے سے معلوم کر لیتا۔ سانپ ایک
ے کے فاصلے سے انسان کا اندازہ لگا لیتا ہے نہ دیکھنے کے باوجود۔ کینچوے
دیگر کیڑے مکوڑے زمینی یا ہوائی ارتعاش Vibration
ے ذریعہ حالات سے باخبر ہو جاتے ہیں، چھچھوندر بالوں کے ذریعے راستہ
ش کرتی ہے۔ رکاوٹوں کا پتہ لگا لیتی ہے اور جال سے بچ نکلتی ہے کیڑے
پنے پیروں، منہ کے حصّوں اور دوسرے اوپری حصّوں سے سونگھتے ہیں، جراثیم
یمیائی مادوں پر ردعمل کا اظہار کرتے ہیں اور سونگھنے کی حس رکھتے ہیں۔ لبوکے
ذریعہ اپنی اولاد کا پتہ لگا لیتے ہیں۔

جھینگر کی شہنائی مادہ کو متوجہ کرنے کے لیے ہوتی ہے ایک جھینگر کے (باقی)

Marfat.com

ٹیلی فون رکھا گیا اور اسکے ایک لاوڈ اسپیکر لگا دیا گیا۔ جھینگر کی آواز سنتے متعدد مادہ جھینگروں نے اسکی طرف توجہ کی۔

## کیڑوں کی حرکات وسکنات

جرمنی میں مختلف کیڑے مکوڑوں کی حرکتوں کی تیزی کا جائزہ لیا گیا اور اس ضمن میں ایسے کیمرے ایجاد کیئے ہیں جو ان کی حرکتوں کی تیزی کو قلمبند کر ملاحظہ فرمائیے۔

| | |
|---|---|
| پسو کی چھلانگ | 0.7 سے 102 ملی سیکنڈ تک |
| لال بیگ کی دوڑ | 40 ملی سیکنڈ |
| چیونٹی کی حرکت Trap Jaw | 3000 فریم (Frames) فی |
| | اور 33. ملی سیکنڈ |

## گرمی سردی۔ آرام

وہ جانور جو اپنا جسمانی درجہ حرارت کو باقاعدہ کر لیتے ہیں جسمانی طرح سے وہ گرم خون والے کہلاتے ہیں اس میں دودھ دینے والے جانور اور پرندے ہیں دیگر تمام حیوانات سرد خون والے کہلاتے ہیں ان حیوانات کا درجہ حرارت کے مطابق ہوتا ہے۔

ایک سائنسدان نے گھریلو بلی کے سونے کے انداز کا 392 مرتبہ جائزہ اس کے سونے کا انداز ماحول پر منحصر ہے خراب حالات میں بہت سے جانور وقفے تک سوتے ہیں چمگادڑ ہلکے موسم میں باہر نکل آتی ہے تاکہ کچھ کیڑے مکوڑے کھالے کچھ جانور مثلاً چوہے گلہری خراب موسم کے لیے خوراک

Marfat.com

تے ہیں. رگستانی چھپکلی سردی سے بچنے کے لیے پہاڑی کی دراڑ میں چلی جاتی
، یا اپنے آپ کو ریت میں دفن کر لیتی ہے جیسے ہی دھوپ نکلتی ہے
ہ باہر آکر دھوپ سینکتی ہے.

## طبّی فوائد:

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی یہ کرشمہ سازیاں ہیں کہ اس نے بنی نوع انسان کی بقا
فلاح کے لیے انواع واقسام کی چیزیں پیدا کی، نباتات جمادات اور حیوانات
نوع بشر کی افادیت کے لیے تخلیق کیے گئے. دراصل وہ سب انسان کی صحت
ائی اور زندہ رکھنے کے لیے ضروری ہیں بہت سی چیزوں کی افادیت تو دریافت
جا چکی ہے مگر ہنوز بہت کچھ باقی ہے یا ہمارے علم میں نہیں ہے مثلاً مکھی اسکے
پر ہوتے ہیں ایک میں منفی دوسرے میں مثبت اثرات ہوتے ہیں انسان کو اسکے
ردسے نفرت ہوتی ہے یہ گندی جگہوں پر بیٹھتی ہے اگر کھانے کی چیز میں گر جائے
اس کو نکال کر پھینک دینے پر بھی طبیعت اس کھانے کی چیز کو کھانے کو گوارا
یں کرتی. اس کے تصور ہی سے متلی اور قے کا احتمال ہوتا ہے حالانکہ شرعاً حکم
ہ کہ مکھی کے گر جانے پر کھانے یا پینے کی چیز میں مکھی کو پورا ڈبو کر پھینک دیا
ئے تو اس کا زہر یا بد اثرات زائل ہو جاتے ہیں تجربہ میں بات آئی ہے کہ یہی چیز اور
ندی مکھی، بچوں کے سوکھے جیسے موذی مرض میں استعمال کرائی جائے تو اکسیر کا
کام کرتی ہے ایک ایک مکھی بچے کو روز کھلائی جائے تب تک کہ بچے
قے نہ آجائے، قے آجانے کے بعد سوکھے کا مریض بچہ بتدریج شفایاب

Marfat.com

ہو جاتا ہے۔ واضح رہے کہ تندرست بچہ مکھی ہضم نہیں کر سکتا۔

**کھٹمل**: بظاہر یہ کتنا ناپسندیدہ تکلیف دہ اور راتوں کی نیند خراب کر دینے والا کیڑا ہے جو گھروں میں پلنگ اور دیگر فرنیچر میں پایا جاتا ہے۔ ختم کرنے کے لیے ہزارہا جتن کیے جاتے ہیں مگر حضرت انسان نے اسکی بھی افادیت دریافت کر لی ہے جو نوزائیدہ بچے کی حمبوگا کی بیماری میں استعمال کرایا جاتا ہے۔ علاوہ بھی اسکی افادیت ہو سکتی ہے جو محتاجِ تحقیق ہے۔

**جوئیں**: عام طور پر گندے اور میلے سروں کی پیداوار ہے۔ مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہیں یہ حیرت کی بات ہے کہ انسانی سر ایک ایسا کیڑا پرورش پاتا ہے جو اپنی غذا انسانی خون چوس کر پوری کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کیڑا نہ صرف اذیت ناک ہے بلکہ حقارت کا بھی باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ مخلوق بھی بے کار اور ناکارہ نہیں اس میں بھی بنی نوع انسان کے افادیت مضمر ہے اس ضمن میں اپنا ایک واقعہ و نیز تجربہ رقم کر رہا ہوں ایک دن اسکول کی ٹیچر میرے پاس اضطراری کیفیت میں اپنے کسی کام سے تشریف لائیں ان کے بشرے سے انکی کیفیت کا اندازہ کر کے سبب دریافت کیا تو کہنے لگیں بیٹا ہسپتال میں داخل ہے اس کا پیشاب رک کر پیٹ بُری طرح پھول گیا ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ آلات کی مدد سے پیشاب خارج کرایا جائے گا اس لیے میں اور گھبراہٹ میں ہوں جلد ہسپتال پہنچنا ہے۔ مجھے اس کا تدارک یاد آیا اور ان سے کہا کہ تمہارے سر میں جوئیں ہیں؟ وہ چونک کر پوچھنے لگی کیوں۔ میں نے کہا کہ جلدی بتاؤ شاید میں تمہاری کوئی مشکل حل کر سکوں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں

Marfat.com

یل جائیں گی. میں نے کہا کہ اس وقت سر سے ایک جُوں نکال کر ایک پڑیا میں
لو فوراً ہسپتال جاؤ ایک ہاتھ میں پیشاب کا برتن اور دوسرے ہاتھ سے جوئیں
لڑکے کی ناف میں ڈال دو اور فوراً پیشاب کے مقام پر برتن رکھ دو مگر ڈاکٹر یا
ر کو اسکی خبر نہ دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ نصف منٹ کے اندر ہی پیشاب کھل کر
، پیٹ پچک گیا اور لڑکا پرسکون ہو گیا۔ اسی اثنا میں ڈاکٹر آیا اور دیکھا کہ
ہ کی کیفیت ہی بدلی ہوئی ہے حیران ہو کر پوچھنے لگا کہ پیشاب کس نے خارج کروایا
نے کہا کہ میں نے۔ اور اس حکمت کو بیان کرنے لگی۔ ڈاکٹر حیران زدہ ہو گیا۔ یہ تو ایک تجربہ
اور نہ جانے یہ حقیر اور گندی شئے جو ایک طرف وبال جان ہے دوسری طرف
کن کن انسانی تکالیف کا مداوا ہے۔

**کاک روچ** : یہ ایک کیڑا ہے جو تھوڑی سی بلندی تک اڑ سکتا ہے
گھروں میں سیلن والی جگہوں پہ پایا جاتا ہے ایک روز ڈاکٹر ہنی میں اپنے گھر میں
لوں کی تواضع کے لیے قہوہ تیار کر رہے تھے کیتلی میں پانی ڈالکر آگ پر رکھ دیا جب
ہ تیار ہو گیا لوگوں کی تواضع کی، قہوہ نوش کرنے والوں میں کچھ تنفس کے مریض
تھے معلوم ہوا کہ وہ سب صحت یاب ہو گئے جب کیتلی دھوئی گئی تو معلوم ہوا
ں میں کئی ایک کاک روچ تھے۔ جو ابلتے ہوئے پانی میں پک کر قہوہ میں شامل
گئے چنانچہ اس تجربہ کے بعد کاک روچ سے تنفس کے مرض کی دوا ایجاد ہو گئی
آج تک ایسے مریضوں کے زیر استعمال ہے۔

**چھپکلی** :۔ عام طور پر سبھی گھروں کی دیواروں پر نظر آتی ہے
یہ ایک زہریلا جانور ہے جس کے لمس سے بھی پرہیز کیا جاتا ہے اس کے دانت نہیں

Marfat.com

ہوتے یہ مجسم زہریلا ہوتا ہے اور مہکتا بھی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے زہر کو جیسے موذی مریض کے لیے تریاق بنایا ہے، چھپکلی سے جذامیوں کا علاج مکمل جاتا ہے ہومیوپیتھک میں بھی اس سے دوا تیار کی جاتی ہے۔

**سانپ:۔** سانپوں کی متعدد اقسام ہیں اور ان کے زہروں کے مختلف اثرات وعلامات ہیں علاج بالمثل کے ذریعہ انہی سانپوں کے زہر سے ادویہ تیار کی ہیں جو علامات کے مطابق مریضوں پر استعمال کی جاتی ہیں۔ مثلاً ایک سانپ سے ہوئی دوا کو ناجا کہتے ہیں جو مختلف علامات کے علاوہ دل کے امراض میں آتی ہے۔

**سانڈا:** یہ ایک رینگنے والا جانور ہے جس کی لمبائی تقریباً ۹ سے تک ہوتی ہے جنگلوں میں زمین میں سوراخ کر کے اپنا گھر بناتا ہے بے ضرر ہوتا ہے اس کا تیل نکالتے ہیں اور جوڑوں کے درد اور اعصاب و پٹھوں کے درد میں کام آتا ہے

**جونک:** یہ پانی میں تیرنے والا چھوٹا سا کیڑا ہے۔ قدیم زمانے سے رگوں کا فاسد خون خارج کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے و نیز اس سے بنایا جاتا ہے۔

**مچھلی:** دنیا کی بہت بڑی آبادی کی خوراک مچھلی ہے اس کی سینکڑوں اقسام ہیں اور مختلف مچھلیاں مختلف امراض کا علاج بھی ہوتی ہیں

**گھونگھا:** یہ بھی پانی کا کیڑا ہے جو ایک سخت خول میں محفوظ رہتا ہے اور پانی میں منہ نکال کر تیرتا ہے بظاہر تو یہ بے کار سی شئے معلوم ہوتا ہے مگر قدرتِ خداوندی نے اس میں بھی انسان کے لیے افادیت رکھی ہے چنانچہ بچوں کی

Marfat.com

یعنی دق میں اس کو پکا کر کھلایا جاتا ہے۔ اور بچہ بفضلِ الٰہی شفایاب ہے۔

کیکڑا : یہ پانی کا عجیب الغریب کیڑا ہے جس کے متعدد پاؤں یں اور اسکے مختلف سائز ہوتے ہیں لوگ اس کا گوشت کھاتے ہیں۔ اس کا تپ دق کے مریضوں کے لیے اکسیر ہے۔

ANTIBIOT

Maggots , Protozoa , Lysozy اور دوسرے لوڑے مثلاً جوئیں بکٹریا مختلف Antibiotics دوائیں پیدا کرنے ب ہیں۔ لال بیگ، پسو پتنگے بھی مختلف دواؤں میں استعمال ہوتے ہیں مشہور ی سائنسدان نے Lious pasteur نے یہ دریافت کر کے پوری دنیا ہ مچا دیا کہ بہت سی بیماریوں کا سبب جراثیم (یعنی چھوٹے چھوٹے کیڑے ے جن کو صرف خوردبین سے دیکھا جا سکتا ہے اور ان کے خاتمے کے لیے ہمیں ایسے ے جراثیم تلاش کرنے ہوں گے جو ان کا صفایا کر سکیں۔ اس کا کہنا تھا کہ خمیر کوئی ی شکل نہیں ہے بلکہ خوردبینی کیڑے مختلف ہیں آٹے کے خمیر سے، غرضیکہ ے نظریہ جراثیم پیش کیا کہ مختلف جراثیم مختلف بیماریوں کا موجب بنتے ہیں ظریہ کے بعد انجکشن کے ذریعہ بیماریوں کو روکنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ چیچک کنے کے لیے گائے کی چیچک کا ٹیکہ دریافت ہوا۔ (Vacca لاطینی میں گائے کو کہتے ہیں) Vaccination یعنی ٹیکہ لگانے کا طریقہ علاج رع ہوا۔ لوئی پاسچر نے دودھ کو جراثیم کو محفوظ رکھنے کے لیے اس کا

Marfat.com

ابالنا لازمی قرار دیا۔ جس کو اس کے نام پر Pasteurization
ایک اور فرانسیسی امریکی سائنسدان رینی ڈوبوس (DUBOS)
نے زمینی جراثیم کا پتہ لگایا اور اسکی وجہ تپ دق کی مشہور دوا
Antibiotics اور دوسری Streptomycin
دریافت ہوئیں اس سے قبل کینسر کی طرح یہ مشہور تھا کہ ٹی بی کا کوئی علاج
مریض کی موت یقینی تھی۔

1928ء میں (FLEMING) نے پینسلین (PENICILLIN)
کی اور یہ بھی معلوم کیا کہ یہ مختلف بیماریوں میں استعمال ہو سکتی ہے شروع میں
بہت ہی کارگر ثابت ہوئی بعد میں اسکی Allergy بھی شروع
جھینگر کے سلسلہ میں بوعلی سینا نے لکھا ہے کہ اس کا استعمال قرمانے
بواسیر کے لیے مفید ہے اور زہریلے جانوروں کے زہر کے لیے نافع ہے اور
باریک پیس کر سرمہ اصفہانی میں ملا کر آنکھوں میں لگایا جائے تو بینائی
ہوتا ہے۔ آشوب چشم میں گائے کے پتہ کے ساتھ ملا کر بطور سرمہ استعمال
جوئیں: اگر کسی کا پیشاب بند ہو جائے تو بدن کی
لیکر اطلیل میں رکھنے سے پیشاب ہو جائے گا۔ اگر چقندر کے پانی
جائے تو سر میں کبھی جوں نہیں پڑ سکتی۔ اسی طرح روغن قرطم سر میں
جوں پیدا نہیں ہو سکتی۔ اگر بدن کو سرکہ اور سمندر کے پانی سے دھوئیں تو
جائیں گی، جوں کے کھانے سے بھولنے کی بیماری ہو جاتی ہے۔

ناسجریا میں میرے بڑے بھائی Conservator of Forests ناظم

پرفائز ہیں۔ کیڑے مکوڑوں اور جانوروں کے سلسلہ میں ان سے کچھ معلومات لی گئی ہیں وہ پیش کی جاتی ہیں یہ معلومات انہوں نے مقامی جڑی بوٹیوں ے مکوڑوں اور جانوروں کو استعمال کرنے والے حکیموں سے یہ معلومات حاصل یورپین لوگ ان حکیموں کو Witch Doctors کہتے ہیں۔ کیونکہ لاج میں دوائیں ٹونے ٹوٹکے وغیرہ سب شامل ہیں۔ بعض دوائیں بڑی تیز ہیں۔

نائجیریا کے مقامی آدمی زیادہ تر غریب طبقہ عیسائی مشرک اور مسلمان ٹے چوہے اور ٹڈی بڑے شوق سے کھاتے ہیں ان کو آگ پر بھون کے نمک کھا جاتے ہیں۔ یہ بہترین حیاتین (Protein) حاصل کرنے کا سستا طریقہ امام مالک رحؒ نے چوہے کو حلال قرار دیا ہے۔

ماہ دش کی کچھ دوست لڑکیاں جو زاویہ کالج میں ان کے ساتھ پڑھتی وہ برسات کے موسم میں کیڑے یا پتنگے (پروانے) وغیرہ کے پر نوچ کے ان کو رتوے پر رکھکر اس سے بھونتی تھیں۔ جیسے ہم سولف کو بھونتے ہیں پھر نمک لوتلوں میں بھر کر رکھ لیتی تھیں اور چمچہ سے پھانک کر کھاتی تھیں جیسے ہم لوگ محرم نوں میں کھوپرا یا دھنیہ پھانکتے ہیں۔ وہاں کے لڑکے اور لڑکیاں نہایت ت اور طاقتور ہوتے ہیں۔

وہ زمین سب سے زیادہ زرخیز معدنی اور نامیاتی اجزاء سے بھرپور باتی ہے جس میں FLORA کے ساتھ کثیر تعداد میں حشرات الارض موجود یہ زمین POROUS اور SPONGY ہوتی ہے جو زرخیزی کی

Marfat.com

ضمانت ہے۔ اس کے برخلاف ریگستانی اور پہاڑی علاقوں میں یہ کیفیت ہوتی۔ سخت اور بنجر زمین اسلیے اچھی نہیں ہوتی کیونکہ کیڑے مکوڑے

اگر سخت قسم کی بواسیر ہو تو چند کیڑے جو درختوں پر رینگتے ہیں Caterpillars اور کینچوے Earth worms پیس کر لگا لیپ کرنے سے مریض مستقل تندرست ہو جاتا ہے اس لیپ کے ساتھ اگر مکھن ملا دیا جائے تو زیادہ فائدہ مند ہے۔

اگر بچے کو سوکھے کی بیماری لگ جائے اور کسی دوا سے فائدہ بھڑ جیئے کا پتہ۔ چند کیڑے جو بھڑ کی قسم سے ہیں پیس کر مکھن ملا مالش سے سوکھے کا مرض دور ہو جاتا ہے

اگر کھانسی سخت قسم کی ہو جائے اور دمہ کی کیفیت ہو تو چند کو پکڑ کر سوتی کپڑے میں باندھکر مانند تعویذ گلے میں لٹکانے سے مرض ہے یہ نفسیاتی طریقہ علاج ہے

ایورویدک طریقہ طب کے مطابق۔

ریگ ماھی: ریگ ماہی کی معجون بنائی جاتی ہے جو قوت اور بعض بیماریوں میں بھی استعمال ہوتی ہے ریگ ماہی کا طلاء بھی بنایا جاتا ہے عضلات کے لیے ہے۔ بیر بہوٹی (سرخ رنگ کا مخملی کیڑا جو برسات میں سے دیگر اشیاء کے ساتھ تیل بنایا جاتا ہے جو نسوں کے لیے بہت مفید ہے

اودبلاؤ جسے پانی کی بلی بھی کہا جاتا ہے (OTTER) سے بھی طلا بنایا ہے جو جوڑوں اور پٹھوں کے لیے مفید ہے۔ سانڈا شیر بطخ کی چربی۔

Marfat.com

در طلاء بنایا جاتا ہے۔ جوپان کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے یہ کمزور پٹھوں
جوڑوں، گٹھیا میں مفید ہے۔ کراچی میں سارس کا تیل کہکر ایک دوا بہت
حنت کی جارہی ہے یہ دردوں اور جوڑوں کے لیے ہے

جوئیے: سر کی جوئیں پیڈی کولس (PEDI CULUS) کی ٹنکچر کے
استعمال کی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر مورے لکھتے ہیں کہ یہ دوا پشینی درد کے لیے ہے
زیادہ تر بچوں کی بہ نسبت جوان آدمیوں کے لیے زیادہ مفید ہے باجرے کے
نے کے برابر پھنسیاں، خارش، کھجلی اور تمام جسم میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس
ل بیماری میں پایا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے کام اور پڑھائی کا شوق ہو جاتا ہے
نت میں بھی فائدہ دیتی ہے۔

## BALETUS LARICIS

یہ دوائی ایک کیڑے کو جو لارچ درخت پر پیدا ہوتا ہے خشک کر کے
پانچ حصے الکوحل ملا کر چوتھے قاعدے کے مطابق مدر (MOTHER) ٹنکچر بنایا
جاتا ہے اور ساتویں قاعدے کے مطابق سفوف تیار کیا جاتا ہے روزانہ نوبتی بخار
کا کی تیل یہ ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے جو میکسیکو، ولیٹ (CUSTDIAN FLAR) سردی لگنے، جمائیاں، ابکائیاں کمزور جوڑوں کے
درد میں مفید ہے۔

BADI AGA دریائی اسفنج خشک اور سفوف کیا ہوا دردوں
میں مفید ہے

COCHI NEAL کا کی تیل یہ ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے جو میکسیکو، ولیٹ
انڈیز اور انڈونیشیا میں پایا جاتا ہے۔ خشک کیڑے کی کوٹ کر سفوف بناتے ہیں۔ کالی

Marfat.com

کھانسی شانہ اور گردہ کی سوزش کے واسطے مفید ہے۔

## کیڑے شعراء کی نظر میں

**پروانہ**:۔ قاتل دھوکے باز لوگ پروانہ کی طرح توبہ کرتے ہیں پھر غفلت ان کو اسی طرف لے جاتی ہے جیسے پروانہ نے دور سے اس آگ کو نور سمجھا اپنا سب کچھ اٹھا کر اسکی طرف ہولیا جیسے ہر بار جلتا ہے پھر دوبارہ شمع پر جلنے کے لیے پہنچ جاتا ہے۔

**پنکھا**کسی کو ٹھنڈی ہوا سے آرام پہنچانے کے لیے ہلتا ہے اور مچھر اور مکھی مغلوب کرنے کے لیے۔

علامہ اقبال کے کلام میں حیوانات سے متعلق صرف گنتی کی چند نظمیں کہی ہیں ان میں سے زیادہ تر بچوں کے لیے ہیں۔ مثلاً ایک مکڑا اور مکھی ایک پہاڑ اور ایک گلہری ایک گائے اور بکری۔ پرندے کی فریاد، شمع و پروانہ، جگنو، ایک پرندہ اور جگنو.... گو دمیں بلی۔ البتہ شاہین کو اقبال کے یہاں ایک مقام حاصل ہے جسے متعدد مقامات پر جذبہ محرکہ کو بیدار کرنے کے لیے استعمال کیا ہے اس کے بعد جگنو کی اہمیت اور اسے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے

پروانہ اور ذوق تماشائے روشنی
کیڑا ذرا سا اور تمنائے روشنی
آزاد موت سے اسے آرام جاں ہے کیا
شعلہ میں ترے زندگی جاوداں ہے کیا۔
پروانہ بھی اک پتنگا جگنو بھی اک پتنگا
وہ روشنی کا طالب یہ روشنی سراپا

ہر چیز کو جہاں میں قدرت نے دلبری دی  پروانے کو تپش دی جگنو کو روشنی دی

جگنو: تجھے جس نے چمک گل کو مہک دی
اسی اللہ نے مجھکو چمک دی

پتنگا: کوئی ایسی طرز طواف تو مجھے اے چراغ حرم بتا
کہ تیرے پتنگ کو پھر عطا ہو وہی سرشت سمندری

پروانے کی طرح خود کو آگ میں ڈال دیتے ہیں  ریشم کے کیڑے کی طرح خود آسائی نہیں کرتے
مجھے عشق کے پر لگا کر اڑا  مرضی خاک جگنو بنا کر اڑا۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق رضؓ کے لیے ہے خدا کا رسول بس ۔ اقبال

پروانے کی منزل سے بہت دور ہے جگنو
کیوں آتش بے سوز پہ مغرور ہے جگنو

اللہ کا سو شکر کہ پروانہ نہیں میں
در یوزہ گر آتش بیگانہ نہیں میں

جیسے ہوتا ہے سیپ میں موتی
ہے یونہی دل میں ذات نا معلوم (شاہ لطیف)

چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی روشنی بھی
نکلا کبھی گہن سے آیا کبھی گہن میں

جگنو کی چمک اس کے اختیار میں ہوتی ہے
لیکن جبلت مقرر کر دی گئی ہے۔

Marfat.com

# مچھلی

قرآن پاک میں مچھلی کا ذکر چھ بار آیا ہے (حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع) دریاؤں کے سنگم پہ پہنچے اس اپنی مچھلی کو دونوں بھول گئے مچھلی نے دریا میں اپنی راہ لی اور چلدی پھر جب دونوں آگے بڑھے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا۔ ہمارا ناشتہ تو لاؤ ہم کو تو اس سفر میں بڑی تکلیف پہنچی، خادم نے کہا۔ دیکھئے جب ہم اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے سو میں اس مچھلی کو بھول گیا، شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کرتا اور اس مچھلی نے دریا میں عجیب طور سے اپنی راہ لی۔

(غار) کہف 18/63، 64

پھر ان (حضرت یونس ؑ) کو مچھلی نے نگل لیا اور یہ خود کو ملامت کر رہے تھے (گمان غالب ہے کہ ان کو وھیل) مچھا نے نگلا تھا ۱۱

فرشتے صٰفٰت 37/142

پس اپنے رب کا فیصلہ صادر ہونے تک صبر کرو اور مچھلی والے (یونس ؑ) کی طرح نہ ہو جاؤ جب اس نے پکارا تھا وہ غم (شرمندگی) سے بھرا ہوا تھا۔ اگر اسکے رب کی مہربانی اسکے شامل حال نہ ہوتی تو وہ ذلیل ہو کر چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا۔ قلم 68/49، 48

اور مچھلی والے (یونس ؑ) کا تذکرہ کیجئے جب وہ خفا ہو کر چل دیا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم ان کی پکڑ دھکڑ نہ کریں گے پس انہوں نے

ھیروں میں پکارا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور میں قصوروار
ہوں۔ انبیاء 87/21

اور ذرا ان سے اس بستی کا حال بھی پوچھو جو سمندر کے کنارے
واقع تھی (ایلات/ایلہ) اردن کی بندرگاہ عقبہ کے قریب) انہیں یاد دلاؤ وہ واقعہ
کہ وہاں کے لوگ سبت (ہفتہ) کے دن اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے اور
یہ کہ مچھلیاں ہفتہ کے دن ہی ابھر ابھر کر ان کے سامنے آتی تھیں اور باقی دنوں
میں نہیں آتی تھیں یہ اسلیئے ہوتا تھا کہ ہم ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کو
آزمائش میں ڈال رہے تھے۔ بلندی (اعراف) 163/7

مختصر یہ کہ قرآن پاک میں سورہ کہف میں دو بار باقی صفت
قلم، انبیاء اور اعراف میں ایک ایک مرتبہ مچھلی کا ذکر آیا۔ کل چھ مرتبہ
حضرت موسیٰؑ کی خضرؑ سے ملاقات کا مقام وہ ٹھہرا تھا۔ جہاں سے مچھلی
دریا کے سنگم کی راہ لیتی ہے، پھر تین جگہ یونسؑ کے سلسلہ میں آیا ہے کہ انسان
اس واقعہ سے سبق حاصل کریں۔ غلط کام سے توبہ استغفار کریں۔ اللہ کی کثرت سے
تسبیح کریں۔ پھر یہودیوں کی نافرمانیوں کے سلسلہ میں ہفتہ کے دن مچھلی پکڑنا منع
کر دیا گیا تھا۔ اور وہ لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے ہفتہ کے دن مچھلیاں
پکڑتے تھے وہ آزمائش تھی جس میں وہ ناکام ہوئے اور اسکی ان کو سزا دی گئی۔

توریت اور انجیل میں مچھلی کا ذکر کثرت سے آیا ہے ان کتابوں میں
کثرت اولاد کے سلسلہ میں تشبیہی حیثیت سے بھی مچھلی کا ذکر آیا ہے
مچھلی کو متعدد قوموں نے مقدس مانا ہے اہل فلسطین (DAGON)

یعنی مچھلی دیوتا کے نام سے موسوم تھا۔ اس کا ذکر عہد عتیق میں تفصیل سے
قاضیوں 3: 13 - سموئیل 5: 4)
بائیبل میں اس دیوتا کا دھڑ مچھلی کا اور اوپر کا حصہ انسان کا تھا۔ ہندوستا
میں بھی وشنو دیوتا مچھلی کے قالب میں ہوئے ہیں۔ فلسطین کے عقیدت
مچھلی کی کھال پہنتے تھے، یونان میں بھی مچھلی کے پرستار موجود تھے جہا
مندروں میں مقدس مچھلیاں رکھی جاتی تھیں ان کو روز کھلایا جاتا تھ
اور ان کو عوام کبھی نہیں کھاتے تھے۔ البتہ پجاری صاحبان کھا سکتے
قدیم اہل شام مچھلیوں کو مقدس سمجھتے تھے اور ان کو نہیں کھاتے تھے
موجودہ دور میں بھی مچھلی کو ہندوستان میں مقدس سمجھا جاتا ہے
عوامی کہانیوں میں ان کا اہم مقام ہے۔ اور ورونا (VARUNA) دیوتا
مچھلی کی سواری کرتے ہیں۔ البتہ مچھلی ان کے مطابق بھوتوں کی غذا ہے
(CORNWALL) کے لوگ مچھلی کی خوشبو سے نفرت کرتے ہیں یہودیوں کے
مطابق NISAN کے مہینہ میں مچھلی کھانے سے کوڑھ کا خطرہ ہوتا ہے
ہندو مچھلی سے جنم پتری بنانے کا کام بھی لیتے ہیں Wales کے لوگ مچھلیو
کو پالتے ہیں تاکہ ان سے پیشین گوئی کر سکیں۔ قدیم ایران میں یہ خیال تھا کہ کا
(KARA) مچھلی حفاظت کرتی ہے اور بیل مچھلی تمام سمندروں میں پائی جاتی
جسکی چیخ سے تمام مچھلیاں حاملہ ہو جاتی ہیں۔ اور دیگر گندے آبی جانوروں کی ما
کے حمل ساقط ہو جاتے ہیں، جنوبی افریقہ کے بنٹو لوگ مچھلی کو نہ کھاتے ہیں نہ
لگاتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ مچھلی دراصل سانپ ہے یزیدی کہتے ہیں

Marfat.com

رف نچلے طبقے کے لوگ مچھلی کھاتے ہیں۔ بعض جگہ پیدائش کے موسم میں مچھلی
ھاتے سربیا میں حاملہ عورتیں مچھلی نہیں کھاتیں جبکہ یہودی عورتوں کے لیے
چھلی کھانا اچھا ہے۔

پیرو جنوبی افریقہ میں مختلف مچھلیوں کی پرستش کی جاتی تھی کہیں سارڈین
ں، کہیں اسکیٹ کی، کہیں کتا مچھلی کی۔ ان کی ہڈیوں کو اسلیے نہیں جلاتے کیونکہ ان
زیوں سے نئی مچھلیاں جنم لیتی ہیں، کچھ جادوئی تقریبات کی جاتی ہیں تاکہ زیادہ
چھلیاں پکڑی جائیں ایک رسّی میں مچھلیاں اور کچھ پر باندھ دیئے جاتے
ہیں اور دریا میں بانسوں پر کھر لگا دیتے ہیں، کہیں پہ مچھلی کی پیدائش کے
سوسم میں ایک قبیلے کو بستی سے نکال دیتے ہیں کہیں عورتوں اور بچوں کو مچھیروں
سے دور رکھتے ہیں تاکہ کوئی شور نہ ہو اور مچھلیاں نہ بھاگ جائیں۔ یہ نیوگنی
یں ہوتا ہے آسٹریلیا کے مشرقی جزیروں میں قدیم روحوں کو بلایا جاتا ہے
مقدس جنگل میں چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں۔ مرد پانی میں چلے جاتے
ہیں اور عورتیں صرف ایک آگ جلا کر ناچتی ہیں اور پھر مکمل خاموشی
چھا جاتی ہے۔

اگر SARDINE پکڑی نہ ہو تو ایک پتھر سوکھی لکڑیوں کے
درمیان رکھا جاتا ہے اور اس کو قبرستان میں ایک کھمبے کے نیچے رکھ دیتے
ہیں پھر جادوگر منتر پڑھتے ہیں۔ کچھ ملکوں میں مچھلیاں پکڑنے کے لیے
ایک مچھلی کی قربانی کی جاتی ہے۔ اوٹاوا قبیلے کے لوگ خیال کرتے ہیں کہ
مردہ لوگوں کی طرح روح مچھلیوں میں منتقل ہو جاتی ہے جاپان میں اور

قدیم یورپ میں زلزلے کی وجہ یہ تھی کہ مچھلی حرکت کرتی ہے کیونکہ کرۂ زمین مچھلی پر ٹکا ہوا ہے، جنوبی افریقہ، ایلاسکا اور ریڈ انڈین قبائل میں مچھلی ایک مقدس نشان سمجھی جاتی ہے۔

یسوع نے ان سے کہا۔ کہ جو مچھلیاں تم نے ابھی پکڑی ہیں ان میں سے کچھ لاؤ۔

یوحنا ۱۵-۹ : 21

حضرت یسوع نے جو مچھلی کھانے کے لیے پسند فرمائی وہ تازہ تھی سمندر سے حاصل ہونے والی مچھلیاں تقریباً وہی ہیں جو دوسرے گرم ممالک میں پائی جاتی ہیں البتہ پاکستانی ساحلوں سے جھینگے کی عمدہ اقسام حاصل ہوتی ہیں جو برآمد بھی کی جاتی ہیں اس ضمن میں جاپان نے تمام عمدہ اقسام کا جھینگا خریدنے کے لیے پیش کش کی ہوئی ہے کہ وہ مارکیٹ کی شرح کے مطابق سب مقدار اٹھانے کے لیے تیار ہے کئی کروڑ روپیہ کی مچھلی برآمد کی جاتی ہے۔

مچھلی میں لحمیات۔ چربی۔ نشاستہ۔ معدنیات اور پانی ہوتا ہے اگر اس کا موازنہ دوسرے گوشت سے کیا جائے تو گائے یا بکری کا گوشت مچھلی سے زائد طاقت رکھتے ہیں۔ البتہ مچھلی میں حرارے زیادہ ہوتے ہیں مچھلی کا تیل ایک مشہور ٹانک ہے چھوٹی مچھلیاں دریا میں آئی ہوئی کائی اور نباتات کھاتی ہیں۔ خاص طور پر کائی حیاتین اے میں تبدیل ہو جاتا ہے بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھاتی ہیں اس طرح ان کے جگر میں وٹامن اے کا ذخیرہ ہو جاتا ہے ایک چمچہ (چائے) میں ۴۵۰ ۵

ٹامن اے کے یونٹ اور ۵ ہزار یونٹ وٹامن ڈی ہوتا ہے شارک اور ہیلی بٹ کے جگر میں اس وٹامن کی مقدار کاڈ سے بہت زیادہ ہوتی ہے یعنی اسکی نسبت ایک چمچہ اور ایک قطرہ کی ہے آنکھوں اور جلد کی حفاظت اور جسم کی بیماریوں سے بچانے کے لیے شارک کے جگر کا تیل از حد مفید ہے یہ تیل اگر برطانیہ یا ناروے کا بنا ہو تو افادیت زیادہ ہوتی ہے۔

مچھلی میں نشاستہ بڑی معمولی مقدار میں ہوتا ہے اسلیے ذیابیطس کے مریض اطمینان سے کھا سکتے ہیں۔ مچھلی رنگوں کی پہچان رکھتی ہے بلکہ اس کو چیزوں کی اچھی خاصی شناخت ہوتی ہے یہ وصف اکثر چوپایوں میں نہیں ہوتا سوائے وہیل کے۔

مچھلی ایک فقاریہ جانور ہے جو زیادہ تر پانی میں رہتی ہے صرف آکسیجن کے لیے پانی سے باہر منہ نکالتی ہے اس کا نظام ہضم، سانس لینے کا نظام اور اعصاب کا نظام ہوتا ہے منہ جبڑے دانت آنکھوں کے علاوہ وہ روشنی بھی پیدا کرتی ہے اور آوازیں بھی نکالتی ہے جو کچھ فاصلے تک سنی جا سکتی ہیں، کچھ مچھلیاں زہریلی بھی ہوتی ہیں۔ مچھلیوں کے پانچ گروہوں میں بجلی پیدا کرنیکی صلاحیت ہوتی ہے کچھ چھ سو Volt تک بجلی کے جھٹکے لگا سکتی ہیں یہ چند سیکنڈ کے وقفے سے گھنٹوں تک بجلی کے جھٹکے لگا سکتی ہیں۔

جدید مچھلی گھروں نے مچھلیوں کو رنگ برنگی بننے میں کافی مدد دی ہے مچھلی کی فطرت ہے کہ وہ ماحول کو اپناتی ہے لہذا رنگ برنگی ماحول سے متاثر ہو کر وہی رنگ اختیار کر لیتی ہیں خاص طور پر عمل پیدائش کے فوراً بعد سے

Marfat.com

شروع ہو جاتا ہے۔

مچھلیوں کی چالیس ہزار اقسام ہیں اور یہ تعداد تمام پرندوں دودھ دینے والے جانور اور رندوں سے دوگنی ہے۔ فلپائن کی ایک جھیل میں دنیا کی سب سے چھوٹی مچھلی پائی جاتی ہے۔ اس کا نام ہے پندا کا بونی (PANDAKA PYGMEA) اور اسکی لمبائی ½ انچ سے کم ہے اور میٹھے پانی کی سب سے بڑی مچھلی کی لمبائی 12½ فٹ ہے اور اس کا وزن 583 کلوگرام ہے حال ہی میں دریائے والگا میں استراخان کے مقام پر میٹھے پانی کی مچھلی ملی ہے جس کی لمبائی 4 ارفٹ سے زیادہ ہے اور اس کا وزن 2250 کلوگرام ہے کھارے پانی کی سب سے بڑی مچھلی وھیل شارک کی لمبائی 70 فٹ ہے اور اس کا وزن 66000 کلوگرام ہے۔ مچھلیاں ہر موسم میں اور ہر خطے اور ہر گہرائی میں پائی جاتی ہیں۔ پانی کے علاوہ سمندر کے کنارے پہاڑیوں کی دراڑوں میں۔ اتھلے پانی میں۔

مچھلی کے ساتھ انسان کی دلچسپی ابتدا سے ہی ہے مچھلی کا وجود 45 کروڑ سال سے ہے، عام مچھلی زیادہ آکسیجن میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ اسلیے جب وہ پانی سے باہر نکلتی ہے تو فوراً ہی دم گھٹنے لگتا ہے جبکہ ڈولہ مچھلی (MUD FISH) پانی سے باہر کافی دیر زندہ رہتی ہے۔

وہیل مچھلی کو علماء حیاتیات مچھلی کی بجائے گائے قرار دیتے ہیں بڑی قسم کی وھیل برفانی سمندر میں رہتی ہے اور سانس لینے کے لیے ہر آدھ گھنٹے کے بعد پانی کی سطح کے اوپر آجاتی ہے اور اوپر آکر وہ تازہ ہوا کی کثیر

سم میں ذخیرہ کر لیتی ہے۔

ہمارے ملک میں مشہور ہے کہ انگریزی کے جس مہینے کے نام میں "ر" نہ ہو اس مہینہ میں مچھلی نہ کھائی جائے مثلاً مئی۔جون۔ جولائی ۔ باقی مہینوں میں مچھلی کھانا درست ہے۔ اصل میں ان مہینوں میں کی افزائش نسل ہوتی ہے۔

اللہ نے توریت میں فرمایا۔

پھر خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور شبیہہ کی مانند بنائیں وہ سمندروں کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام ن اور سب جانوروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں اختیار رکھیں۔

پیدائش 1:29

طوفان نوح کے بعد بچے ہوئے لوگوں کے لیے بہترین سہولتیں کی گئیں ان کو فرمایا۔

اور تمام کیڑے جن سے زمین بھری پڑی ہے اور سمندر کی کل مچھلیاں تمہارے ہاتھ میں کی گئیں پیدائش 9:2/3

انہوں نے کوئلوں کی آگ اور اس پر مچھلی رکھی ہوئی اور روٹی رکھی

ڈاکٹر محمد رمضان مرزا نے پاکستان کے شمالی اور شمالی مغربی علاقوں میں پائی جانے والی مچھلیوں کی فہرست مرتب کی ہے جس کے مطابق یہاں پر ٹراؤٹ کی متعدد اقسام پائی جاتی ہیں یہ مچھلیاں ٹھنڈے پانی میں زندہ رہ سکتی ہیں اگرچہ ان کو چھوٹے سائز کی مچھلی قرار دیا جاتا ہے لیکن تین فٹ

Marfat.com

لمبی مچھلیاں بھی ان کے مشاہدہ میں آئیں سکردو کی جھیل گھاشو سے پندرہ
پونڈ کی ٹراؤٹ پکڑی گئی یہ مچھلی ٹھنڈے اور صاف پینے کے ایسے ذخیروں
کو پسند کرتی ہے جنکی تہہ میں بجری ہے صوبہ سرحد کی حکومت نے مقامی قسموں
کے علاوہ جاپان سے انڈے درآمد کرکے کاغان کی جھیلوں میں اسکی دو سو
پیمانے پر افزائش کی ہے اور جھیل سیف الملوک میں مچھلیوں کا وزن
اکثر پندرہ پونڈ ہوجاتا ہے ٹراؤٹ کی قسموں میں برفانی شکل کے علاوہ
مہاشیر پسندیدہ مچھلی ہے۔

سمندری مچھلی میں غذائیت عمدہ ہوتی ہے اسکی تاثیر سرد لیکن زود
ہضم ہے بلغم پیدا کرتی ہے گرم مزاجوں کی اصلاح کرتی ہے نمکین پانی
کی مچھلیاں اپنے اثرات میں فضیلت رکھتی ہیں اگر اسے تازہ کھایا جائے تو
پیٹ کو نرم کرتی ہے۔

دودھ اور مچھلی کے بارے میں مختلف باتیں مشہور ہیں پرانے زمانے
سے یہ بات چلی آرہی ہے کہ مچھلی کھانے کے بعد دودھ پینے سے برص یا
کوڑھ ہوسکتے ہیں۔ بعض کتابوں میں یہ مشاہدہ جبرائیل بن بختیشوع طبیب
کی طرف سے بیان کیا گیا ہے اس کے مقابلے میں جدید تحقیقات میں لوگوں
نے کافی محنت کی ہے۔ ہم نے لندن یونیورسٹی کے ادارہ تحقیقات امراض جلد
میں کچھ عرصہ گذارا ہے تمام ماہرین متفق ہیں کہ ہمیں ابھی تک برص کا کوئی
سبب یقینی طور پر معلوم نہیں ہوسکا اور وہ دودھ اور مچھلی والے مسئلہ
کو کوئی اہمیت دینے پر تیار نہ تھے بلکہ بعض کتابوں میں بھی یہ بات وضاحت

چکی ہے کہ مچھلی اور دودھ کا برص سے کوئی تعلق نہیں۔ اسکے برعکس امام القیم رضؒ نے مچھلی کے بعد دودھ پینے کے اندیشہ کو زبانِ رسالتؐ سے ن کیا ہے انہوں نے اس کے ثبوت میں کوئی حدیث۔ تو بیان نہیں کی لیکن ے جب اس عظیم بارگاہ سے منسوب ہو اسے سچ ماننا ایمان کی بات ہی نہیں ایک سائنسی حقیقت بھی ہوگی طب جدید اگر اس سے منکر ہے تو یہ اسکی غلطی ہے، وہ دن دور نہیں جب ان کو پھر اسے قبول کرنا ہوگا۔

مچھلیاں عام طور پر زہریلی نہیں ہوتیں۔ اکثر مچھلیاں بغیر کسی تردد کے ئی جاسکتی ہیں۔ دریا نہر تالاب جھیل چشمہ اور کنواں ایسی جگہیں ہیں جہاں قریباً تمام مچھلیاں کسی اندیشہ کے بغیر کھائی جاسکتی ہیں مگر اس شرط پر کہ تازہ ہوں۔ مچھلی کی تازگی دیکھنے کا مشہور طریقہ ہے کہ ان کے کان کی ہڈی نچی کرکے اسکے نیچے گلپھڑے دیکھتے ہیں اگر وہ چمکتے ہوئے سرخ رنگ ہوں تو مچھلی تازہ ہوتی ہے ان کا رنگ اگر سیاہی مائل سرخ یا بھورا سرخ ہو تو مچھلی باسی ہوتی ہے۔

## مچھلی شعرا کی نظر میں

بال ہر مرتبہ مچھلی لاتا ہے اس بار مچھلی گئی اور جال لے گئی

بے روزی شکاری دجلہ میں سے بھی نہیں پکڑ سکتا۔

اور جس مچھلی کی موت نہ ہو وہ خشکی میں بھی نہیں مرتی

غوطہ خور مگر مچھ کے حلق سے ڈرے

تو کبھی بھی قیمتی موتی کو حاصل نہ کرے

(یہ کچھوے اور مچھلی پر بھی صادق آتا ہے)

اللہ کا ارادہ ایک کو تخت شاہی سے اتار دیتا ہے اور ایک کو مچھلی کے پیٹ میں اچھی حالت میں رکھتا ہے

اس کا وقت بہت اچھا ہے تیرا ذکر جس کا غمخوار ہو

خود وہ مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونسؑ کی طرح ہو

مچھلی کے سوا جو لوگ ہیں وہ اسکے تھوڑے پانی سے سیر ہو جاتے ہیں اور جو بالکل محروم ہیں اس کے تو اوقات ہی ضائع ہو گئے مچھلی سے مراد عاشقِ حق۔ پانی سے مراد کلام خدا جو انبیا پر نازل ہوا۔ مطلب یہ کہ مچھلی کے سوا جو عام لوگ ہیں وہ صرف کلام حق سے سیر ہو جاتے ہیں مگر وہ عشق سے خالی ہیں ورنہ کبھی بھی اس تھوڑے سے پانی سے سیر نہ ہوتے مگر عاشق حق مشاہدہ حق کے طالب ہوتے ہیں اور سلوک کے جتنے مدارج ہیں طے کر جاتے ہیں۔

قسم ہے اس نور کی اور قسم ہے ان نورانی بزرگوں کی جو اس بحر نور کی گویا مچھلیاں ہیں۔ اسی لیے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ انسان کا آرام زبان کو تھام رکھنے میں ہے۔

تو دیکھتا ہے کہ دنیا میں کاروبار حیات ایک خیال سے قائم ہے یہاں تک کہ گھر شہر جنگل، نہر سورنج آسمان اسی خیال کی بدولت زندہ ہیں جیسے دریا میں مچھلی۔

ایک دریا میں تین مچھلیاں رہتی تھیں ایک عاقل ایک نیم عاقل ایک بے عقل۔ شکاری کی آمد پر ایک مچھلی جو عاقل تھی وہ علاقہ سے دور

گئی۔ جو نیم عاقل تھی وہ پکڑی گئی لیکن مردہ بن گئی اور پھر دریا میں
ہلکی گئی جو بے عقل تھی وہ پھنس گئی تمہاری عمر کے ساٹھ سال
نے کو آئے تمہیں ضعف قوی کے کانٹے میں نہ پھنسالیں۔ اس کانٹے میں
س کر لقمۂ صیاد نہ بن جانا۔ دریا کی گہرائی کا راستہ پکڑو اور سلامت رہو
عاشق کبھی دریا کی لہر کی طرح جھنڈا بلند کیئے ہوتے چلتا ہے اور
ی مچھلی کی طرح۔

یونس (دنیا کی) مچھلی کے پیٹ پڑا پک رہا ہے اس قید خانے سے
ی نجات کے لیے توبہ و استغفار کی تسبیح کے سوا چارہ نہیں اگر وہ تسبیح
ل نہ ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ رہتے انہوں نے تسبیح کی
ولت مچھلی کے قید خانے سے نجات پائی۔ تو بھی یہی کر یہ روز الست کی
ثانی ہے جب اللہ نے پوچھا۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کیا میں تمہارا رب
نہیں ہوں۔ تمام روحوں نے کہا تھا۔ قَالُوْا بَلٰی۔ کہا بے شک
تو ہمارا رب ہے۔

اگر تم وہ روحانی تسبیح بھول چکے ہو تو ان مچھلیوں کی تسبیح سنکر
پھر یاد کر لو۔ جس نے اللہ کو دیکھ لیا وہ اللہ والا ہے۔ جس نے دریائے وحدت
کو دیکھ لیا وہ مچھلی ہے یہ جہان دریا ہے اور بدن مچھلی ہے اور روح یونسؑ
اگر وہ تجھے پچاس ساٹھ اشرفیاں دیتی ہے تو اس انعام کے دھوکے
میں نہ آنا۔ اے مچھلی وہ تیرے پھنسنے کے لیے کانٹے میں گوشت لگا رہا ہے
عاقل مچھلی نے کہا۔ میرا وطن وہی ہے جہاں مجھے ان صیادوں سے

Marfat.com

نجات مل سکے۔ یہ تالاب وطن کہنے کے لائق نہیں جہاں میری حفظ میں ہے مجھے ان ساتھ والی مچھلیوں سے مشورہ کرنے کی ضرورت وہ ضرور اس جگہ پڑے رہنے کا مشورہ دیں گی۔

وہ مچھلی ہرن کی طرح دوڑتی تھی۔ جسکے پیچھے کتا لپکا آتا اور جب تک اسکے بدن میں ایک رگ بھی موجود ہو وہ اسی طرح دوڑ جاتا ہے خرگوش کی سی نیند اور کتا پیچھے آرہا ہو یہ سخت غلطی ہے ڈرنے والے کی آنکھوں میں نیند کہاں۔

Marfat.com

# شارک مچھلی

شارک سے متعلق جو معلومات ابھی تک حاصل ہوئی ہیں وہ یہ ہیں

۱۔ یہ 350 ملین سال یعنی 35 کروڑ سال پہلے وجود میں آئی تھی

2۔ یہ بہت ترقی یافتہ ہے ہوشیاری کے امتحان I.Q. Tests

بہت جلد سیکھ لیتی ہے خرگوش کی طرح۔

3۔ یہ دیکھتی بھی ہے اور رنگوں کی پہچان بھی رکھتی ہے۔

4۔ یہ زمینی مقناطیسی کشش کو جان سکتی ہے اور اسے استعمال کر سکتی ہے۔ اس کا شکار جو بھی خفیف برقی لہریں چھوڑتا ہے اس کا صحیح اندازہ لگا سکتی ہے یہ اتنی آہستگی سے تیرتی ہے کہ اس کے شکاری کو پتہ ہی نہیں لگتا۔

5۔ اس کے بہت کم طفیلی ہوتے ہیں اور بیماریاں بھی بہت ہی کم ہوتی ہیں۔

6۔ اسکی 350 قسمیں موجود ہیں۔

7۔ اسکے جسم میں ایسی Antibodies موجود ہیں جو شدید بیماریوں کے حملہ کو روک سکتی ہیں۔ سرطان تقریباً نہیں ہے۔ 8 قسمیں ملاحظہ ہوں۔

(الف) Extant shark چھوٹی شمار کی جاتی ہے ہر گہرائی پر ملتی ہے۔

Marfat.com

(ب) Bull Shark نیکاراگوا اور گوٹیمالا و
امریکہ کے ممالک میں دریائے امیزان برازیل میں نئی گنی، دریائے گنگا بھار
دریائے زمبزی افریقہ دریاے میسیپی شمال امریکہ میں

ج Cookie cutter جاپان کے ساحل کے قریب
جانے کس طرح نمک کی شدت اور کمی کو متوازن کرتی ہے

قد و قامت کے لحاظ سے ایک بڑی شارک دو لبسوں کی لمبائی
برابر بھی ہوتی ہے اور چھوٹی سے چھوٹی Cookie-cutter shark
ایک پنسل کی لمبائی کے برابر شکل و صورت کے لحاظ سے (۱) پتلی دبلی (۲)
ٹا. ر پیڈو کی شکل کی (۳) بڑی سفید (4) بحر الکاہل کی شارک اور نوکیلی
منہ والی۔

(5) چپٹے پیندہ والی شکاری شارک (6) انتہائی چکر باز ہتھوڑا جیسے
سر والی۔ (7) درانتی جیسی دم والی جس سے وہ مچھلیوں کے جھول کے
جھول اکٹھے کر لیتی ہے (8) شیر (Tiger) شارک

یہ بات اب تک راز میں ہے کہ شارک کہاں جاتی ہے؟ کتنی دور
جاتی ہے اور کتنی رفتار سے سفر کرتی ہے؟ کیا وہ جماعت میں تیرتی ہیں
اکیلی کیا وہ باقاعدہ منتقل ہوتی رہتی ہیں جیسے سائبیریا کے پرندے۔ اس
ضمن میں کچھ تحقیقات کی گئی ہیں ان سے یہ معلومات حاصل ہوئی ہیں

۱۔ نیلی شارک 3600 میل تک چلی جاتی ہے

2۔ وہ ایک دن میں 30۔ 20 میل تک سفر کرتی ہیں۔

Marfat.com

3۔ وہ گھڑی کی طرح چکر لگاتی ہیں مثلاً بحرِ شمالی اوقیانوس سے گلف
(Gulf stream) کے ساتھ یورپ پہنچ جاتی ہے اور
(North Equatorial) آتی ہے شمالی استوائی دھارا

4۔ لیکن وہاں سب نہیں جاتیں۔

5۔ مشرقی بحرِ اوقیانوس میں چھوٹی شارک ملتی ہے جبکہ مغربی اوقیانوس
ی ہوتی ہے۔

6۔ نر شارک امریکی ساحل کے قریب رہتے ہیں جبکہ مادہ مشرقی اوقیانوس
روں تک چلی جاتی ہے۔

7۔ خیال ہے کہ پانی کے درجہ حرارت کی وجہ سے بہت سی شارک
ا ہے

8۔ نیلی شارک ٹھنڈے سمندر کو ترجیح دیتی ہے

9۔ ہتھوڑا سر والی اور شیر (Tiger) شارک گرم پانی میں
ہرنا پسند کرتی ہے۔

10۔ جبکہ گرمیوں میں شمالی مشرقی امریکہ کے ساحل پر جب درجہ
رارت 68°F ہوتا ہے تو مختلف قسم کی شارک آجاتی ہے۔ نیلی شارک
یک جیسے درجہ حرارت میں رہتی ہے۔ اس کے بعد نوکیلی منہ والی۔ پھر دنیا کی
دوسری بڑی مچھلی (Basking Shark) ہے اسکی آمد و رفت
اور حرکتوں کے متعلق کوشش کی گئی۔ موسم گرما میں مشرقی شمالی اوقیانوس اور
برطانیہ کے مغربی ساحل کے قریب نظر آتی ہے اسکے بعد وہ غائب ہو جاتی ہے

Marfat.com

لبعد میں معلوم ہوا کہ سمندر کی تہہ میں چلی جاتی ہے۔ سائنسدانوں نے ٹیلائٹ کے
ذریعہ اسکی حرکات و سکنات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ شارک کے
ٹرانسمیٹر منسلک نہ کر سکے۔ شارک اپنا راستہ زمینی مقناطیسی کے ذریعہ
کرتی ہے۔ سفید شارک چوتھائی میل سے خون کی خوشبو اور جسم کی لو معلوم کر
ہے۔ گھپ اندھیرے میں بھی 75 فٹ دور سے اپنے شکار کو دیکھ
ہے۔ شارک کی آنکھ انسانی آنکھ سے دس گنی زیادہ طاقتور ہے اور
کے اندر دبی ہوئی مچھلی کو بھی دیکھ لیتی ہے یا محسوس کر لیتی ہے۔

ماہرین نے 2000 شارک مچھلیوں کا جائزہ لیا۔ اسکے حملہ آور ہو
کی عموماً دو وجوہات ہوتی ہیں ایک جس وقت یہ اپنے بچوں کو کھلا رہی
دوسرا یہ کہ کسی شکاری کو اپنے خلاف حملہ آور سمجھے۔ اس کے دانت نوکیلے
ہیں یہ اپنے دانتوں سے اپنے شکار کا بہت بڑا لوتھا توڑ لیتی ہے 350
اقسام میں سے صرف 35 قسمیں شارک انسان پر حملہ آور ہوتی ہیں یہ انسا
کو ثابت نگل سکتی ہے لیکن شارک کی بہت سی نسلوں کو مثلاً سفید شارک
شیر شارک، ہتھوڑے کے سر والی، بیل شارک، سلیٹی نرس، سمندری سفید
ٹپکے والی، بحرالکاہل والی کو انسانی گوشت بالکل پسند نہیں اور انسان کو
تھوک دیتی ہے۔ غالباً یہی شارک مچھلی حضرت یونس علیہ السلام کو زندہ نگل گ
اور پھر ناپسندیدگی کی وجہ سے حضرت یونس علیہ السلام کو اگل گئی یعنی تھوک گئ
1958 - 1959 تک شارک مچھلی کے حملوں کی تعداد 2000 تھی
یعنی سالانہ 50-70 حملوں تک تھی۔ اور اس میں خطرناک اس سے بھی کم تھے

نر بیگا۔ احملے سالانہ۔ یہ گہرے سمندر میں حملہ کرتی ہے، سفید شارک بغیر کسی کے بھی حملہ کر دیتی ہے اور اس کے متعلق کوئی پیشین گوئی نہیں کی جا سکتی تاہم ساحل سے 30 گز یا آگے ہوں تو حملہ کرتی ہے اس میں درجہ حرارت دخل ہے یعنی 70°F سے اوپر ہونا چاہیئے۔ شارک انسان سے بہت ہے اور عموماً یہ ڈر ہی حملہ کا موجب بنتا ہے۔

## شارک کا استعمال

ہم شارک کا استعمال گوشت میں بڑے مزے سے کرتے ہیں

ا۔ برطانیہ کے گوشت کے بازاروں میں شارک کا گوشت پہاڑی سالمن Salmon کر کے فروخت کیا جاتا ہے۔

2۔ مشرق بعید یعنی چین فلپائن تائیوان جاپان میں شارک فنز کی یخنی (Soup) بناتے ہیں۔

3۔ میکسیکو میں غریب آدمی شارک کے گوشت پر نمک چھڑک کر کھاتے ہیں۔

4۔ گہرے سمندر کی شارک کے جگر کا تیل نکالا جاتا ہے جاپان میں یہ چیز کا علاج سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ Lip stick بنانے کے سلسلہ میں بھی کام آتا ہے۔

5۔ شارک کے ایک Capsule کے لیے جاپانی ایک برطانوی پونڈ بھی ادا کر دیتا ہے کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ سرطان کا Cancer

Marfat.com

کا علاج ہو سکتا ہے۔ یہ قبض کشا بھی شمار کیا جاتا ہے۔

6۔ شارک کو سمندری سونا Marine Gold بھی کہا جاتا ہے

7۔ بڑی سفید شارک کے جبڑے ۱۰۰۰ برطانوی پاؤنڈ سے میں فروخت کیے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ سائنسدانوں کا یہ خیال ہے کہ بڑی شارک کی نسل اب ختم ہو رہی ہے۔

8۔ 1976ء میں ہوائی جزیروں کے قریب ایک بڑے والی مچھلی پکڑی گئی وزن ۵۵۰ کلوگرام اور لمبائی 14 فٹ 7 انچ۔ 1984ء میں ایک مچھلی پکڑی گئی امریکہ کے مغربی ساحل کے قریب اس کو کیلی فورنیا کے عجائب گھر میں رکھا گیا۔ دونوں شارک مچھلیاں نر تھیں مادہ اور بھی بڑی اور وزن ہوتی ہے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ان سے بھی بڑی شارک مچھلیاں گہرے سمندروں میں پائی جاتی ہوں گی۔

## مچھلی شاہ لطیف

مجھے احساس ہے بے مائگی کا
کہ مانند تن ماہی ہوں بیمار
نہ اب وہ مچھلیاں ہیں اور نہ کھارے
کہاں ہے اپنے آپے میں یہ نوری

Marfat.com

نے کس خیال و خواب میں ہیں
کوئی دیکھے تو اسکی لاشعوری
چی جام کی آغوش میں بھی
غرور و ناز نوری کو نہیں تھا
اچی جام کی ہمسائیگی سے
دلِ نوری میں کیا رعنائیاں تھیں
ے ہی خوبصورت ہے وہ نوری
نہیں کنجھر میں اس کا کوئی ثانی
خود مور چھل جھلتا ہے اِس پر
بنی ہے جب سے اسکے من کی رانی
ثا کنجھر کی وہ نادار گندری
کہ جس نے جیت لی الفت کی بازی
اچی بے نیاز جسم و جاں ہے
تمنا چی حاصل صد آستاں ہے
اچی جام اور تیری حضوری
یہ کیا اعجاز ہے اے حشیم نوری
ہی باقی نہ کوئی حدِ فاصل
مٹا دی عشق نے ہر اک دوری

Marfat.com

بزدلی کی وجہ سے ہم نے ایک دوسرے کو چھوڑ دیا

اس مچھلی کی طرح جو ذرہ دار ہوتے ہوئے ڈوریں

قضا نے کوئی یوسف جیسے جمال والا ایسا نقش نہیں بنایا

جسکو قبر کی مچھلی نے حضرت یونس ؑ کی طرح نہ نگ

# علامہ دمیری کی کتاب سے اقتباسات

جہاد : سفید قسم کی بہترین سمندری مچھلی ہوتی ہے

Sciana Bohar - Forskal البحار:

(Shakkar) Mesoprion Bohar

حضرت ثوبان رضؓ سے مروی ہے کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہو

تو ان کے لیے جنت کا ایک ایسا بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے اطراف پر

تھا اس کے علاوہ اہل جنت مچھلی کے جگر کا وہ چھوٹا سا ٹکڑا بھی کھایا کر

جو جگر کے پاس ہی اسکے ایک جانب ہوتا ہے۔

جمل البحر : (مچھلی) یہ اونٹ کے مشابہ مچھلی ہوتی ہے جسکی

تین ہاتھ کے بقدر ہے ابو عبید رضؓ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے

کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

الحساس : (چھوٹی مچھلیاں) الحاس چھوٹی مچھلیوں کو کہتے ہ

حوت الحیض: (مچھلی کی ایک قسم) ابن زبیر کہتے ہیں کہ میں

شخص سے سنا اس مچھلی کو دیکھا ہے کہ حوت الحیض سمندر میں ایک بڑی

ے ۔ اور یہ بڑی سے بڑی کشتی کو چلنے سے روک دیتی ہے یہاں جب
ہنگہ گرفتار مصیبت ہو جاتے ہیں تو اسکی طرف حیض کے خون آلودہ کپڑے
اپھینک دیتے ہیں تو وہ ان کپڑوں کے ٹکڑوں سے بھاگ جاتی
شتی کے قریب نہیں آتی۔ چنانچہ حیض اس سے بچنے کا سامان ہے ہر کشتی
پنے پاس رکھتا ہے۔ اس مچھلی کا نام فاطوس ہے اور یہ مچھلی اس کشتی کے
نہیں آتی جس میں حائضہ عورت سوار ہو۔ اس مچھلی کا حکم بھی دوسری
ں کی طرح ہے خون کے بارے میں یہ ہے کہ تمام خونوں کی طرح ناپاک ہے۔
دسرا قول مچھلی کا خون پاک ہے۔ کیونکہ یہ خون خشک ہونے کے بعد
ہو جاتا ہے۔ جبکہ اور خون خشک ہونے کے بعد سیاہ ہو جاتے ہیں امام
رح کہتے ہیں کہ مچھلی کا پتہ کو گیہوں کے دانہ کے برابر اگر کسی مرگی والے کی
میں پھونک دیا جائے تو اسکو مرگی سے چھٹکارا مل جائے گا۔ اگر مچھلی کی
ا (جگر) کو سکھا کر پیسنے کے بعد اگر بہتے ہوئے خون پر چھڑک دیا جائے
ون بہنا بند ہو جائے گا۔ اور اگر اسکی پشت کا گوشت لے کر چبا لیا جائے
دت باہ میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔

**العرشقلا** : ملبطی مچھلی حدیث میں ہے" اگر ملبطی مچھلی نہ ہوتی
جنت کے پتے دریائے نیل کے پانی میں پائے جاتے۔

**الدلفین** (سوس مچھلی) یہ ایک دریائی جانور ہے جو ڈوبتے
ئے کو بچاتی ہے اور اسکو اپنی کمر کا سہارا دیکر تیرنے میں اعانت کرتی ہے
صر کے دریائے نیل میں بکثرت ملتی ہے کیونکہ جب دریا میں مد پیدا ہوتا ہے

Marfat.com

تو یہ اسوقت پانی کے سہارے نیل میں آجاتی ہے بحری جانوروں میں کوئی دا
اس کے علاوہ ایسا نہیں جسکے پھیپھڑے ہوں۔ اسی وجہ سے اس کے ا
تنفس کی آواز مسموع ہوتی ہے اگر کوئی شکاری اسے پکڑ لیتا
تو اسکی ہم جنس تمام مچھلیاں شکاری سے قتال کرنے کے لیے آجاتی ہیں ا
چربی کو المیوے میں پگھلا کر کان میں ڈالنا بہرے پن کے لیے مفید
اس کا گوشت ٹھنڈا اور دیر ہضم ہوتا ہے اسکی چربی کا استعمال جوڑو
درد کے لیے مفید ہے۔

**الزّامور** : یہ ایک چھوٹی قسم کی مچھلی ہے۔ جو انسانوں کی
پر فریفتہ رہتی ہے انسانوں کو بہت پسند کرتی ہے اور اہل کشتی کی
کرتی ہے اگر کوئی بڑی مچھلی کشتی کو توڑنے پر آمادہ ہو جائے تو اس
کان میں گھس جاتی ہے اور آخر دہ مچھلی عاجز ہو کر پتھر کی تلا
میں ساحل کی طرف جاتی ہے اور اپنا سر کسی پتھر پہ مار کر مر جاتی۔
اہل کشتی اس سے بہت محبت رکھتے ہیں۔

**السمك** : اسمک مچھلی پانی میں پیدا ہونے والا حیوا
جانور ہے بعض مچھلی ایسی ہوتی ہے کہ ان کا رزق و خوراک ہی ہو
اس لیے بعض بعض کو کھا جاتی ہے۔ اسی بنا پر امام غزالی رح نے کہا
کہ حق تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ مچھلی ہے مچھلی کا مو
اس کے منہ کے قریب ہونے کی وجہ سے سرد مزاج ہوتی ہے یہ
ہے کہ وہ بہت کھاتی ہے۔ مچھلی کی گردن نہیں ہوتی اور اس کے

Marfat.com

ہوا با لکل داخل نہیں ہوتی . اور نہ وہ بولتی ہے بعض لوگ کہتے ہیں
چلی کا پھیپھڑا نہیں ہوتا یہ بھی مشہور ہے کہ گھوڑے کی تلی اور اونٹ
ہ اور شتر مرغ کا گودا نہیں ہوتا۔ بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھا جاتی
، اسلیے چھوٹی مچھلی کم پانی میں آجاتی ہے کیونکہ بڑی مچھلی کم پانی میں
ا ٹھہر سکتی . مچھلی تیز رفتار واقع ہوئی ہے جس طرح سانپ تیز
ہاے .

مچھلیوں میں ایک قسم وہ بھی ہے جو سانپ کی شکل میں ہوتی
ے اسکو ہمارے ہاں بام مچھلی کہتے ہیں۔ ایک مچھلی اور ہوتی ہے جسے
بی میں گرجنے والی مچھلی کہتے ہیں . یہ ایک چھوٹی مچھلی ہوتی ہے
کی خاصیت یہ ہے کہ جب یہ جال میں پھنس جاتی ہے تو جال اگر شکاری کے
تھ میں ہوتا ہے تو اس کا ہاتھ کانپنے لگتا ہے . شکاری کیونکہ اس سے
واقف ہوتا ہے تو جب کبھی وہ مچھلی جال میں آتی ہے تو اسکی رسّی
کو درخت سے باندھ دیتے ہیں جب تک وہ مر نہیں جاتی، رسّی نہیں
کھولتے اس لیے کہ مرنے کے بعد یہ خاصیت زائل ہو جاتی ہے .

ہندوستان کے حکیم اس مچھلی کو ان امراض میں استعمال کرتے
ہیں جو شدت حرارت سے عارض ہوں ابن سینا کہتے ہیں کہ اگر
اس مچھلی کو کسی مصروع (وہ شخص جس کو مرگی کا عارضہ ہو) کے قریب
رکھ دیا جائے تو اسکو نفع دے .

قزینی رح نے عجائب المخلوقات میں تحریر کیا ہے کہ عبدالرحمٰن

Marfat.com

بن ہارون المغربی نے بیان کیا ہے کہ میں ایک مرتبہ بحر مغرب میں کشتی
ہوا۔ ہمارے ساتھ مقلیہ مقام کا رہنے والا ایک لڑکا تھا اسکے
مچھلی پکڑنے کی ڈور اور کانٹا تھا۔ جب ہماری کشتی موضع برطون
پہنچی تو اس لڑکے نے اپنی ڈور دریا میں پھینکی تو اس میں بالشت
بھر مچھلی پھنسی۔ لڑکے نے اسکو نکال لیا۔ جب ہم اس مچھلی کو دیکھ
تو معلوم ہوا کہ اس کے داہنے کان پر اوپر کی جانب لَا اِلٰہَ اِلَّا
اور نیچے کی جانب محمدؐ اور اسکے بائیں کان کے نیچے رسول اللہ
تھا۔ بحر روم میں ایک مچھلی ہے جسے تلمب کہتے ہیں اس کو بند کر
دیا جلائے تو جب تک وہ بند رہے گی مرے گی نہیں بلکہ پھدکتی رہے
اور اگر اس کو کاٹ کر اس کا ایک ٹکڑا آگ پر رکھ دیا جائے تو
کر باہر آ جائے گی۔ بعض اوقات اس زور سے تڑپ کر باہر آ جاتی ہے
پاس بیٹھنے والوں کے سینے پر آ لگتی ہے جب اس مچھلی کو کسی ہانڈی میں
پکایا جائے تو اسکو کسی لوہے یا پتھر سے ڈھک دیا جائے تاکہ اسکے
ہانڈی میں سے نکل نہ جائیں جب تک کہ وہ مکمل طور پر پک نہیں جاتی
مرتی نہیں۔ خواہ اسکے ہزار ٹکڑے نہ کر دیئے جائیں۔

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مچھلی جال میں پھنستی ہے کب
وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتی ہے مچھلی اپنی جمیع انواع و اقسام
کے ساتھ بغیر ذبح کیے ہوئے حلال ہے خواہ وہ مری ہوئی کیوں نہ ہو
موت کا ظاہری سبب موجود ہو جیسے جال میں پھنس کر مر جانا یا ظاہری

Marfat.com

سب موجود نہ ہو۔ ہر صورت میں حلال ہے اگر چھوٹی مچھلی کو بغیر اسکی
ش صاف کیئے ہوئے پکائی گئی اور پکانے کے بعد اس کے پیٹ سے
الائش نہیں نکلی تو اس کا کھانا جائز اور وہ پاک ہے۔

اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ میں گوشت بالکل نہیں کھاؤں گا تو مچھلی کے
نے سے حانث نہیں ہوگا۔ کیونکہ عرف عام میں مچھلی پر لحم (گوشت) کا
لاق نہیں ہوتا۔ حضرت امام شافعی رح نے فرمایا۔ سمک کا اطلاق تمام
یائی جانوروں پر ہوتا ہے۔ چنانچہ باری تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا
اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے دریائی شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا
ام (کھانے) سے مراد تمام دریائی جانور ہیں۔ منہاج نامی کتاب میں
کور ہے کہ سمک کا اطلاق صرف مچھلیوں پر ہوتا ہے۔

مچھلیوں کا گوشت سرد تر ہے سب سے عمدہ مچھلی سمندر کی مچھلی
وتی ہے جسکی پشت پر نقش ہوتے ہیں اور چھوٹی ہوتی ہے۔ اس کے کھانے
سے بدن تازہ ہوتا ہے۔ عام طور پر مچھلی کے کھانے سے پیاس زیادہ
لگتی ہے خلط بلغمی پیدا کرتا ہے البتہ گرم مزاج اور نوجوانوں کے لیے
اس کا کھانا مفید ہے وہ مچھلی جو گرمیوں میں کھائی جاتی ہے اور گرم ملکوں
میں پیدا ہوتی ہے نہایت عمدہ چیز ہے سلور نامی مچھلی جس کو حری بھی کہتے
ہیں کثیر الغذا اور پیٹ کے جلن اور پھیپھڑوں اور آواز کو صاف کرتی ہے
اور ماڑی مچھلی منی میں زیادتی کرتی ہے۔

حکیم ابن سینا کا قول ہے کہ مچھلی کا گوشت اگر شہد کے ہمراہ

کھایا جائے تو نزول الماء کے لیے مفید اور نگاہ کو تیز کرتا ہے مچھلی
چوکور کا پتہ ملا کر آنکھوں میں ملایا جائے تو نزول الماء (موتیابند) کو
دے۔ مچھلی کا پتہ پانی میں ملا کر پینے سے خفقان دور ہوتا ہے۔

**شبوط** : مچھلی کی ایک قسم : جب یہ جال میں پھنس جاتی ہے اور
نکلنا دشوار ہوتا ہے تو فطرتاً اس کو یہ احساس ہو جاتا ہے کہ اس جال سے
کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں تو ایک نیزہ بقدر پیچھے کو ہٹ جاتی ہے
کو سکیڑ کر جست لگاتی ہے لمبا اوقات اسکی یہ بلندی جست دس ہاتھ
زیادہ ہوتی ہے۔ اسکی اس جست سے جال ٹوٹ جاتا ہے اور یہ نکل جا
اس میں گوشت بہت ہوتا ہے یہ دریائے دجلہ میں کثرت سے ملتی ہے

**الحیتان** (چھوٹی مچھلیاں) عمیر کا حدیث میں تذکرہ۔

سب کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی
زینب رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمارے سامنے گھی میں تلی ہو
رکھی اور فرمایا۔ اے مصری اس کو کھاؤ شاید عمیر تم کو اس سے زیادہ مجبور
میں نے کہا۔ ہم عمیر کو پسند نہیں کرتے"۔

حضرت سالم بن عبداللہ کے پاس ایک شخص میرزمک میں تلی ہوئی مچھلی
گزرا۔ آپ نے اسکو چکھا اور پھر اس کا بھاؤ دریافت فرمایا۔

جبریل بن بختیوع نے بیان کیا ہے کہ ابازیر سے پکڑی ہوئی ضحا
معدے کی رطوبت اور گندگی کو صاف کرتا ہے اور منہ کی بدبو کو ختم کر کے خو
کرتا ہے بلغم کی وجہ سے کولھوں کے درد کو ختم کرتا ہے بچھو کے ڈسے ہو

Marfat.com

اش فائدہ پہنچاتی ہے۔

الطَّرسُوحُ (بحری مچھلی) ایک مچھلی کو کہتے ہیں اگر اس کو پکا کر کھالیا
ئے تو آنکھوں میں جالا پیدا ہو جاتا ہے۔

العلامات: مچھلیاں العلامات۔ ابن عطیہ کا قول ہے کہ میرے
رنے مجھ سے بیان کیا کہ بلاد مشرق میں ہیں بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ بحر ہند میں
ی بڑی پتلی مچھلیاں ہیں جو اطراف و حرکات میں سانپوں سے ملتی جلتی ہیں۔
کو علامات کہتے ہیں یہ بلادِ ہند میں داخل ہونے کی علامت سمجھی جاتی ہیں
ن مفسرین سے منقول ہے کہ ان علامات سے مراد وہ علامات ہیں جو قرآن
رلیف کی آیت" وعلاماتٍ وَبالنجم هم يهتدون ۝
ل مذکور ہے۔ ابن عطیہ کہتے ہیں جن لوگوں نے ان مچھلیوں کو دیکھا ہے
نہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ مچھلیاں جن کو علامات کہتے ہیں بحر ہند میں
ہندوستان کے قریب بکثرت پائی جاتی ہیں

العنبر: (بڑی مچھلی) العنبر یہ ایک بہت بڑی مچھلی ہوتی ہے
جو عام طور پر سمندر میں پائی جاتی ہے اس کی کھال کی ڈھالیں بنائی جاتی ہیں۔ اور ان
کو بھی عنبر کہتے ہیں۔ مذکورہ راوی ہی فرماتے ہیں کہ عنبر ماہی (مچھلی) کا آنکھ کا حلقہ
اس قدر بڑا تھا کہ اس کے اندر تیرہ آدمی بافراغت بیٹھ گئے تھے اور اسکی ایک
پسلی اتنی بڑی تھی کہ جب اسکو کھڑا کیا گیا تو اس کے نیچے سے ایک ایک قدآور
اونٹ مع سواریوں کے نکل جاتا تھا۔ مختار ابن عبدون کا قول ہے کہ عنبر خشک
گرم ہے مگر اتنا گرم نہیں قینا خشک ہوتا ہے اسکی بہترین قسم وہ ہے جو

اشہک کہلاتی ہے اس قسم میں چکنائی کم ہوتی ہے۔ عنبر مقوی قلب و دما
ہے فالج اور لقوہ میں نافع ہے اور شجاعت پیدا کرتی ہے مگر ان لوگو
جو بواسیر میں مبتلا ہوں ان کے لیے مضر ہے لیکن اسکی مضرت کا خو
کھیرا سونگھنے سے دور ہوجاتی ہے سرد مزاج اور بوڑھوں کے لیے مرا
موسم سرما میں اس کا استعمال مناسب ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ عنبر کسی
گوبر ہے اور بعض نے کہا یہ سمندر کا کوڑا ہے۔

**الخواص** : (مچھلی مار) اہل مصر اسکو غطاس کہتے ہیں بقول
یہ پرندہ بحروں کے کنارے پایا جاتا ہے اور مچھلی کا شکار کرتا ہے اور
شکار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ پانی کے اوپر اڑتا رہتا ہے۔ اور جیسے ہی اسکو
کوئی مچھلی نظر آتی ہے یہ اپنے منہ کی طرف سے پانی میں غوطہ لگا کر اس
کو پکڑ لاتا ہے یہ جانور ہندوستان اور بصرہ میں کثرت سے پایا جاتا ہے
ایک صاحب نے اس کا واقعہ اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ اس جانور
مچھلی کا شکار کیا مگر اس مچھلی کو اس سے ایک کوے نے جھپٹ لیا اس کے
بعد اس نے ایک دوسری مچھلی کا شکار کیا۔ وہ بھی کوے نے جھپٹ لیا
مچھلی جھپٹ کر جب کوا کھانے میں مشغول ہوا تو مچھلی مارنے اس کوے کی
ٹانگ پکڑ لی۔ اور اس کو لیکر پانی میں غوطہ لگا دیا جب تک کوا مر نہیں گیا
پانی سے باہر نہیں آنے دیا۔ خواص کا کھانا جائز یعنی یہ حلال ہے اس
مار کا خون خشک کر کے بالوں کے ساتھ پیس لیا جائے اور پھر اس
مالش کی جائے تو طحال (تلی کا بڑھ جانا) کے لیے مفید ہے یہی

ورطریقہ استعمال اسکی ہڈی کی بھی ہے

القطا (بڑی مچھلی) قزوینی نے لکھا ہے کہ یہ ایک عظیم مچھلی ہے اسکی پسلی کی ہڈی اتنی بڑی اور موٹی ہوتی ہے کہ اس سے عمارتیں اور پل وغیرہ بنائے جاتے ہیں. اس مچھلی کی چربی اگر برص کا مریض برص پر بطور لیپ استعمال کرے تو انشاء اللہ برص جاتا رہے گا۔

قوقی : یہ ایک عجیب وغریب قسم کی بحری مچھلی ہے اس کے سر پر ایک کانٹا ہوتا ہے جس سے یہ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتی ہے۔

الکوسیج : (سمندری مچھلی) کوسیج ایک سمندری مچھلی ہے جسکی سونڈ آرے کی مانند ہوتی ہے جس سے وہ شکار کرتی ہے کبھی انسان کو پا جائے تو دو ٹکڑے کرکے چبا جاتی ہے اسکو "قرش" اور "لنجم" بھی کہا جاتا ہے قزوینی نے کہا ہے کہ یہ ایک قسم کی مچھلی ہے جو سمندر میں خشکی کے شیر سے زیادہ خطرناک ہے

المنارۃ (مینارہ کے مشابہ ایک سمندری مچھلی) یہ مینارہ کی شکل کی ہوتی ہے. مینارہ کی طرح نکل کر کشتی پر گر پڑتی ہے جس سے کشتی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے۔ جب ملاح اسکی آہٹ پا لیتے ہیں تو نرسنگھا سیٹی بجانے لگتے ہیں تاکہ یہ آواز سنکر بھاگ جائے۔ یہ کشتی والوں کے لیے بڑی مصیبت ہے۔

# ڈالفن

دنیا میں صرف ڈالفن ہے جو انسان سے محض محبت کی خاطر محبت
ہے اور دوست رکھتا ہے۔" دوسرے حیوان اس سے کتراتے ہیں یہ کتے
اور مویشی کی طرح پالتو بن گیا ہے۔

بحر روم کے کنارے اور دیگر ملکوں میں ڈالفن نے ڈوبتے شخص کو پیٹھ
سوار کر کے خشکی تک پہنچا دیا۔ اور کہیں شکستہ ناؤ کو اوپر اٹھا کر ملاحوں اور مسا
کی جان بچائی اور مچھلیوں کو شکار کے لیے گھیر گھار کر لے آتی ہے اور انسان سے
کرتی ہے وہ دو فرلانگ تک سن لیتی ہے۔ ڈالفن انسان کی طرح پھیپھڑے
ناک سے سانس لیتی اور خارج کرتی ہے اس کے جسم میں ہڈیاں ہوتی ہیں
مچھلی کلیجھڑے رکھتی ہے۔ اور اس کے جسم پر تنے ہوتے ہیں وہ سنتی بھی ہے
مچھلیاں نہیں سنتیں۔ پہلے اس کا وطن بحر روم تھا۔ اب نیوزی لینڈ کا سا
یہاں وہ جہازوں کی رہبری (PILOTING) کام کرتی ہیں راستے میں مسافر
دل بہلانے کے لیے ناچتی ہے۔ ڈالفن وھیل کی چھوٹی قسم ہے وہ خطرناک ہے
انسان دوست، اس کا جسم نہایت صاف، چکنا ملائم اور لچکدار ہے تیرنے یا
میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ یہ ممالیہ (دودھ دینے والا) جانور ہے، آنکھ گھوڑے
کی طرح ہر طرف نظر دوڑا سکتی ہے وہ پانی میں 16 فٹ تک دیکھ سکتی ہے
دونوں جانب کان ہوتے ہیں۔ وہ پانی میں ہلکی سی آواز بھی سن لیتی ہے
ڈالفن کا منہ تھوتھنی جیسا اور 88 دانت ہوتے ہیں اسکی مندرجہ

Marfat.com

ہیں. ۱۔عمومی، 2 بوتلی ناک والی (3) رسو (4) دھاری دار (5) پار پائنز
(POR POI) (6) چشمے والی (7) ڈال (DALL) غوطہ خوری میں مشاق
ئی شدہ چیزوں کو تلاش کرنے میں ماہر (8) دریائی ڈالفن یا اندھی ڈالفن اسکی
ں چھوٹی اور بینائی کمزور ہوتی ہے۔ دریائے سندھ میں پلا کے نام سے
رہے (9) سوسو (SU SU) گنگا اور برہم پتر میں پائی جاتی ہے۔ ماہی
ں کی مدد کرتی ہے اور مچھلیوں کو گھیر گھار کر لاتی ہے (10) چین کی ڈالفن
ے یانگ سی کیانگ میں پائی جاتی ہے (11) بوٹو (BOUTO) برازیل میں پائی
ہے (12) لا پلاٹا ڈالفن دریائے لاپلاٹا میں پائی جاتی ہے برازیل اور
ینٹا میں بھی آجاتی ہے۔

سائنسدانوں کی کوشش ہے کہ ڈالفن کو انسان کی بہبود کے لیے استعمال
ین لہذا تجربے کیے جا رہے ہیں پہلے یہ بندر یا گوریلہ پر کام کر رہے تھے لیکن اب
لفن پر کام ہو رہا ہے اس کا درجہ ذہانت (۱۰۹) دریافت کیا ہے۔ وہ
نسان سے زیادہ ذہین ہے اس کا مغز ۱۴۵۰ گرام ڈالفن کا ۱۷۰۰ گرام۔
نپنزی (گوریلہ) کا ۳۷۵ گرام انسان سے چوتھائی۔ 2۔ ذہانت کے ساتھ
یادداشت بھی بہت اچھی ہے۔ (3) مشین پر ہینڈل گھمانے کی مشق کرائی گئی
ایک سال کے بعد بھی وہ نہیں بھولیں۔ (4) یہ خوش طبعی میں انسان سے زیادہ مسخری
رتی ہے۔ (5) بازیگری، اچھل کود، مچھلے میں سے چھلانگ لگانی، بیس بال
کھیلنا، میچ کھیلنا اور دم پر کھڑا ہونا۔ (6) موسیقی سے خوش ہوتی ہیں تنہا بھی
گاتی ہیں اور ملِ جل کر بھی گاتی ہیں۔ (7) کتا اور گھوڑا کبھی کبھی ناراض بھی ہو کر

Marfat.com

کاٹنے یا سوار کو گرانے کا عمل کرتے ہیں۔ ڈالفن بھی ناراض ہوتی ہے لیکن صبر کرتی ہے۔ (7) پروفیسر کیلاگ کا کہنا ہے کہ اگر ہم ڈالفن سے گفتگو کرنے کی زبان معلوم کر لیں تو ہم زیرِ آب خزانوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ (8) سونار ایک طریقہ ہے جس سے سمندر کی تہہ میں جو چیزیں ہیں ان کو دریافت کیا جاتا ہے جو آواز (SOUND) جہازرانی (NAVIGAIION) اور فاصلہ (RANGE) ملکر SONAR بناتا ہے اس میں آواز کی گونج بیدار کی جاتی ہے ڈالفن مختلف چیزوں مثلاً لکڑی لوہا تانبہ اور شیشے کو سو فیصد پہچان لیتی ہے فاصلے کا صحیح اندازہ کرتی ہے (9) گول چوکور اور مثلث کے فرق کو پہچان لیتی ہے۔ (10) 250 فٹ گہرائی تک کی چیزیں نکال لاتی ہے (11) ساحلی دفتر اور غوطہ خوروں کے درمیان ڈاک کا نظام ڈالفن کرتی ہے (12) ہوائی یونیورسٹی کے پروفیسر باٹلو نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جو ڈالفن کی سیٹیوں کو انسانی آواز میں اور انسانی آواز کو سیٹیوں میں تبدیل کر سکتا ہے اس سے ڈالفن کے ساتھ گفتگو کرنے میں آسانی ہو گئی ہے انہوں نے مقامی زبان سے ایک بولی مرتب کی ہے۔ مثلاً

بِپ ——— گیند پھینکو

بَپ پپ ——— گیند کو نیکھ سے اچھالو

ماہی ایپ ——— حلقہ میں سے گذر جاؤ

ماؤ کا ——— واپس آجاؤ

مکائی ——— یہاں سے چلی جاؤ

REP EAT ــ دوبارہ کرو

Marfat.com

# کُتّا

اور ان کا کتّا چوکھٹ پر دونوں ہاتھ اگلی ٹانگیں پھیلائے
ئے اور اگر تم ان کو جھانک کر دیکھتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور
ے سے دہشت میں آجاتے بعض لوگ اندازے سے کہیں گے کہ وہ تین تھے
ر چوتھا ان کا کتّا تھا اور بعض کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتّا
ر بعض کہیں گے وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتّا کہہ دو کہ میرا پروردگار
ن کی تعداد سے خوب واقف ہے۔ سورہ کہف ۱۸- ۲۲

سورہ بلندی (اعراف) کی مندرجہ ذیل آیت ایک بدکردار شخص سے
تعلق ہے کہ وہ خدائی نعمتوں کے باوجود اپنی نفسانی خواہشات کا غلام ہے
اور اس وجہ سے انکی حالت اس کتّے سی کی ہوگئی ہے کہ وہ ہر حال میں زبان
نکالے ہانپ رہا ہے۔

کتا (کلب) لہذا اسکی حالت اس کتّے کی سی ہوگئی ہے کہ تم اس پر
حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان
لٹکائے رہے (سورہ بلندی (اعراف ۱۷۶۔

سورہ غار (کہف) کی مندرجہ آیات میں اصحاب کہف کا واقعہ
بیان کیا گیا ہے اسکی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے شام کے ایک پادری جیمس سروجی کے
لیکچر میں پائی گئی ہے اس نے ۴۷۴ء کے قریب یہ لیکچر مرتب کیے اور
سریانی (Seromi) زبان میں لکھتے گئے یہ ترجمے عربی یونانی اور لاطینی

Marfat.com

زبانوں میں ہوئے گبن نے اپنی کتاب Fall of Roman Empire تاریخ زوال د
سلطنت روم سات سو نے والے عنوان سے تفصیل لکھی ہے یورپ اور مشرق
وسطیٰ کے واقعات ایک جیسے ہیں یہ لوگ دقیوس (Decius) بادشاہ کے
ظلم سے تنگ آکر بھاگے تھے جو عیسائیوں پر بہت مظالم ڈھاتا تھا اس کا
دور حکومت کل چار سال رہا یعنی ۲۴۹ء سے ۲۵۱ء تک اس شہر کا آفس
Ephesus جو ترکی کے مغربی ساحل پر ازمیر (سمرنا) ۲۵ میل دور واقع
تھا۔ اب اسکے کھنڈرات موجود ہیں جب اصحاب کہف جاگے ہیں تو اسوقت
وہاں کا حکمران قیصر روم / تھیوڈوسیس ثانی (Theodosius II) تھا
اس کا دور حکومت ۴۰۸ء سے ۴۵۰ء تک رہا۔

افسس شہر کے سات نوجوانوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات سے
متاثر ہو کر ان پر ایمان لائے جب قیصر (Decius) کو معلوم ہوا تو ان کو بلوایا
اور پوچھا تمہارا مذہب کیا ہے انھیں معلوم تھا کہ یہ عیسائیوں کا دشمن ہے
لیکن انہوں نے کسی خوف کے بغیر یہ کہدیا کہ ہمارا رب وہ ہے جو زمین اور آسمان کا
ہے اسکے سوا ہم کسی کو اپنا معبود نہیں مانتے قیصر نے کہا خاموش ہو جاؤ ورنہ میں
تمھیں ابھی قتل کرا دونگا۔ پھر کچھ ٹھنڈا ہوا اور بولا۔ تم ابھی بچے ہو میں تمہیں
تین دن دیتا ہوں اس مدت میں اپنا رویہ بدل لو ورنہ تمہاری گردن
ماری جائے گی۔

اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر یہ ساتوں نوجوان شہر سے بھاگ
نکلے۔ اور انہوں نے پہاڑوں کی راہ لی تاکہ کسی غار میں جا چھپیں راستے میں

Marfat.com

ایک کتا ان کے ساتھ لگ گیا انہوں نے بہت کوشش کی کہ وہ ان کا پیچھا چھوڑ دے مگر کسی طرح ان سے الگ نہ ہوا آخر کار ایک بڑے گہرے غار کو اچھی طرح جائے پناہ دیکھ کر وہ چھپ گئے اور کتا غار کے دہانے پہ بیٹھ گیا تھکے ہوئے تھے اس لیے فوراً ہی سو گئے اور دو سو برس بعد 447ء میں یکایک بیدار ہوئے رومی سلطنت عیسائی مذہب اختیار کر چکی تھی اور شہر افسس کے باشندے بت پرستی ترک کر چکے تھے اس زمانے میں عوام میں حشر و نشر کے معاملے میں سخت اختلاف تھا۔ اور قیصر اس بات پر فکر مند تھا۔ لوگوں کے دلوں سے انکار آخرت کا خیال کیسے نکالا جائے ایک روز اس نے اللہ سے دعا مانگی کہ کوئی ایسی نشانی دکھا دے جس سے لوگ ایمان لے آئیں ٹھیک اس زمانے میں یہ لوگ بیدار ہوئے ان میں سے ایک بازار سے کھانے پینے کا سامان لینے پہنچا تو پرانا سکہ دیکھ کر لوگ چونکے ہوئے اور حکمران وقت کو اطلاع ہوئی تو شہر کی آبادی سے بہت لوگ اس حقیقت کو دیکھنے آئے پھر یہ لوگ لیٹ گئے اور انتقال کر گئے۔ عوام کو اللہ تعالیٰ یہی دکھانا چاہتا تھا کہ مرنے کے بعد انسان پھر زندہ ہوگا ان ساتوں افراد کے نام یہ ہیں (۱) یملیخا۔ (۲) مکسلمینا (۳) کشفو (۴) تبونیس (۵) کشاطیونس (۶) آذرحطیونس (۷) بوانی بوس اور کتے کا نام قطمیر ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں کھجور کی گٹھلی

اصحابِ کہف کے نام متبرک سمجھے جاتے ہیں۔ نظرِ بد، آسیب سایہ جنات وغیرہ کے لیے ان ناموں کا پھونک مار یا استعمال ہوتا ہے جو اکثر بزرگ کرتے ہیں۔ اصحاب کہف کو حنبتی خیال کیا جاتا ہے جبکہ کتے

کے واللہ اعلم۔

کیا تم سمجھتے ہو کہ غار اور کتے والے ہماری کوئی بڑی عجیب نشانی تھے جب وہ چند نوجوان غار میں پناہ گزیں ہوئے اور انہوں نے کہا۔ اے پروردگار ہم کو اپنی رحمت خاص سے نواز اور ہمارا معاملہ درست کر دے۔ تو ہم نے انہیں اسی غار میں تھپک کر سالہا سال کے لیے گہری نیند سلا دیا۔ پھر ہم نے انہیں اٹھایا۔ سورہ غار ۱۰۔ ۹

عدی بن حاتم سے روایت ہے کہا۔ رسول اللہ ؐ نے مجھے فرمایا۔ جب تو شکار کے لیے اپنے کتے کو چھوڑ دے اللہ کا نام لے اگر تو اس کتے کو پائے کہ شکار تیرے لیے پکڑ رکھے اور وہ زندہ ہے اسکو ذبح کرے

اسی (عدی بن حاتم) سے روایت ہے کہا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ؐ ہم سکھلائے ہوئے کتے چھوڑتے ہیں جسکو تجھ پر پکڑ رکھیں اسکو کھالے۔ میں نے کہا اگرچہ مار ڈالیں۔ فرمایا اگرچہ مار ڈالیں۔ میں نے کہا ہم بن پروں کا تیر مارتے ہیں فرمایا جو چیز زخمی کر دے کھا اور جو چیز اپنی جوڑان کے ساتھ پہنچے اسکو مار ڈالے وہ چوٹ سے مرا ہے اسے نہ کھا

(متفق علیہ)

ابو ثعلبہ رضؓ خشنی سے روایت ہے میں نے کہا۔ اے اللہ کے نبی ہم اہلِ کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیں اور شکار کی زمین میں رہتے ہیں میں اپنی کمان کے ساتھ شکار کرتا ہوں اور اپنے کتے کے ساتھ جو سکھایا ہوا نہیں ہے اور ایسا کتا بھی جو سکھایا ہوا ہے میرے لیے

Marfat.com

درست ہے آپ نے فرمایا جو تو نے اہل کتاب کا ذکر کیا ہے اگر تم کو
ہ کے علاوہ مل سکیں ان میں نہ کھاؤ اور اگر نہ پاؤ ان کو دھولیں اور
ہیں کھالیں اور اپنی کمان کے ساتھ جس کا تو شکار کرے پس اس پر
ہ کا نام کرلے پس کھالے اور اپنے سکھلائے ہوئے کتے کے ساتھ
کار کرے اس کے ذبح کرنے کو تو پالے پس کھا۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے فرمایا۔ مجوسیوں کے کتے کے ساتھ
م کو شکار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

کیا تم سمجھتے ہو کہ غار اور کتے والے ہماری کوئی بڑی عجیب نشانیوں
ل سے تھے جب وہ چند نوجوان غار میں پناہ گزین ہوئے اور انہوں نے کہا
ے پروردگار ہم کو اپنی رحمتِ خاص سے نواز اور ہمارا معاملہ درست
روے تو ہم نے انہیں اسی غار میں تھپک کر سالہا سال کے لیے گہری نیند
سلا دیا۔ پھر ہم نے انہیں اٹھایا۔ (سورہ غار ۱۰-۹)

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ جو شخص کتا پالے مگر شکار ہی یا مویشی کتا ہر روز اس کے ثواب
سے ۲ دو قیراط ادا کیئے جائیں (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ جس نے مویشی یا کھیتی کے علاوہ کتا رکھا ہر روز ایک قیراط اس کے
ثواب سے کم ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص راستہ میں بار ہا تھا کہ اسکو سخت

پیاس لگی۔ اتفاق سے اسکو ایک کنواں مل گیا اور اس نے کنویں میں اتر کر پانی لیا۔ کنوئیں سے نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس سے زبان نکال رہا ہے اور کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے اپنی پیاس کی شدت کو یاد کر کے اس پر ترس کھایا اور کنوئیں میں اتر کر پانی لایا اسکو پلایا خدا کے نزدیک اس کا یہ عمل مقبول ہوا اور خدا نے اسکو بخش دیا۔

عہدنامہ عتیق (۸۰۹۲) اور عہد جدید (مکاشفہ: ۱۵ دونوں میں کتے کا ذکر اچھے الفاظ میں نہیں کیا گیا ہے۔

عہد عتیق اور عہد جدید دونوں میں کتے کا ذکر کثرت سے آیا ہے عموماً موقعہ ذم پر۔ مسلمانوں کی طرح یہود کے ہاں بھی کتا ایک ناپاک جانور ہے۔ روایات میں کتا بے حیائی کا مظہر ہے مذاہب اکثر کتے کی نجاست اور پستی ہی کے قائل ہیں لیکن کچھ قومیں ایسی بھی گزری ہیں جنہوں نے کتے کی تقدیس کی ہے اور اسکی پوجا تک کی ہے مثلاً عصر قدیم کے اہل مصر، اہل شام و اہل بیشہ کے نزدیک کتا حیوانیاتی حیثیت سے گیدڑ بھیڑیئے اور لومڑی کے خاندان کا جانور ہے اور دنیا کے ہر حصہ میں پایا جاتا ہے اسکی قسمیں صدہا ہیں صرف موٹی موٹی قسمیں ۶۲ تک پہنچی ہیں قد و قامت شکل و صورت اور رنگ کے لحاظ سے کتے کئی قسم کے پائے گئے ہیں سرخ سیاہ سفید ابلق بھورے وغیرہ، بعض بالکل ننھے ننھے سے، بعض بڑے گراں ڈیل بعض بالکل کھڑی صفا چٹ جلد بعض اتنے جھڑے کہ بالوں سے بالکل لدے ہوئے، بعض بڑی ہیبت ناک شکل کے بعض سیدھے سادے

Marfat.com

دوڑ کے ساتھ قوت شامہ بھی کتے کی خاص طور پر تیز ہوتی ہے۔ اسکی اوسط عمر ۱۴ سال سے ۲۰ سال تک کی پائی گئی ہے عادتوں کے لحاظ سے بھی اس کی نسلیں مختلف ہوتی ہیں بعض بڑے شکاری بعض صرف چوکیداری اور پاسبانی کے کام کی اور اپنے شوقین مالکوں کی گود میں صرف کھلونا اور سامان زینت بننے کے قابل۔

## کتوں کی قدرتی تقسیم اور مشہور نسلیں

ارکارکن کتے WORKIGG DOGS یہ کتے مختلف قسم کے کام کرتے ہیں جس میں مویشیوں کی رکھوالی چوکیداری اور متفرق کاموں میں انسان کی مدد کرتے ہیں کچھ مشہور نسلیں مختلف کاموں کے لیے زیادہ موزوں ہوتی ہیں۔

AMERICAN KENNEL CLUB یعنی امریکی کتوں کے کلب کے مطابق اسکی سات مشہور نسلیں ہیں اور ایک متفرق ہے اسی لحاظ سے انکا رجسٹر میں اندراج کیا جاتا ہے جو سرکاری طور پہ لازمی ہے مثلاً

۱۔ کھیلنے والے کتے

۲۔ شکاری کتے

۳۔ کارکن کتے

۴۔ مویشی رکھوالے کتے۔

۵۔ Terriess یعنی پالتو کتے جو شکار کو بلوں سے

Marfat.com

باہر نکال لیتے ہیں۔

۶۔ نہ کھیلنے والے کتے۔

۷۔ کھلونے کتے۔

۸۔ متفرق کتے۔

کارکن۔ شکاری اور رکھوالے کتوں کی قدرتی تقسیم کچھ اس طرح سے ہے۔

۱۔ پرندوں کو پکڑنے والے کتے (Bird Dogs)

۲۔ سونگھ کر شکار کرنے والے کتے۔ (Scent Dogs)

ہیروئن اور چرس کا سونگھ کر پتہ لگا دیتے ہیں چوروں کا بھی اسی بُو کے ذریعہ پتہ لگا لیتے ہیں۔

۳۔ دور سے یا جھاڑیوں میں چھپے ہوئے شکار کو تلاش کرنے والے کتے (SIGHT HOUNDS) کہلاتے ہیں۔

۴۔ چرواہے کتے (SHEPHERD DOGS) جو بھیڑ بکریوں کو ریوڑ چھوڑنے سے روکتے ہیں

۵۔ چوکیدار کتے (GUARD DOGS) جو گھروں کھیتوں گلیوں اور دیگر احاطوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ عموماً ساری رات جاگ اور بھونک کر گزارتے ہیں اور دن کے بیشتر حصے میں سوتے ہیں۔

۶۔ پالتو کتے (Terriers) آج کل زیادہ تر یہ صرف پالتو کتے ہیں لیکن بنیادی طور پر بلوں میں سے شکار کو باہر نکال لیتے ہیں

بیتوں کی رکھوالی کرتے ہیں

۷۔ لڑاکا کتے صرف کتوں کی لڑائی میں استعمال ہوتے ہیں یہ اپنے الف کو چیرتے پھاڑتے یا زخمی کر دیتے ہیں۔ کتوں کی لڑائی اکثر افراد یا موں کی تفریح شمار کی جاتی ہے۔ اس کے مقابلے ہوتے ہیں اور انعامات اور شرطیں رکھی جاتی ہیں۔ پاکستان کے شمالی مغربی علاقوں میں یہ کتوں کی لڑائی مشہور تفریح ہے فلموں میں بھی دکھاتے ہیں البتہ یہ بیلوں کو کام کرنے کے لیے ور انہیں تیز تر کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

۸۔ برفانی گاڑی کھینچنے والے کتے (SLEDGE DOGS) نٹڈرا کے علاقے میں یہ کتے برف پر چلنے والی گاڑی کھینچتے ہیں جن میں کئی افراد بیٹھتے ہیں یہ سامان لے جانے کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔

۹۔ کھلونے کتے جو بہت چھوٹے ہوتے ہیں خوبصورتی اور تفریح کے لیے پالے جاتے ہیں تفریح کے علاوہ ان کا کوئی مقصد نہیں یہ کھلونوں کی طرح ہوتے ہیں کتوں کے متعلق دیگر معلومات اس طرح ہیں

۱۔ کتوں کی یادداشت حیرت انگیز ہوتی ہے۔

۲۔ ہوشیاری میں بندر سے کم لیکن پالتو جانوروں میں سب سے زیادہ ہوشیار ہوتا ہے۔

۳۔ کتا ہر آدمی کی بو کو پہچانتا ہے کیونکہ ہر آدمی کی بو مختلف ہوتی ہے

۴۔ کتے کو بہت جلد تربیت دی جا سکتی ہے۔

۵۔ ہیروئن چرس اور دیگر منشیات کو سونگھ کر سراغ لگا لیتا ہے

Marfat.com

چاہے وہ کیسے بھی باندھ یا ڈھک کر رکھی گئی ہو۔

۶۔ کتے کی سماعت انسان سے کہیں زیادہ ہے مثلاً

(الف) انسان 20,000 cycles فی سیکنڈ

(ب) کتا 40,000 cycles فی سیکنڈ

۷۔ کتا پیروں کی چاپ اور خفیف سی آواز کو سن لیتا ہے تکوا محسوس نہیں کرتا۔

۸۔ جانوروں کو بل سے باہر نکال لیتا ہے۔

کتوں کو پالنے کا سلسلہ جب سے شروع ہوا تقریباً ۴۰۰۰ سا گزر چکی ہیں پالنے کی بنا پر ان کے اطوار و عادات میں تبدیلی آئی ہے لیکن بنیادی جبلت وہی ہے جن کی نسلوں سے وہ ہیں آئے ہیں جن کی جبلتوں متعلق جائزہ لیں۔

## سماعت

کتوں کی قوت سماعت انتہائی تیز ہوتی ہے وہ اونچی آوازیں بھی سن سکتے ہیں جو انسانی کان سننے سے معذور ہیں یہ قوت ان کو ایک دوسرے سے رابطہ بنانے کے قابل بناتی ہے زیر زمین چیزوں کا بھی اندازہ کر لیتے ہیں یعنی انکی قوت سماعت (RADAR SYSTEM) کی خصوصیات کی حامل ہیں حال ہی میں کتوں کو استعمال کیا گیا ہے بہرے لوگوں کی مدد کرنے میں اور کچھ کو تربیت دی گئی ہے کہ وہ ٹیلیفون کی گھنٹی کی آواز نکالیں تاکہ وہ بہرے لوگ جو

Marfat.com

ھنٹی نہیں سن سکتے وہ کتے کی آواز نکالنے سے سمجھ جائیں کہ فون کی گھنٹی رہی ہے لہذا فون اٹھائیں۔

**لبطہ** وہ کتے جو بھیڑیوں کی نسل سے ہیں وہ ایک دوسرے سے لف آوازوں کے ذریعہ رابطہ رکھتے ہیں۔ شکاری کتے جو راستے کی خوشبو بگھ سکتے ہیں وہ بھی آواز نکال کر رابطہ قائم رکھتے ہیں۔ خاص طور پر شکاری تبانے کے لیے جبکہ وہ شکاری کو نظر نہیں آتا۔

**بصارت** کتے کی آنکھوں کا مقام جو کہ سر کے دائیں بائیں جانب ہوتا ے وہ مقام کتوں کو دور تک دیکھنے اور سمجھنے میں مدد دیتا ہے بمقابلہ نسان کے کیونکہ اسکی آنکھیں سامنے ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں جھٹپٹے کے وقت نی جب روشنی کم ہو کتے بہتر طریقے پر دیکھ سکتے ہیں کیونکہ اس کی RETINA کے خلیے جہاں کہ تصویر بنائی جاتی ہے وہ کم روشنی میں بہتر ردعمل پیش کرتے ہیں۔

**قوت شامہ** تمام کتوں کی سونگھنے کی قوت بہت زیادہ ترقی یافتہ ہے لیکن Blood hounds شکاری کتوں میں انتہا پر پہنچی ہوئی ہے وہ زمین کو سونگھ کر گزرنے والے کا پتہ لگا لیتا ہے کتوں کو ناک کے علاوہ ان کے منہ میں بھی یہ قوت اللہ نے ودیعت کی ہے کہ وہ لعُ

Marfat.com

ذرات سونگھ کر معلوم کر سکے۔

## بُو کا پتہ لگانا

کتے کے پیشاب کا کیمیائی تجزیہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ بالکل منفرد بو کا حامل ہوتا ہے ایک نر اپنے علاقے کی حدود دوسرے کتوں کو بتا سکتا ہے اپنے پیشاب کے کیمیائی اجزاء کے ذریعے نر اور مادہ مختلف انداز سے پیشاب کرتے ہیں نر میں یہ تبدیلی بالغ ہونے کے بعد آتی ہے۔ نر کتا مادہ سے تین گنا زیادہ پیشاب کرتا ہے اور وہ کسی درخت کھمبا یا اس جیسی دوسری چیز پر ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرتا ہے جبکہ مادہ بیٹھ کر پیشاب کرتی ہے اور دونوں کی بو میں واضح فرق ہوتا ہے مادہ اپنے بچوں کو سونگ کر پتہ لگا لیتی ہے کہ وہ اس کا بچہ ہے دوسرے کو بھگا دیتی ہے۔

## حملہ آوری

کتوں کے اپنے اپنے علاقے ہیں جہاں ان کی حکمرانی ہوتی ہے علاقہ غیر میں داخل ہونے والے کتے کے ساتھ لڑائی ہونی لازمی ہے جب تک وہ شکست تسلیم نہ کرے یا علاقہ غیر سے سر پر پیر رکھ کر بھاگ نہ جائے۔ جھگڑوں کی ابتداء مختلف غراہٹوں سے شروع ہوتی ہے اور باقاعدہ گتھم گتھا پر نتیجہ نکلتا ہے۔

## شکست تسلیم کرنا

لڑائی اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک

Marfat.com

ں شکست تسلیم نہ کی جائے۔ اس میں الٹا ہونا بھی شامل ہے اس کے بعد
ں ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس کتے کو ماتحت کا درجہ دے دیا جاتا ہے
ہ ٹھہرنا چاہے بعض اوقات شکست خوردہ کتا پیشاب کر کے اپنی
ت کا اعلان کر دیتا ہے۔

**ہاجی احساس** کتوں میں اکٹھا رہنے کی عادت ہے وہ دشمن کے
بلے پر متحد ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کے لیے آمادہ ہوتے ہیں
ایک دوسرے کی مصیبت میں شریک ہوتے ہیں انسان کتوں سے بھی
ے سکتا ہے وہ ایک دوسرے کو خوش آمدید بھی کہتے ہیں۔

**نگجو کتے** پاکستان کے مغربی علاقوں میں خاص طور پر جنگ جو کتے
لنے کا شوق ہے جو زیادہ تر تفریح کے لیے ہوتے ہیں ان کے باقاعدہ مقابلے
کھے جاتے ہیں اور انعامات بھی مقرر کیے جاتے ہیں۔ میلے ٹھیلے عرس یا
چھٹی کے موقعوں پر کتوں کی لڑائی رکھی جاتی ہے یہاں تک کہ فلموں میں بھی
کتوں کی لڑائی دکھائی جاتی ہے یہ نہایت خونخوار کتے ہوتے ہیں اور ایک
دوسرے کو لڑائی میں شدید زخمی بھی کر دیتے ہیں ان کو زیادہ وقت باندھ
کر رکھنا پڑتا ہے۔

**باکسر** BOXER کتے کی شکل خوفناک ہوتی ہے لیکن مزاجاً زندہ دل

Marfat.com

ہوتا ہے یہ چوکیداری کے لیے کچھ ملکوں میں استعمال ہوتا ہے۔

## یورشیر EURASIER

کتے بڑے بالوں والے دلکش ہوتے ہیں یہ بہت حساس ہوتا ہے اور اس کو تربیت دیکر ہلکے پھلکے کام لیے جا سکتے ہیں

## گریٹ ڈین GREAT DANE

شکل سے نہایت خوفناک نظر آتا ہے کان کاٹ دیے جاتے ہیں تو شکل سے اور خوفناک معلوم ہوتا ہے، بچوں کے ساتھ خاص پر مہربان ہوتا ہے۔

## سمندری کتا STANDARD POODLE

سمندری کتے کی نسل سے ہے آغاز جرمنی سے ہوا اور اب فرانس میں پایا جاتا ہے یہ پانی میں آبی جانور کی طرح تیرتا ہے

## ڈوبرمن DOBER MANN

جرات مند خبردار اور طاقتور چوروں اور ڈاکوؤں کے خلاف حملہ آور ہوتے ہیں جرمن میں ترقی ملی۔

## امریکن پٹ بل ٹیریئر

غالباً سب سے زیادہ خوفناک شکل رکھتا ہے اس کے پالنے کے سلسلے میں دنیا کے بہت سے ملکوں میں قانون ہے اس کو پالنے کے لیے باقاعدہ لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ بہت زیادہ طاقت مضبوط گردن اور چوڑا سر اور بڑا منہ ہوتا ہے یہ عام طور پر کتوں کی لڑا

Marfat.com

لے لیے پالا جاتا ہے اسکی تقریباً ۴۲ قسمیں ہیں۔

AMERICAN یہ ۱۶ صدی کا برطانوی بل ڈاگ جیسا ہے

BULL DOG یہ طاقتور گردن خوفناک منہ کا حامل ہوتا ہے یہ کھیتوں کی حفاظت کے لیے اور بیلوں کو قابو کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

CAROLINA DOG

**کرولینا کتا** یہ عام کتوں کی طرح نظر آتا ہے لیکن عام کتا نہیں ہے یہ نیم وحشی لیکن پلوں کو سدھایا جاتا ہے یہ جانوروں کے گلے کی حفاظت کے لیے اور چھوٹے شکار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

MASTIFF

**ماسٹف** بہت طاقت ور شکل سے خوفناک، جرأت مند، حفاظت کے لیے بہت کارآمد یہ ہوشیاری کے لیے مشہور ہے مالکوں کے ساتھ پیار اور غیروں کے لیے خطرناک

AFGHAN HOUND

**افغان ہاؤنڈ تازی** بنیادی طور سے افغانستان سے شروع ہوا شکار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ARABIAN GREY HOUND

**عربی کتا** پتلا دبلا۔ نہایت تیز و طرار سعودی عرب کی پیداوار شمالی افریقہ سے بنیادی تعلق ہے یہ مویشی اور پرندوں کی حفاظت کیلئے استعمال

Marfat.com

ہوتا ہے۔ یعنی بھیڑ بکریاں سارس اور مرغیوں وغیرہ کی حفاظت کرتا

STANDARD POODLE: دریاؤں اور دلدلی علاقوں میں شکار کا عادی ہے شکار میں مدد دیتا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ بنیادی طور پر یہ جانور ہے جو ساحلِ فرانس میں تھا۔

BOXER بہت فاصلے کی چیزیں دیکھ لیتا ہے اس کو SEEING EYE کتا کہا جاتا ہے۔

• کتوں میں بھونکنے کا مقابلہ ہوتا ہے۔ ایک کتا ایک منٹ میں کتنا ہے زیادہ بھونکنے والے کو انعام دیا جاتا ہے۔ فن لینڈ کا کتا اس میدان میں آگے ہے۔ چڑیوں کو پکڑنے میں ماہر ہے۔

• کچھ کتے کئی میل سے سونگھ لیتے ہیں۔

• برفانی کتے جانوروں کے سانس لینے کے بلوں کا بھی پتہ لگا لیتے ہیں۔

• بھاگے ہوئے مجرموں اور چوروں کا پتہ لگا لیتے ہیں۔

• گھر کی چوکیداری اور مچھلیاں پکڑنے میں بھی مدد دیتے ہیں

• بھیڑیئے اور ہرنوں کا بھی شکار کر لیتے ہیں۔

• خرگوش، چوہوں۔

• مویشی کا رکھوالا، بھٹکے ہوئے جانور کو تلاش کر کے لے آتا ہے بذریعہ بو۔

• لڑائی کے دوران پیغام رسانی کا کام کرتے ہیں۔

Marfat.com

# طبّی اور متفرّق

روسی ڈاکٹر PAVLOV نے ایک کتے کا آپریشن کرکے اس کے
ہ میں ایک مصنوعی سوراخ بنادیا اس سوراخ کے راستے کھانے پینے کی چیزیں
خل کی جاتی رہیں. کتّے کو منہ کے راستے باقاعدہ خوراک دی جاتی رہی، پھر
رہ سے اسکے مدارجِ ہضم کا پتہ چلانے کے لیے سرنج کے ذریعے نمونے حاصل
تے رہے معلوم ہوا کہ ہضم کرنے والے جوہر اور ان کی مقدار حالات کے مطابق
دیل ہوتی رہتی ہیں۔

سنہ ۱۹۵۲ء میں روس ہی میں ایک تجربہ کیا گیا۔ ایک کھلونے کتے Toy dog
نصف آپریشن کرکے ایک بڑے ایشین کتے ALSATIAN کی گردن پر
ڑ دیا گیا۔ دونوں کتے کافی عرصہ تک زندہ رہے اور کافی طبّی معلومات حاصل
ں گئیں، چھوٹے کتے کو بڑے کتے کے ذریعہ غذا ملتی تھی۔

امریکہ میں فلوریڈا کے نواحی علاقے Oakland Park
ں ایک کتیا نے ۹ بچے دیئے لیکن کتیا کا مالک اس بات پر خوش ہونے کی بجائے
ارض ہوگیا۔ اور تمام بچوں (پلّوں) ایک کاغذ کے تھیلے میں بند کرکے سب کو
زندہ دفنا دیا۔ پلّوں کی ماں شیبا یہ سب دیکھتی رہی، دوسرے دن اپنی مضبوط
زنجیر توڑنے میں کامیاب ہوگئی اور اس زمین کا پتہ لگالیا جہاں پلوں کو
دفنایا گیا تھا۔ زمین کھودی اور سب کو زندہ نکال لیا۔ چھ بچے بالکل
صحت مند تھے تین ذرا سست تھے۔ قانون دان مالک کے خلاف قانونی

Marfat.com

چارہ جوئی کر رہے ہیں اسی طرح اٹلی کے ایک شہر میں ایک صاحب نے کتے کو فروخت کر دیا۔ خریدار ریل میں بیٹھ کر اپنے شہر میں لے گیا جو سو میل دور تھا۔ کتا وہاں سے فرار ہوا۔ ٹرین میں بیٹھا، ٹکٹ چیکر سے بچتا ایک ڈبے سے دوسرے ڈبے میں سفر کرتا رہا یہاں تک کہ اسکے پہلے کا اسٹیشن آگیا وہاں بھی خاص دروازے کی بجائے دوسرے راستوں سے گھر پہنچ گیا۔

آنے والے خطروں سے آگاہ کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے مالکوں کو اپنی مخصوص آوازوں کے ساتھ اطلاع کر دیتا ہے کہ خبردار ہو جائیں قریب پہنچ چکا ہے کتوں کو قدرت نے ایک طرح EAR SYSTEM عطا کیا ہے جس کے تحت مخصوص آواز کے ذریعہ کتا خطرہ سے آگاہ کرتا اور اس کا فاصلہ بھی بتا دیتا ہے۔ کتا اونچی آواز سے اوا و کر کے ایک کی آواز نکالتا ہے جو بتا دیتی ہے کہ تیری بربادیوں کے مشورے آسمانوں میں۔

دیکھئے حضرت بلھے شاہ صاحب کیا فرماتے ہیں۔

## کُتّے تیھوں اُتّے

---

۱۔ راتیں جاگیں کریں عبادت راتیں جاگن کُتّے تیھوں اُتّے

کتے رات رات بھر جاگ کر عبادت کرتے ہیں چونکہ وہ ساری رات عبادت کرتے ہیں تجھ سے بہتر ہیں۔

Marfat.com

ن توں بندموں نہ ہندے  جاروڑی تے سُتے تیتھوں اُتے

وہ بھونکتے ہیں تو بالکل خاموش نہیں ہوتے اور پھر کوڑے کرکٹ کے ڈھیر

رسو جاتے ہیں) تجھ سے اعلیٰ۔

ہم اپنے دا در نہیں چھڈے۔  بھانویں وجن جُتے تیتھوں اتے

آقا کا دروازہ نہیں چھوڑتے چاہے ان کو جوتے ہی مارے جائیں۔

تجھ سے اعلیٰ

ھے شاہ! کوئی رخت دیہاج لے۔ نہیں تو بازی لے گئے کتے تیتھوں لتے

شاہ کوئی ایسا ہی طریقہ (وفاداری اور عبادت کا اختیار کر لو نہیں تو کتے

ے بازی جیت گئے۔ تجھ سے اعلیٰ۔

یہ کافی ڈاکٹر فقیر محمد کے نسخے میں درج ہے بلھے شاہ نے اس کافی میں

اری سے عبادت کرنے والوں کو بلکہ اس سے ایک قدم بڑھکر ایسے لوگوں کو

جو اپنے اوپر جبر کر کے عبادتیں کرتے ہیں تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ ان

ل نے اگر کسی طریق کی پیروی میں زہد اختیار کر بھی لیا تو کیا ہوا۔ ان سے

تے ہی اچھے ہیں کہ وہ ایک جذبہ گرم سے اپنے مالک کے پاؤں پر لوٹتے ہیں

را ایسے وفادار ہیں کہ سختیاں سہتے ہوئے بھی اس کا دروازہ نہیں چھوڑتے

ا ضروری ہے کہ انسان اپنے میں انقلاب لانے کے اسباب بیان کرے بلھے شاہ

بادت کو نہیں بلکہ بے حضور عبادت کو برا کہتا ہے۔ وہ اپنی خواہش نفس کے پیچھے

ا رہا لہذا اسکی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے

ہے یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں تم یہ حکایات

Marfat.com

ان لوگوں کو ستاتے رہو۔

اللہ اس شخص کی حالت کو کتے سے تشبیہ دیتا ہے جسکی ہر وقت لٹکی زبان اور ٹپکتی ہوئی رال ایک نہ بجھنے والی آتش حرص اور کبھی نہ میسّر آنے کی نیت کا پتہ دیتی ہے اردو میں جو شخص حرص میں اندھا ہو رہا ہو اسے دنیا کا کتا کہتے ہیں۔ کتے کی جبلت کیا ہے حرص و لالچ، چلتے پھرتے اس کی ناک زمین سونگھنے میں لگی رہتی ہے کہ شاید کہیں سے کھانے کی چیز آجائے اسے پتھر ماریئے تب بھی اسکی توقع دور نہیں ہوتی کہ شاید یہ جو پھینکی گئی ہے۔ کوئی ہڈی یا روٹی کا ٹکڑا ہو پیٹ کا بندہ ایک تو اس کو لپک کر دانتوں میں پکڑ ہی لیتا ہے۔

وہ دنیا کو صرف پیٹ کے لحاظ سے دیکھتا ہے اگر کہیں بڑی لاش پڑی ہے جو کئی کتوں کو کھانے کو کافی ہو تو ایک کتا اس میں سے اپنا حصّہ لینے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اسے صرف اپنے ہی لیے مخصوص چاہے گا۔ اور کسی دوسرے کتے کو اس کے پاس نہ پھٹکنے دے گا۔

شہوت شکم کے بعد اگر کوئی چیز غالب ہے تو وہ شہوت فرج ہے اپنے سارے جسم میں سے صرف ایک شرمگاہ ہی وہ چیز ہے جسے وہ دلچسپی رکھتا ہے اور اس کو سونگھنے اور چاٹنے میں مشغول رہتا ہے۔

کتا درویش کا دشمن ہوتا ہے کتا فقراء و غربا کو کاٹنے کے لیے دوڑتا ہے۔ پولیس کی زندگی کو بھی کتے کی زندگی سے تشبیہ دی جاتی ہے

لانکہ کتّا اپنے مالک کی وفاداری اسکی ملکیت کی حفاظت اور چوکیداری سلسلے میں ہر اجنبی چور لچکے جو عموماً غریبوں اور فقیروں یا غیر ما.نوس یب اور بے ہنگم لباس پہنتے ہیں۔ ان پر بھونکتا ہے اور حق نمک کرتا ہے۔

۵ ماہ کامل صدر آسمان پر چلتا ہے وہ کتّوں کے بھونکنے سے اپنی ار بند نہیں کرتا۔ مشہور ہے کہ کُتّے چاند کو چلتا دیکھ کر بھونکتے ہیں۔

" میں کتا نہیں ہوں شیر (خدا) ہوں اور شیر خدا وہ ہے جو صورت تی سے چھوٹ جائے یعنی حق پرست ہو جائے اسے سرکش انسان اگر تم یں کے فرزند نہیں تو کہہ کا ورثہ۔ ظاہر بینی تم کو کیونکر ملا۔ اولاد م (انسان) کے لیے باطن کی توجہ لازمی ہے۔

۶ حضور پاک ص کا فرمان ہے کہ دنیا ایک مردار ہے اور اس کے پالنے لے کتّے ہیں۔

۶ کبھی تو انسان کے وجود میں ایک بھیڑیا سما جاتا ہے اور کبھی یسف کی سی صورت والا ماہ پیکر سما جاتا ہے۔ بلکہ آدمی سے بیل گدھے کتے غیرہ حیوانات میں بھی مختلف کرتب اور ہنر آجاتے ہیں اور سدھانے سے رفتار گھوڑا تیز رفتار اور مطیع بن جاتا ہے ریچھ کھیلیں کرتا ہے اور بکرا سلام کرتا ہے کتّے بھی آدمی کی صحبت سے کام کرنے کی حرص اور خواہش کرنے لگتے ہیں چنانچہ یا تو وہ بکریوں کا رکھوالا بن جاتا ہے یا شکاری یا گھر بار کا ہرے دار، اصحاب کہف کے کتّے میں ان غار کے اندر سونے والوں کی

Marfat.com

خصلت موثر ہو گئی تھی جبھی تو وہ طالب رحمٰن بن گیا۔

" ایسے وہ شخص کہ فضائل اخلاق سے بے بہرہ ہونے میں بھی کم ہے تو یہ موقع غنیمت سمجھ اور عارف لوگوں کے باطن سے روحانی حاصل کرے۔

" جب حیوان بھیڑیوں کے اوصاف سے پاک ہو جائے تو پھر محرم ہو جاتا ہے اصحاب کہف کے کتے کی طرح بنی آدم (کی قبیل) ہو جاتا ہے۔

انگریزی اخبار دی نیوز مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۳ء کے مطابق یورپ ملک ناروے گیارہویں صدی میں ایک کتے کو ملک کا بادشاہ منتخب کرلا اسکی باقاعدہ تاجپوشی کی گئی اور اس کا نام King Saurt

" جب کتا کسی گدڑی والے اندھے کو کاٹ کھائے تو وہ اندھا کاٹنے والے کتے کو کب پہچان سکتا ہے۔

ایک کتا کسی کوچے میں ایک فقیر پر حملہ کر دیتا ہے غریب اندھا آواز اور اس کے خوف سے مجبور ہو گیا۔ آخر اندھا خوشامد سے کتے کی تعظیم کرتا کیونکہ وہ ضرورت کی وجہ سے اس عقلمند نے کتے کی سی ذلیل ہستی کی تعظیم اور اسکو بزرگ کا خطاب دیا اس نے بہ تقاضائے ضرورت یہ بھی کہا اے جیسے دبلے شکار سے تجھے کیا ہاتھ آئے گا؟

دیکھو علم وہ اعلیٰ چیز ہے کہ جب کتے نے تعلیم پائی تو وہ بھی گرا ہوا چھوٹ گیا اب وہ جنگلوں میں حلال جانوروں کا شکار کرتا ہے۔ (او

Marfat.com

لک کو دیتا ہے)

جب کتا تعلیم یافتہ ہوگیا تو چالاک بن گیا کتا جب واقف کار ہوگیا
بِ کہف میں شامل ہوگیا۔ کتا جب پہچاننے لگتا ہے کہ میرا شکار کون
سی کا پیچھا کرتا ہے. الٰہی وہ پہچاننے والا کہاں ہے کہ جسکی بدولت ہم بھی
اعت کریں۔

6 قاعدہ ہے کہ جب باپ کی طرف سے تم پر کسی قسم کی سختی ہو تو باپ
نظر میں کتا معلوم ہوتا ہے حقیقتاً وہ باپ کتا نہیں ہوتا بلکہ یہ سختی کا
ے وہ رحمت مجسم کتا معلوم ہوتا ہے. حقیقتاً وہ باپ کتا نہیں ہوتا بلکہ یہ
اثر ہے جب باپ سے تمہاری صلح صفائی ہو جاتی ہے تو اس کا کتا پن
ہو جاتا ہے اور وہ تمہارا حقیقی دوست بن جاتا ہے۔

6 اللہ کے راستے میں کتے کا رونا بھی جذبے کے بغیر نہیں کیونکہ اسکی یاد کی
رغبت کرنے والا کسی نہ کسی رکاوٹ میں مبتلا ہے جو اسکی یاد سے روکتا
ہر مخلوق فطرۃً یادِ حق کی طرف مائل ہے مگر بعض طبیعت کے تقاضے
یاد کے راستے میں رکاوٹ بن جاتے ہیں. مثلاً کتا ہڈی کے اشتیاق میں
یاد سے غافل ہو جاتا ہے مگر جذبہ حق ان رکاوٹوں کو باز رکھتا ہے اور یادِ حق
ادہ کر ہی دیتا ہے۔

جیسے اصحاب کہف کا کتا جو جذبہ حق کی بدولت مردار چھوڑ گیا اور
لیم ولایت وصفوت کے) شہنشاہوں کے ساتھ ایک خوان پر بیٹھ گیا
امت تک کے لیے وہ عارفوں کی طرح ..... غار کے سامنے

Marfat.com

بیٹھا رحمت کا پانی برتن کے بغیر پی رہا ہے بہت سے گدڑی پوش جن
نام بھی نہیں جانتا وہ در پردہ اس جام تقرب سے محروم نہیں ہیں جو اصحا
کہف کو ملا ہے۔

مسلک سبا کے بداصل باشندوں نے ان نعمتوں کا شکر ادا نہیں
اللہ نے ان کو بخشی تھیں۔ وہ وفا میں کتوں سے بھی کمتر نکلے کتے کو جب رو
ایک لقمہ دروازے پر مل جاتا ہے تو اس کے شکریہ میں وہ دروازہ پر پہرہ
کے لیے تیار ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ تمام رات دن کے لیے دروازے کا پہر
بن جاتا ہے چاہے اس پر ظلم اور سختی بھی ہو اس کا اسی دروازے پر
قرار رہتا ہے۔ اور وہ غیر کو اختیار کرنا کفر سمجھتا ہے

اگر کوئی اجنبی کتا دن یا رات کو آجائے تو وہ اسکو فوراً متنبہ کرتا ہے
کہ وہیں جا جہاں تیرا پہلا ٹھکانہ نہ تھا اس گھر کی نعمت کا حق تیرے
کو گردی رکھے ہوئے ہے (محلے کے وفادار) کتے اس کو کاٹتے ہیں کہ جا
جگہ پر چلا جا۔ اس گھر کی نعمت کو نظر انداز نہ کر کتے سے کم رتبہ نہ بن۔

اگر تو اصحاب کہف کے کتے کا بھی ہم رتبہ بن گیا ہے تو اسی در دا
کا طواف کیے جا جس نے دہانہ غار کو نہیں چھوڑا۔

، کتوں میں ترک وفا کی نظیر نہ بن بے وفائی کو ناحق مشہور نہ کر
کتوں کا شیوہ وفا ہے تو جا کتوں کے لیے شرم و بدنامی پیدا نہ کر۔

اور کتے بھی ایک دوسرے کو سرزنش کرتے ہیں اور کاٹتے ہیں
کر بے وفائی نہ کر اور ایک ہی مقام سے نجات حاصل کر ہم انسانوں

بق حاصل کرنا چاہیئے۔

مجنوں کا ذکر ہے کہ وہ ایک کتّے کی عزت افزائی کرتا تھا
چومتا تھا اس کے گرد چکر لگاتا تھا جس طرح حاجی کعبہ کے گرد طواف کرتے
یک بیہودہ آدمی نے اس سے پوچھا کتا تو نجس ہوتا ہے تو اسکو چومتا ہے وہ
کے عیب گنواتا رہا۔ مگر کتے کے عیب جاننے والا غیب جاننے والے کا
غ نہ پا سکا جس نے مجنوں میں سگ نوازی ڈالی۔

مجنوں نے کہا۔ تو سراپائے صورت و جسم ہے معنیٰ سے تجھے کوئی حصّہ
اندر چلا آ اور میری آنکھ سے دیکھ تو پھر تجھے حقیقت کا نقشہ نظر آئے گا
دواللہ کا قائم کیا ہوا ہے یہ کتا لیلیٰ کے کوچے کا پہرہ دار ہے۔

اسکی ہمت اس کا دِل اسکی جان اور اسکی پہچان دیکھ اس نے کونسی
انتخاب کی اور اسکو اپنا ٹھکانہ بنایا۔ وہ اصحاب کہف کے کتّے کی طرح میرے
کا مبارک چہرے والا کتا ہے بلکہ وہ ہمدرد اور غمخوار ہے وہ کتا جو لیلیٰ کے کوچے
ل مقیم ہو گیا اس کے پاؤں کی خاک بڑے بڑے شیروں سے بہتر ہے وہ کتا جو اسکے
وچے میں رہتا ہو اس کا ایک بال بھی شیروں کے عوض دینے کو تیار نہیں۔

جب معشوق مجازی کے کوچے کا کتا اس قدر قابل عزت ہے تو وہ
محبوب حقیقی جس کے کتّوں کے شیر غلام ہیں اس کے بارے میں کچھ کہنا ہمارے
امکان میں نہیں پس خاموش رہو۔ والسّلام۔

ایک بزرگ نے کہا مجھے تو کتوں پر بھی رحم آتا ہے کیونکہ ان کی پتھروں سے
ارپیٹ ہوتی ہے۔ جو کتا مجھے کاٹ کھاتا ہے اس کے حق میں بھی دعا کرتا ہوں

Marfat.com

الٰہی سب کو بری عادت چھڑا دے۔

۶ الٰہی کتوں کو ایسی تدبیر میں رکھ کہ لوگوں سے پتھر نہ کھائیں

۶ کفار پر رحم جن کے ساتھ دینی اشتراک ہی نہیں۔ کتوں پر رحم جو نوع انسان ہونے کا حق بھی نہیں رکھتے کاٹ کھانے والے کتوں پر بھی رحم موذی ہونے کے سبب سے بجائے رحم کے واجب القتل ہیں۔ مولانا روم فرما ہیں یہی شان اولیاء کی ہے۔

شرم شیروں میں ہوتی ہے نہ کہ کتوں میں اسی لیے شیر سایہ کا شکار نہیں کرتا۔ ایک شیر کوئی شکار مار لائے تو دوسرا شیر شرم و غیرت کی سے اسکے شکار کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھتا۔ بخلاف اس کے کتوں کی بے غیرتی اور بے غیرتی کا یہ حال ہے کہ ایک کتا کہیں سے ہڈی لے آئے تو دوسرے اس سے ہڈی چھیننے کے لیے ایک ہنگامہ برپا کر دیتے ہیں

۶ کتا آنکھیں ملانے سے غراتے بھونکنے اور کاٹنے کو دوڑتا ہے شیر سے آنکھیں ملائی جائیں تو وہ نگاہیں نیچی کر لیتا ہے۔

کھٹکھنے کتے سے بچنے کی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ جب وہ بھونکے تو اس کی طرف نگاہ نہ کریں۔ اور نہ بھاگیں بلکہ بے پرواہی سے وقار او طمانیت سے گزر جائیں پھر وہ کوئی ظلم نہ کرے گا۔

۶ پھر لاٹھی یا پتھر کے ساتھ زبردست بنکر حملہ کریں وہ دم دبا چیختا ہوا بھاگ جائے گا۔ کیونکہ کتے کو مسکین پر حملہ کرنے سے شرم آتی بلکہ لطف آتا ہے۔ مثلاً اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے۔

Marfat.com

۵ کتا ہمیشہ غریب پر حملہ کرتا ہے ہمسایہ کتوں کا سخت دشمن ہوتا ہے
گر ہمسایہ محلہ کا کتا آجائے تو محلے کے تمام کتے اجتماعی طور پر اس کتے کی اس
دت تک درگت بناتے ہیں کہ وہ محلہ چھوڑ کر فرار ہو جائے یا مکمل شکست اور غلامی
تسلیم کر لے۔

سردیوں میں کتا اپنی ہڈیوں کو سمیٹ لیتا ہے سردیوں کا حملہ اسکو
اس قدر شکستہ کر دیتا ہے یا سیکڑ دیتا ہے کہ وہ کہنے لگتا ہے کہ ایسے حقیر و
ناتواں جسم کے ساتھ جیسے کہ میں ہوں مجھے رہنے سہنے کے لیے پتھر کا گھر چاہیئے
کیونکہ کتے کا ناتواں جسم سردی کا حملہ برداشت نہیں کر سکتا۔

۶ مگر جب تیری تکلیف جاتی رہی اور تیری حرص زور پکڑ گئی تو کتے
کی طرح اس گھر کے بنانے کا خیال تجھ سے جاتا رہا۔

ایک عرب بولا۔ میری ملکیت میں ایک اچھی عادت والا کتا ہے
دیکھو وہ راستے میں مر رہا ہے دن کو میرا شکاری۔ رات کو پہرے دار۔
اے بہادر وہ شیر تھا نہ کہ کتا۔ تیز نگاہ والا دشمن کو پکڑنے والا۔ چور کو
بھگا دینے والا۔ نیک خو۔ وفادار، محبت والا۔ وہ شکار کرتا ہے
میرے لیئے۔ میرا پہرہ دیتا ہے چور کو میرے پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔

۸ انسان کی خواہشات سونے والے کتوں کی مانند ہیں۔ ان کے اندر
اخلاقی نیکی و بدی پنہاں ہے یہاں تک کہ کوئی مرد آ رسامنے آجاتا ہے تو
کتوں میں زندگی ڈالنے کے لیئے نفخ صور کا کام دیتا ہے اگر ایک کوچے
میں جب کوئی گدھا مر جاتا ہے تو اس سے سینکڑوں کتے اسکا گوشت کھانے

Marfat.com

کے لیے جاگ پڑتے ہیں۔

۶ ہر کتے کا بال بال دانت بن گیا اور حیلہ گری کے لیے دُم ہلا

اسی طرح طالب دنیا کی تمام قوتیں سرور دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں

۶ اس کتے کا نچلہ حصّہ حیلہ ہے اوپر کا حصّہ غضب ہے جیسے آگ جو ایندھن پاتی ہے تو بھڑک اٹھتی ہے اسی طرح چپ چاپ ہوئے کتے جو بظاہر نیم مردہ معلوم ہوتے ہیں مردار کی بو پاکر جھپٹ ہیں۔

۶ پہلے منت و خوشامد اور دم ہلانے سے کام لیتے ہیں۔ پھر جوش میں حملہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ان کتوں جیسی سینکڑوں خواہشاتِ نفس اس جسم میں سو رہی ہیں شکار نظر نہیں آتا۔ اسلیئے چھپ رہی ہیں

۶ جو شخص ابتداء سے کتے کی طرح گندا ہوا اسکو بادشاہی کب ہو گی۔

اصحاب کہف کے اس کتے کی سیرت جو ان کے ساتھ غار میں رہا تھا اچھی تھی تو کیا اسکی اس صورت سے کچھ سبکی ہو سکتی ہے ہرگز پس معلوم ہوا کہ قلبی خوبی بدتر سے بدتر صورت کو بھی مقبول بنا دیتی ہے

۶ دنیا کی بادشاہی اسکی (اللہ کی) حکومت اور فرماں روائی کا حصہ ہے شیطان اس کے دروازے کا ادنیٰ کتا ہے۔ اگر کسی ترکمان کے دروازے پر کتا ہو تو وہ اس کے دروازے پر منہ اور سر رکھے پڑا رہے

Marfat.com

سر کے بچے اس کی دم کھینچتے ہیں. اور وہ بچوں کے ہاتھ ذلیل وخوار ہوتا ہے
ہر اگر کوئی بیگانہ ادھر سے گزرتا ہے تو وہ کتا اس پر شیر نر کی طرح حملہ کرتا
ہے اس طرح وہ کتا بیگانوں پر سختی کرنے والوں میں سے ہو گیا۔ دوست کے
لیے پھول اور دشمن کے لیے کانٹا بن گیا۔

6 اس پتلے حریرے کی وجہ سے جو اس ترکمان نے پلایا ہے وہ ایسا
وفادار اور پہرے دار بن گیا۔

6 شیطان عنایاتِ حق کا پروردش یافتہ کتا ہے تو پھر اسکی جان اللہ کے
دروازے پر اسکے حکم کے لیے قربان کیوں نہ ہو۔ مومنوں اور کافروں کی ٹولیوں
پر ٹولیاں اصحاب کہف کے کتے کی طرح اس کی بارگاہ پر رحمت کی امیدیں
بیٹھتے ہیں۔

خدائی غار کے دروازے پر کتے کی طرح دعوٰی اطاعت میں
ذرہ ذرہ حکم کے طالب اور مستعدی میں تڑپتی آگ والے بیٹھتے ہیں اب بارگاہ
عزت سے حکم ہوتا ہے کہ اے کتے شیطان ذرا امتحان کر کہ یہ لوگ اس بارگاہ کے
راستے میں کس نیت سے پاؤں رکھتے ہیں تو ان لوگوں کو جھپٹ کر اور ان کو روک کر
دیکھ کر صدق وخلوص میں کون مرد ہے جو ثابت قدم رہتا ہے اور کون نامرد جو بھاگ
نکلتا ہے۔

پس اعوذ کس لیئے پڑھی جاتی ہے سُنیے جب کتا غلبہ کرتا ہے کسی راہگیر پر
جھپٹتا ہے تو یہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم گویا پکار رہے جو راہگیر کرتا ہے
اے ترک اپنے کتے کو آواز دیکر روک لے اور میرے لیے اپنے خیمہ کیطرف

Marfat.com

راستہ کھول دے تاکہ میں تیرے خیمے کے دروازے پر آؤں کیونکہ مجھے تیری
بخشش اور سرداری سے ایک کام ہے۔

۵ جس طرح بزدل لوگ کتے کی آواز سنتے ہی بھاگ نکلتے ہیں اور
مقصد فوت کر لیتے ہیں مگر ثابت قدم اور قوی دل لوگ کھڑے ہو کر صاحب
خانہ کو پکارتے ہیں کہ میاں ذرا اپنے کتے کو سنبھالو مجھے تم سے کام ہے۔

ہمارے اندازا ختیار کی طاقت مخفی طور پر موجود ہے جب وہ طاقت
دو طرح کے اچھے اور برے مطلب کو دیکھتی ہے تو ان کو عمل میں لانے کی
جوش مارتی ہے انسان کو اختیار حاصل ہونے کی واضح دلیل یہی ہے۔

ترک اپنے مہمان کو از راہِ مہربانی کہتا ہے کہ کسی کتے کو ساتھ لے
اور گدڑی پہنے بغیر میرے دروازے تک آنا۔ کتا دوسرے کتے کو ضرور
ضرور بھونکتا ہے اور غیر مانوس لباس یا الٹی سیدھی چال والے کو دیکھ کر
کرتا ہے۔

اور فلاں دروازے سے شریفانہ انداز میں داخل ہونا تاکہ میرا
کتا تم پر حملہ آور ہو کر نقصان نہ پہنچائے مگر تم اس کے برعکس عمل کرتے ہو اور
دروازے پر اسی طرح چلے آتے ہو لیلئے کتے کے زخم سے مجروح ہو جاتے ہو

۶ اس طرح اگر تم کسی دروازے پر جاؤ گے تو وہ کتا تمہاری طرف
رخ کر کے ٹوٹ پڑے گا۔

۷ ملازم تو کیا اگر کسی دروازے پر ایک باوفا کتا ہے تو اس کے آقا
میں اسکی طرف سے بھی سینکڑوں خوشنودیاں ہیں جب اس وفا کی وجہ سے آقا

Marfat.com

کے منہ کو چومتا ہے تو خیال کیجئے اگر وہ شیر ہو اور وفا بجالائے
س کو کس قدر کامیابی بخشے گا.

گڈریئے کے عشق نے اس کا خیمہ آسمان پر جا لگایا اور وہ گڈریا
بت میں خیمہ کے کتے کی طرح مقرب ہوگیا قرب حاصل کرنے والا کتا غیر مقرب
ور رہنے والے) انسان سے بدرجہا افضل و اعلیٰ ہے

گڈریئے کو کتے سے اسلیے تشبیہ دی ہے کہ وہ زبان حمد و ثنا
یح سے معذور ہونے کی وجہ سے گویا بے زبان جانور تھا۔ جب اللہ کے
دائے عشق نے جوش مارا تو وہ دریا اس گڈریے کے دل سے جا ٹکرایا اور تیرے
رف کان کے ساتھ ٹکراتا ہے دل تک نہیں پہنچتا۔

جب ایک دائیں طرف سے بھونکا تو اس کتے کی آواز پہچاننے والے
نے کہا وہ کہتا ہے کہ تمہارے ساتھ بادشاہ ہے کیونکہ وہ آدمی جانوروں کی
بولی جانتا تھا۔

اور وہ کتا جو شاہ محبوب سے آگاہ تھا اس کا لقب توسگ اصحاب
کہف (غار والوں کا کتا) رکھنا چاہیئے کہ اس نے بھی اصحاب کہف کو جو گویا
شاہان دین تھے پہچانا تھا اور ان کے ساتھ ہو لیا تھا۔ یہاں کتے کی آواز
پہچاننے والے ہنرمند کی تعریف شامل ہے جس نے کہا تھا کہ تمہارے ساتھ
بادشاہ محمود غزنوی ہے اور کتے کی آواز پہچاننے والے کے کان میں جو
آواز منہی کی خاصیت تھی وہ بھی خوب تھی کیونکہ وہ کتے کی آواز کے ساتھ
بشر سے آگاہ ہو جاتا تھا.

جب یہ معلوم ہے کہ کتا رات کے وقت پہرہ دار کی طرح بیدار
اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ شاہانِ دین شب بیداری سے بے خبر نہیں
تو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ (کتوں کی طرح) بدنام لوگوں سے
محض ان کی بدنامی کے سبب سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ان کے باطنی احوال
غور کرنا چاہیئے۔

بھلا کتوں کے بھونکنے اور غل مچانے سے قافلہ اپنے راستے سے وا
آسکتا ہے یا بھلا چاندنی رات میں کتوں کے شور سے پورا چاند قدم رفتار
سست ہوسکتا ہے۔

مشہور ہے کہ چاند جب طلوع ہوتا ہے تو کتے اس کو دیکھ کر بھونک
ہیں چاند نور برساتا ہے کہ یہ اسکی فطرت میں داخل ہے اور کتا بھوں بھوں
کرتا ہے کہ یہ اسکی فطرت کا تقاضا ہے چنانچہ ہر ایک اپنی فطرت پر
کرتا ہے۔

تقدیر سے منسوب کرنا ہمیں کج بین (انجینئر) بنا دیتا ہے اور کتا
(نفس) غلیظ خانہ کا مقید اور قابل ہوجاتا ہے۔ اللہ نے ہمیں نیک یا بد
کام کرنے کا اختیار دیا ہے جبر نہیں ہے ہم مجبور نہیں ہیں ورنہ یہ مثل
ہوگی کتا آخور میں بیٹھ گیا نہ چرتا ہے اور نہ چرنے دیتا ہے۔

تم آتش کا پانی (جو بعض جانوروں کی خوراک ہے) نگاری (پرانا
میں کبھی نہ ڈالو جب تک کہ چند کتے طالب غذا نہ ہوں۔ جاؤ اللہ کی شان کے
غار کے کتے بن جاؤ تاکہ اسکی برگزیدگی تم کو اس حرص و شہوت کی پرانا

Marfat.com

ے چھڑا لے یعنی جس طرح اصحاب کہف کا کتا غار کے دروازے پر مطمئن بیٹھا ہے اسی طرح تم بھی حق تعالیٰ کی خداوندی پہ بھروسہ رکھو تاکہ شہوت و حرص سے تم کو نجات مل جائے۔

کافر نعمت لوگوں کی شان کو نہ دیکھو کہ خوشنما عمارتوں میں کتے بھی ہوتے ہیں اور کتے بھی کھٹکتے۔ صابر و شاکر لوگوں کی سادگی پر نہ جاؤ کہ ویرانوں میں عزت و نور کے خزانے بھی ہوتے ہیں۔

اس وقت تو بھیڑیئے کی حکومت ہے اور یوسف کنوئیں میں قبطی کی نوبت اور فرعون برسر حکومت ہے (یعنی باطل غالب ہے اور حق مغلوب ہے اور یہ حالات اسلیئے ہیں تاکہ بے دریغ اور بے پرواہ رزق سے کتوں کو بھی چند روز کے لیے حصّہ مل جائے۔ ورنہ اگر اعمال کے حقائق کا یہیں ظہور ہو جاتا تو ان کتوں کو عیش کرنے کا وقت کب ملتا۔

اس نے عشق دوراندیش کو اس مہم میں اپنا رفیق بنالیا۔ کتا اپنے زخم کو خود ہی چاٹتا ہے عشق کا اپنے پیچ و تاب میں کوئی رفیق نہیں ہے اسکا محرم بستی میں کوئی گھر والا نہیں۔

شیخ کا تیری اس بدگوئی میں کچھ نہیں بگڑتا، بھلا دریا کتے کی تھوتھنی پڑنے سے کب گندہ ہوتا ہے۔ اور پھونک مارنے سے آفتاب کب محو ہوتا ہے چاند نور افشانی کرتا ہے۔ اور کتا بھوں بھوں کرتا ہے کتا چاندنی سے کب فائدہ اٹھاتا ہے اہل اللہ سے نفرت کرنے والے کتوں کے مانند ہیں جو چاندنی سے نفرت کرتے ہیں۔

رات کو سفر کرنے والے اور چاند کے ساتھی (اہل اللہ) کتے کی آواز سے
فقیروں کا رزق کب کم ہوتا ہے

اسی سبب سے اے بندہ درویش میں تجھ سے کہتا ہوں کہ اس
کتے (نفس) کی گردن مجاہدہ کی زنجیر نہ اتار اور یہ نہ سمجھ کہ میں نے اسکو مہذب
کر لیا ہے اور اس میں بدی کا کوئی شک نہیں بلکہ اس کو قید عبادت میں رکھ
اگر یہ کتا تعلیم یافتہ بھی ہو گیا تو پھر کتا ہے جس سے بے فکر رہنا غلطی ہے
نفس بذات خود ذلیل اور بد خصلت ہوتا ہے۔

مرشد تم کو مفاسد نفس (گندی عادتوں) پاک کر دے گا یہاں تک
کہ تم دوست (اللہ) کے قرب بہرہ مند ہو۔

۶ بظاہر کائنات میں سب سے بہتر آدمی ہے اور تمام موجودات میں
سب سے زیادہ ذلیل کتا ہے اور عقلمندوں کے نزدیک بالاتفاق
حق شناس کتا ناشکرے آدمی سے بہتر ہے۔

بے ہنر، ہنر مندوں کو نہیں دیکھ سکتے جیسا کہ آوارہ کتے شکاری کتوں
پر بھونکتے ہیں اور سامنے نہیں بڑھ سکتے۔

شیر کتے کا جھوٹا نہیں کھاتا چاہے سختی سے غار میں بھوک سے
اس کا دم نکل جائے۔

انسان جب ناامید ہو جاتا ہے تو اسکی زبان دراز ہو جاتی ہے
جیسے دبی ہوئی بلی کتے پر حملہ کر دیتی ہے۔

Marfat.com

ایک شخص نے ایک پیاسے کتّے کو جنگل میں پایا
اسکی زندگی مین آخری سانس سے زیادہ کچھ نہ پایا
خدمت کے لیے کمر باندھی اور بازو کھولا
کمزور کتے کو تھوڑا سا پانی دیا
کسی شخص نے کتے کے ساتھ نیکی کو بھی ضائع نہیں کیا
تو نیک انسان کے ساتھ بھلائی کب ضائع ہوگی
اگر میں سر پر تلوار کھا جاؤں تو بھی ناممکن ہے
کہ میں کتے کے پیر میں دانت گھساؤں
گدڑی پوش عارف کے گھر سے
ایک شخص کے کان میں کتے کے بھونکنے کی آواز آئی
اے مری روشن آنکھ یہ خیال نہ کرنا
کہ ابھی کتا بھونکا ہے یہ میں ہی ہوں
کتے کی طرح اس کے در پر بہت چلایا
اس لیے کہ کتے سے زیادہ ذلیل میں نے کسی کو نہ دیکھا
میں نے سنا ہے کہ صنعار کے جنگل میں جنید نے
ایک کتا دیکھا جسکے شکار کے دانت اکھڑے تھے
اس لیے کہ کتا باوجود تمام بدنامی کے جب مر جائیگا
اس کو دوزخ میں نہ لے جائیں گے

Marfat.com

اس کا لباس اور پگڑی قے آلودہ ہے
کتوں کا مجمع اسکے گرد حلقہ بنائے ہوئے ہے
مؤذن نے اس کا گریبان پکڑا کہ ہائے
کتا اور مسجد اے عقل اور دین سے خالی

## شاہ لطیف

اب نہ وہ جال ہیں نہ کتے ہیں — صرف باقی ہیں چند افسانے
کوئی کتا ہو یا کوئی کوا — حال اس کا مجھ سے سنا جائے
اس پر قربان جاؤں میں سو بار — جو بھی پیارے کے دیس سے آئے

## سعدی

اگر کتے کے سر پہ ڈیلا آتا ہے — تو خوشی سے اچھل پڑتا ہے کہ وہ ہڈی ہے
جب پھاڑنے والے کتے کو گوشت مل گیا تو پھر وہ یہ نہیں پوچھتے
کہ یہ حضرت صالحؑ کی اونٹنی کا گوشت ہے یا دجال کے گدھے کا
کتے کو سات دریاؤں میں غسل دے لو جس قدر زیادہ ہوگا اسی قدر
ناپاک ہوگا

انسان جب ناامید ہو جاتا ہے تو اسکی زبان دراز ہو جاتی ہے
جیسے دبی ہوئی بلی کتے پر حملہ کر دیتی ہے
اصحاب کہف کے کتے نے چند روز نیکوں کی صحبت اختیار کی

دمی بن گیا۔

بدخواہوں کے ساتھ بھی بھلائی کر۔ کتے کا منہ لقمہ سے سیاہوا بہتر ہے۔

کتے کا بچا ہوا کتے ہی کے لیے مناسب ہے۔

اگر کلاب سے ایک حوض بھر دیں

ایک کتا اس میں گر جائے تو اسکو چوبچہ بنا دے

حضرت ابوہریرہ رضؓ کی بلی کو ایک لقمہ سے نہ نوازتا اور اصحاب کہف کے کتے کو ایک ہڈی نہ ڈالتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کے گھر کا دروازہ کھلا اور اس کے دسترخوان کا کنارہ کوئی نہیں دیکھتا۔

علامہ کمال الدین دمیری فرماتے ہیں۔

کتا نہایت محنتی اور وفادار ہوتا ہے اسکا شمار نہ سباع (درندوں) میں اور نہ بہائم (مواشی) میں ہے بلکہ یہ ان دونوں کے بین بین ایک خلق مرکب واقع ہوا ہے کیونکہ اگر اسکی طبیعت میں بہیمت ہوتی تو یہ گوشت نہ کھاتا۔ لیکن حدیث شریف میں اس پر بہیمہ کا ہی اطلاق ہوا ہے

کتے کی دو قسمیں ہیں ۱۔ اصلی۔ ۲۔ سلوقی۔ سلوقی سلوق کی طرف منسوب ہے جو یمن میں ایک شہر کا نام ہے لیکن باعتبار طبیعت دونوں قسمیں برابر ہیں، کہتے ہیں کہ کتے کو احتلام اور کتیا کو حیض ہوتا ہے، کتیا ساٹھ دن میں اور بعض اوقات ساٹھ سے بھی کم دنوں میں بیاہتی ہے۔ اس کے بچے پیدائش کے وقت اندھے ہوتے ہیں

Marfat.com

اور پیدا ہونے کے بارہ دن بعد ان کی آنکھیں کھلتی ہیں، کتوں کے اندر نشاناتِ قدم کے پیچھے چلنے اور بو سونگھنے کا جو ملکہ ہے وہ دوسرے جانوروں میں نہیں ہے۔ لیکن اس کے اندر کچھ خرابیاں بھی ہیں وہ یہ ہیں کہ اس کو ناپاکی کھانا تازہ گوشت سے زیادہ پسند ہے۔ چنانچہ یہ اکثر گندی چیزیں ہی کھاتا ہے۔ حتیٰ کہ کئی دفعہ اپنی کی ہوئی قے کو بھی دوبارہ کھا لیتا ہے۔

کتے کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنے مالک کی حفاظت اور اسکی موجودگی میں اس کے گھر کی حفاظت غرضیکہ ہر حالت میں پاسبانی کرتا ہے۔ کتا تمام رات (اکثر حصہ) جاگتا رہتا ہے اور اگر نیند میں اسکو جگانے کی ضرورت پڑے تو وہ اپنے مالک کے ایک اشارے پر جاگ جاتا ہے یہ دن میں زیادہ تر سوتا ہے کیونکہ دن میں پاسبانی کی ضرورت بہت کم پڑتی ہے۔ نیند کی حالت میں کتا گھوڑے سے زیادہ سننے والا اور عقعق سے زیادہ چوکنا ہوتا ہے جب یہ سوتا ہے تو پلکوں کو نیچا کر لیتا ہے بالکل بند نہیں کرتا اسکی وجہ یہ ہے کہ اس کا دماغ انسان کے دماغ کے مقابلہ میں زیادہ سرد ہوتا ہے

کتے کی طبیعت میں یہ بات بھی عجیب ہے کہ بڑے اور وجیہہ لوگوں کا اکرام کرتا ہے اور ان پر بھونکتا نہیں اور بعض اوقات ان کو دیکھ کر راستے سے بھی ہٹ جاتا ہے مگر کالے اور غریب لوگوں خاص طور سے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے انسانوں پر

خوب بھونکتا ہے۔ کتے کی فطرت میں یہ عجیب بات ہے کہ دم ہلانا
اپنے مالک کو راضی رکھنا اس سے محبت و الفت ظاہر کرنا بدرجۂ اتم
موجود ہوتی ہے۔ حتی کہ اگر اس کو بار بار دھتکار کر پھر بلایا جائے
تب بھی فوراً دم ہلاتا ہوا چلا آتا ہے۔ کتے میں تادیب تعلیم و تلقین
قبول کرنے کا جوہر موجود ہے اور یہ تعلیم کو بہت جلد قبول کر لیتا ہے
حتی کہ اگر اس کے سر پہ چراغدان رکھا ہوا ہو اور ایسی حالت میں اس کے
سامنے کھانے کی کوئی چیز ڈال دی جائے تو وہ مطلق التفات نہیں کرے گا
اگر پاگل کتا کسی انسان کے کاٹ لے تو وہ شخص امراض ردیہ میں گھر جاتا ہے
اور ساتھ ساتھ کتے کی طرح پاگل بھی ہو جاتا ہے اور کتے کی طرح
انسان کو بھی بہت پیاس لگتی ہے مگر پانی نہیں پیتا اور پانی سے
کتے ہی کی طرح ڈرتا ہے اور یہ مرض جب کسی شخص پہ پوری طرح
مستحکم ہو جاتا ہے تو اس وقت اگر مریض پیشاب کرتا ہے تو اس
کے پیشاب میں کوئی چیز چھوٹے چھوٹے پلوں کی صورت میں خارج
ہوتی ہے۔ قزوینی نے عجائب المخلوقات میں لکھا ہے کہ یلیب کے علاقہ
میں کسی بستی میں ایک کنواں ہے جس کو "بیئر الکلب" کہتے ہیں اس کے
پانی کا یہ خاصہ ہے اگر سگ گزیدہ اسکو پی لیتا ہے تو اچھا ہو جاتا ہے
یہ کنواں مشہور ہے۔ قزوینی فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس بستی کے رہنے
والے بعض اشخاص نے اطلاع دی ہے کہ اگر چالیس دن گزر جانے سے
پہلے ہی پہلے کوئی مریض اس کا پانی پی لیتا ہے تو اچھا ہو جاتا ہے اور اگر

Marfat.com

چالیس دن گزر جائیں اور اس کے بعد اس کنوئیں کا پانی پیئے تو پھر اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس بستی کے لوگوں نے یہ بھی بیان کیا کہ ایک دفعہ ہرڑک کے تین مریض ہماری بستی میں آئے ان میں دو مریض ایسے تھے کہ انہوں نے چالیس دن کی مہلت پوری نہیں کی تھی اور ایک ایسا تھا کہ وہ چالیس دن کی مدت پوری کر چکا تھا۔ چنانچہ ان تینوں مریضوں کو ایک ساتھ کنوئیں کا پانی پلایا گیا ان میں سے دو تو اچھے ہو گئے مگر جو مریض چالیس دن کی مدت پوری کر چکا تھا اسکو کوئی افاقہ نہ ہوا اور وہ مر گیا۔

سلوقی کتے کی عادت ہے کہ جب وہ کسی ہرن کو پاس سے یا دور سے دیکھ لیتا ہے تو اس کو یہ شناخت ہو جاتی ہے کہ ڈار (قطار) میں اگلا کونسا ہے اور پچھلا کونسا ہے اور یہ کہ ان میں کتنے نر اور کتنے مادہ ہیں۔ یہ بات کتوں کو ان کی چال سے معلوم ہوتی ہے۔ کتے کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ وہ مردہ اور بے ہوش انسان کی بھی شناخت کر لیتا ہے، چنانچہ اہلِ روم اپنے مردہ کو اس وقت تک دفن نہیں کرتے جب تک وہ کسی کتے سے اسکی تصدیق نہیں کرا لیتے۔ مردہ کو سونگھ کر کتے کے پیشِ نظر کچھ ایسی علامات آجاتی ہیں کہ جس سے اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ انسان مردہ ہے یا اسکو کوئی بیماری (سکتہ یا بے ہوشی) لاحق ہو گئی ہے۔

محمد بن خلف مرزبان کی کتاب "فضل الکلاب علی کثیر

من لبس الثیاب' میں یہ سلسلہ جد و پدر عمر بن شعیب سے روایت
ہے کہ رسول اکرمؐ کو ایک مقتول شخص نظر پڑا۔ آپ نے دریافت فرمایا
یہ کیسے مارا گیا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس شخص نے بنی زہرہ کی بکریوں پر حملہ
رکے ان کی ایک بکری پکڑ لی تھی، چنانچہ بنی زہرہ کے مقرر کردہ پہرے دار
کتے نے اس پر حملہ کیا اور اسکو ہلاک کر دیا۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا یہ شخص اپنی
ان سے تو گیا ہی ساتھ ہی ساتھ اپنی دیت بھی کھو بیٹھا۔ علاوہ ازیں اُس نے
پنے رب کی بھی نافرمانی کی، اور اپنے بھائی کی خیانت کی۔ لہٰذا اس سے اچھا تو
لتا ہی رہا۔ حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ امانت دار کتا رفیق نائن سے
بہتر ہے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ حرث بن صومعہ کے کچھ دوست تھے جو ہر وقت
اس کے ساتھ رہتے تھے اور دن رات اپنی محبت اور الفت اس پر ظاہر کرتے
تھے چنانچہ حرث بھی ان پر بہت مہربان تھا اور ان کو بہت چاہتا تھا
ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حرث نے شکار کا ارادہ کیا اور اپنے دوستوں کے ہمراہ
شکار پر چلا گیا مگر اس کا ایک دوست اس کے ساتھ نہ گیا اور اس کے
گھر پر ہی رہ گیا۔ گھر پر رہنے والے دوست نے جب یہ دیکھا کہ
حرث اور دیگر احباب شکار کو جا چکے ہیں۔ اور اب میدان خالی ہے اور
حرث کی بیوی کے پاس پہنچا اور اس کے ساتھ کھانا کھایا اور شراب نوشی
کی پھر دونوں ہم آغوش ہو کر لیٹ رہے۔ حرث کے کتے نے جب دیکھا کہ
اس کے مالک کی بیوی غیر کے ساتھ ہم آغوش ہے تو اُس نے ان پر حملہ کر دیا
اور دونوں کو جان سے مار ڈالا۔ چنانچہ جب حرث گھر واپس آیا اور دونوں

Marfat.com

کو ایک جگہ مرا ہوا دیکھا تو اس پر حقیقتِ حال منکشف ہوگئی۔ امام احمد
"کتاب الزہد" میں حضرت جعفر بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے
کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کے پاس ایک کتا دیکھا تو میں نے ان سے پو
اے ابا یحییٰ آپ نے اس کتے کو کیوں رکھ چھوڑا ہے؟ تو آپ نے
جواب دیا کہ یہ کتا بُرے ہمنشیں سے بہتر ہے۔

حضورؐ نے فرمایا جو شخص کسی دوسرے شخص کے پاس کوئی امید لے
آیا۔ اور وہ شخص اسکی امید منقطع کر دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس
امید منقطع کر دیں گے۔ اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر ان راوی
نے فرمایا کہ ہمارے علاقہ میں کتا نہیں ہوتا۔ مگر یہ کتا کہیں سے میرے
بھوکا آگیا۔ لہٰذا میں نے اس ڈر سے کہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ
مایوس نہ فرما دے۔ میں نے اسکو کھانا کھلا دیا۔ امام صاحب فرماتے ہیں
کہ میں نے یہ سنکر کہا بس میرے لیے یہی حدیث کافی ہے چنانچہ میں ا
کے پاس سے واپس آگیا۔

"رسالہ قشیری" میں حضرت عبداللہ بن جعفر کے متعلق لکھا ہے
کہ ایک دن وہ اپنی کسی جاگیر کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں آپ نے کسی
نخلستان میں قیام فرمایا۔ اس نخلستان میں ایک حبشی غلام کام کر رہا تھا آپ
نے دیکھا کہ حبشی کا کھانا آیا۔ تو اس کھانے میں تین روٹیاں تھیں چنا
حبشی نے اپنے کھانے سے ایک روٹی نکالی اور اپنے سامنے کھڑے ہوئے
کتے کو ڈال دی۔ کتا اس کو بھی چٹ کر گیا اس کے بعد حبشی نے اپنی تیسری

Marfat.com

آخری روٹی بھی نکال کر کتّے کے سامنے ڈال دی۔ کتا اس کو بھی
ٹ کر گیا۔ آپ بیٹھے ہوئے بڑے غور سے یہ ماجرا دیکھ رہے تھے
انچہ آپ نے اس حبشی غلام کو اپنے پاس بلایا۔ اور اس سے پوچھا لڑکے
ہکو دن بھر کتنا کھانا ملتا ہے۔؟ غلام نے جواب دیا۔ کہ بس وہ تین
ٹیاں جو ابھی میں نے کتّے کو کھلائیں۔ آپ نے فرمایا۔ پھر تم نے وہ
نوں کتّے کو کیوں کھلا دیں اور خود کیوں بھوکا رہا؟ غلام نے جواب
یا۔ ہمارے اس دیس میں کتّے نہیں ہوتے یہ کتا کسی غیر دیس سے بھوکا
یا ہے لہذا میں نے اسکو بھوکا لوٹا دینا مناسب نہ سمجھا۔ پھر آپ نے
ں سے پوچھا کہ آج تو کیا کھائے گا؟ اس نے جواب دیا کہ کھاؤں گا کہاں
سے بھوکا ہی رہوں گا۔ حضرت عبداللہ نے اپنے اصحاب سے مخاطب
ہو کر فرمایا کہ دیکھا سخی ایسے ہوتے ہیں سخاوت کی بدولت یہ خود بھوک
کی تکلیف اٹھائے گا مگر اس نے کتے کو بھوک کی تکلیف دینا مناسب
نہ سمجھا۔ سچ پوچھیے تو یہ لڑکا مجھ سے زیادہ سخی ہے اس کے بعد آپ نے
اس غلام کو خرید کر آزاد کر دیا اور جس نخلستان میں وہ کام کر رہا تھا
اس کو بھی خرید کر اس غلام کو ہبہ کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا کہ اصحاب کہف کا کتا سیاہ رنگ کا تھا
مقاتل کا کہنا ہے کہ وہ ایک زرد رنگ کا کتا تھا۔ قرطبی کے مطابق وہ
ایک زرد مائل بہ سرخی کتا تھا لیکن کلبی نے کہا ہے کہ وہ خلنجی (خذنگی)
رنگ کا کتا تھا اور بعض مفسرین کے مطابق وہ آسمانی رنگ کا اور بعض کے

مطابق کبرا اور بعض کے مطابق سفید رنگ کا کتا تھا اور کچھ نے کہا ہے کہ سیاہ رنگ کا کتا تھا اور بعض نے سرخ رنگ کا کتا کہا ہے۔

اس کتے کا نام بھی لکھا ہے چنانچہ حضرت علی بن طالبؓ نے فرمایا کہ اس کا نام "ریان" تھا۔ اور زاعی کے مطابق اس کا نام مشیر تھا اور سعید جمال نے کہا کہ اس کا نام "حران" تھا حضرت عبداللہ بن سلام کے مطابق "بسیط" اور حضرت کعب احبار کے مطابق اس کا نام صیبہ اور وہب کے نزدیک "نقیا" تھا۔

خالد بن صدان کا قول ہے کہ سگ اصحاب کہف خر حضرت عزیر علیہ السلام اور ناقہ حضرت صالحؑ کے علاوہ اور کوئی بھی جانور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

جو شخص اہل خیر سے محبت رکھتا ہے وہ ان سے برکت حاصل کرتا ہے چنانچہ سگ اصحاب کہف نے اہل فضل سے محبت رکھی اور انکی صحبت اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی محبت میں اس کا بھی ذکر فرمایا۔ ثعلبی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ اصحاب کہف کو میں دیکھنا چاہتا ہوں تو حکم ہوا کہ آپ ان کو بالکل نہیں دیکھ سکتے۔ البتہ اپنے صحابہ کبار میں سے چار شخص ان کے پاس روانہ کر دیں تاکہ وہ آپ کا پیغام ان تک پہنچا دیں اور وہ یعنی اصحاب کہف آپ پر ایمان لے آئیں آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میں اپنے لوگوں کو ان کے پاس کس طرح بھیجوں؟ حضرت جبرائیل نے عرض کیا کہ آپ

Marfat.com

چادر بچھا دیں۔ اور اس کے چاروں کونوں پر اپنے چاروں صحابہ
ی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ، حضرت عمر فاروق رضؓ حضرت عثمان غنی رضؓ
حضرت علی حیدر کرار رضؓ کو بٹھا دیں اور اس ہوا کو جو حضرت سلیمانؑ کے
سخر کی گئی تھی طلب فرمائیں اور اس کو اپنی اطاعت کا حکم دیں
نانچہ آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ تو وہ ہوا ان چاروں حضرات کو اس غار کے
روازہ تک اڑا کر لے گئی۔

جب صحابہ رضؓ نے غار کے منہ سے پتھر ہٹایا تو کتے نے بھونکنا شروع
دیا لیکن جب اُسنے صحابہ کرام رضؓ کی صورت دیکھی تو خاموش ہو گیا اور اپنے
سر سے غار میں داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ چنانچہ چاروں حضرات غار میں
خل ہوئے اور کہا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ، چنانچہ اصحاب کہف
ڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر انہوں نے انہیں الفاظ میں سلام کا جواب
یا۔ پھر صحابہ کرام رضؓ نے ان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے معاشر
تیان (اے گروہ نوجواناں) نبی محمد ابن عبداللہ نے آپ کو سلام کہا ہے
انہوں نے جواب دیا کہ جب تک زمین و آسمان قائم ہیں محمدؐ پر اور آپ
لوگوں پر بھی آپؐ کا سلام پہنچانے اور آپ کا دین قبول کرنے پر سلام
پہنچتا رہے یہ کہہ کر اصحاب کہف پھر سو گئے اور ظہور امام مہدیؑ تک
سوتے رہیں گے۔ کہتے ہیں کہ جب امام آخر الزمان مبعوث ہوں گے
تو آپ اصحاب کہف کو سلام کہیں گے۔ اصحاب کہف زندہ ہو کر سلام کا
جواب دیں گے اور پھر سو جائیں گے اور پھر اس کے بعد وہ قیامت کے

Marfat.com

دن بیدار رہوں گے جب اصحاب کہف یہ کہہ کر کہ آنحضورؐ کو ہمارا
سلام کہہ دیں پھر سو گئے تو چاروں صحابہ حضرات کو ہوا تے حضورؐ
خدمت میں پہنچا دیا۔ آپ نے صحابہ سے اصحاب کہف کا حال دریافت
فرمایا۔ چنانچہ صحابہ نے وہ گفتگو جو اصحاب کہف سے ہوئی تھی آپ
کو سنا دی۔

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ اصحاب کہف سات تھے اور
رات کے وقت فرار ہوئے تھے۔ راستہ میں ان کو ایک چرواہا ملا۔ اس
کے ساتھ ایک کتا بھی تھا وہ چرواہا بھی انہی کے دین پر ان کے
ساتھ ہو لیا۔

کچھ دن کے بعد دقیانوس بادشاہ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ پہاڑ میں
چھپے ہوئے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس کے دل میں یہ بات
ڈال دی کہ ایک دیوار تعمیر کر کے پہاڑ کی آمد و رفت کا راستہ بند کر دیا
جائے تاکہ وہ لوگ بھوکے پیاسے مر جائیں کیوں کہ ان کے گمان میں
بھی یہ بات نہ تھی کہ وہ سو رہے ہیں۔ دقیانوس کے گھرانے میں اسوقت
دو مرد مومن تھے۔ چنانچہ ان دونوں مومن حضرات نے اصحاب کہف
کے نام و نسب و دیگر حالات ایک سیسہ کی تختی پر کندہ کرا کر محفوظ کر
اور پھر اسی تختی کو ایک تانبے کے صندوق میں رکھ کر اس صندوق کو ایک
مکان میں حفاظت سے رکھ دیا۔ ادھر جب شہر والوں اور عزیز و اقارب
نے نہ پایا تو انہوں نے ان کے نام مع ولدیت و سکونت اور تاریخ گم گشتگی

ر بادشاہِ وقت کا نام ایک تختی پر لکھوا کر اسکو شاہی خزانہ میں
ح کرا دیا۔ محمد باقر فرماتے ہیں کہ اصحاب کہف میالقہ یعنی
عی گر تھے۔

۱۔ کلسلمینا ۲۔ تملیخا یا املیخا ۳۔ مرطونس ۴۔ سارنبوس
۔ یوناس۔ ۶۔ لطینوس۔ ۷۔ کند سلططنوس، یہ ساتواں شخص یعنی،
عی چرواہا تھا۔ اور اس کے کتّے کا نام "قطمیر" تھا۔

"کتاب التذکار فی افضل الاذکار" میں قرطبی نے لکھا ہے اگر کتا
سی پر حملہ کر دے تو سورۃ رحمٰن کی یہ آیت پڑھ دی جائے۔

یَا معشر الجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ استعطم ان تنفذوا
من اقطار السمٰوٰتِ والارضِ فانفذوا لا تنفذونَ
الّا بِسلطان "

انشاء اللہ اس کو کُتّے سے کچھ بھی ضرر نہ پہنچے گا۔ سب سے
پہلے جس شخص نے حراست کی غرض سے کتّا پالا وہ حضرت نوحؑ تھے اور اس
کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے کشتی بنانے کا حکم دیا تو آپ نے
کشتی بنانی شروع کر دی۔ اور آپ جتنا کام کرتے رات کو آپ کی قوم
کے لوگ چوری سے آکر اسکو بگاڑ دیتے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے اسکی
شکایت کی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتا پالنے کی اجازت دے دی
چنانچہ جب رات کو آپ کی قوم کے لوگ آپ کا تیار کردہ کام پھر
بگاڑنے کے لیے تو کتا ان پر بھونکتا اور اسطرح آپؑ جاگ جاتے اور

ڈنڈا لے کر ان کے پیچھے دوڑتے تو وہ لوگ بھاگ جاتے۔ امام شاہ
علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب "احیاء العلوم" میں لکھا ہے کہ اگر کسی
دروازے پر "کلب عقور" یعنی کٹکھنا کتا موجود ہو اور اس سے راہ
گیروں کو اذیت پہنچتی ہو تو مالک مکان پر اس کتے کو وہاں سے شرعاً ہٹانا
ہوگا۔ اگر کتے کو تعلیم دی جائے تو اس کو غیر معلم کتے پر فضیلت
حاصل ہو جاتی ہے۔

اگر کتے کا ناب (وہ دانت جس سے کتا چیر پھاڑ کرتا ہے)
ایک شخص کے لڈکا دیا جائے جو نیند میں باتیں کرنے کا عادی ہو تو
اسکی یہ عادت ختم ہو جائے گی۔

پانی کا کتا: اس کے ہاتھ پیروں کی بہ نسبت لمبے ہوتے
ہیں، اپنے بدن کو کیچڑ میں لتھیڑ لیتا ہے مگر مچھ اسے مٹی سمجھ کر نگل
ہو جاتا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جلد یا (ستر ایک آبی جانور)
جس کا خصیہ دوا کے لیے مشہور ہے

Marfat.com

# بھیڑیا

قرآن پاک میں ایک سورۃ میں تین مرتبہ ذئب (بھیڑیا) کا لفظ استعمال ہے۔ سورۃ یوسف میں برادران یوسف سے یعقوبؑ نے فرمایا مجھکو یہ بات غم لتی ہے کہ اگر تم اسکو لے جاؤ تو مجھے اندیشہ ہے کہ اسکو کوئی بھیڑیا کھا جائے اس سے بے خبر رہو (برادران یوسف) انہوں نے جواب دیا۔ اگر ہمارے نے اسے بھیڑیئے نے کھالیا۔ جبکہ ہم ایک جتھا ہیں۔ تب تو بڑے ہی نکمے گے۔ (یوسف 14-13۔)

(اور شام کو) انہوں نے کہا ابا جان ہم دوڑ کا مقابلہ کرنے میں لگ گئے تھے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا کہ اتنے میں ڑیا آکر اسے کھا گیا۔ آپ ہماری بات کا یقین نہ کریں گے چاہے ہم سچے ہوں۔ (یوسف 17)

بھیڑیا جنگلی جانوروں میں سب سے خونخوار اور ظالم مشہور ہے۔ قامت میں بڑے کتے کے برابر ہوتا ہے۔ اسی کے خاندان کا جانور ہے نی ہوشیاری اور چالاکی کے لیے بھی مشہور ہے شام و فلسطین میں اسکا جود کثرت سے ہے۔

عہد عتیق اور عہد جدید دونوں میں اس کا ذکر کثرت سے ہے توریت ل اس موقع پر بھیڑیئے کا ذکر نہیں صرف اتنا ہے کہ یوسف کے بھائیوں نے سف کی تمیض کو بکری کے خون سے تر کیا اور اپنے والد کے پاس لاکر بولے

Marfat.com

اسے پہچانیئے کہ یہ آپ کے بیٹے کی تمیض ہے یا نہیں۔

# بھیڑیئے کا احترام

یورپ کے علاوہ بہت سے ملکوں میں بھیڑیئے سے کچھ عام عقا
منسلک ہیں لیکن وہ دیومالائی اعتبار سے غیر اہم ہے امریکہ کے
قبیلے کے مطابق خانخ KHANUKH کا نام ایک دیوتا ہے جس کے منہ
کے ہیں اور یہ بھیڑیے کی نسل کا سربراہ سمجھا جاتا ہے البتہ وہ لوگ کہتے
بھیڑیئے سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ان قبیلوں کا خیال ہے کہ بھیڑ
سے محفوظ رکھتا ہے اسلیے بھیڑیئے کا سر بہت احترام سے محفوظ ر

یورپ میں یونانیوں کا بھیڑیئے کے ساتھ خاص تعلق ہے ۷۷ ۵
دیوتا کا یہی تصور ہے بھیڑیا کی غالباً پرستش ہوتی تھی یا اس کے چڑھاو
جاتے تھے یہ عقیدہ یونان کے ETTS قبیلہ کا تھا رفتہ رفتہ وہ اپولو کو
لگے کیونکہ اس نے بھیڑیوں کو نیست و نابود کر دیا تھا۔ اپولو کے معنیٰ
بھیڑیئے کی اولاد سمجھا جاتا ہے حالانکہ اس کے معنیٰ ہیں تشفق کی اولا
میں ایک تانبہ کا بھیڑیئے کا مجسمہ تھا یہ بھیڑیئے کی مدد سے خزا
کرنے کی یادگار سمجھا جاتا تھا یہ بھی عقیدہ ہے کہ رمولس ROMULUS
اور ریمس (REMUS) کی طرح اپولو دیوتا کی بہت سی اولاد جو عور
ذریعہ پیدا ہوئی تھی اسکی پرورش بھیڑیوں نے کی تھی ان کو دودھ
تھا۔ بھیڑیا ZEUS دیوتا سے بھی منسلک ہے۔

Marfat.com

روم میں بھیڑیا مریخ (MARS) ستارہ سے متعلق ہے اسی وجہ سے
ب تہوار بھیڑیے کا تہوار کہلاتا ہے اور بھیڑیے پجاری بھی ہوتے ہیں
شمالی مشرقی روس میں قدیم باشندے بھیڑیئے کا تہوار مناتے تھے جس کا تعلق
یومالائی کہانی سے ہے۔ کماچٹکا کے قبیلے کے کوریاک جب کسی بھیڑیئے
نے ہیں۔ اپنے میں سے ایک کو اسکی کھال پہناتے ہیں اور اس کے چاروں طرف ناچتے
کہتے ہیں کہ اس نے ایک روسی کو مارا ہے دوسرے قبیلے کے لوگ خوف کے
س کو مارتے ہیں قدیم امریکی قبیلے کے لوگ بھیڑیئے کو مارنے کے بعد ایک
پر ڈال دیتے ہیں وہ چاروں طرف بیٹھ کر روتے ہیں اور چار لقمے اسکے
سے کھاتے ہیں پھر بھیڑیئے کی لاش کو دفن کرتے ہیں اور جس ہتھیار سے
ارتے ہیں اسکو خیرات کر دیتے ہیں۔

جزیرہ کریٹ میں بھیڑیئے کے بچوں کے منہ کو سرخ رنگا جاتا ہے ایک
بیلہ اپنی عورتوں کو بھیڑیئے کی کھال کو ہاتھ لگانے سے منع کرتا ہے اہل روم
ے کو گندہ خیال کرتے ہیں اسلیئے شہر یا مندر کو گندھک سے دھوتے تھے
لوگ رقص کے لیے اور کچھ لوگ اس کے جسم کے حصے جادو کے لیے استعمال
تے ہیں نارمنڈی میں گزشتہ صدی تک آگ کے چاروں طرف ہاتھ میں ہاتھ
الکر رقص کیا جاتا تھا اور سردار کو چنا جاتا تھا۔ اور اس کو سبز بھیڑیے
(GREEN WOL) کا خطاب دیا جاتا تھا۔ کہیں بھیڑیئے کے نقاب پہن کر
ریب کی جاتی ہے۔ اناج کی پیداوار کا تعلق بھی بھیڑیئے کی روح سے ہے
ر اناج کی آخری گڈی بنانے والے کو بھیڑیا کہا جاتا ہے۔ نیورمبرگ اور

Marfat.com

پولینڈ میں کرسمس کے تہوار پر بھیڑیا ظاہر ہوتا ہے نارو ے کی دیومالا میں جادوگرنیاں اور جنتی بھیڑیئے کی سواری کرتی ہیں اس میں سانپوں کو بھی چوتھ ہے۔ پارسیوں میں بھیڑیا ایک گندہ جانور شمار کیا جاتا ہے اور اسکو مارنا چاہیئے۔ آرمینیا میں بھیڑیا سانپ سے بدتر شمار کیا جاتا ہے کرہ قاف علاقوں میں یہ تصور ہے کہ عورت کو گناہ کی سزا میں بھیڑیا دیا جاتا ہے لیکن بھیڑیا کو اچھا شگون خیال کیا جاتا ہے۔

کتا کی طرح کا وحشی جانور ہے اسکی متعدد قسمیں ہیں سلیٹی BUFFALO WOLF بھینسا بھیڑیا GRAY WOLF منجمند بھیڑیا ARCTIC WOLF سرخ بھیڑیا RED WOLF یہ بہت شکار ہوتا ہے اور جانور میں ہوشیاری میں سرفہرست ہے یہ کندھے پر اونچا اور چار فٹ لمبا ہوتا ہے اس کا اوسط وزن ۱۰۰ پونڈ ہوتا ہے لیکن بعض بھیڑیوں کا وزن ۱۹۷ پونڈ تک ہوتا ہے عام طور پر رنگ بھورا سلیٹی ہوتا ہے لیکن ٹنڈرا کے علاقے کے بھیڑیے کا رنگ سفید ہوتا ہے اس کے کان چھوٹے ہوتے ہیں تاکہ سردی کو آسانی برداشت کر سکے یہ سوتے میں اپنی دُم نتھنوں کے قریب رکھتا ہے کے ننگے تلوؤں کو چھپا لیتا ہے اور نتھنوں کی گرم ہوا سے دم کے بالوں ذریعے گرمائی پہنچاتا ہے۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بھیڑیا تقریباً بھی مادہ سے صحبت کرتے یہ امر جانوروں میں نایاب ہے ویسے موسم بہار میں بچے پیدا ہوتے ہیں ماں

Marfat.com

دفعہ میں چھ بچے ہوتے ہیں لیکن کبھی کبھی چودہ بچے تک بھی دیکھے گئے
تین ماہ کی عمر میں وہ شکار کے قابل ہو جاتا ہے اور اٹھارہ ماہ میں بڑا ہو جاتا
لیکن مادہ دو سال میں جوان ہوتی ہے اور نر تین سال میں بالغ ہوتا ہے
سال تک خاندان اکٹھا رہتا ہے کیونکہ اس کا بھٹ زمین دوز ہوتا ہے
قریباً تین فٹ تک ہوتا ہے۔

جنگل میں بھیڑیئے کی آواز کو بھولنا مشکل ہے جھپٹنے کے وقت اسکی
شکار کے لیے ہوتی ہے اور وہ اپنے شکار کا پیچھا کرنے کے لیے تیار ہوتا
بھیڑے بڑے گروہ میں شکار کے لیے نہیں نکلتے۔ بلکہ وہ اپنے کنبے کے
تھ نکلتا ہے امریکی بھیڑیا پچیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتا ہے
ایک چھلانگ سولہ فٹ تک ہوتی ہے۔ روسی بھیڑیا پینتیس میل فی
ٹہ کی رفتار سے دوڑتا ہے شاید اسی لیے روس کا قومی جانور (طنزیہ
ازمیں) بھیڑیا ہے۔ ریچھ کے علاوہ چوہے سے لیکر ہرن تک بھیڑیے
خوراک ہے لیکن چوہے اور خرگوش اسکی عام غذا ہے۔ امریکہ کے
ابتدائی زمانے میں بھیڑیا بھینسوں کے گلہ کے پیچھے چلتا تھا اور اسکی غذا
یار اور مردہ بھینس ہوتی تھی۔ بھیڑیا بہت پیٹو ہوتا ہے اور ایک دفعہ
یں اٹھارہ پونڈ گوشت کھا جاتا ہے لیکن ایسا زیادہ عرصہ نہیں ہوتا
بغیر چھیڑ خانی یا حملے کے بھیڑیا انسان پر حملہ نہیں کرتا۔ لیکن روسی بھیڑیا
گھریلو کتوں کے ساتھ پرورش پاتا ہے تو وہ انسان سے بالکل خوفزدہ
نہیں ہوتا یا یہ بھی ممکن ہے کہ وہ گھوڑوں میں دلچسپی رکھتے ہوں۔

Marfat.com

بھیڑیا اپنے کمزور زخمی یا مردہ ساتھی کو مار ڈالتے ہیں اور کھا جاتے
مشرق میں بھیڑیئے کو کمینی فطرت کا حامل اور سور کی طرح شد
پرست خیال کیا جاتا ہے وہ سفلہ بھی ہے اور ظالم بھی ہے شیر کی طرح کوئی
شوکت یا حیا نہیں ہے۔

اکثر سننے میں آیا کہ بھیڑیا انسان کے بچے کی پرورش کر ڈالتا
رڈیارڈ کپلنگ RUDYARD KIPLING کی مشہور کتاب جنگل کی
JUNGLE BOOKS) میں ماوگلی نام کے ایک لڑکے کی کہانی ہے جس
پرورش بھیڑیوں نے کی تھی سلطنت روم کی مشہور شخصیتیں (ROMUS
اور ROMULAS کی پرورش بھی ایک مادہ بھیڑیئے نے کی تھی جس نے
دودھ بھی پلایا تھا۔ چند سال قبل ہندوستان میں ایک ایسا بچہ ملا
رامو رکھا گیا جو بھیڑیئے کی طرح چلتا تھا۔ اور کچا گوشت کھاتا
عام انسان بنانے کی کافی کوشش کی لیکن وہ انسانی زندگی اختیار
اور ہسپتال میں مر گیا۔

بھیڑیئے کے بچے کو اگر شروع سے پالا جائے تو وہ گھریلو
ہے پالتو ہو جاتا ہے اسکیمو لوگوں نے بھیڑیئے اور کتے کی ملاوٹ
نکالی ہے جس سے کتوں کی بہتر نسل پیدا ہوئی ہے اور ان میں بھیڑیوں کی
عادات آگئی ہیں۔ ایشین کتے شاید اسی کوشش کا نتیجہ ہیں۔

عربی میں بھیڑیا مختلف ناموں سے موسوم ہوتا ہے مثلاً خا
سید، سرحان، ذولۃ، عملس، سلق، سمسام، اسکی کنیت ابوالحذ

اسکی مشہور ترین کنیت ابو جحدہ ہے۔

بھیڑیا ایک قبیح الفعل درندہ ہے جب متعہ کے بارے میں ابن
ے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بھیڑیئے کی کنیت ابو جعدہ ہے اس کا
یہ کہ متعہ نام کے اعتبار سے اچھا اور معنیٰ کے اعتبار سے قبیح ہے
ب ہے)

بھیڑیئے اور شیر کے اندر بھوک پر صبر کرنے کا جو ملکہ ہے وہ دیگر
روں میں نہیں پایا جاتا لیکن شیر انتہائی حریص ہونے کے باوجود اس پر
ہے کہ مدتوں بھوکا رہے مگر بھیڑیا اگرچہ شیر کے مقابلے میں کم مرتبہ
گدست ہے لیکن روڑ دھوپ میں شیر سے آگے ہے اور اس کو کھانے
ملے تو صرف ہوا پر ہی گذارہ کر لیتا ہے اور اسی سے غذا حاصل کر لیتا ہے
ریا کا معدہ مضبوط سے مضبوط تر ہڈی کو ہضم اور تحلیل کر لیتا ہے
راس میں کھجور کی گٹھلی کو ہضم کرنے کی صلاحیت نہیں۔ کتے اور بھیڑیئے
نبتی کے وقت جو کیفیت ہوتی ہے وہ کسی اور میں پائی نہیں جاتی اس
ت ان کو ہلاک یا گرفتار بھی کیا جا سکتا ہے لیکن یہ حضتی کے لیے علیحدہ
ر محفوظ جگہ تلاش کرتا ہے برخلاف کتے کے وہ ہر جگہ مصروف ہو جاتا ہے

بھیڑیا میں انفرادیت ہوتی ہے یہ ایک جست میں شکار کو قابو
کر لیتا ہے۔ اور پیٹ بھرنے کے بعد بچے ہوئے گوشت کے قریب
ہی نہیں جاتا یہ ایک آنکھ سے سوتا ہے اور دوسری سے جاگتا ہے۔
جب ایک آنکھ کی نیند پوری کر لیتا ہے تو یہ اسکو کھول لیتا ہے اور دوسری

Marfat.com

کو جو کھلی ہوتی ہے اس کو بند کر لیتا ہے یہ بند آنکھ سے آرام کرتا ہے
کھلی آنکھ سے حفاظت کا کام لیتا ہے۔ بھیڑیا تمام جانوروں میں
زیادہ بھونکنے والا ہوتا ہے لیکن جب پکڑ لیا جائے اور اسکو کتنا ہی
جلائے یا تلوار سے ٹکڑے کر دیئے جائیں ہرگز نہیں بولتا۔ اللہ نے بھیڑ
کو زبردست قوت شامہ (سونگھنے کی قوت) عطا فرمائی ہے یہ
سے بو سونگھ لیتا ہے بکریوں کے شکار کے لیے عموماً صبح کو نکلتا ہے
ان کا محافظ کتا رات بھر کی ڈیوٹی کے بعد اب سو گیا ہوگا۔

بھیڑیئے کئی زخمی، بیمار یا بھوک سے نڈھال بھیڑیئے کو
کھا جاتے ہیں جب انسان بھیڑیئے سے خوف زدہ ہو جاتا ہے
انسان پر حاوی ہو جاتا ہے اور اگر انسان اسکے مقابلے میں جرأت کا
کرتا ہے تو وہ گھبرا جاتا ہے۔ بھیڑیا اپنی زبان سے ہڈی توڑ ڈالتا
اور اسکی آواز بھی نہیں ہوتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسانوں کے لیے
جس طرح بکریوں کے لیے بھیڑیا ہے کہ ریوڑ سے جدا ہونے والی بکری
پکڑ لیتا ہے۔ تم گھاٹیوں سے بچو۔ جماعت کو اور مسجدوں کو۔
بھیڑیا کا گوشت حرام ہے اہلِ عرب بھیڑیئے کو مختلف اوصاف
بطور مثال کے استعمال کرتے ہیں جس سے اسکی عادتوں کا پتہ لگتا ہے
مثلاً بھیڑیئے سے زیادہ غدار، خبیث، چکر کاٹنے والا، ظالم۔ جاگنے والا۔

## بھیڑیئے کے طبّی فوائد :

اگر بھیڑیئے کے خصیے کو چیر کر اس میں نمک اور پہاڑی پودینہ بھر کر
ل کے برابر ماجر چیرا ایک قسم کی ترکاری جو پانی میں ہوتی ہے، ملا کر پیا جائے
کھ کے درد کیلئے مفید ہے اور سلپی کے چلنے میں بھی مفید ہے اس بیماری میں گرم پانی اور
ہ کو استعمال کیا جائے۔

اگر بھیڑیئے کا خون روغن اخروٹ میں ملا کر بہرے کے کان میں ڈالا جائے
بہرہ پن ختم ہو جائے گا۔

بھیڑیئے کے دماغ کو عرق سنداب میں اور شہد میں ملا کر بدن کی مالش کی
ئے تو سردی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

بھیڑیئے کا گردہ درد گردہ کے لیے فائدہ مند ہے۔

جو شخص لگاتار بھیڑیئے کی کھال پر بیٹھے گا تو وہ قولنج کی بیماری
ے محفوظ رہے گا۔

بھیڑیئے کی چربی داء الثعلب میں مفید ہے

بھیڑیئے کا پتہ پیچش کے لیے مفید ہے

حکیم جالینوس کے بقول درد سر کا پرانا مریض بھیڑیئے کے پتے کو
روغن بنفشہ میں حل کر کے ناک میں چڑھالے تو اسکا درد کتنا ہی پرانا ہو ختم ہو جائے گا۔

اگر اسکا محلول بچہ کی ناک میں ٹپکا دیا جائے تو وہ بچہ تمام عمر مرگی سے محفوظ رہیگا

اگر بھیڑیئے کا پتہ اور شہد ہم وزن لیکر آنکھ میں لگایا جائے تو آنکھ کا
دھندلاپن اور ضعفِ بصر کو حیرت انگیز فائدہ ہوگا

بھیڑیئے کا خون زخموں کو پکا دیتا ہے۔

Marfat.com

# خچر

## بغال (خچر)

قرآن مجید میں اس کا ذکر ایک جگہ آیا ہے النحل۔ گھوڑے اور گدھے کے درمیان دونوں کے عطف کے ساتھ سواریوں کی ذیل میں اس کا انعام الٰہی کے سیاق میں آیا ہے۔ "اور اس کے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے کہ تم ان پر سوار ہو اور وہ زینت و تجمل کا کام دیں (شہد کی مکھی (نحل) ع۸)

گویا قرآن مجید نے اس کے دو کلموں کی طرف اشارہ کیا ہے ایک وہ سواری کے کام آتا ہے دوسرے یہ کہ وہ ایک ذریعہ اظہار شان و تجمل ہے۔ چنانچہ دنیا میں آج تک اس سے یہ دونوں کام لیے جا رہے ہیں۔ ایک طرف تو وہ مضبوط اور طاقتور اتنا ہے کہ مشرق ہی نہیں فرنگی ملکوں کے فوجی حلقوں میں اس سے گاڑی کھینچنے کا کام کثرت سے لیا جاتا ہے چنانچہ جنگ جرمنی میں فرانس اور برطانیہ وغیرہ میں اس سے توپ خانہ کی گاڑیاں گھسیٹنے کا کام لیا۔

دوسری طرف عراق عرب شام اور مصر وغیرہ میں گھوڑے کی طرح اسکی سواری بھی عزت و راحت کی ایک سواری ہے بلکہ بیروت اور دمشق وغیرہ میں تو بڑے بڑے حکام امراء خچر کی سواری کو گھوڑے کی سواری سے زیادہ معزز سمجھتے ہیں اور بائیبل میں تو یہاں تک ہے کہ حضرت داؤد کو جب اپنے سامنے بادشاہ بنوایا ہے تو اس موقع پر سواری بجائے گھوڑے کے خچر کی

پر سوار ہو کر آئی اور حکم دیا کہ میرے بیٹے سلیمان کو میرے ہی خچر پر سوار کرو
اپنی رفتار اور قد و قامت اور گردن کی ساخت کے لحاظ سے گھوڑے سے
ما بہت رکھتا ہے اور سر پیر کان اور ہاتھ کی ساخت گدھے جیسی ہے
کی آواز گدھے اور گھوڑے ہنہنانے اور رینکنے سے الگ ایک کمزور قسم
ہوتی ہے۔

عہدِ عتیق میں اس کا تذکرہ کئی جگہ آیا ہے۔

جس ... بیابان میں وہ اپنے باپ کے گدھوں کو چراتا تھا خچروں
و پایا۔" شاید ہم کو کہیں گھاس مِل جائے جس سے ہم گھوڑوں اور خچروں کی
جان بچائیں۔

(سلاطین) میں ذکر خچروں پر سواروں کا ہے۔ خچر اپنے قدرتی طریقہ سے
ہمیشہ سے پیدا ہوتے چلے آئے ہیں لیکن جنگ اور امن میں دونوں زمانوں میں انکی
اہمیت خصوصی محسوس کر کے امریکہ فرانس، اٹلی، اسپین وغیرہ کی حکومتوں نے
ان کی پیدائش کے مصنوعی ذرائع بھی اختیار کیئے ہیں اور اچھی خوش نسل گھوڑیوں
اور تگڑے تنومند گدھوں کے ملاپ کے لیے مستقل محکمے کھولے ہیں

خچر۔ گھوڑے اور گدھے سے مِل کر پیدا ہوتا ہے اسلیئے گدھے جیسی
جسم میں سختی اور گھوڑے جیسی ہڈیاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح اسکی آواز بھی دونوں
کی درمیانی ہوتی ہے۔

خچر (MULE) گدھا اور گھوڑی کی آمیزش سے پیدا ہوتا
ہے گھوڑا اور گدھی کی آمیزش سے جو پیدا ہوتا ہے اسکو خچری (HINNY)

Marfat.com

کہتے ہیں اس کے کان بڑے ہوتے ہیں دم بھاری ہوتی ہے ٹانگیں پتلی اور گ
کے کھر لیکن اونچائی اور وزن کے لحاظ سے گھوڑے کے برابر ہوتا ہے گدھ
طرح رینگتا ہے ضدی اور محتاط طبیعت رکھتا ہے۔ خچر کی اوسط لمبائی
اور وزن 270 کلوگرام ہوتا ہے جبکہ خچری کی لمبائی 16½ ہاتھ اور وزن
کلوگرام ہوتا ہے یہ لدو جانوروں میں سب سے زیادہ وزن ہے ایسے خچ
بازار میں فروخت کیے جاتے ہیں وہ اعلیٰ قسم کے شمار کیے جاتے ہیں اور
وزن 520 سے لیکر 635 کلوگرام تک ہوتا ہے۔

خچر زیادہ وزن اٹھاتا ہے مضبوطی سے پیر رکھتا ہے گھوڑے
آہستہ چلتا ہے اور مشکل آب و ہوا، حالات، پتھریلی زمین یا پہاڑوں پر
کارآمد ہوتا ہے وہ عجیب ہوتا ہے اور مخصوص عادتوں کا حامل ہوتا ہے
پہلے اچھی طرح سمجھا جائے پھر اس سے بہترین کام لیا جا سکتا ہے اسکو تیز
کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے اسکو مضبوطی اور آرام سے چلانے کی ضرورت
خچر سے تین سال کی عمر سے کام لیا جا سکتا ہے لیکن ہلکا کام لیا جائے کیونکہ وہ
بچہ ہوتا ہے پانچ سال کی عمر میں بالغ ہو جاتا ہے پھر ہر طریقہ کا مشکل کا
کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ چونکہ یہ مخنث ہوتا ہے اسلیئے بنجر ہوتا ہے کچھ
بھی پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتا چاہے وہ خچر ہو یا خچری۔

انجیل کے زمانے میں جب مقدس خاندان (Family Holy) نے مصر جانے کا ارادہ کیا تو سینٹ جوزف نے سفر کے لیے خچر کو پسند
لیکن اس ضدی جانور نے آگے بڑھنے سے انکار کیا۔ اور جوزف کے دوستی

Marfat.com

جاڑدی اس زیادتی کی وجہ سے سینٹ جوزف نے بد دعا دی کہ ان میں سے
دئی باپ بنے گا نہ ماں بنے گی اور نہ بچے پیدا ہوں گے

قدیم زمانے سے خچر پیدا کیئے جا رہے ہیں خچر خاص طور پر ایشیا
جنوبی یورپ اور جنوبی مشرقی امریکہ میں پسندیدہ جانور ہے۔ جہاں اسکو
کھیتوں اور کانوں میں استعمال کیا جاتا ہے ایک زمانہ میں خچر فوجی مواصلات
کے سلسلہ میں بہت اہم تھا۔ ترقی یافتہ ممالک میں مشینی سہولتوں کے پیش نظر خچر
کی اہمیت کم ہوتی جا رہی ہے البتہ پہاڑوں پر خچر ہی زیادہ کارآمد جانور ہے۔

## بغلؔ ( خچر مشہور جانور ہے)

خچر گدھے اور گھوڑے سے مل کر پیدا ہوتا ہے اس لیے گدھے
جیسی جسم میں سختی اور گھوڑے جیسے ہڈیاں ہوتی ہیں اسکی آواز بھی گدھے اور
گھوڑے کی آواز کے درمیان ہوتی ہے لیکن یہ بانجھ ہوتا ہے اسکے بچے
پیدا نہیں ہوتے۔ خچر دو متضاد حیوانوں سے ملکر پیدا ہونے کی وجہ سے
متضاد اخلاق، مختلف طبیعتیں اور عادتیں اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہیں
اگر خچر کا باپ گدھا ہوتا ہے تو یہ گھوڑے کے زیادہ مشابہ ہوتا ہے
اگر باپ گھوڑا ہو تو گدھے سے زیادہ مشابہ ہوتا ہے اور تعجب کی بات
یہ ہے کہ خچر کا ہر عضو گھوڑے اور گدھے کے مشابہت میں درمیانی ہوتا
ہے۔ اس کا اثر خچر کی عادت و اخلاق پر بھی نمایاں ہوتا ہے جیسے خچر کے
اندر گھوڑے جیسی ذہانت اور سمجھ نہیں ہوتی اور نہ گدھے جیسی حماقت اور

Marfat.com

بے وقوفی ہوتی ہے۔

حافظ ابن عساکر لکھتے ہیں کہ سیدنا علی رضؓ ابن ابی طالب فرماتے تھے کہ خچر کی نسل نہیں چلتی (خچر تمام جانوروں میں تیز چلنے والا جانور ہے کیونکہ جن جانوروں میں سیدنا ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالنے کے لیے لوگ لکڑیاں جمع کرتے تھے ان میں خچر بھی تھا۔ چنانچہ آپ نے اس کے لیے فرمائی اللہ تعالیٰ نے خچر کو بے نسل بنا دیا۔

نبی کریمؐ ایک مرتبہ خچر پر سوار ہوئے تو وہ بدک گیا پھر نے اسکو روک دیا اور ایک شخص کو اس پر قل آعوذ برب الفلق پڑھنے کا حکم دیا جب پڑھا گیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

"حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر بطور ہدیہ پیش کیا تو آپ نے اس پر سواری فرمائی۔

## فقہی مسائل

اس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے اور جتنا مجاہد کا مال غنیمت لگایا جاتا ہے اتنا ہی گھوڑے کے حصہ میں آتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے "چنانچہ اللہ نے خچروں کا اس کے مخصوص نام کے ساتھ ذکر کر کے احسان جتلایا ہے جس طرح گھوڑوں اور گدھوں جیسی سواری کا ذکر فرما کر احسان جتلایا اور جو اس میں فوائد اور منافع ہے اس پر بھی توجہ دلائی ہے اور جو چیز ناپسندیدہ اور مذموم ہوتی ہیں قابل تعریف نہیں ہوتیں اور نہ ان پر سواری جائز

ے اور نہ اس کے ذریعے احسان جتلایا جا سکتا ہے حالانکہ نبیؐ نے خچر کو
حمال فرمایا ہے اور سواری کے لیے اختیار فرمایا ہے چنانچہ آپؐ نے سفر اور
نر دونوں میں سواری کی ہے اگر یہ ناپسندیدہ اور مکروہ چیز ہوتی تو آپ
ے نہ اختیار فرماتے۔

جناب رسول اکرمؐ جس خچر پہ سفر میں سوار ہو کر جاتے تھے اس کا
م دلدل تھا یہ خچر حضورؐ کی وفات کے بعد زندہ رہی یہاں تک کہ اس کے
ردھے دانت جھڑ گئے تھے اس کو جو موٹا موٹا پیس پیس کر کھلاتے تھے
یر معاویہ رضؓ کے دور میں بقیع غرقد قبرستان کے قریب مر گئی۔ مورخین
نے لکھا ہے کہ حضورؐ کی خچر کا رنگ سیاہ و سفید تھا انس رضؓ کہتے ہیں غزوہ
حنین میں جس وقت مسلمان شکست کھانے لگے تو حضورؐ اپنی سیاہ و سفید
خچر یا میں سوار تھے جس کو دلدل کہتے تھے۔ آپؐ نے دلدل کو مخاطب
کر کے فرمایا دلدل جھک جا۔ چنانچہ اس نے سنتے ہی پیٹ کو زمین سے
لگا دیا۔ یہاں تک کہ آپؐ نے ایک مٹھی مٹی اٹھائی۔ پھر اسے کفار کے
چہروں کی طرف پھینک دیا اور فرمایا۔ کفار فتح یاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ کفار
شکست کھا گئے حالانکہ ہم نے نہ تیر چلائے اور نہ نیزے برسائے اور نہ
ان کو تیر

شرعی حکم: گھریلو گدھے اور گھوڑے سے مل کر پیدا
شدہ جانور کا گوشت حرام ہے اس لیے حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں
"ہم نے حنین کے دن خچروں اور گدھوں اور گھوڑوں کو

Marfat.com

ذبح کیا۔ چنانچہ حضورؐ نے ہمیں گدھوں اور خچروں سے تو منع فرمایا لیکن گھوڑوں سے منع نہیں فرمایا۔

جنہوں نے ہرن اور خرگوش کا شکار کیا وہ اپنے شکار پر ناز کرتے ہوئے حمار وحشی کا شکار کرنے والے کو طعنہ دینے لگے کہ میاں نے کیا مارا جنگلی گدھا اس پر اس شخص نے کہا۔" یعنی جو شکار میں نے کیا ہے وہ باعتبار ذوانی لحم اس قدر بڑا ہے کہ تم دونوں کا شکار اس کے پیٹ میں سما جائے چنانچہ اسی وقت یہ مثل جاری ہوگئی اور ہر اس چیز کے لیے استعمال ہونے لگی جو دوسری چیزوں کو شامل اور حاوی ہو۔

العیر : گدھا۔ عربی میں یہ لفظ وحشی اور اصلی دونوں قسم کے گدھوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ شاعر کی ہجو میں عیر (گدھے) کا تذکرہ ہے۔ ترجمہ:

اگر تو تلوار ہوتا تو کند تلوار ہوتا یا اگر پانی ہوتا تو شیریں نہ ہوتا

ترجمہ:" یا تو اگر گوشت ہوتا تو کتے کا گوشت ہوتا یا تو اگر گدھا ہوتا تو چلنے میں کمزور ہوتا۔"

عدس : خچر

عدس اس آواز کو کہتے ہیں جسکے ذریعے خچر کو ہانکا جاتا ہے اسی وجہ سے خچر کو عدس کہا جانے لگا۔

Marfat.com

# سانپ۔ اژدہا

**سانپ :۔** حیّہ۔ جان۔ ثعبان (اژدہا)

قرآن پاک میں سانپ کا ذکر پانچ جگہ آیا ہے اور یہ تین لفظ استعمال ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کہا کہ اپنی لاٹھی ڈال دو پس انہوں نے اسکو ڈالدیا۔ یکایک وہ دوڑتا ہوا سانپ بن گئی (طٰہٰ 20)

وادی ایمن میں جب آپ کو نبوت عطاء کی جارہی تھی۔ اللہ نے یہ حکم دیا تھا۔ سانپ مصر کا مقدس دیوتا تھا اور وہاں اسکی پرستش جاری تھی۔ مصریوں سے مقابلہ کے لیے سانپ کا معجزہ عطاء ہونا بڑی معنویت کا حامل ہے۔

فرعون کے دعوٰی کے جواب میں موسیٰؑ نے اپنا عصا پھینکا یکایک وہ صریح اژدہا بن گیا۔

جب جادوگروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں تو یکایک وہ بہت سانپوں کی شکل میں حضرت موسیٰؑ کی طرف لپکتی نظر آئیں۔ پھر حضرت موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی پھینکی جو اژدہا بن کر ان سب سانپوں کو ہڑپ کر گیا۔ (الشعراء 32)

اللہ فرماتا ہے" اے موسیٰ یہ میں ہوں اللہ زبردست اور دانا اور پھینک تو ذرا اپنی لاٹھی۔ جونہی موسیٰؑ نے دیکھا کہ لاٹھی

سانپ کی طرح بل کھا رہی ہے۔ تو پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے مڑ کر
نہ دیکھا (اللہ نے کہا) میرے حضور رسول ڈرا نہیں کرتے سوائے اس
جس نے قصور کیا ہو" سورہ چیونٹی النمل ۱۰

فرعون نے حضرت موسیٰؑ سے کہا۔ اگر آپ کوئی معجزہ لیکر آئے
تو اسکو اب پیش کیجئے اگر آپ سچے ہیں۔ پس آپ نے اپنا عصیٰ ڈالا
وہ فوراً صاف ایک اژدہا بن گیا۔" سورہ بلندیاں (اعراف) 107-106)

اسرائیلی روایتوں میں آتا ہے کہ حضرت آدمؑ کے اغوار کے لیے شیطا
جب جنت میں داخل ہوا تو سانپ ہی کے قالب میں تھا اور اسی نے حضر
حوّا کے ذریعہ حضرت آدمؑ کو گمراہ کیا۔ توریت میں ذکر ہے۔

سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا تھا
ہوشیار تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے عورت سے کہا کہ یہ تو نے کیا کیا۔ عورت بو
کہ سانپ نے مجھکو بہکایا تو میں نے کھایا اور اللہ تعالیٰ نے سانپ سے کہا
اس واسطہ کو تو نے بدنام کیا ہے تو سب مویشیوں اور میدان کے سب
جانوروں سے ملعون ہوا۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا تو عمر بھر خاک کھا
اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیا
دشمنی ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گی۔ اور تو اس کی ایڑی کو کاٹے گا
پیدائش (15-1-3:

اسلام میں اس قسم کا کوئی عقیدہ نہیں ہے پرستش دنیا میں بہت
سے جانوروں کی ہوئی ہے۔ لیکن سانپ سے بڑھکر کوئی دوسرا جانور

Marfat.com

بوجا نہیں گیا ہے۔

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا اس نے رسول اللہ ص سے سنا فرماتے تھے سانپوں کو قتل کردو، دو لکیر والے اور دم بریدہ سانپ کو مار ڈالو وہ دونوں بینائی کو اندھا کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں عبداللہ نے کہا ایک مرتبہ میں سانپ پر حملہ کر رہا تھا کہ اس کو مار ڈالوں۔ ابو لبابہ نے مجھ کو آواز دی کہ اس کو قتل نہ کرو۔ میں نے کہا رسول اللہ ص نے سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے اس نے کہا آپ ص نے اس کے بعد گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا تھا اور وہ آباد کرنے والے ہیں

(متفق علیہ)

جب سانپ کی صورت میں کسی کو دیکھو تین دن تک اس کو خبردار کرو اگر اس کے بعد تمہارے لیے ظاہر ہو اسکو قتل کردو وہ شیطان ہے

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہا ابو لیلیٰ نے کہا رسول اللہ ص نے فرمایا جس وقت کسی گھر میں سانپ ظاہر ہوں ان کو کہو ہم تجھ سے نوح اور سلیمان بن داؤد کے عہد کا سوال کرتے ہیں کہ ہم کو تکلیف نہ پہنچاؤ اس کے بعد بھی اگر وہ ظاہر ہوں ان کو قتل کردو ؎

(روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے ہم نے ان کے ساتھ جنگ کی ہے صلح نہیں کی جو شخص خوف کی

Marfat.com

وجہ سے کسی سانپ کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں۔
(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب قسم کے سانپوں کو قتل کرو مگر جان سفید کو جو چاندی کی چھڑی کی مانند ہوتا ہے۔
(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

سانپ کی 2400۔ اقسام ہیں اور ان میں سے صرف 500 نسلیں زہریلی ہیں۔ ان میں سے 250 زیادہ خطرناک ہیں

۱۔ سانپ بغیر کچھ کھائے پیئے دو سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔

2۔ رین بو (RAINBOW) سانپ کا انڈہ خود بخود بڑھتا ہے

3۔ سمندری سانپ کا زہر دوسرے سانپوں کے زہر سے زیادہ تیز اثر والا ہوتا ہے۔

4۔ سانپ کے جسم میں صرف ایک پھیپھڑا ہوتا ہے

5۔ بہت بڑے سانپ کو اژدہا کہتے ہیں

6۔ سانپ کا زیادہ سے زیادہ وزن 250 پونڈ ہوتا ہے

7۔ سپنی کے انڈے سے تقریباً تین ماہ میں بچے ہوتے ہیں۔

8۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں 300 مہرے ہوتے ہیں

9۔ اس کی آنکھوں پر پپوٹے نہیں ہوتے۔

10۔ ایک عام سپنی ایک وقت میں ۲ دو سے لیکر ستتر انڈے تک

Marfat.com

ے دیتی ہے۔

11۔ سانپ کا سب سے بڑا زور آور دشمن نیولا ہوتا ہے

12۔ سانپ ایک وقت کا کھانا پانچ دن میں ہضم کرتا ہے۔

13 مشہور زہریلے سانپوں کے نام یہ ہیں۔ ناگ کروندڑیا۔ بدم، کریٹس
ل، کنگ کوبرا، وائپر، روئیل، کورل

14۔ شمالی امریکہ میں خیشے کے سانپ پائے جاتے ہیں ان کو خیشہ کے سانپ
لیئے کہتے ہیں کہ ان کو پکڑنا انتہائی مشکل ہوتا ہے اور جیسے ہی اسکو چھوا جائے تو
کڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے

15۔ عام سانپ کی خوراک چوہے کیڑے مکوڑے، پرندوں کے
ڑے مچھلیاں وغیرہ۔

17۔ نائٹ فورگ سانپ کی آنکھیں بلّی کی مانند ہوتی ہیں

18۔ ایسیا تھونز سانپ ایک ہرن کو بھی نگل سکتا ہے۔

19 سانپ کی گیچلی سے تیل نکالا جاتا ہے۔

20۔ مشہور اژدہا سابان نامی مصر میں پایا جاتا ہے

21 سانپ کے زہر کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے۔

22۔ سانپ اپنی زبان کے ذریعے سونگھتا ہے اسکی زبان کا اگلا سرا
دو شاخہ ہوتا ہے۔

23۔ عام طور پر سانپ تیرنا جانتا ہے۔

24۔ تھوکنے والا سانپ (SPITTING COBRA) تین میٹر

Marfat.com

کے فاصلے سے زہر پھینک کر انسان کو اندھا کر دیتا ہے مگر ایک دو گھنٹوں کے بعد انسان کی بینائی بحال ہو جاتی ہے۔ یہ کیڑے مکوڑوں کو اندھا کر کے شکار کرتا ہے۔

25۔ دنیا میں سب سے چھوٹے سانپ کی لمبائی دو انچ ہوتی ہے وہ آنکھوں سے اندھا ہوتا ہے

26۔ سانپوں کا بادشاہ (KING COBRA) سب سے زیادہ زہریلا سانپ ہے۔ کوبرا پرتگالی زبان کا لفظ ہے اسکو پھنیر سانپ بھی کہتے ہیں یہ اس وقت تک ڈنک نہیں مارتا جب تک کہ یہ اپنا پھن اٹھائے ہوئے ہوتا ہے بلکہ یہ اس لمحے ڈستا ہے جب اس کا منہ زمین کے ساتھ

27۔ دنیا میں کوئی سانپ اڑ نہیں سکتا۔ بلکہ تین چار میٹر تک اپنے ہدف (TARGET) کو جست لگا کر ڈنک مارتا ہے۔ یہ ایک وقت میں ایک شخص کو اور متعدد اشخاص کو کئی دفعہ ڈس سکتا ہے۔ بات صرف ہے کہ وہ خطرے کو محسوس کرے یہ پالتو ہوتے ہوئے بھی جس کو جب چاہے یا جب خطرہ محسوس ہو ڈنک مار دیتا ہے جب سانپ ایک دوسرے سے آپس میں لڑتے ہیں تو ڈنک نہیں مارتے

28۔ سانپ کا زہر سانپ کے نظام ہضم کو درست اور طاقتور رکھنے میں مدد دیتا ہے اگر سانپ کا زہر نکال دیا جائے تو سانپ کا معدہ خراب ہو جاتا ہے

29۔ یہ بات بہت مشہور ہے کہ سانپ دودھ پیتا ہے اردو زبان میں کئی محاورے سانپ یا سپولیئے کو دودھ پلانے سے متعلق ہیں لیکن جدید تحقیق

Marfat.com

سے یہ ثابت ہوا ہے کہ وہ دودھ نہیں پیتا۔ سپیرا پیسے ٹھگنے کے لیے یہی کہتا ہے کہ سانپ کو دودھ پلانے کے لیے پیسے دیں۔

## سانپ معاشی اعتبار سے

٥ بڑے سانپ کی کھالوں سے جوتے ہینڈ بیگ، پرس بنائے جاتے ہیں۔

٥ بعض اچھی نسل کے سانپوں کا چمڑہ بہت قیمتی ہوتا ہے اب وہ نسلیں ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ کیونکہ لوگ ان سے لاکھوں روپیہ خاص طور پر زرمبادلہ کما رہے ہیں۔

٥ وہ لٹریچر پالتو جانوروں کے گھروں، چڑیا گھروں، تجربہ گاہوں میں رکھے جاتے ہیں

٥ دوا ساز کمپنیاں ان سے دوائیں بنا رہے ہیں

٥ چوہے، چھچھوندروں اور بہت سے کیڑے مکوڑوں کو ختم کرنے کے لیے سانپ پالے جا رہے ہیں

٥ سانپ کا شکار ایک اچھا مشغلہ ہے۔

٥ سانپ کی یخنی اور بہت سے کھانے ہوٹلوں میں تیار کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

# سانپ کی پرستش

سانپ سے خوف کے علاوہ احترام بہت زیادہ عام ہے اور سانپ کی پرستش بھی ہوتی رہی ہے مقدس کتابوں سے لیکر سینہ بہ سینہ لے شمار کہانیاں سانپ کی ذات سے منسوب ہیں۔

امریکہ میں مندرجہ ذیل اعتقادات پائے جاتے ہیں لیکن یہ سائنسی طور پر ثابت نہیں ہیں۔

ا۔ سانپ گایوں کا دودھ پیتے ہیں۔

2۔ انسانوں کا بہت تیزی سے پیچھا کرتا ہے

3۔ اپنے بچوں کو محفوظ کرنے کے لیے خود ہی نگل جاتے ہیں

4 سانپ شیشے کو توڑ کر جوڑ سکتا ہے۔

دنیا کی بہت سی قومیں سانپ کا احترام کرتی ہیں اور ہندو سانپ کو ناگ دیوتا کہتے ہیں اور مشہور دیوتا شیو جی کے گلے کا ہار ہوتا ہے اور ہندو قدیم کہانیوں میں عجیب عجیب اعتقادات ہیں۔ مثلاً ایک ہزار سال میں سانپ انسان یا کسی جانور کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ خطرناک خوبصورت عورت کو ناگن کہا جاتا ہے ناگ دیوتا کو خوش کرنے کے لیے ناگ رقص پیش کیا جاتا ہے۔

جنوبی افریقہ اور مالاگاسی میں اسکا بہت احترام کیا جاتا ہے

Marfat.com

سکی تقریباً پوجا کی جاتی ہے لیکن وہ اسکو کوئی قربانی پیش نہیں کرتے
لوگ وہاں اسکو قابل رحم شیئے سمجھتے ہیں
ے ناگ بت رکھتے ہیں جب یہ لوگ پوجا کے لیے جاتے ہیں تو ایک
ے سانپ کم از کم لیکر جاتے ہیں ایک دوسرا قبیلہ اور زولو بھی سانپ
وجا کرتا ہے. ان کا عقیدہ ہے کہ ان کے مردہ بزرگوں میں سے ایک نے
سانپ کا روپ دھار لیا ہے وہ اس پر خون چڑھاتے ہیں اور اسکو
ے علیحدہ احاطہ میں رکھتے ہیں. کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ سردار عورتیں
ر دوسرے لوگ مختلف قسم کے سانپوں کی جون میں آجاتے ہیں جنوبی
یقہ کے علاوہ مشرقی افریقہ میں بھی یہی کیفیت ہے.

شمالی امریکہ میں ایک قبیلہ خود سانپ کی نسل سے سمجھتا ہے یورپ
بھی سانپ کا احترام کیا جاتا ہے. پاکستان کے پہاڑی علاقوں میں
گھروں میں عام طور پر آتے جاتے رہتے ہیں اور رات کے وقت اس
نام لینا منع ہے.

سپنی مادہ نر سانپ سے ملاپ کے بعد تین سال تک انڈے دیتی ہے
وہ سانپ اپنے کمزور بچوں کو خود کھا جاتی ہے یعنی صرف تیز اور پھرتیلے
بچے زندہ رہتے ہیں

ناگ پھنی نام کا ایک پودا ہوتا ہے جس کے پتے سانپ کے پھن
سے مشابہ ہوتے ہیں.

سانپ کے دل کے تین حصے ہوتے ہیں.

Marfat.com

سانپ دنیا کے بہت سے ملکوں میں کھایا جاتا ہے اسکا (SOUP) یخنی بہت طاقتور شمار کی جاتی ہے، افریقہ چین آسام اور یورپ اور امریکہ میں کھایا جاتا ہے صرف برطانیہ میں ایسے دو ہزار ہوٹل ہیں جہاں پر سانپ کے گوشت کی مزے دار ڈشیں تیار کی جاتی ہیں

یہ چوہوں اور دوسرے کیڑے مکوڑوں کو کھا کر معاشی طور پر کارآمد ہے۔

# سانپ کی طبّی افادیت

امریکہ میں سانپوں سے دوائیں اور ٹانک (TONIC) بنائے جاتے تھے اب اسکو پسند نہیں کیا جاتا

سانپ کا زہر سائنسی اعتبار سے بہت قیمتی ہے۔

یہ خون کے احتراج کو روکتا ہے اور شدید درد کو دور کرتا ہے۔

# سانپ کا احترام

اسکاٹ لینڈ میں سانپ کی یخنی پی کر انسان عقلمند ہو جاتا ہے اور سانپ اس آدمی کی مدد کرتا ہے جس کے پاس کسی سانپ کا ڈھانچہ ہو۔

ایک اور قبیلے میں سانپ کو مارنے والے کو کئی ہفتے بہتے پانی میں غسل کرنا پڑتا ہے اور سانپ جانوروں کے باڑے کے پاس دفن کرتے ہیں جاپان میں سانپ کا سر کچلنا ضروری ہے۔ ورنہ وہ اور آجائیں گے ہندوستان

Marfat.com

بھی ایسا ہی خیال ہے۔ بمبی کے علاقے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ
نپ کو مارنے والا سزا کے طور پر بانجھ ہو جاتا ہے۔
لوک داستانوں میں بیان کیا گیا ہے کہ سانپ خزانے کے اوپر بیٹھا
تا ہے۔ چلی جنوبی امریکہ میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سیلاب اور طوفان اسی کی
سے آتے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ سانپ تمام پریشانیوں کا بیماریوں کا
موت کا سبب ہے بڑے بڑے بادل اور بجلی کی کڑک سانپ کی
سے ہے لہذا وہ اس وقت خاموش ہو جاتے ہیں۔
جنوبی افریقہ کے BANTU قبیلے کے لوگ سانپ کو نیک فال سمجھتے
ں۔ قدیم عرب اور یورپ میں بھی اس کو نیک فال سمجھا جاتا ہے۔ البانیہ میں
ت کے وقت سانپ کو دیکھنا بدقسمتی کی نشانی سمجھا جاتا ہے جبکہ سیلشیا
(SILESIA) میں خوش قسمتی کی نشانی سمجھتے ہیں البتہ سانپ کو بدقسمتی کی
تنبیہہ سمجھا جاتا ہے۔ شہر سفوک (SUFFOLK) میں یہ موت کی فال
سمجھا جاتا ہے

پارسیوں میں ہر مہینے کے تمام دنوں کے حساب سانپ کے دیکھنے
کا ایک فالنامہ ہوتا ہے۔ پارسیوں کے نزدیک یہ بہت برا جانور ہے اور
اسکو فوراً مار دینا چاہیئے اسکو اہرمن (بدی کے خدا) نے تخلیق کیا ہے
آرمینیا اور ناروے میں بھی اس کو برا سمجھا جاتا ہے اور اس کو
مار دینا چاہیئے

Marfat.com

# سانپ شعرا کی نظر میں

پہاڑ اگر سانپوں سے پر ہو تو کچھ خوف نہ کرو کیونکہ اس کے اندر تریاق کا معدن موجود ہوتا ہے۔

سانپوں کا زہر سانپ کے لیے مایہ زندگی ہے خود کو محفوظ کرنے کے لیے موثر ہتھیار ہے اور آدمی کے ساتھ اسکی نسبت موت کی سی ہے۔

اگرچہ ساری دنیا نعمتوں سے بھری پڑی ہے تب بھی سانپ اور چیونٹی کا حصہ خاک رہے گا

حرص و شہوت سانپ ہے اور غرور اژدہا۔

اگر سانپ کی ڈسی ہوئی انگلی سے سارے جسم میں زہر سرایت کر جانے کا خوف ہے تو اس انگلی کو کاٹ ڈالو تاکہ اس کے زہر کو پھیلنے سے روک دیا جائے

اللہ پاک کی قسم کہ برا سانپ برے ساتھی سے اچھا ہے برا سانپ کاٹے ہوئے آدمی کی جان ہی لیتا ہے برا ساتھی جہنم کی طرف لے جاتا ہے

اگر برا سانپ ڈنک مارتا ہے تو جاندار کے جسم ہی پر مارتا ہے اور برا ساتھی جان اور ایمان دونوں پر ڈنک مارتا ہے یعنی اسکی صحبت سے جسمانی اور روحانی اذیت بھی پہنچتی ہے اور دین و اخلاق بھی تباہ ہو جاتے ہیں۔

سانپ سینہ پر موت کی طرح کھڑا ہے اور دوسرے جانوروں کو شکار

کے لیے منہ میں تنکا لیے کھڑے ہوئے ہیں تاکہ جانور سمجھے کہ یہ شاخ ہے
کے سر پر تنکا ہے اس لیے بے خوف اس کے پاس آجائے۔ اور
ب کا شکار ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں ایک خشک لکڑی کو سات منہ والا سانپ
نیا ہوں جو نر و مادہ سے پیدا نہیں ہوتا۔

یہ سکتا سانپ کے زہر جیسا ہے ایک مقام پر اللہ کے تصرفات کی
لت خوشگوار بن جاتا ہے ایک جگہ زہر ہے اور ایک جگہ شفا بخش
ا ہے۔

منتر پڑھنے والا سانپ پر دشمن نیکر منتر پڑھتا ہے اور
نپ منتر پڑھنے والے پر تم سانپ بھی ہو سانپ کو پکڑنے والے۔
تو اللہ کے نام سے مجھے پھنسا لیتا ہے تاکہ مجھے تماشائیوں کے شور و شر
ے رسوا کرے، مجھکو اللہ کے نام نے مسخر کیا نہ کہ تیری تدبیر نے افسوس تو
ہ کے نام سے جال کا کام لیتا ہے۔

سانپ کو مارنا اور اس کے بچے کو حفاظت سے رکھنا عقلمندوں
کا کام نہیں ہے۔ (سعدی)

سانپ چرواہے کے پیر میں اسلیئے کاٹتا ہے
کہ وہ ڈرتا ہے کہ چرواہا اس کا سر تجھ سے کچل دیگا
تو سانپ ہے کہ جب کو دیکھتا ہے ڈس لیتا ہے
یا تو الو ہے کہ جہاں کہیں بیٹھتا ہے اجاڑ دیتا ہے

Marfat.com

پتھر پہ سانپ بیٹھا ہو اور ہاتھ میں پتھر ہو
تو سوچنا اور دیر کرنا بے وقوفی ہوگی
(سعدی)

## سانپ ۔ شاہ لطیف

اسے ڈسوا لے نکل کے کالا ناگ — ایسے مفسد پہ ہو خدا کی مار
سن رہا ہے ہماری باتوں کو — چپ کھڑا ہو کے جو پسِ دیوار
سانپ ہے عشق یہ وہی جانے
جو ایسے جسم سونپ دے اپنا
عشق ہے سانپ یہ وہی جانے
زہر اس کا ہو جس کی قسمت میں
فہم و ادراک سانپ کے مانند
پیدا کرتے ہیں دل میں اک ہیجان

## خبر

سنگاپور کے ایک اخبار سٹریٹ ٹائمز میں شائع ہونے والی ایک خبر سِٹر لی ہانگ زانگ نے ۲۱ سال قبل سانپ کھانے شروع کیے۔ بیس سال میں اس نے دس ہزار سانپ کھا لیے ہیں۔ اگر اس کو روزانہ سانپ نہ ملے تو وہ بے چین ہو جاتا ہے اس کو ایک سانپ روزانہ چاہیئے ویسے اس نے ایک دن میں

یں ۲ سانپ تک کھائے ہیں آج تک کسی عورت نے اس سے شادی نہیں کی

ماہنامہ رسالہ صحت لاہور ستمبر ۱۹۹۴ء

# سانپوں کا بادشاہ

نواب حاجی محمد خان لغاری ضلع حیدر آباد کو "سانپوں کے بادشاہ" کا خطاب ملا ہے۔ نواب صاحب کے پاس کئی سو سانپ مختلف قسم کے ہوتے ہیں وہ ان سانپوں کے ساتھ مختلف ممالک کا دورہ کر چکے ہیں خصوصاً مشرق وسطیٰ کے ممالک یورپ اور امریکہ۔

وہ سانپوں سے محبت بھی کرتے ہیں اور ان سے ڈسوا کر مریضوں کا علاج کرتے ہیں وہ سانپوں کے زہر سے کینسر (سرطان) جزام اور پولیو کتے کے کاٹے کا علاج بھی کرتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ ان کا طریق علاج نہایت موثر اور کارگر ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ حکومت پاکستان انہیں ہسپتال اور تجربہ گاہ کی سہولت فراہم کرے۔ اب تک سینکڑوں افراد ان کے علاج سے شفایاب ہو چکے ہیں

سانپوں سے مریضوں کو ڈسوا کر علاج کرنا ایک حیرت انگیز عمل ہے لیکن بڑے بڑے ڈاکٹر پروفیسر اور سائنسدان مریضوں کی شفایابی سے اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں کہ واقعی نواب صاحب اپنے دعویٰ میں سچے ہیں وہ سانپ کے کاٹے کا علاج کلام الٰہی کے ذریعے کرتے ہیں۔ نواب صاحب نے یہ علم اپنے مرشد سے سیکھا وہ بزرگ تھانہ بولا خاں کے قریب ایک

پہاڑ پر رہتے ہیں۔ نواب صاحب کا چشم دید واقعہ ملاحظہ فرمائیے۔

درویش نے کوئی وظیفہ پڑھا دیکھتے ہی دیکھتے چاروں طرف سے سانپ نکل نکل کر ان کے گرد جمع ہونے لگے۔ جب کوئی سانپ ان کے پاس پہنچتا ادب سے سر جھکا دیتا۔ میں نے منظر دیکھ کر بار بار اپنی آنکھوں کو ملا کہ کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں یہ ایک جیتی جاگتی حقیقت تھی پھر انہوں نے بتایا کہ یہ سب کلام الٰہی کا معجزہ ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے پھر کچھ پڑھ کر سانپوں کو اشارہ کیا اور تمام سانپ اسی طرح واپس چلے گئے

اخبار جنگ 12 اکتوبر 1994ء

ملتان کے جوگیوں کے خاندان کی ایک لڑکی زرقا بنت احمد بخش کی سانپوں کے ساتھ وابستگی بھی عجیب ہے زرقا کی عمر 15 سال ہے وہ اسکول کی طالبہ بھی ہے سانپوں میں زندگی گزار رہی ہے وہ بچپن سے ہی سانپوں سے کھیلتی رہی لہذا سانپوں سے ڈرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ سانپوں کو ایسے پکڑتی ہے کہ جیسے کوئی چیونٹیوں کو پکڑے۔ بچپن میں اس کو سانپ کی گھٹی دی گئی اور نمک کے استعمال سے قطعی دور رکھا۔ شاید اس وجہ سے سانپ کے ڈسنے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

زرقا کی مرغوب غذا سانپ ہے اس کے بقول اس کے گوشت کا مزہ مچھلی جیسا ہوتا ہے۔ سانپ تلا ہوا اسکو پسند ہے اس کے والد بھی سانپ کھاتے ہیں اور اس کا سوپ بھی پیتے ہیں۔ سنا ہے کہ سانپ کھانے والے لوگوں کی عمریں طویل ہوتی ہیں۔ مثلاً تھائی لینڈ اور جاپان۔ زرقا کے بقول

Marfat.com

پ کے استعمال سے جسم میں پرورش پانے والے زہریلے جراثیم اور مادے خود
ختم ہو جاتے ہیں سانپوں کا بدلہ لینا ایسے ہی مشہور ہے حقیقت کوئی نہیں
وہ سانپوں کے ساتھ رقص کرتی ہے اور پاکستان کے مختلف شہروں میں
نے فن کا مظاہرہ کر چکی ہے۔ سرکاری طور پر پذیرائی چاہتی ہے تاکہ پاکستان
کے ذریعہ سے خارجی زرمبادلہ کما سکے۔ حکومت سرپرستی کرے تو جوگی لوگ
پنوں کے فارم قائم کریں اور ان کو برآمد کر کے پاکستان اپنی آمدنی میں
افہ کر سکتا ہے۔

اخبار ڈان کی خبر کے مطابق ایک صاحب چین میں رہتے ہیں جو روزانہ
ے سانپ کھاتے ہیں اور اگر سانپ نہ ملے تو بے چین رہتے ہیں اب تک
روں سانپ نوش جان کر چکے ہیں۔ ان کی اس عادت کی وجہ سے کوئی لڑکی
صوف سے شادی کرنے پہ رضامند نہیں ہے اور وہ ابھی تک کنوارے ہیں

علامہ کمال الدین دمیری فرماتے ہیں

یہ ایک قسم کا زہریلا سانپ ہوتا ہے اسکے کاٹنے سے چہرے کا رنگ
ماکتری ہو جاتا ہے بٹ میں ایک ارید سانپ رہتا ہے جس کی پھنکار سے
جھاڑ پھونک کرنے والا بھی محفوظ نہیں رہتا۔ چتکبرا سانپ یہ وہ سانپ ہے
جس کے جسم پر سفیدی و سیاہی دونوں اس طرح معلوم ہوتی ہیں جیسے
اسکے جسم پر کچھ لکھا گیا ہو کسی قسم کا نقشہ بنایا گیا ہو۔

ایک واقعہ نقل کیا جاتا ہے۔ ایک شخص نے کسی آدمی کی ہڈی
توڑ ڈالی تو وہ امیر المومنین حضرت عمر رضہ کی خدمت میں قصاص کے لیے

Marfat.com

آیا تو آپ نے کسی وجہ سے قصاص دلانے سے انکار کر دیا تو اس نے کہا کہ
معاملہ تو بالکل ارقم (چتکبرا سانپ) جیسا ہو گیا ہے کہ دونوں صورتوں
نقصان ہی نقصان ہے اگر آپ سانپ کو چھوڑ دیں تو اس سے کسی وقت
ڈسنے کا خطرہ رہتا ہے۔ اور اگر آپ اسے مار ڈالیں تو بھی نقصان کا
رہتا ہے۔

افعٰی ایک چتکبرا سانپ ہوتا ہے جس کی گردن پر منہ
ہوتا ہے ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے دو سینگیں بھی ہوتی ہیں
اور اسکی کنیت ابو حیان والو یحیٰ ہے اس لیے کہ یہ سانپ ایک سو
سال تک زندہ رہتا ہے۔ یہ نہایت بہادر اور کالے رنگ کا ہوتا
اور انسان پر اچھل کر حملہ کرتا ہے اور یہ سانپ تمام سانپوں میں سب سے زیا
خطرناک ہوتا ہے اور ان سے زیادہ خطرناک سجستان کے علاقے
سانپ ہوتے ہیں۔ سجستان کے سانپوں کی یہ خصوصیات ہیں کہ انکی گردن
پتلی، دم چھوٹی، منہ بڑا رنگ مٹیالہ بہ سیاہی اور سپید داغدار ہوتا
جیسے کہ اسکی چمڑی پڑی ہوئی ہوں۔ یہاں کے بڑے قسم کے سانپ تو
موت تک پہنچاتے ہیں اور چھوٹے قسم کے سانپ تلوار کی طرح کاری ضر
لگاتے ہیں۔ جب سردی کا موسم آتا ہے تو وہ زمین کے اندر چار ماہ
لیے چھپ جاتا ہے جب وہ باہر نکلتا ہے تو اسے دکھائی نہیں دیتا
پھر وہ سونف کے درخت کو تلاش کر کے اس میں اپنی آنکھیں رگڑتا
تو اسکی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ جب یہ سانپ کبھی بیمار ہوتا ہے تو

ن کا پتہ کھالیتا ہے تو شفایاب ہو جاتا ہے جسے افعیٰ سانپ ڈس
ہے تو اسکی کیفیت ہوتی ہے کہ وہ رسی گھٹنے سے بھی خوف آتا ہے
ن وقت بولتا ہے جب انسان کو کوئی شدید پریشانی لاحق ہوتی ہے
ں کو اور کوئی چیز نہیں سوجھتی اگر کوئی شخص افعیٰ سانپ کے خون کو
رسرمہ آنکھوں میں استعمال کرے تو آنکھوں میں روشنی اور بینائی کا
افہ ہو گا۔

تنین اژدہا سانپ کو کہتے ہیں) قزوینی کہتے ہیں کہ یہ سانپ
سب سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے اسکے منہ میں نیزے کے پھل کیطرح
ی کے دانت ہوتے ہیں کھجور کی طرح لمبا ہوتا ہے خون کی طرح آنکھیں سرخ
ڑا منہ، بڑا پیٹ اور چکا چوند آنکھیں ہوتی ہیں یہ بہت سے جانوروں کو
ل جاتا ہے خشکی اور سمندر کے تمام جانور اس سے ڈرتے ہیں اژدہے
ی جلی ہوئی راکھ کو شہد کے ساتھ ملا کر ضماد کرنا بواسیر بہق اور برص کیلئے
فید ہے۔ اگر کسی جگہ اژدہے نے کاٹ لیا ہو تو اس جگہ اژدہے کا
ازہ گوشت باندھنا مجرب ہے۔ پتلا سانپ (الجان، سانپ کی ایک
قسم کا نام ہے جو چھوٹا اور ہلکا ہوتا ہے۔

الحباب اصل میں سانپ کا نام ہے چونکہ سانپ کو بھی
شیطان کہا جاتا ہے اسلیے اس کا نام بھی الحباب رکھ دیا۔

الحیث: سانپ کو کہتے ہیں یہ ڈسنے میں بہت ماہر ہوتا ہے
اس کا زہر بہت مہلک ہوتا ہے۔

Marfat.com

# چت کوریا سانپ :

الحریش چت کوریا سانپ کی ایک قسم ہے حریش سانپ کی اقسام سے ہو یا حیوان مذکورہ کی قسم میں سے ہو بہر صورت اس کا کھانا حرام ہے کیونکہ شریعت نے ہر ذی ناب درندہ کو کھانے سے منع کیا ہے مبتلا خناق اگر اس کا خون پی لے تو فوراً فائدہ ہوتا ہے. مریض قولنج کے لیے گوشت مفید ہوتا ہے۔

بعض نے مطلقاً حرام کہا ہے اور بعض بشرط ضرورت یعنی اس شرط پر کہ باخبار طبیب حاذق مسلم یہ معلوم ہو کہ اس مرض کی اور کوئی دوا نہیں اور اس میں شفا ہے جائز رکھتے ہیں سانپ کا گوشت حواس کی حفاظت کرتا ہے. اور اس کے گوشت کا شوربہ بینائی کو تیز کرتا ہے سانپ کا گوشت سخت اور گرم ہوتا ہے خون کو صاف کرتا ہے۔ او بہت سی بیماریوں میں مفید ہے سانپ کی کھال کو اگر اونی کپڑوں کے ساتھ رکھ دیا جائے تو کپڑے خراب نہیں ہوتے اور کیڑے وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں. اور اگر اسکی کھال کو جلانے کے بعد زیتون کے تیل میں کر درد والے دانت یا داڑھ پر لگایا جائے تو فوراً فائدہ ہوگا. اسی طرح اسکی کھال سرکہ کے ساتھ پیس کر گنج والے شخص کے سر پر لیپ کیا جا تو نئے اور صحت مند بال اگ آئیں گے. سانپ کی کھال اور بھنے ہوئے باز کی دھونی بھی بواسیر کے لیے مفید ہے۔ سانپ کے انڈے کو سہاگہ اور سرکہ میں پیس کر اگر ایسے شخص کی مالش کی جائے جو تازہ تازہ برص

Marfat.com

یض ہو تو اس کا مرض ختم ہو جائے گا. سانپ کی کھال کو تین کھجوروں
ے ساتھ خوب ملا کر اگر اس شخص کو کھلایا جائے جو پھوڑے اور پھنسیوں
مریض ہو تو انشاء اللہ شفا ہو گی. اگر صحت مند آدمی بھی کھالے گا
اسکو آئندہ کبھی پھوڑے پھنسیوں کی بیماری نہ ہو گی.

(سانپ) الدسیاسۃ (دال کے فتح کے ساتھ) یہ زمین کے
در چھپا رہتا ہے.

الدورمس: سانپ کو کہتے ہیں. ابن سیدہ نے کہا ہے کہ یہ سانپ
س قدر زہریلا ہوتا ہے کہ جہاں تک اسکی پھنکار پہنچتی ہے وہاں آگ
لگ جاتی ہے اسکی جمع ودمسات اور دوامیس آتی ہے.

(خطرناک سانپ) الصِّلّ. صل اس سانپ کو کہتے ہیں جسکے
زہر کی کاٹ کے لیے منتر بھی کارآمد اور مفید نہیں ہوتا.

(سانپ) الفُیْشَلَۃ. جوہری نے کہا ہے کہ یہ ایک پتلا سانپ
ہوتا ہے

(خبیث قسم کا سانپ) ذوالطفیتین: طفیہ دراصل گوگل کی
پتی کو کہتے ہیں جس کی جمع طفیٰ آتی ہے سانپ کی پشت پر پائی جانے والی
دو لکیروں کو گوگل کی دو پتیوں سے تشبیہ دیتے ہوئے اس سانپ کو
ذوالطفیتین کہنے لگے.

(سانپ) العُرَید: ایک سانپ جو صرف پھنکار مارتا ہے
موذی نہیں ہوتا.

(سانپ) کلام عرب میں ایسے کلمہ جو فاعول کے وزن پر ہو
آخر میں س ہو صرف چند ہیں۔ "فاعوس (سانپ) "بابوس" شیر خوا
وغیرہ۔

(سانپ) ابن قترہ۔ یہ ایک زہریلا سانپ ہے جس کے کا
سے انسان فوری مرجاتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ افعیٰ سانپ کا
اور یہ ایک بالشت کے برابر لمبا ہوتا ہے ابن ابو قترہ ابلیس کی کنیت
ہے ابن سیدہ نے ایسا ہی کہا ہے۔

سانپ (قصیری) یہ مقعور بھی ہے اور مصفر بھی ایک
سانپ کی قسم کو قصیری کہتے ہیں

(ایک قسم کا سانپ) مَلَکَۃُ ایک سانپ ہے جو بالشت
اس سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے۔ اس کے سر پر سفید مینا کاری کا سا نقش
ہوتا ہے اس کے زمین پر رینگنے سے وہ گھاس وغیرہ جل جاتی ہے
جس پر اس کا گزر ہوتا ہے اس کے اوپر سے اڑ کر جانے والا پرندہ اس
اوپر گر پڑتا ہے اگر کوئی درندہ وغیرہ اس سانپ کو کھالے تو فوراً
ہو جاتا ہے اس کے رینگنے کی سرسراہٹ سن کر تمام جانور بھاگ جاتے ہیں
یہ سانپ انسانوں کو کم ہی دکھائی دیتا ہے

## طبی فوائد

RATTLE SNAKE یہ زہریلا سانپ پہاڑی علاقوں میں
بہت پایا جاتا ہے چار فٹ سے لیکر چھ فٹ تک لمبا ہوتا ہے درمیان

Marfat.com

بہت موٹا ہوتا ہے زہر والی غدود سے آنکھ اور کان کے درمیان ہوتی ہے
لمو دبا کر ایک حصّہ زہر اور 99 حصّے (SUGAR OF MLIK)
ہ کی شکر ملا کر سفوف بناتے ہیں زرد بخار۔ پلیگ، ہیضہ میں مفید ہے

LACHESIS CROTALUS MUTUS

ہ سانپ سے تیار کی جاتی ہے یہ سانپ جنوبی امریکہ میں پایا جاتا ہے

ناجا NAGA پھنیر سانپ ہندوستان میں عام پایا
COBRA جاتا ہے زندہ سانپ کے غدود دبا کر
ر حاصل کیا جاتا ہے دل کے امراض خشک کھانسی کے لیے مفید ہے۔

CROTALUS HORRIDUS شمالی امریکہ کا سانپ
برازیل کا ایک سانپ ہے جس وقت یہ چلتا ہے اس وقت کھڑکھڑاہٹ
آواز نکلتی ہے یہ حد درجہ کا زہریلا ہوتا ہے 1892ء میں ہومیوپیتھک
وز میں یہ کیس شائع کیا۔ میں جیمز وائٹ (JAMES WHITE) کو
یکھنے کے لیے گیا جسے سانپ نے داہنے ہاتھ کی تیسری انگلی میں کاٹا تھا
سکی انگلی آنکھوں ناک کانوں ANUS سے اور پیشاب کی نالی سے
خون بہہ رہا تھا۔ نبض ۱۱۵ چھوٹے تانگے کی مانند تھی۔ اس دوا سے اسکو
ائدہ ہوا اور مکمل طور پر صحت یاب ہوا۔

TORICOPHIS اس سانپ کے کاٹنے سے ایک عجیب بات
یہ ہے کہ ہر سال ٹھیک وقت پر بخار اور درد ظاہر ہوتا ہے اور متواتر
کئی سال تک جاری رہتے ہیں دانت لگنے کے بعد میں جلد میں غیر معمولی

Marfat.com

خشکی آجاتی ہے ہومیوپیتھی میں اسکا استعمال ان بخاروں اور اعصابی درد میں کیا جاتا ہے۔

## CROTALUS CASCAVELLA

برازیل کا ایک سانپ بہت زہ ہوتا ہے۔ مریض کی دماغی حالت متاثر ہوتی ہے۔ توہمات عجیب قسم کے پائے جاتے ہیں موت ہر وقت سامنے نظر آتی ہے ہڈیوں میں بھی درد پایا جاتا ہے۔ چلنے کی حرکت مفلوج ہوجاتی ہے۔ مندرجہ بالا حالات میں یہ ایک بہترین دوا ہے البتہ عام طور پہ CROTALUS HORRIDUS دی جاتی ہے

## ELAPS CORALLINUS

برازیل کا سانپ اس کا زہر بھی دوسرے سانپوں سے ملتا جلتا ہے اسکی رطوبت خصوصاً سیاہ ہوتی ہے مختلف بیماریوں میں یہ دوا دی جاتی ہے۔

زرد سانپ کا زہر۔ اس بیماری کی سب سے عجیب علامت بینائی کا نہ رہنا ہے مریض طلوع آفتاب سے لیکر غروب آفتاب کا کچھ نہیں دیکھ سکتا یعنی اسکو دن کا اندھا بھی کہہ سکتے ہیں فالج بھی ہوجاتا ہے یہ دوا اس سانپ کے زہر سے بنائی جاتی ہے ان مریضوں کے لیے مفید ہے۔

## VIPERA COMMUNIS

جرمنی کا ایک سانپ ہے یہ سانپ بھی خون کی نالیوں اثر پذیر ہوتا ہے، خون کی نالیوں میں ورم، وریدوں میں گانٹھ

Marfat.com

جاتی ہیں۔

ڈاکٹر سوان لکھتے ہیں کہ دوائی پر ہر قسم کی نکسیر کے لیے ایک دوا ہے۔ یہ دوا اسی سانپ سے بنائی جاتی ہے۔

Marfat.com

# مکھّی (ذُباب)

قرآن پاک میں دو جگہ ایک ہی سورۃ "حج" میں تذکرہ ہے۔ لوگوں کو ایک مثال دی جاتی ہے غور سے سُنو جن معبودوں کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اسے چھڑا بھی نہیں سکتے مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہ پہچانی جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق ہے۔ واقع یہ ہے کہ قوت اور عزت والا تو اللہ ہی ہے

73، 74 (22) حج۔

مدد چاہنے والا اپنے سے طاقتور آدمی کی مدد چاہتا ہے مگر یہ کفار جن کے آگے ہاتھ پھیلا رہے ہیں ان کی کمزوری کا حال یہ ہے کہ وہ ایک مکھی سے کوئی عہدہ نہیں ہو سکتے۔ اب غور کرو ان لوگوں کی کمزوری کا کیا حال ہو گا جو خود بھی کمزور ہوں اور انکی امیدوں کے سہارے بھی کمزور۔

مکھی عام انسانوں کی نظر میں حیوانی مخلوقات میں ایک بہت ہی حقیر اور ادنیٰ درجہ رکھتی ہے۔ چنانچہ اردو عربی، فارسی، انگریزی وغیرہ متعدد زبانوں میں لفظ حقارت کے لیے استعمال ہوتا ہے قرآن مجید نے اسی حقیقت کے پیش نظر بتوں سے یہ خطاب کیا۔ بتوں اور مورتیوں کی بے بسی کی اس سے بہتر تصویر نہیں کھینچی جا سکتی۔

انگریزی بائیبل میں مکھیاں کا لفظ کوئی چار جگہ استعمال ہوا ہے یونا

Marfat.com

یونانی دیوتاؤں ZEUS اور APOLLO کے نام مکھی سے لیے گئے ہیں
لیکن ان کو یقینی طور پر دیوتا نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ مکھی دیوتا کا کام قربانی سے مکھیاں
اڑانا ہوتا ہے (اور وہ ایسا نہیں کرسکتے بت جو ہوئے) اور یہ بھی نہیں معلوم کہ بیل
زبوب BEEL ZEBUB جس کا ترجمہ مکھیوں کا دیوتا کیا جاتا ہے اس کا بھی
مکھی سے کوئی تعلق ہے۔ البتہ افریقہ میں واقعی ایک مکھی دیوتا ہے مندر میں
مکھیاں رکھی جاتی ہیں اشانتی قبیلہ جو شمالی گھانا میں رہتا ہے وہ مکھیوں سے
عقیدت رکھتے ہیں۔ کلموک قبیلہ مکھی کو روحانی جانور سمجھتا ہے اور وہ لوگ
مکھی کو کبھی نہیں مارتے۔ جین مذہب والے بھی کسی بھی کیڑے کو نہیں مارتے
شمالی جرمنی میں آخری مکھیوں کو مارنا بدقسمتی کی نشانی ہے اگر سردی کے موسم میں
کوئی شخص مکھی کو زندہ رکھتا ہے اسکو انعام ملتا ہے یونان میں "اندھا پکڑے"
کھیل میں کھلاڑی کو BRAZEN FLY کہتے ہیں۔ اٹلی میں اسکو اندھی مکھی
کہتے ہیں شمالی ہندوستان میں بھی ایسا ہی کیا جاتا ہے اگر مکھی دوات میں گر جائے تو
اسکو خوش قسمتی کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ پارسیوں میں بھوت مکھی کی شکل اختیار
کرلیتا ہے یہودیوں میں اسی طرح کی کہانیاں ہیں۔

## مکھی شعراء کی نظر میں

"جب حضور پاکؐ کی ذات کو اللہ نے پلیدی سے بالکل پاک رکھا ہے حتیٰ کہ
کوئی مکھی بھی جو نجاست پر بیٹھ چکی ہو آپ کے جسم اطہر پر نہیں بیٹھ سکتی تھی تو گندی
فطرت والے لوگ آپکی صحبت میں کیونکر بیٹھ سکتے تھے

"میں گویا بلند پرواز پرندہ ہوں اور اندیشہ مکھی ہے مکھی کو مجھ پر کب

Marfat.com

قدرت ہو سکتی ہے۔

• ایک مکھی کے آگے خالی دیگ اور بھری دیگ یکساں ہیں

• باز کا رعب اچھی نسل کے چکور پر پڑتا ہے مکھی کے لیے اس رعب میں حصہ نہیں کیونکہ باز مکھی کو شکار نہیں کرتا مکھی کو بس مکڑی ہی پکڑتی ہے اس کے لیے تاک لگا کے بیٹھتی ہے بدفطرت لوگوں پہ ہدایت الٰہی اثر نہیں کرتی شیطان کی ترغیبات سے متاثر ہوتے ہیں شیطان کی مکڑی تجھ جیسی مکھی پہ ہی اپنا داب جماتی ہے نہ کہ چکور اور عقاب پر

• کبوتر کے ساتھ باز کب ہمدم ہو سکتا ہے، عنقا مکھی کا ہمراز کب ہو سکتا ہے۔

اسکو عام طور پر گھریلو مکھی (MUSCA DOMESTICA) کہا یہ دو بازو والا کیڑا بھی کہلاتا ہے۔ DIPTERA اسکی ایک لاکھ قسمیں ہیں نا موں سے موسوم ہیں اس کے چند مشہور نام یہ ہیں کالی مکھی TACIHNA مکھی، ہرن مکھی، گھوڑا مکھی، اژدہا مکھی، دو شیزہ مکھی، پتھر مکھی، مئی مکھی، سارس مکھی، ڈالبن مکھی DOBSON FLT سانپ مکھی، بچھو مکھی، تتلی (BUTTERLFY) چیچڑ مکھی HOVER FLIES۔ اگرچہ مکھی بڑی تو ایں اکٹھی ہو جاتی ہے لیکن پھر بھی یہ دیمک شہد کی مکھی اور چیونٹی کی طرح سا جی نہیں ہوتی ان کے علاوہ مچھر، جھینگر ٹڈا اور MIDGE اسی نسل سے متعلق ہیں افریقہ کی TSE TSE تسی تسی مکھی جس کے کاٹے موت واقع ہو جاتی ہے افریقہ تک ہی محدود ہے۔

Marfat.com

یہ بہت تیز اڑنے والی ہوتی ہیں. خاص طور پر وہ جو شکار کرتی ہیں یہ جھپٹ کر اپنے شکار کو پکڑ لیتی ہیں یہ عام طور پر ۵۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتی ہیں۔ یہ مختلف رنگ جسامت اور شکل کی ہوتی ہیں یہ 4 ملی میٹر سے ۱ ملی میٹر لمبائی تک کی پائی جاتی ہیں البتہ آسٹریلیا کی مخصوص ڈاکو مکھی کی لمبائی دو انچ بھی ہوتی ہے اور سارکس مکھی کے بازو ۱۰۰ ملی میٹر تک پھیل جاتے ہیں اس فرق کے باوجود مکھیوں میں مندرجہ ذیل خصوصیات مشترک ہیں۔

۱۔ دو بازو ہوتے ہیں۔
۲۔ پتلی کھال ہوتی ہے
۳۔ پانچ پیر ہوتے ہیں
۴۔ چوسنے والے منہ کے حصے
۵۔ Compound آنکھیں
۶۔ بدن کو مکمل طور پر تبدیل کر لیتا
۷۔ انڈے لاروا کی شکل میں ہوتے ہیں
۸۔ لاروا سے پوپا اور پھر بالغ ہو جاتی ہے
۹۔ مکھی کے جسم کے تین حصے ہوتے ہیں

الف: سر (HEAD) منہ کے حصے آنکھیں اور انٹینا۔
(ب) (THORAX) ٹانگیں بازو، پر
(ج) پیٹ، نظام تولید، نظام ہضم۔

مادہ مکھی عموماً کوڑا کرکٹ، کھاد کے ڈھیر پر انڈے دیتی ہے وہ ایک دفعہ میں ۱۲۵ کے قریب سفید رنگ کے انڈے دیتی ہے ایک دفعہ میں انڈوں کا ڈھیر ایک ملی میٹر لمبا ہوتا ہے گرمیوں میں یہ آٹھ گھنٹے میں تیار ہو جاتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ 36 گھنٹے میں اپنی کھال بدل لیتے ہیں اور تقریباً 12 دن میں پوری مکھی بن جاتی ہے دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے جہاں مکھی نہیں پائی جاتی ۴۴ مکھی ۱۶۰ ملین سال پہلے بھی موجود تھی یہ جرمنی کے ساحل بالٹک کے علاقوں میں

Marfat.com

آثار قدیمہ میں موجود تھی۔

# مکھی کی معاشی اہمیت

مکھی کی بہت سی قسمیں انسان کے لیے نقصان دہ بھی ہیں اور فائدہ مند بھی۔

۱۔ بیماریوں کو پھیلاتی ہیں۔

2۔ انسانوں اور جانوروں کو کاٹتی ہیں

3۔ غذائی اجناس کو نقصان پہنچانے والا کیڑا شمار کیا جاتا ہے

4۔ مکھیوں کے پھلاؤ کو ختم کرنا انسان کے لیے مستقل دردِ سر ہے

5۔ کروڑوں روپے کی جراثیم کش ادویہ کا محدود اثر ہوتا ہے

6۔ کچھ مکھیاں سائنسی تجربوں میں استعمال کی جاتی ہیں لہذا وہ قیمتی ہو گئی ہیں اور ان کی تجارت کافی منافع بخش ہے اسمیں خاص طور سے پھلوں کی مکھی (FRUIT FLY) مشہور ہے۔

7۔ ملیریا، زرد بخار، اور ڈینگ (DENGUE) بخار مکھیوں کی نسل کے کیڑے مچھر وغیرہ پھیلاتے ہیں۔ ان بیماریوں سے بھی انسانوں کی بڑی تعداد موت کا شکار ہوئی ہے۔

8۔ ان بیماریوں کو روکنے کے لیے ان کے خلاف مہم، انجکشن، جراثیم کش ادویہ اور دیگر اقدامات پر اربوں روپیہ انسان کو خرچ کرنا پڑتا ہے پھر بھی وہ ادویہ کچھ عرصہ بعد بے اثر ہو جاتی ہیں۔

9۔ اس کے باوجود افریقہ اور ایشیا میں کروڑ اموات واقع ہوئی ہیں

۱۰۔ ٹائیفائیڈ ہیضہ اور پیچش کی بیماریاں پھیلانے کا بھی موجب ہے

Marfat.com

11۔ ٹسی ٹسی مکھی کے کاٹنے سے سونے کی بیماری پیدا ہوتی ہے

12۔ ہرن مکھی، گھوڑا مکھی اور کالی مکھی کے کاٹنے سے مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں. انسانوں اور جانوروں میں

13۔ جانوروں میں یہ جانوروں کو بیمار ڈالکر گوشت دودھ کی پیداوار کو بری طرح متاثر کرتی ہیں.

14۔ غذائی اجناس اور پھلوں کو بھی مکھیاں نقصان پہنچاتی ہیں

مندرجہ بالا امور وہ ہیں جو انسان کے لیے نقصان دہ ہیں اور انسان نے ابھی تک زیادہ اسی پہلو پہ سوچا ہے لیکن اللہ کا فرمان ہے کہ تمام اشیاء کی تخلیق انسان کے فائدہ کے لیے کی گئی ہے اور اس لحاظ سے انسان پر عام طور پہ اور مسلمان پر خاص طور پہ یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مزید سائنسی تحقیق کر کے مکھی کے فوائد سے دنیا کو آگاہ کریں ابھی تک اس کے فائدے مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ یہ فائدہ مند (BACTERIA) بھی ہیں یہ بہت سے کیڑے مکوڑوں کو ختم کر دیتی ہیں جو انسانوں اور پودوں کے لیے نقصان دہ ہیں۔ اس ضمن میں TACHINA مکھی ۵۰۰ سے اقسام کیڑے مکوڑوں کو ختم کرنے کی خدمت انجام دے رہی ہیں

یہ گندگی سڑی لاشوں، سڑے پھلوں کو ختم کرنے کا موجب بھی ہیں

3۔ یہ بہت سے VIRUS کو ختم کرنے کا موجب ہیں جو بیماریاں پھیلاتے ہیں

چین میں ایک زمانے میں مکھیوں کو ختم کرنے کی مہم چلائی گئی۔ ہفتہ انسدادِ مکھی سب لوگوں کو اور طلباء کو مکھی مار دیئے گئے اور زیادہ مکھیاں مارنے پر انعامات رکھے گئے۔ مردہ مکھیوں کی پہاڑیاں بنائی گئیں فوٹو کھنچوائے گئے۔ تمام چین میں ایک

Marfat.com

مکھی بھی نظر نہیں آتی تھی لیکن پھر ایک عجیب بیماری شروع ہوئی اور سنا گیا کہ مکھیاں بیرونی ممالک سے درآمد کی گئیں کیونکہ اللہ نے مکھی کی یہ ذمہ داری لگائی کہ انسان کو اس VIRUS سے بچائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

علامہ دمیری کے مطابق مخلوقات میں سے مکھی سب سے زیادہ نادان واقع ہوئی ہے۔ مکھی کے پلکیں نہیں ہوتیں اسلیئے اس کا حلقہ چشم بہت چھوٹا ہوتا ہے اور پلکوں کا کام یہ ہے کہ وہ آنکھوں کی تپلی کو گرد و غبار سے محفوظ رکھتی ہیں اسی لیے اسکے عوض اللہ تعالیٰ نے مکھی کو دو ہاتھ دیئے ہیں جن سے یہ ہر وقت اپنی آنکھوں کے آئیتہ کو صاف کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ مکھی ہر وقت اپنی آنکھوں پر اپنے دونوں ہاتھ پھیرتی رہتی ہے مکھیوں کی بہت سی اقسام ہیں جن کی تولید عفونت یعنی گندگی سے ہوتی ہے۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مکھی کی عمر چالیس راتیں ہیں اور تمام مکھیاں دوزخ میں ہونگی سوائے شہد کی مکھی کے"۔

مکھی کی ایک عجیب عادت یہ ہے کہ یہ سفید چیز پر سیاہ اور سیاہ چیز پر سفید پاخانہ کرتی ہے اسکے علاوہ ایک خاص بات یہ ہے کہ مکھی کدو کی بیل پر کبھی نہیں بیٹھتی۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت یونسؑ پر کدو کی بیل اگا دی تھی تاکہ آپ مکھیوں کی اذیت سے محفوظ رہیں مکھیاں متعفن مقامات پر زیادہ ہوتی ہیں اور انکی پیدائش دو ہی چیزوں سے ہوتی ہے یعنی تعفن سے یا مفاد سے مکھی حیوانات شمیسہ میں سے ہے کیونکہ یہ موسم سرما میں جب تک کہ آفتاب میں تمازت نہیں آتی تب تک یہ غائب رہتی ہیں اس کے برخلاف موسم گرما اور بالخصوص برسات میں

Marfat.com

ں کا ہجوم رہتا ہے۔
مکھی کی دیگر اقسام مثلاً ناموس، فراش، نصر تمع وغیرہ بھی ہیں، خلیفہ ابو جعفر
منصور عباسی ایک دفعہ بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک مکھی آکر اس کے منہ پر بیٹھ
ئی اور اس کو بے قرار کر دیا خلیفہ نے خدام کو حکم دیا کہ دیکھو دروازے پر کوئی
ہے؟ خدام نے جواب دیا کہ مقاتل بن سلیمان ہیں خلیفہ نے حکم دیا ان کو میرے پاس
لاؤ جب مقاتل خلیفہ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم بتا سکتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مکھیوں کو
س غرض سے پیدا فرمایا ہے؟ مقاتل نے جواب دیا جی ہاں رب العزت نے مکھیوں
کو اس غرض سے پیدا فرمایا ہے کہ ان کے ذریعہ سے ظالموں اور جابروں کو ذلیل
فرمائے یہ جواب سنکر خلیفہ خاموش ہو گیا۔ مناقب امام شافعی رح میں لکھا ہے کہ
آپ سے خلیفہ مامون رشید نے سوال کیا کہ اللہ جل شانہٗ نے مکھیوں کو کس غرض سے
پیدا کیا۔ امام صاحب نے جواب دیا ملوک کو ذلیل کرنے کے لیے یہ سنکر مامون ہنس پڑا
اور کہنے لگا آپ نے اس کو میرے بدن پر بیٹھا ہوا دیکھ لیا تھا۔ امام صاحب نے
کہا کہ جی ہاں جب آپ نے مجھ سے سوال کیا تھا اس وقت اس سوال کا میرے پاس کوئی
جواب نہ تھا لیکن جب میں نے دیکھا کہ مکھی آپ کے بدن کے اس حصہ پر بیٹھ گئی
ہے جہاں کسی کی پہنچ نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آپ کے سوال کا جواب منکشف
فرمایا۔ خلیفہ مامون رشید نے ہنس کر کہا کہ آپ نے جواب فرمایا۔ تاریخ ابن نجار اور
شفاء الصدر میں مستند ذریعہ سے لکھا ہے کہ رسول اکرم ص کے جسد اطہر اور لباس مبارک پر
کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔ بخاری، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ وغیرہ نے یہ روایت بیان کی
ہے۔ نبی کریم ص نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسکو

ڈبردو۔ اسلیے کہ اس کے ایک بازو میں بیماری اور دوسرے میں شفا رہے اور یہ بیماری والے بازو کو پہلے ڈبوتی ہے"۔

"اگر بادلوں میں بھی روٹیاں دیکھ لے تو بلا حجاب اڑکر وہاں بھی پہنچ جاؤں" اگر مکھی کو اس کا سر جدا کرکے بھڑ کے کاٹنے کی جگہ پر رگڑ دیا جائے تو درد کو سکون ہوجاتا ہے اور اگر مکھیوں کو جلا کر شہد میں ملانے کے بعد گنجے سر پر اسکو ملا جائے تو گنج دور ہوکر عمدہ بال نکل آتے ہیں۔

Marfat.com

# ھُدھُد

قرآن مجید میں صرف تین جگہ ھُدھُد کا ذکر ہے۔

سلیمان ؑ نے پرندوں کا جائزہ لیا اور کہا کیا بات ہے کہ میں فلاں ھُدھُد کو نہیں دیکھ رہا ہوں کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے میں اسے سخت سزا دونگا یا ذبح کر دوں گا ورنہ اسے میرے سامنے معقول وجہ پیش کرنی ہو گی، کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اس نے کہا میں نے وہ معلومات حاصل کی ہیں جو آپ کے علم میں نہیں ہیں میں سبا کے متعلق یقینی اطلاع لیکر آیا ہوں. میں نے وہاں ایک عورت دیکھی ہے جو اس قوم کی حکمران ہے

سورہ چیونٹی (نمل) ۲۰ تا

..... سلیمان ؑ نے کہا۔ ابھی ہم دیکھ لیتے ہیں کہ تو نے (ھُدھُد نے) سچ کہا ہے یا تو جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے میرا یہ خط لے جا اور اسے ان لوگوں کی طرف ڈال دے پھر الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا ردعمل ظاہر کرتے ہیں

(سورہ چیونٹی نمل 28-27

انجیل مقدس میں اس کا کہیں ذکر نہیں توریت میں دو جگہ آیا ہے اور دونوں جگہ حرام پرندوں کی فہرست میں۔

"اور پرندوں سے جن سے تم گھن کرو اور جن کو نہ کھاؤ اسی لیے کہ وہ مکروہ ہیں وہ یہ ہیں لق لق اور بگلا اور سب اقسام اسکی اور ہدہد اور چمگادڑ۔

احبار ۱۱: ۲

پر ایک پرندہ جو پاک ہے تم اسے کھاؤ گے لیکن وہ جن کا کھانا
ہے یہ ہیں ہُدہُد اور چمگادڑ (استثنا 14: 18)

اسکی تقریباً 180 اقسام ہیں اسکی دم کا رنگ / بناوٹ سخت
ہوتی ہے اس کے پر سخت اور تار جیسے ہوتے ہیں اسکی چونچ سیدھی او
اور بہت طاقتور ہوتی ہے یہ درخت کے تنوں میں اپنی چونچ کے ذریعے ا
گھر بناتے ہیں. جنوبی افریقہ کا ہُدہُد زمین میں بھی بناتا ہے اسکی زبان
مخصوص ہوتی ہے اپنے شکار کو اچھی طرح قابو کر لیتی ہے. یہ زیادہ
چیونٹیوں اور دوسرے کیڑوں مکوڑوں کو شکار کرتا ہے. یہ سیدھا
دم کی مدد سے درختوں پر چڑھ جاتا ہے. نر ہُدہُد زیادہ تر اپنا گھونسلا بنا
اور بچوں کی پرورش میں اپنی مادہ کی مدد کرتا ہے اس کے انڈے بالکل سفید
ہوتے ہیں ایک دفعہ 6 سے لیکر 9 انڈے تک دیتی ہے اور 12 یا 14
دن تک سیتی ہے اور بچے نکل آتے ہیں اسکی خاص نسلیں 5 ہیں جو
زیادہ تر پرانی اور نئی دنیا میں پائی جاتی ہیں اس کے پَر کالے اور سفید ہوتے
ہیں یہ 4½ سے 15 انچ تک ہوتے ہیں. کچھ نسلیں زمین پر زیادہ
وقت گزارتی ہیں.

کچھ ہدہد کالے نشانات والے سلیٹی اور بھورے بھی ہوتے ہیں بالکل
سفید اور سرخ بھی ہوتے ہیں یہ سبز رنگ والے بھی ہوتے ہیں Hoopoe bill
کی لمبائی 25 انچ تک ہے. اور گہرے کالے سفید سرخ اور زرد پَر
رکھتا ہے۔

ایک ماہر کے مطابق اس پرندہ کا تعلق پرندہ (PICIDAE) کے زیلی خاندان سے ہے جو دنیا کے جنگلوں پر مشتمل ہے لیکن یہ آسٹریلیا، گاں (مدغاسکر) اور بحرالکاہل کے جزائر میں نہیں ہوتا۔

افریقہ اور چین کا ہدہد اعلیٰ نسل کا شمار ہوتا ہے یہ موسم کے لحاظ سے ہجرت بھی کرتا ہے شام و فلسطین، موسم سرما ختم ہوتے ہی مارچ کے مہینے میں آجاتا ہے اور کثرت سے آتا ہے دو ماہ بعد افریقی ممالک کی طرف خاص کر مصر نکل جاتا ہے۔ یورپ میں کثرت سے پایا جاتا ہے، جنوبی یورپ میں اسکا شکار کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت رغبت سے کھایا جاتا ہے

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے مطابق ہدہد پرندہ (PICIDAE) قسم کے خاندان سے ہے یہ شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ اور جنوبی ایشیا میں بکثرت پایا جاتا ہے ہدہد کا زیادہ تر وقت درختوں کے تنوں اور شاخوں پہ چڑھنے میں گزرتا رہتا ہے جہاں وہ کیڑے مکوڑوں اور ان کے بچوں کو کھانے میں لگا رہتا ہے اس کے پیر چھوٹے اور مضبوط ہوتے ہیں اس کے دو پنجے سامنے اور ایک دو پیچھے ہوتے ہیں اور دم کے پر ہدہد کو کام کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

ھدھد کی جسامت چڑیا سے لیکر کوے کے برابر تک ہوتی ہے اس کے رنگ تیز ہوتے ہیں جس میں کالا سفید اور زیتونی ہوتے ہیں سر کے اوپر کچھ حصہ سرخ بھی ہوتا ہے اسکی اڑان بھاری ہوتی ہے یہ اپنی چونچ سے سوکھی شاخ پر ٹھونگیں مارنے سے موسیقی کی دھن پیدا کرتا ہے یہ اپنا

Marfat.com

گھونسلا درختوں کے تنوں میں بناتا ہے اور یہ گھونسلا چونچ کے ذریعہ لکڑی کو کھوکھلا کر کے بناتا ہے یہ وہاں انڈے دیتا ہے دو عدد انڈوں سے لیکر دس تک بھی دیتا ہے یہ مختلف علاقوں اور نسلوں کے لحاظ سے ہے انڈوں کو سہنا اور بچوں کی پرورش کی ذمہ داری نر و مادہ دونوں انجام دیتے ہیں کچھ علاقوں میں ہدہد درختوں کے علاوہ زمین سے بھی کیڑے مکوڑے پکڑ کر کھاتے ہیں جنوبی افریقہ کے ہدہد خنجگلوں کے بجائے میدانوں میں رہتے ہیں، سرخ سروں والے ھدھد بیج اور اناج کے دانے کھاتے ہیں، کیلی فورنیا کے ھدھد اناج کھاتے ہیں اور موسم خزاں میں اناج کا ذخیرہ کر لیتے ہیں یہ ذخیرہ درختوں میں چونچ کے ذریعہ سوراخ کر کے جگہ بنا لیتے ہیں وسطی امریکہ میں ہدہد عام طور پر پھل اور بیریز (BERRIES) کھاتے ہیں نارنگیوں میں سوراخ کر کے اس کا عرق بھی پیتے ہیں شمالی امریکہ میں چند قسم کے ہدہد درختوں کا اندرونی گودا اور اس کا عرق بھی پیتے ہیں، ھدھد انسان کے لیے فائدہ مند ہے البتہ کبھی کبھی یہ بجلی کے لکڑی کے کھمبوں میں بھی سوراخ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ھدھد کو جنگلات کو محفوظ کرنے کے لیے پیدا کیا ہے کیونکہ نقصان دہ کیڑے یہ کھا جاتے ہیں

COLLIERS کے مطابق 6 انچ سے 21 انچ کی جسامت تک ہوتے ہیں اور ان کے مطابق 210 قسموں کے ہدہد پائے جاتے ہیں سب سے زیادہ تعداد جنوبی مشرقی ایشیا اور جنوبی امریکہ میں پائے جاتے ہیں یہ نیلے اور ارغوانی رنگ کے علاوہ اور تمام رنگوں میں پائے جاتے ہیں اِن کے انڈے سفید ہوتے ہیں، لکڑی کے ٹکڑوں اور لکڑی کے برادہ سے

Marfat.com

کرتا ہے اسکی آواز سخت اور تیز ہوتی ہے انڈے دینے کے دوران
گانا بھی گاتے ہیں اور موسیقی بھی پیدا کر لیتے ہیں جس کے لیے کھوکھلے تنے کو
متعال کیا جاتا ہے اسکی چند مشہور قسمیں جو مختلف علاقوں میں پائی جاتی ہیں

۱۔ سرخ سر والے ہدہد — تمام دنیا میں سوائے آسٹریلیا نیوزی لینڈ وغیرہ
۲۔ سرخ پیٹ والے ہدہد — خلیج میکسیکو سے جھیلوں تک Great Lakes
۳۔ GILA ہدہد — امریکہ کے مغربی اور جنوبی مغربی ریگستانی
تقریباً سرخ پیٹ والے کی طرح — علاقوں کی جھاڑیوں میں پائے جاتے ہیں
ہوتا ہے۔
۴۔ DOWNY ھدھد — پورے امریکہ اور کینیڈا میں پائے
سفید چونچ والا — جاتے ہیں۔
۵۔ بالوں والے ھدھد — پورے شمالی امریکہ میں پائے جاتے
جسامت بڑی ہوتی ہے اور چونچ — ہیں۔
بھاری ہوتی ہے۔
۶۔ PILIATED ھدھد — امریکہ کے جنگلات میں
کوّے کے برابر سفید گردن سرخ تاج
۷۔ ہاتھی دانت والی چونچ والے ہدہد — فلوریڈا۔ کیوبا اور ٹیکساس میں
کوّے سے بھی بڑی جسامت والا۔

Marfat.com

# طبی فوائد

ھُدھُد کا گوشت قدرے بساند والا کلابی ہوتا ہے (قبض) سدہ کھولتا ہے قولنج (COLIC PAIN) اور پیچش کو فائدہ مند ہے گردہ اور مثانہ کے جمے ہوئے خون کو تحلیل کرتا ہے اس کا تازہ دل گھی میں تلا ہوا ہمراہ شہد ذہن وحافظہ کو قوی کرتا ہے اور خشک کیا ہوا باہ اور دل کو قوت دیتا ہے اس کا ریتہ کا سُرمہ آنکھ کے جالے کے لیے نفع بخش ہے اگر اسکو ذبح کر کے دروازہ پر لٹکا دیں جادو کو دفع کرتا ہے اور ام الصبیان کو نفع بخش ہے۔

شعراء کی نظر میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ہدہد کو اپنی غیر حاضری معقول عذر پیش نہ کیا تو میں اسکو ذبح کر دوں گا یا اسکو عذاب دوں گا ایک ایسا سخت عذاب جسکی تکلیف حساب سے باہر ہے ہاں اے معتمد آدمی ذرا بتا تو ہی سہی کہ وہ کونسا عذاب ہے سنو وہ غیر جنس کے ساتھ پنجرے قید ہونا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مراد عذاب شدید سے یہ تھی کہ ہدہد کو کوّے یا چیل وغیرہ غیر جنس کے ساتھ ایک پنجرے میں ڈال دیا جائے اے عزیز تم بھی اس بدن کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہو، تمہاری روح کا پرندہ جسم خاکی غیر جنس کے ساتھ مقید ہے روح باز ہے اور جسمانی مزاج کوّے ہیں جسمانی کوّوں سے بہت ہی داغ اٹھا رہا ہے۔

قطار جو ایک سنگ خوار پرندہ ہے ہدہد کی آواز سیکھ لے تو فخر ہے کیونکہ وہ ہدہد جیسا رازداں کہاں ہو سکتا ہے اور ملکہ سبا کو پیغام کہاں

Marfat.com

پیش کر سکتا ہے۔ مطلب یہ کہ اگر کوئی مکار آدمی بزرگان دین کے ملفوظات حفظ کرلے خود بزرگ ہونے کا دعوای کرے تو وہ ان بزرگوں کے احوال و مقامات کہاں سے لائے گا۔

پھر ہُدہُد کو اپنے کاروبار کو پیش کرنے کی صناعی دکھانے اور اپنے خیالات کے بیان کی باری آئی۔ ہُدہُد نے حضرت سلیمان ؑ کو عرض کیا۔ مختصر بات ایسی ہوتی ہے جب میں بلندی پر ہوتا ہوں اور بلندی پر سے یقین کی نظر سے دیکھتا ہوں تو میں زمین کی تہہ میں پانی کو دیکھ لیتا ہوں اور یہ بھی دیکھ لیتا ہوں کہ پانی کس جگہ ہے کتنا گہرا ہے کیا رنگ ہے کس چیز سے نکلتا ہے میدانی مقام سے نکلتا ہے یا پہاڑ سے۔ تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا۔ چونکہ فوج کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے اس خادم کو سفر میں ساتھ رکھو کیونکہ یہ پانی کے مقامات سے آگاہ ہے۔ اور ہدہد کو کہا۔ اے ساتھی تو بے آب جنگلوں میں ہمارے ساتھ رہا کرتا کہ تو فوج کے لیے پانی دریافت کرے اور ساتھیوں کے لیے سفر میں پانی پلانے والا بن جائے رات دن میرے ساتھ رہا کرتا کہ لشکر پیاس سے تکلیف نہ اٹھائے اس کے بعد ہدہد آپ کے ساتھ رہتا تھا کیونکہ وہ مخفی پانی کو تلاش کرنے کا تجربہ رکھتا تھا۔

ان پرندوں میں جو ہدہد ہے اس نے سینکڑوں بلقیسوں پر تقدیس و تعریف کے لیے راستہ کھولا ہے یعنی جس طرح ہدہد بلقیس ملکہ سبا کی ہدایت کا باعث بن گیا اسی طرح بزرگان دین کے ہدہد صفت خلیفہ سینکڑوں گمراہ لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بن جاتے ہیں

Marfat.com

ہاں اے معتمد آدمی ذرا بتا تو سہی کہ وہ کونسا عذاب ہے
سنو وہ غیر جنس کے ساتھ ایک پنجرے میں قید ہونا، حضرت سلیمان ؑ
کی مراد عذاب شدید سے یہ تھی کہ ہدہد کو کوّے یا چیل وغیرہ غیر جنس
جانور کے ساتھ ایک پنجرے میں قید ہونا۔ اے عزیز تم بھی اس بدن کی وجہ
سے عذاب میں مبتلا ہو، تمہاری روح کا پرندہ جسم خاکی کی غیر جنس کے ساتھ
مقید ہے روح باز ہے اور جسمانی مزاج کوّے ہیں یہ باز جسمانی کوّوں سے
بہت داغ اٹھا رہا ہے

## شاہ لطیف.

ھد ھد اور ہما کو سمجھس چوپخ کئی چمگادڑین کیا.

دیکھ کے ھنج اور مور کو اکثر یہ بیری جل جاتے ہیں

یہ فطرۃً بدبودار اور بدبو پسند پرندہ ہے یہ اپنا گھونسلہ گندی جگہوں پر
بناتا ہے۔ اہلِ عرب کا خیال ہے کہ یہ زمین کے نیچے پانی کو اس طرح دیکھ لیتا ہے
جس طرح گلاس کے اندر پانی دیکھ لیتا ہے.

یہ پرندہ سلیمان ؑ کا پانی کے سلسلہ میں رہبر تھا اسی وجہ سے اسکی
عدم موجودگی میں اسکی تلاش ہوئی۔

ھد ھدِ سلیمان ؑ کا نام یعفور تھا۔

یہ پرندہ نہایت وفادار، وعدہ پورا کرنے والا اور محبت کرنے والا
ہوتا ہے کیونکہ اگر اسکی مادہ کہیں چلی جائے تو یہ تنہا کچھ نہیں کھاتا پیتا اور
نہ کھانے کی چیزیں تلاش کرتا ہے اور برابر بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ مادہ

Marfat.com

کے پاس لوٹ آئے

اگر مادہ کسی حادثہ کا شکار ہو جائے تو پھر تا زندگی اپنی مادہ کے غم

رتا رہتا ہے۔

## ھدھد کا کھانا حلال ہے

### طبی فوائد :

اگر کسی گھر میں اس کے پروں کی دھونی دے دی جائے تو وہاں سے

لے مکوڑے بھاگ جائیں گے۔

اگر اس کا دل بھون کر سنداب میں ملا کر کھا لیا جائے تو نسیان

بھولنے کی بیماری) دور کر دیتا ہے قوت حافظہ کے لیئے فائدہ مند ہے، ذہن

یز کرتا ہے ذہن و دماغ تیز کرنے والی دواؤں میں سب سے عمدہ ہے اور اسمیں

ی نقصان کا خطرہ بھی نہیں ہوتا۔

ھدھد کا گوشت پکا کر کھانا درد قولنج (Colic pain)

پیٹ کے مخصوص درد میں مفید ہے۔

ھدھد کا خون اگر کسی سیپی میں لیکر اس آنکھ میں ٹپکا دیا جائے جس

میں بال جم گیا ہو تو وہ بال دور ہو جائے گا۔

بال سیاہ کرنے کے لیے ہدہد کی آنتیں لیکر سکھالی جائیں پھر اسے روغن

کنجد میں ملا کر سر یا داڑھی پر تین دن تیل لگائے بال بالکل سیاہ ہو جائیں گے

ہدہد کا خون گرم ہوتا ہے اگر اس کے خون کو آنکھ کی سفیدی جو

بیماری کی وجہ سے ہو ٹپکا لیں تو وہ سفیدی ختم ہو جائے گی

Marfat.com

جابر رضؓ نے کہا ہے کہ ہدہد کا دل بھون کر سنداب کے ہمراہ کھانا حافظہ کے لیے اکسیر ہے۔

اگر کسی مجنون کو اس کے تاج کی دھونی دیدی جائے تو اسے افاقہ ہوگا۔

## ھُدھُد : عام معلومات

1۔ حضرت سلیمان ؑ کے زمانے میں ہدہد کا کام سراغ رسانی، خبر رسانی میٹھے پانی کی نشاندہی، خط پہنچانا۔

2۔ ہدہد کا دوسرا نام کھٹ بڑھئی یا کاٹھ بڑھئی کیونکہ درختوں کے تنوں میں کھود کھود کر اپنا کھاجا تلاش کرتا ہے۔ کاٹھ بڑھئی کو انگریزی میں WOOD PECKER فارسی میں مرغ سلیمان کہتے ہیں اسکو پنجابی میں سچی سندھی میں ترکھان کہتے ہیں ان سب کے معنیٰ ایک ہی ہیں۔

3۔ ہدہد کا گھرانہ مریکہ ہے

4۔ وہ بارہ ہزار فٹ کی بلندی پر رہتا ہے

5۔ ہدہد کی مادہ چار سے نو تک انڈے دیتی ہے

6۔ اس کے پروں کا رنگ بھورا سیاہ اور سفید ہوتا ہے اس کے سر پر ایک خوشنما قرمزی رنگ کی تاج نما کلغی ہوتی ہے۔

7۔ اسکی خوراک درختوں کے اندر پائے جانے والے کیڑے، دیمک

8۔ اسکے انڈوں کی رنگت سفید ہوتی ہے اور وہ تین سے لیکر چھ تک انڈے دیتی ہے۔

Marfat.com

# جانور (دَابہ)

قرآن میں 16 جگہ آیا ہے

اور جب ہماری بات پوری ہونے تک کا وقت ان پر آپہنچے گا تو
ان کے لیے ایک جانور زمین سے نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگو
ری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے چیونٹی (نمل) 82/27

اور جب موسیٰ مدین کے کنویں پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اپنے
نور کو پانی پلا رہے ہیں اور ان میں سے ایک دو عورتیں اپنے جانوروں کو روک رہی
ں موسیٰ نے ان عورتوں سے پوچھا تمہیں کیا پریشانی ہے انہوں نے کہا کہ اپنے جانوروں
پانی نہیں پلا سکتیں جب تک یہ چرواہے ان جانوروں کو نہ نکال لے جائیں اور
مارے والد ایک بہت بوڑھے آدمی ہیں یہ سنکر موسیٰ نے ان جانوروں کو پانی
بلا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی میرے والد آپ کو بلا رہے
ہیں کیونکہ آپ نے ہمارے لیے جانوروں کو پانی پلایا ہے اس کا اجر آپ کو
قصے (قصص 25/28
دے سکیں۔

کتنے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ان کو رزق دیتا ہے
اور تمہارا رازق بھی وہی ہے وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔
مکڑی (عنکبوت) 60/29

ہم طرح طرح کے پھل نکال لاتے ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں
پہاڑوں میں بھی سفید، سرخ اور گہری سیاہ دھاریاں پائی جاتی ہیں جن کے رنگ
مختلف ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں کے رنگ

Marfat.com

بھی مختلف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں
قصے (قصص) 28/35

آسمانوں اور زمین کا بنانے والا جس نے تمہاری اپنی جنس سے تمہارے لیے جوڑے بنائے اور اسی طرح جانوروں میں بھی اپنی ہم جنس جوڑے بنائے اور اس طریقے سے وہ تمہاری نسلیں پھیلاتا ہے کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

اور اسکی نشانیوں میں سے ہے یہ زمین اور آسمان کی پیدائش کی اور ان جاندار مخلوقات جو اس نے دونوں جگہ پھیلا رکھی ہیں وہ جب چاہے انہیں اکٹھا کر سکتا ہے
مکڑی (عنکبوت) 29/42

ان کافروں کی کیفیت اس کے مثل ہے کہ ایک شخص ہے وہ ایسے جانور کے پیچھے چلا جا رہا ہے جو بجز بلانے اور پکارنے کے کوئی بات نہیں سنتا۔

جو جانور ضرورۃً مارے یا ذبح کیے جاتے ہیں ان کے مارنے یا ذبح کرنے میں بھی ہر طرح کی نرمی کرنے کا حکم دیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ "آپؐ نے فرمایا کہ خدا نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا ہے اسلیے جب تم لوگ کسی جانور کو مارو تو اچھے طریقے سے مارو اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں ہر شخص اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

صحابہ کرام رضؓ نے اس واقعہ کو سنا تو بولے "یا رسول اللہ کیا جانور کے ساتھ سلوک کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر ذی حیات کے ساتھ سلوک کرنا واجب و ثواب ہے صرف جانداروں ہی تک نہیں بلکہ نباتات تک کی خدمت

درخت کو بھی اجر کا موجب بتایا۔ اور فرمایا کہ جو مسلمان درخت نصب کرتا ہے
بہتی باڑی کرتا ہے اور اس کو چڑیا یا انسان یا جانور کھاتا ہے تو یہ ایک صدقہ
ثواب کا کام ہے۔

جانوروں کے منہ پر مارنے یا اس پر داغ دینے کی ممانعت فرمائی اور
کرنے والے کو ملعون قرار دیا۔

جانوروں کے باہم لڑنے سے بھی منع فرمایا اس سے وہ بے فائدہ گھائل
زخمی ہو کر تکلیف پاتے ہیں۔

**چوپائے**: خشکی یا سمندر میں رہنے والے چوپاؤں کو بہیمہ کہتے ہیں
لکہ ان کو عقل نہیں ہوتی، یہ گفتگو نہیں کر پاتے اور نہ بات سمجھتے ہیں انعام
ڈ جانور کہلاتے ہیں گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، اونٹ کو بھی شامل کیا
تا ہے ان کے ساتھ ان کے نر بھی شامل ہیں جو ذبح کرتے وقت ماں کے پیٹ
ے نکلتے ہیں انہیں بغیر ذبح کے کھایا جا سکتا ہے۔

انسانوں کا مویشیوں کی قربانی کرنا اور ان کو ذبح کرنا ظلم نہیں ہے
لکہ یہ تو ناقص پر کامل کو مقدم کرنا ہے جو عین عدل ہے اسی طرح اگر ناقص
شیار نہ پیدا کی جاتیں تو کامل اشیاء کی قدر و قیمت نہ معلوم ہوتی اسی طرح
اگر اللہ ان چوپاؤں کو نہ پیدا کرتا تو انسانوں کی عظمت کا احساس نہ ہوتا۔

چوپائے نقصان سے بخوبی واقف ہوتے ہیں چنانچہ وہ لاٹھی سے
بھاگتے ہیں اور چارہ اور کھاجا کی طرف لپکتے ہیں یہی حال پرندوں اور جنگلی
جانوروں کا ہے کہ وہ نقصان پہنچانے والے پرندوں اور جانوروں سے بچ کر

Marfat.com

بھاگتے ہیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ مخلوق میں بعض کا بعض سے تقاص لیا جائے گا
جانوروں میں جو جبلت پائی جاتی ہے نہ عقلی ہے نہ حسّی ہے اور نہ ا
طور پر ہے بلکہ اللہ نے ہر چیز میں اسکی طبیعت اور ذمہ داری کے مطابق عا
جبلت پیدا کردی ہے جس نفع نقصان سے خالقِ فطرت ہی واقف ہے۔
جو بھی جانوروں کے حالات کی تلاش وجستجو میں رہے گا تو وہ خدا
اس حکمت کا ضرور مظاہرہ کرے گا۔ کہ اللہ نے ان کو عقل تو نہیں دی اس کے بجا
حسی قوت رکھدی ہے جس سے جانور فائدے اور نقصان میں تمیز کر سکتے
اور ان پر اشیاء کی حقیقت کا اس طور پر الہام کردیا گیا ہے کہ اس قسم کی
انسانوں میں بھی نہیں پائی جاتی۔ سوائے اس کے انسان باقاعدہ چیزوں کے
کا سراغ لگائے یا باقاعدہ علم حاصل کرے یا وہ دوراندیشی سے کام۔

## حیوانات کے حواس

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ پانچ حواس ہیں جنہیں حواسِ خمسہ کہا جاتا۔ یعنی
یعنی سونگھنا، سننا، چکھنا، دیکھنا، چھونا لیکن اگر غور سے جائزہ لیا جائے
کی تعداد زیادہ ہے مثلاً مندرجہ بالا پانچ کے علاوہ ٹٹولنا پیشین گوئی کرنا
خواب کی تعبیر بتانا، قیافہ شناسی، چہرے کے نقش نگار عادات بتانا وغیرہ
جانوروں میں انسان سے زیادہ حواسی قوت ہے مثلاً بلی، گھپ اندھیرے
میں دیکھ سکتی ہے انسان نہیں دیکھ سکتا۔ کتے کی سونگھنے کی طاقت بے
شمار کہتے ہیں ان سے زیادہ ہے اسی طرح سننے کی طاقت بھی زیادہ ہے۔

| کتّے کی طاقت | انسان کی طاقت |
| --- | --- |
| 40,000cps | 20,000cps |

صرف یہی نہیں کہ انسان اور حیوانات کی طاقتوں میں ڈگری کا رق ہے بلکہ ایسے کافی احساسات دریافت ہوئے ہیں جو پانچ حواس کے علاوہ یں مثلاً بعض مچھلیاں مقناطیسی کشش سے حساس ہیں اسی طرح دیمک بھی۔

اگر انسان دوسرے انسان کی سوچ کو نہیں سمجھ سکتا۔ تو وہ کس طرح سے یک مکھی کو سمجھ سکتا ہے اسلیئے کہ حیوانات کے لیے اس کا بیرونی ماحول ہی اس کی رکات کا عمل متعین کرتا ہے روشنی کی جانب پروانوں کا آنا اس دلکشی (Stimulus) کی وجہ سے ہے جو اپنے جسم کے حسی نظام میں محسوس کرتا ہے اگر دلکشاں (Stimuli) موجود ہونگی وہ زیادہ دلکشی کی طرف مائل ہوگا۔ اسی طرح (Coudition Reflex) کا غیر شعوری عمل ہے اس ضمن میں پاولوف نے کتوں پر تجربہ کیا پہلے گھنٹی بجا کر کھانا دیا گیا کھانے سے پہلے کتوں کے منہ میں پانی آجاتا ہے۔ حالانکہ گھنٹی کا منہ میں پانی آنے سے کوئی تعلق نہیں ہے یعنی کھانے کے تصور سے منہ میں پانی آتا ہے۔ انسان بھی کھٹی چیزوں مثلاً نیبو، اچار یا کسی مخصوص پسندیدہ چیز کے تصور سے ہی منہ میں پانی آجانا ایک فطری عمل ہے۔

تجربہ گاہوں کے علاوہ جانوروں کے قدرتی ماحول میں ان کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ حیوانات کے جبلت سے کیا کیا فائدے حاصل کیے جاتے ہیں

گھر تلاش کرنا

غذا کی تلاش۔
دشمنوں سے حفاظت
ہیروئن، چرس، افیون کی تلاش،
چوروں کی تلاش پیروں کے نشان کے ذریعہ، کھوجی کتوں کے ذریعہ
کان مختلف آوازوں کی تیزی اور کمی کے سلسلہ میں نہ صرف حساس ہوتے ہیں
بلکہ وہ بھی محسوس کر سکتے ہیں کہ آواز کس سمت سے آرہی ہے ہرن گدھا گائے بھینس
اور دیگر حیوانات جو اپنے کان کے بیرونی حصے (Pinna) کو ہلا سکتے ہیں
وہ یہ بھی معلوم کر لیتے ہیں کہ آواز کدھر سے آرہی ہے اور یہ وہی طریقہ
جو جہاز کے سلسلہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ وہاں Aerial کو اسی
سے گھمایا جاتا ہے اگر ذرا غور سے ان حیوانات کے کانوں کی حرکات کا جائزہ
لیں تو یہ امر بالکل واضح ہو جائے گا۔ اُلو اور دوسرے شکاری پرندے دیکھنے
علاوہ آواز سنکر گھپ اندھیرے میں شکار کر سکتے ہیں۔

جن جانوروں کے بیرونی کان ہوتے ہیں ان میں (Directional Sensivity)
یعنی آواز کی سمت یا مقام آواز کی زیادہ حس ہوتی ہے سائنسدانوں کا یہ خیال ہے
انسان بھی اپنے بیرونی کان (Pinna) کو ہلاتا رہتا ہے لیکن عرصہ دراز سے
حرکت نہ دینے کی وجہ سے مقام آواز کی حس کھو بیٹھتا ہے۔ آج کل بھی کچھ لوگ
اپنے کان ہلا سکتے ہیں۔ لیکن اس ضمن میں کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ جدید تحقیق
کے مطابق یہ نظریہ غلط ثابت ہو چکا ہے

مکھی کی بھنبھناہٹ چڑیا کی چہچہاہٹ، جھینگر کی شہنائی اور پرند

لنے کی آواز بھی ذرائع ہلیں انظہار کے اور عموماً وہ اپنی مادہ یا نر سے انظہار
کررہے ہیں۔ شہد کی مکھی کی آواز جو ایک سیکنڈ میں دو سو مرتبہ نکلتی ہے
سری مکھیوں کو شہد کا پتہ بتاتی ہے Regen نے ایک نر جھینگر کو
نے کے برتن سے ڈھک دیا شفاف شیشہ سے جھینگر نظر آنے کے باوجود
ہ جھینگر نے اسکی طرف توجہ نہیں کی۔ پھر جھینگر کے پاس ٹیلیفون رکھا گیا
ے ساتھ لاؤڈ اسپیکر بھی لگا دیا گیا۔ جھینگر کی آواز سنتے ہی متعدد مادہ جھینگروں
طرف توجہ کی، دوسرے کیڑے بھی آوازوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں
ان آوازوں کا مطلب انسان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ تجربات کے مطابق یہ
علوم ہوئی ہے جھینگر توجہ دیتا ہے۔

| | |
|---|---|
| Grass H | 250 — 10,000 cps تک |
| ٹڈا | 800 — 45,000 cps تک |
| جگنو و دیگر پروانے | 1,5000 cps تک |
| ٹڈی۔ | 8000 cps تک |

شہد کی مکھی اپنے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ سے بھی انظہار کرتی ہے پروں
کی پھڑاہٹ مختلف کیڑوں میں مختلف ہے

| | |
|---|---|
| تتلیاں | 5 مرتبہ فی سیکنڈ |
| کاٹنے والی Midges | 1000۔ مرتبہ فی سکنڈ |
| بھڑ | ۱۵۵ مرتبہ فی سیکنڈ |
| مکھی | ۱۹۵ مرتبہ فی سیکنڈ |

Marfat.com

## مچھر 500 مرتبہ فی سیکنڈ

حیوانات کے سلسلے میں سائنسدانوں نے مختلف تجربے کیے ہیں جھینگر مادہ صرف ایک کان سے بتا سکتی ہے کہ نر جھینگر کس مقام پر کھڑا ہو گا رہا ہے. مختلف جانور کے کان جسم کے مختلف حصوں پر ہوتے ہیں مثلاً ٹڈے کے کان اگلی ٹانگوں کے گھٹنے پر ہوتے ہیں۔

جھینگر کی کنواری مادہ نر جھینگر کے گیت سے متاثر ہوتی ہے حاملہ مادہ متاثر قبول نہیں کرتی. جھینگر مختلف مواقع کے لیے مختلف گیت گاتا ہے لقریباً یا گیت ہیں چینیوں نے جھینگر کے گیتوں کے سلسلہ میں ان کی نسل بڑھائی۔

مادہ سے صحبت کرنے سے پہلے سنجیدہ گیت گاتا ہے اور صحبت کے دو دوسرا گیت گاتا ہے اگر مادہ بے چین ہوتی ہے اگر کوئی رقیب تنگ کر رہا ہے گیت گاتا ہے عاشقانہ گیتوں کے علاوہ خطرہ اور تنبیہہ کے سلسلے میں وہ کچھ اور لگاتے ہیں جس سے ڈر کر دشمن بھاگ جاتے ہیں.

مکھی اپنی حفاظت کے لیے بھڑ کی آواز کی نقل کرتی ہے تاکہ اپنے دشمنوں کو دھوکا دے سکے کہ وہ زہریلا کیڑا ہے بھڑ اپنے بازوؤں کو ایک سیکنڈ میں مرتبہ پھڑ پھڑاتی ہے۔

پہلا سائنسدان جس نے کیڑے کے بازوؤں کی پھڑ پھڑاہٹ پر کا کیا اس کا نام Hiram Maxim ہے اس نے معلوم کیا کہ ماہ مچھر بھنبھناہٹ نر مچھر متاثر ہوتا ہے اس ضمن میں مختلف تجربات کے بعد یہ معلوم جا سکا کہ زرد بخار روکنے کے لیے مچھروں سے کسطرح مقابلہ کیا جائے.

Marfat.com

# جانوروں کے SONAR نظام

ایک چمگادڑ کو کسی چیز کی خوشبو یا اسکی آواز سے یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ شے
نے کے قابل ہے یا نہیں۔

اسی طرح چھچھوندر جس کی آنکھیں نہیں ہوتیں اپنی لمبی ناک سے سونگھ کر راستہ
ن کرنا، دشمن سے بچنا، غذا تلاش کرنا، واپس اپنے گھر پہنچ جانا غرض اس کے کسی
میں رکاوٹ نہیں۔ اللہ کی شان ہے کیڑے مکوڑوں اور ایسے جانوروں کے
ے کو فت ہو رہی ہو گی۔ لیکن اللہ فرماتا ہے کہ مجھے مچھر کی مثال دینے میں شرم
ں آتی۔

دو مشہور نام جنہوں نے چمگادڑ پر تحقیقات کرنے میں اپنی عمر عزیز کے تیس
ل خرچ کیئے ہیں گرفن Griffin ہیں اس طرح Dr. Pierce
بھی چمگادڑ پر طویل عرصہ کام کیا ہے۔

## بینائی

آنکھیں جانداروں کے لیے انتہائی اہم حصہ ہیں جو جاندار آنکھوں کا زیادہ
استعمال کرتے ہیں وہ بینائی کے ذریعہ فاصلے کا صحیح اندازہ لگا لیتے ہیں مثلاً بندر جو ایک
شاخ سے دوسری شاخ پر کودتا رہتا ہے مچھلیاں اور دوسرے سمندری حیوانات پانی
کے اندر سے بھی دیکھتے ہیں اور آوازیں بھی سنتے ہیں لیکن وہ روشنی صرف ۲۰۰ فٹ تک
پہنچتی ہے پھر بالکل اندھیرا ہے سمندری حیوانات اسی اندھیرے کے عادی ہیں علاوہ
ازیں قدرت نے ان کی آنکھوں کی تشکیل اسی انداز سے کی ہے کہ وہ پانی میں دیکھ
سکیں اور سن سکیں اس کے لیے ان کی آنکھوں میں ایک آئینہ رکھا ہے تاکہ اس کو ایک

Marfat.com

نمبر سے دوسری قبر تک جانے میں آسانی ہو۔ بلی اور بجو کو کم روشنی کی ضرورت ہوتی ہے یعنی انسان کے مقابلے میں اسکو ½ حصہ بھی روشنی ملے تو کافی ہے۔ بھڑوں کی بینائی بہت تیز ہوتی ہے۔

حیوانات کی بینائی Compound ہوتی ہے اور وہ انسان بہتر طریقہ پر دیکھ سکتے ہیں

## حیوانات اور رنگ

ایک اور دلچسپ پہلو حیوانات کو رنگ کی پہچان ہوتی ہے جدید تجربات روشنی میں مشہور جرمن سائنسدان ڈاکٹر گرٹی ڈیوکر (Karl Ducker) اور دیگر ماہرین کے مطابق جانوروں کو بھی رنگوں کی تمیز ہے مثلاً

بیل: سرخ رنگ سے بدکتا ہے غصے میں آجاتا ہے اور حملہ آور ہوتا ہے

کتے کو زرد رنگ پسند ہے ایک واقعہ کے مطابق ایک کتے کو زرد رنگ کی گیند پسند تھی جب وہ کھو گئی تو وہ زرد رنگ کے جنرلوں کی جانب دوڑ کر جاتا

بچھڑوں کو بھی زرد رنگ یا سلیٹی رنگ پسند ہوتا ہے

ڈاکٹر گرٹی نے بہت سے جانوروں پر رنگ کے سلسلے میں تجربات کیے اور روشنی میں معلومات حاصل ہوئیں کہ کتے اور بلیوں کو رنگ کی معمولی تمیز ہے

خرگوش: چند رنگ دیکھ سکتا ہے لیکن وہ سبز رنگ، نارنگی رنگ اور پہچان میں کچھ الجھن میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

گھوڑے، بھیڑ، سور اور گلہری چند رنگوں کی پہچان رکھتے ہیں۔

بندر اور لنگور کو رنگوں کی اچھی سمجھ ہے۔

Marfat.com

زیادہ تر پرندوں کو رنگوں کی پہچان ہوتی ہے
سمندری پرندے سرخ رنگ سے حساس ہوتے ہیں
مینڈک خاص طور سے نیلے رنگ سے متاثر ہوتے ہیں۔

بھیڑیں اکثر تنہا زندگی گزارنا پسند کرتی ہیں۔ وہ اپنی ہمنوا بھیڑوں کے
کے ساتھ رہنا پسند کرتی ہے مختلف قسم کی بھیڑوں کی پسند بھی مختلف ہوتی ہے
ہوگا مکڑیاں، مکھیاں، شہد کی مکھیاں بھونرے اور چھوٹے حیوانات

# جانوروں کا مواصلاتی نظام

جانور ایک دوسرے سے آواز نظر لمس کے علاوہ کیمیائی اشاروں کے
ر ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرتے ہیں یہ کیمیائی مواصلات بذریعہ ہوا بھیجے جاتے
بو سونگھنے کے ذریعے وصول ہو جاتے ہیں اور اگر ماحول میں پانی ہے تو چکھنے کے ذریعہ
م ہو جاتا ہے مادہ صحبت کی خواہش کے سلسلہ میں کیمیا مادہ چھوڑتی ہے جس کو
ھ کر نر بے چین ہو جاتا ہے کچھ ایسے کیمیائی مادے ہیں جو جانور اپنے علاقے
ائش کی حد بندی کے لیے ظاہر کرتے ہیں اور ان حدود سے وہ دوسروں کو بھگانا
تے ہیں مثلاً کتوں کے اپنے علاقے ہیں جہاں وہ دوسروں کا آنا پسند نہیں
تے اگر غلطی سے کوئی غیر ان کے علاقے میں داخل ہو جائے تو سب کتے مل
غیر کتے کو ماریں گے کاٹیں گے یہاں تک کہ وہ بھاگ جائے مثلاً بدبو
کاتی ہے انسانوں، کتوں اور دوسرے دشمنوں کو اسی طرح خوشبو دعوت
تی ہے۔ کیڑوں، شہد کی مکھیوں وغیرہ کو جس سے دونوں کو فائدہ پہنچتا ہے

Marfat.com

پودوں کو بھی اور حشرات کو بھی۔

جانور اپنے بچّوں کو سونگھ کر پہچان لیتے ہیں دوسروں کے بچوں کو فوراً دھتکار دیتے ہیں وہ سونگھ کر چیک کر لیتے ہیں کہ یہ ہمارا ہی بچّہ ہے۔ جانور خطرے کے وقت مخصوص آواز نکالتے ہیں جو سب کو بتانے کے لیے ہوتا خطرے کی آواز پر پورا ریوڑ بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ مرغی خطرے کے وقت چوزوں کو خبردار کرتی ہے کہ چیل آرہی ہے سب بھاگ جاؤ اور کہیں چھپ جاؤ۔ کوّے کی آمد پر خطرہ کی گھنٹی مختلف ہوگی۔ کیونکہ وہ کم درجہ کا خطرہ ہے بعض اوقات خطرناک ہستی کا گھیراؤ کرنے کے لیے سب ملکر آواز نکالتے کبھی حملہ کی دھمکی، جیسا کتا کرتا ہے اور کبھی دم دبا کر بھاگ کر جانا بچانا، نر اور مادہ کے سلسلہ میں مختلف برتاؤ کیا جاتا ہے دم اٹھانا، دم دبانا، جسم کو خاص انداز موڑ لینا دم کے بال کھڑے کر لینا، رنگ بدل لینا، پانی کے بہاؤ میں تیزی، آواز کی کمی بیشی مدت اتار چڑھاؤ کی مختلف کیفیتوں کا اظہار ہے۔ گیگڑا اپنے دوسرے ساتھی کو شکاری کی آمد کی اطلاع دے دیتا ہے کیونکہ پانی میں ہوا کی طرح مواصلاتی اہلیت ہے اور جو سمندر یا دریا کی تہہ میں ہوتے ہیں وہ کافی کافی دور تک اطلاع پہنچا سکتے ہیں وہاں آنکھیں جھپکانے سے روشنی ہوتی ہے اور اس طرح مطلع کرتے ہیں مچھلیوں میں کم از کم تین قسم کے مواصلاتی اشارے ہوتے ہیں کانوں کے ذریعہ آنکھوں کے ذریعہ اور کیمیائی طریقے سے۔

BALTASAR GRACIAN کے بقول بیس سال کی عمر میں آدمی مور ہوتا ہے تیس سال کی عمر میں شیر۔ چالیس سال کی عمر میں اونٹ، پچاس سال

Marfat.com

میں سانپ، ساٹھ سال کی عمر میں کتا، ستر سال کی عمر میں بندر، اسّی
پر کچھ بھی نہیں
ڈان مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۹۵ء

ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق انسان کو بیس سال تک کی عمر ہرن
ء، اکیس سال سے چالیس سال تک گھوڑے کی عمر ملی۔ اکتالیس سے
ں پچپن تک بیل کی عمر ملی اس کے بعد دس سال کی عمر گدھے کی ملی اور آخیر
ر سو بندر کی ملی جس میں انسان کی شکل بھی بدل جاتی ہے۔

Marfat.com

# موتی (لُولُو)

قرآن مجید میں تین مختلف سورتوں میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے اور ان کی خدمت میں وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ان ہی کے مخصوص ہوں گے ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔ طور 24

ان سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ پس اے جن و انس تم رب کی قدرت کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے۔ رحمٰن 22

اور ان کے لئے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہونگی ایسی حسین جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔ قیامت (واقعہ) 23

موتی سیپی (صدف) میں بنتا ہے سیپی بذات خود ایک کیڑا ہے جو دو خوبصورت ڈھکنوں کے درمیان رہتا ہے یعنی یہ ڈھکن اس کا گھر ہیں یہ کیڑا ابھی دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں ایک نفیس کھانا شمار کیا جاتا ہے خاص طور سے فرانس میں اس کیڑے کے مختلف اقسام ہیں ALLOP CLAM ، WHELK یہ گھر اس کیڑے کو دشمنوں سے محفوظ رکھتا ہے ڈھکنوں کے اندر ہی سیپی کے دل معدہ، شریانیں اور نظام ہضم ہوتا ہے اور اس کا منہ ڈھکن کے ساتھ لگا ہوتا ہے اور یہ اسکو سانس لینے کھولتی رہتی ہے اور یہ کائی اور دیگر خوراک کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت میں رہتا ہے۔

سیپی (صدف) میں کبھی کبھی ایک غیر معمولی چیز جنم لیتی ہے

ناص قسم سے تعلق رکھتی ہیں جسکو MOLLUSKS کہا جاتا ہے وہ کیڑا
بناتا ہے وہی موتی اصلی ہے۔ جو سمندر کی سیپی سے نکالا جائے۔ یہ
م کاربونیٹ اور CONCHIOLIN سے ملکر بنتا ہے۔

اصلی موتی صدف میں کسی چیز کے داخل ہونے سے بنتا ہے۔ یہ داخلہ
اتی طور پر ہوتا ہے سائنسدان کہتے ہیں کہ شاید ریت کا کوئی ذرہ یا کوئی
ی کیڑا اندر داخل ہوجاتا ہے جو وہاں جلن اور حرکت کا موجب بنتا ہے
ہ سیپی اس بن بلائے مہمان کو نکال نہیں سکتی۔ اس لیے اس پر تہ چڑھ یا
پر خول چڑھانا شروع کردیتی ہے ابھی تک پوری کارکردگی کا پتہ نہیں
سکا۔ قیاس پر قیاس کیے جارہے ہیں۔

شعراء کہتے ہیں کہ بارش کا ایک قطرہ جسے قطرۂ نیسان کہا جاتا ہے
سیپی سطح آب پر آکر اپنا کھولتی ہے تو بارش کا ایک قطرہ سیپی کے اندر
ل ہوجاتا ہے اور کچھ عرصہ میں موتی کی شکل اختیار کرلیتا ہے

سائنسدان اور شعرا اپنی سمجھ کے مطابق رائے زنی کرتے ہیں۔ لیکن
صل سیپی (صدف) کو اللہ نے یہ ذمہ داری سونپی ہے کہ وہ موتی بنائے اور پھر خود ختم
جائے اس موتی میں اللہ تعالیٰ نے حسن وجمال کے علاوہ بے تحاشہ طبی فوائد رکھے ہیں جس سے
انیت مستفید ہورہی ہے۔

سمندر کے علاوہ دریاؤں اور جھیلوں میں بھی سیپیاں موتی پیدا کررہی ہیں
ین سمندری سیپی کا موتی مشرقی ممالک میں زیادہ قیمتی شمار ہوتا ہے، سیپیاں کھائی بھی
اتی ہیں لیکن یہ موتی کی تلاش میں بہت گھٹیا اور بدمزہ بدل ہے موتی کی تلاش میں ہزاروں

...ورت نکالی جاتی ہیں لیکن کسی خوش قسمت کو ہی موتی ملتا ہے۔

موتی مختلف رنگ کے ہوتے ہیں گلابی کریم سفید کالا زرد۔ سبز۔ ...
پیسٹل (PASTEL) تانبہ رنگ، زردی مائل نیلا، زردی مائل ارغوانی، زیرا...
تجارت میں گلابی، کریم سفید اور کالے رنگ کے موتی پسند کیے جاتے ہیں، ...
انحصار مختلف امور پر ہوتا ہے، درجہ حرارت سیپی کے اندر کا رنگ، یا...
خوبی یا خرابی، سیپی کیڑہ کی صحت اور خوراک جو اسکو مہیا تھی

دنیا کے بہترین موتی خلیج فارس میں ایک چھوٹی سی سیپی میں پیدا ...
ہیں اس کا نام PINCTADA VULGARIS ہے یہ تقریباً" تین انچ
ہے۔ آسٹریلیا کے شمالی ساحل پر بھی چاندی جیسے سفید موتی پیدا ہوتے ہیں ...
2 1/2 انچ کے قریب ہوتی ہے۔ لنکا۔ وینزویلا، تاہیتی، برما اور کیلی فو...
بھی موتی پیدا ہوتے ہیں۔

جاپانیوں نے 1994ء میں سچے موتی پیدا کرنے کا طریقہ نکالا ہے ...
چین کے سات سو سالہ طریقے کے مطابق بنایا گیا ہے وہ موتی کی شکل بھی مستقیر...
ہیں پاکستان نے ابراہیم حیدری کی بستی میں جو کراچی کے علاقے میں ہے بھی سیپ...
پالنے کی کوشش شروع کی ہے۔ ابراہیم حیدری کے کچھ ساحل سمندر میں...
سیپیاں پالی جا رہی ہیں۔ جو سچے موتی پیدا کر سکیں۔

## سچّے موتی کے طبّی فوائد

خفقان میرہ سودائی کو دور کرتا ہے دل و جگر کے خون کو صاف کرتا ہے

Marfat.com

، دل وجگر کے خون کو صاف کرتا ہے بینائی میں اضافہ کرتا ہے اسی لیے اسکو سرمہ
، ملایا جاتا ہے اگر اس کو استقدر حل کیا جائے کہ پانی ہو جائے پھر اسکی (بیہق)
رے کے داغ اور مہاسے وغیرہ پر مالش کی جائے تو ایک مالش سے تمام داغ دھبے
تم ہونے شروع ہو جائیں گے۔

قزوینی لکھتے ہیں کہ سیپ کا لیپ کرنا دجع مفاصل اور نقرس کے لیے
مفید ہے اور جب سرمہ میں ملا کر استعمال کیا جائے تو نکسیر کے لیے ازحد مفید ہے
سیپ کیڑے کا گوشت کتے کے کاٹنے میں مفید ہے اگر سیپ کو جلا کر دانتوں پر
ملا جائے تو آنکھوں کے زخم ٹھیک ہو جائیں گے اگر پٹر بال اکھاڑ کر ان پر سیپ
کا برادہ مل دیا جائے تو دوبارہ پٹر بال (آنکھوں کی بیماری) نہیں نکل سکتے۔ آگ کے
جلے ہوئے پر سیپ کا لگانا مفید ہے اگر سیپ کو جار شیر ما میں حل کر کے ناک پر
لیپ کیا جائے تو نکسیر بند ہو جاتی ہے۔

## موتی اور سیپ شعراء کی نظر میں

تیرے محیط میں کہیں گوہر زندگی نہیں
ڈھونڈ چکا میں موج موج دیکھ چکا صدف صدف
اقبال

جیسے ہوتا ہے سیپ میں موتی
ہے یوں ہی دل میں ذات نامعلوم
(شاہ لطیف)

تو نے اسکی صورت تو دیکھ لی معنیٰ سے غافل رہا اگر عقلمند ہے تو
سیپ سے موتی کو اختیار کرو، سیپیں تو بہت ہوتی ہیں ہر ایک کے اندر موتی

Marfat.com

نہیں ہوتا اور ہر صدف کے جسم میں فضائل کے موتی نہیں ہوتے، آنکھ کھولو اور اور ہر شخص کے دل پر غور کرو،

(رومی)

ایک پہاڑ ایک لعل سے بہت بڑا ہوتا ہے لیکن (چھوٹا سا) لعل پہاڑ سے زیادہ قیمتی ہے آنکھوں کے مقابلے میں جسم سو گنا بڑا ہے لیکن دونوں آنکھیں جسم سے بر گزیدہ ہیں (اور آنکھوں میں پتلی ایک چھوٹا سا نقطہ ہے جو سب سے زیادہ قیمتی ہے اگر وہ نقطہ شفاف نہ ہو تو پوری آنکھ بے کار ہے) اور پورا جسم بھی بے کار ہے موجوں کی تپش کیا ہے نقط ذوق طلب ہے

پنہاں جو صدف میں ہے وہ دولت ہے خداداد (اقبال)

دریا کی گہرائی میں موتی پتھروں کے ساتھ ملے جلے ہوتے ہیں موتی کی طلب ہے تو۔

پتھروں کو بھی سمیٹنا پڑے گا فخر کی آرزو ہے تو قابل نفرت کو بھی برداشت کرنا پڑے گا۔

⁂

# مرجان (مونگا)

قرآن مجید میں دو مقام پر بیان کیا گیا ہے اور ایک ہی سورہ میں ان سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں پس اے جن و انس تم اپنے رب کی قدرت کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے۔ رحمٰن 22

ان نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والیاں ہونگی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے نہ چھوا ہوگا۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے ایسی خوبصورت جیسے یاقوت اور مرجان۔ رحمٰن 56-57-58

تعجب ہے کہ عبدالماجد دریا آبادی نے اپنی کتاب میں موتی اور مرجان کا تذکرہ نہیں کیا ہے حالانکہ یہ بھی دو مختلف کیڑوں کی اللہ کے حکم سے کارفرمائی ہے

پہلی آیت میں انسانوں کو متوجہ کیا جا رہا ہے ایک تنبیہ کے ساتھ کہ تم سمندروں سے موتی اور مرجان حاصل کر کے سامان زیست میں اضافہ کرو اور ان کے حسن و جمال یا مالی منفعت کے علاوہ طبی نقطہ نظر پر غور کرو۔

سائنسی اصطلاح میں COELENTRATE جانور جو حشرات کی شکل میں ہیں انکی سرشت میں قدرت نے یہ ودیعت کیا ہے کہ وہ چونے کی پہاڑیاں بنائیں جس کو CALCIUM CARBONATE کہا جاتا ہے جو اس کیڑے کی موت کے بعد بھی قائم رہتی ہیں اور بڑھتی جاتی ہیں اور REEFS پہاڑیاں اور جزیروں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں یہ مختلف قسم کے مرجان بناتے ہیں۔

دنیا میں بحر کریبین کے علاقوں فلوریڈا برمودا، باہاما، مغربی مجمع الجزائر

(WEST INDIES) اور شمال شرقی آسٹریلیا کے علاقہ بحر مرجان میں پائے جاتے ہیں، جزائر انڈمان نکوبار (جنکو کالا پانی کہا جاتا ہے) بھی مونگے کے بنائے ہوئے جزیرے کہلاتے ہیں۔

جہاں تک مرجان قیمتی پتھر کا تعلق ہے وہ بھی کیلشیم کاربونیٹ سے بنتا ہے اسکی موٹائی 2.68، اور اسکی سختی 4 کے برابر ہوتی ہے یہ مختلف شکل اور رنگ کے ہوتے ہیں مثلاً گلابی سفید اور گہرائی سرخ یہ Manganese جیسا ہوتا ہے اور اس کا رنگ بہتر بھی ہو جاتا ہے یہ زیورات میں نگینہ کے طور پر لگائے جاتے ہیں. اس کے خوبصورت اور قیمتی ہونے کی وجہ سے نقلی مرجان بھی بنائے جا رہے ہیں جن کو پہچاننا مشکل ہوتا ہے اسکی صحیح جانچ کے لیے اس پر تھوڑا سا ہائیڈروکلورک ایسڈ ٹپکا کر کے ڈالا جائے تو اصلی مرجان پر گیس کے بلبلے بن جائیں گے.

## محدثین کے مشاہدات

اللہ تعالیٰ نے مرجان کی بار بار تعریف کی ہے اسلیے اسمیں فوائد بھی بے شمار ہونے چاہئیں مرجان کی بہترین قسم ہے جو سرخ یا سرخی مائل ہو مرجان بنیادی طور پر مفرح ہے دل کو تقویت دیتا ہے تاثیر کے لحاظ سے یہ مقامی طور پر قابض ہے اور دل کو طاقت دیتا ہے جن لوگوں کو بھول

Marfat.com

نے کی عادت ہے ان کے لیے مفید ہے

یہ مقوی اور قابض ہے جگر و طحال کو صاف کرتا ہے اسے جلا کر
ں کر شہد میں ملا کر دینے سے فالج لقوی اور رعشہ میں فائدہ ہوتا ہے
ماہ کو قوت دیتا ہے اسے گھول کر پلانا بچوں کو نیند کے دوران ڈرنے
ے بچاتا ہے اسے گلاب کے عرق میں حل کر کے منہ کے اندر لگانے سے
نہ پکنے میں فائدہ ہوتا ہے اکثر مریضوں کو دن میں تین مرتبہ لگانے سے
فار ہو گئی۔

ویدا سے بھوک بڑھانے والا ہاضم اور بدن کو موٹا کرنے والا قرار
دیتے ہیں ان کی طب میں یہ سل دق یرقان دمہ کھانسی، بخار پیٹ کی
تونداور آنکھ کی بیماریوں کو مٹاتا ہے بصارت کو بڑھاتا ہے پیشاب کی
تکالیف دور کرتا ہے۔

ان بیماریوں کے علاج میں اسکی ترکیب استعمال جدا ہے مثلاً جسم کو
موٹا کرنے کے لیے اسے بالائی کے ساتھ کھایا جائے سل میں مکھن اور مصری کے
ساتھ کھاتے ہیں پیشاب کی جلن اور رکاوٹ کے لیے دورتی مرجان دودھ
اور مصری کے ساتھ دیا جائے اسکو شہد اور ادرک کے ساتھ دینے سے
سوزاک میں فائدہ ہوتا ہے چاولوں کی پیچھ کے ساتھ دینے سے استحاضہ
کا خون رک جاتا ہے۔ باریک پیس کر چھڑکنے سے خون کنے سے خون بہنا
بند ہو جاتا ہے دانتوں پر ملنے سے دانت چمکدار ہو جاتے ہیں۔

بھارتی حکومت کے محکمہ طب کے مشاہدات کے مطابق اسے عرق

گلاب اور بید مشک میں کھرل کر کے رکھ لیا جائے یہ مفرح مقوی قابض
حابس الدم، مقوی قلب اور معدہ ہے اسے خفقان وحشت وکرب
اسہال خونی میں اعتماد کے ساتھ دیا جا سکتا ہے مرجان کو جلا کر اس
دینا بھی ویسا ہی مفید ہے۔

Marfat.com

# شیر

قرآن پاک میں قسورۃ (شیر) کا ذکر ایک جگہ آیا۔ اور وہ بھی
ل کے طور پہ
یعنی یہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑتے ہیں۔
مدثر ۴۹-۵۱

مشرکین عرب رسول اکرمؐ کی تبلیغ اور قرآن سے وحشت کھا کر ایسے بھاگتے
جیسے خوفزدہ گدھے ہیں جو شیر کے حملے سے بھاگتے ہیں اس تشبیہ سے کفار عرب
حماقت اور وحشت کی تصویر کھینچ رہی ہے۔ عہد عتیق میں شیر اور شیرنی اور ان کے
ملق کافی ذکر بیان کیا گیا ہے عہد نامہ جدید میں بھی شیر کا ذکر جا بجا آیا ہے
حضرت نوحؑ نے تمام جانوروں کے جوڑوں کو کشتی میں اکٹھا کیا تو فکر ہوئی کہ کس
رح ان کو ایک جگہ رکھ سکوں گا اللہ نے وحی کی کہ جانوروں میں عداوت کس نے
یدا کی تو آپ نے عرض کیا۔ اللہ نے۔ اس پر اللہ نے ارشاد کیا تو میں ہی ان میں
یسی الفت پیدا کر دوں گا کہ یہ ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔
نبی کریمؐ نے شیر کی چنگھاڑ کے متعلق فرمایا۔ شیر کہتا ہے خدایا مجھے کسی
نیک اور اچھے آدمی پر مسلط نہ فرمائیو۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابی لہب کے متعلق پیش گوئی فرمائی
کہ اللہ اسکی اسلام دشمنی کے پیش نظر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرما دیگا
چنانچہ شام کے علاقہ زرقا میں جب وہ اس کے ساتھی سو رہے تھے ایک شیر

Marfat.com

آیا۔ اس نے سب کا منہ سونگھا۔ پھر عتبہ کے بستر پہ جست لگا کر پہنچا اسکو جھنجھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ عتبہ کی حفاظت کی خاطر ابی لہب نے اسکا بستر اوپر بچھایا تھا۔

شیر چند سو سال قبل تک ایران عراق فلسطین اور جنوبی یورپ پایا جاتا تھا اسکے جسم میں خاص چیز ایال ہیں یعنی گردن کے بال جس سے اسکی شکل خاص طور پر بارعب اور شاندار ہوگئی ہے ایال شیر کے بالغ ہونے پہ یعنی پانچ سال بعد ظاہر ہوتی ہے۔ شیرنی ایک دفعہ میں چار بچے تک دیتی ہے اور سال میں ایک بار ہی دیتی ہے اس کے حمل کی مدت پانچ ماہ ہے شیر کا حملہ غضب کا ہوتا ہے وہ ایک طمانچہ سے گھوڑے کی ہڈی پسلی یا بیل کی کھوپڑی توڑ دیتا ہے اسکی اوسط عمر ۲۰ سال ہے وہ شکار رات کو کرتا ہے وہ بلی کی طرح دبے پاؤں قریب پہنچ جاتا ہے پھر اچانک ایک گرج کے ساتھ شکار دبوچ لیتا ہے اور اسکی گردن توڑ دیتا ہے وہ مردم خور نہیں ہوتا لیکن ایک دفعہ چسکا لگ جائے تو وہ عادی ہو جاتا ہے۔

قوم نوح جو عراق میں آباد تھی اس میں یغوث جسمانی قوت اور شہ زوری کا دیوتا تھا اسکی مورت شیر ہی کی شکل کی تھی اسکی پوجا کا رواج جنوبی عرب یمن میں تھا۔

آجکل مشرقی وسطیٰ اور جنوبی افریقہ کے جنگلات میں پایا جاتا ہے ہندوستان میں صوبہ گجرات کے گیر محفوظ جنگلات میں بھی پایا جاتا ہے باقی دنیا سے ختم ہو چکا ہے نر اور مادہ بالکل مختلف ہوتے ہیں اس کا رنگ بھورا اور سلیٹی کالا بھی ہوتا ہے

Marfat.com

بائی میں ½ 5 سے لیکر ¼ 8 تک اور اونچائی میں 4 فٹ تک ہوتا ہے اس کا وزن
یسطاً 330 پونڈ سے لیکر 550 تک ہوتا ہے مادہ کی لمبائی اونچائی اور وزن کم
رتا ہے شیر کے کنبہ میں ایک دو نر کئی عدد مادئیں اور بچے شامل ہوتے ہیں۔ مشرقی
فریقہ میں شیر کے کنبہ میں 4 سے لیکر 37 تک ہوتے ہیں۔ ہر کنبہ (PRIDE) کے نر
پنی مادؤں کی حفاظت کرتے ہیں اور دوسرے نروں کو گھسنے نہیں دیتے۔

شیر اپنے وجود کو ظاہر کرنے کے لیے دھاڑتا ہے تھوک اور پیشاب
جھاڑیوں پر پھینکتا ہے اور پچھلی ٹانگوں سے زمین کھرچتا ہے نر شیروں میں آپس میں
رقابت بھی ہوتی ہے طاقتور کمزور کو شکست دیکر بھاگنے پر مجبور کر دیتا ہے۔
بوڑھے شیر نوجوان شیروں کے رقیب بن جاتے ہیں اور ان کو بھاگنے پر مجبور کر دیتے ہیں
½ 3 سال کے بعد نوجوان شیروں کا وجود بوڑھے شیروں کو برا معلوم ہونے لگتا ہے
مادئیں دوسری مادوں سے رقابت رکھتی ہیں شیر خانہ بدوش ہوتے ہیں اور وہ ایک
علاقے سے دوسرے علاقے میں منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

شیر کا رنگ سماجی نظام (کنبہ) شکار کی حکمت عملی اور جسم کی بناوٹ کے لحاظ
سے اس کے لیے نیم گرم خطے اچھے رہتے ہیں وہ بغیر پانی کے مہینوں تک رہ سکتا ہے
کیونکہ کچھ پانی اسکے شکار کے ذریعے اور وہ تربوز یا خربوزہ کھا کر اپنی پانی کی کمی دور
کر لیتا ہے۔

شیر رات کے وقت شکار کرتا ہے۔ اپنی بصارت اور سماعت پر بہت بھروسہ
کرتا ہے۔ کتوں کے مقابلے میں اسکی سونگھنے کی طاقت کم ہے لیکن انسان سے زیادہ ہے
لیکن شیر چپکے چپکے پیچھا کرتا ہے یا دوڑ دوڑ کر چھلانگ لگا کر شکار پکڑتا ہے

گھات لگا کر بہت کم بیٹھتا ہے کل تیتر۔ خرگوش ہرن، جنگلی جانور، زیبرا، جنگلی سور۔ گائے بیل عام طور سے اس کا پسندیدہ شکار ہے شیر اکٹھے ہو کر بھی شکار کرتے ہیں لیکن مارتے انفرادی طور پر ہی ہیں وہ اپنے سے دو گنے کو گرا لیتے ہیں اپنے جبڑوں سے پورے بیل یا بھینسا کو اٹھا لیتا ہے یہ شکار کا نرخرہ دانتوں میں کر توڑ دیتا ہے حزن کی شہ رگ میں توڑ دیتا ہے ایک دو جھٹکوں میں گردن یا ریڑھ کی ہڈی توڑ دیتا ہے۔ وہ چالیس کلوگرام تک ایک وقت میں کھا جاتا ہے وہ دن میں بیس گھنٹے سوتا ہے۔ ویسے تو تمام سال بچے ہوتے رہتے ہیں لیکن سردی کے زمانے میں زیادہ ہوتے ہیں۔ ہر چند ہفتوں کے بعد شیرنی گرمائی میں آتی رہتی بچے دینے کے بعد ڈیڑھ سال کے بعد شیرنی گرمائی میں آتی ہے تقریباً چار ماہ بچوں دودھ پلاتی ہے۔ ایک دفعہ میں چار سے چھ بچے تک ہوتے ہیں ایک سال عمر کے قریب شکار کرنا شروع کرتا ہے ڈھائی سال تک انہیں سہارے کی ضرورت ہوتی ہے چار سال میں بالغ ہو جاتا ہے اور مکمل چھ سال میں ہوتا ہے جنگلوں میں عموماً پچاس فیصد مر جاتے ہیں

## شیر شعراء کی نظر میں

شرم شیروں میں ہوتی ہے نہ کہ کتوں میں اسلیے شیر ہمسائے کا شکار نہیں پکڑتا۔

ایک شیر کوئی شکار مار لائے تو دوسرا شیر شرم و غیرت کی وجہ سے اس کے شکار کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھتا۔

شیر کیسا ہی خونخوار ہو اور حملہ کرنے کے لیے آمادہ ہو لیکن اگر آدمی

سے اس کے ساتھ آنکھ ملالے تو شیر آنکھیں نیچی کر لیتا ہے اور حملہ سے
ہے۔

تمام جانوروں کا دماغ شیر کی بو پہچانتا ہے شیر کی بو آتے ہی وہ فوراً چراگاہ
دیتے ہیں۔

## شیر کا احترام

مصر کی دیومالا میں سورج جس سرنگ سے گذرا تھا اسکے دونوں جانب
محلوں، مقبروں کے باہر شیر کے مجسمے لگائے جاتے ہیں تاکہ بدروحوں سے محفوظ
ئے۔ بعلبک میں ایک شیر دیوتا ہوتا تھا۔ جب وہ ایک بچھڑے کو نگلتا
گانے گائے جاتے تھے۔ شیر کا تعلق را (RA) اور ہورس (HORUS) اور
س احرام (SPHINX) سے بھی تھا جس کا سر آدمی کا اور بقیہ جسم شیر کا ہے
یر کے منہ والی دیوی بھی ہوتی تھی جس کا نام سخمت تھا۔ قدیم عربوں کا ایک
یوتا تھا جس کا نام یغوث تھا۔

جدید افریقہ میں بالندہ قبیلہ نے شیر کا بت رکھا ہوا ہے وہ گھاس کا بنا
ہوتا تھا جو مٹی کے اوپر ہوتا ہے، بیماری سے نجات کے موقعہ پر اسکے سامنے
تن مانگی جاتی رہیں اور ڈھول پیٹے جاتے ہیں۔

وحشی لوگوں میں شیر کو جنگل کا سردار سمجھتے ہوئے ایک اہم مقام حاصل
دریائے کانگو اور زمبسی کے علاقوں میں لوگ شیر کو مردہ لوگوں کی روحوں
سکن خیال کیا جاتا ہے اور کچھ لوگ مرنے کے بعد شیر بننا چاہتے ہیں۔ عرب
کو ابو العباس، انگولہ میں لگانا (جنات) جنوبی افریقہ اسکو خاص نام سے

Marfat.com

جنہیں پکارتے اور ایک قبیلہ شکار کے موقعہ پر اسکو بڑا بھائی کہتا ہے مشرقی
افریقہ میں مردہ شیر بادشاہ کے سامنے لایا جاتا ہے جو اسکو سجدہ کرتا ہے
کہیں اسکو مرنے کے بعد سفید کفن میں دفناتے ہیں۔ مختلف ملکوں کی کہانیوں
میں خرگوش، لومڑی گیدڑ یا کسی اور نے شیر کو بے وقوف بنایا۔

موجودہ دور میں اسلامی انقلاب سے قبل ایران کے جھنڈے میں شیر اور
سورج ہوتا تھا، انگلستان اور کئی یورپ کے ملکوں کے تاج یا شاہی نشان
اور گھوڑا احترام کے لیے رکھے ہوئے ہیں۔ حبیب بنک نے اپنا نشان
شیر نبار کھا ہے اور حبیب پلازہ کے باہر شیر کا بہت بڑا مجسمہ بنا ہوا ہے
تقریباً سب قوموں میں شیر کو بہادری کا نشان سمجھا جاتا ہے پاکستان میں
بہت لوگ اسکی بہادری کی وجہ سے شیر اللہ، شیر محمد، اسد، ضیغم، اسامہ، لیث
تاج، قسورہ، حیدر عربی میں شیر کے پانچ سو نام ہیں، حضرت حمزہؓ اور
حضرت علی کو اسد اللہ کا خطاب بارگاہ نبوت سے عطا ہوا تھا یعنی شیر
خدا۔ شیر کی صفات کے سلسلہ میں ایسا ہی مبالغہ ہے

۱۔ شیر میں بہت سی ایسی خوبیاں جو دوسرے جانوروں میں نہیں
2۔ بھوک کی حالت میں شیر صبر کرتا ہے
3۔ دوسرے جانوروں کا جھوٹا (چھوڑا ہوا) نہیں کھاتا۔
4۔ اگر شکار کھا کے پیٹ بھر گیا تو بقیہ کو وہیں چھوڑ دیتا ہے
دوبارہ اس پر نہیں آتا۔
5۔ پیاس بہت کم محسوس کرتا ہے

6۔ شدید بھوک میں بدمزاج ہوجاتا ہے۔ پیٹ بھرنے کے بعد مزاج صحیح ہوجاتے ہیں۔

7۔ شیر کتّے کا جھوٹا پانی نہیں پیتا۔

8۔ شیر شکار کو اگلے دانتوں سے نوچ نوچ کر کھا جاتا ہے اور بغیر چبائے نگل جاتا ہے۔

9۔ وہ مرغ کی آواز سے ڈرتا ہے آدمی کی آنکھوں کی تاب نہیں لاسکتا انسان جب آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر دیکھتا ہے تو شیر اپنی آنکھیں نیچی کرلیتا ہے

10۔ سلفچی کی کھنک سے خوف محسوس کرتا ہے گھیراؤ کے لیے ڈھول یا برتن بجاتے ہیں۔ بلّی کی خوفناک آواز سے بھی ڈر جاتا ہے آگ دیکھکر حیران ہوجاتا ہے

## طبّی نقطہ نگاہ :

شیر کی چربی طلاء کے لیے نہایت اہم ہے اگر کوئی شخص اپنے پورے بدن پر شیر کی چربی کی مالش کرے تو اسکے نزدیک کوئی درندہ نہیں آئیگا اگر کوئی شخص اسکی بال دار کھال کا ایک ٹکڑا، بندھکر گلے میں ڈال لے تو مرگی کا وہ عارضہ جو بالغ ہونے سے پہلے ہوا ہو درست ہوجاتا ہے۔ شیر کا گوشت فالج کے لیے بہت مفید ہے اگر کپڑوں میں کھال کا ٹکڑا رکھ لیا جائے تو دیمک نہیں لگتی۔

شیر کی کھال پر بیٹھنے سے بواسیر گٹھیا یعنی جوڑوں کے درد سے شفا ہوجاتی ہے۔

Marfat.com

شیر کے پتے کا سرمہ استعمال کرے تو آنکھوں کی روشنی اور بینائی بڑھتی ہے۔

اگر کسی کو یرقان ہو گیا ہو تو شیر کے پتے (پونے چار رتی) کو آبِ اسبغول اور پودینہ میں ملا کر پلایا جائے تو بہت نفع بخش ہے۔

اختلاج کی شکایت ہو تو شیر کے دماغ کو پرانے زیتون کے تیل میں ملا کر مالش کریں تو اختلاج کی شکایت جاتی رہے گی۔ سستی اور جھائیوں میں اسکی چربی کی مالش مفید ہے۔

شیر کے پتے کو شہد میں ملا کر کنٹھ مالا میں لگایا جائے تو درست ہو جائے گا۔

# مُشک (مِسک/کستوری/MUSK)

قرآن مجید میں جنت میں ملنے والی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا صرف ایک مقام پر فرمایا گیا ہے۔ تطفیف 26/83

راحتوں کی شگفتگی ان کے چہروں سے ظاہر ہو رہی ہو گی ان کو خالص شراب ایسے برتنوں میں مہیا کی جائے گی جن پر کستوری کی مہر لگی ہوئی ہو گی اس نعمت کو حاصل کرنے کے لیے لوگ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے۔"

کوثر کے بارے میں تو حدیث میں آیا ہے کہ اس کی تہہ میں مٹی کی بجائے کستوری ہو گی ان نہروں سے پانی پینا ایک فضیلت ہے جو ایسے لوگوں کو حاصل ہو گی جن کو بارگاہ الٰہی میں قرب کی سعادت نصیب ہو گی۔

نبی کریم ؐ کو خوشبو ہمیشہ پسند رہی اور اس ضمن میں کستوری ان کی خصوصی پسند تھی حضرت ابی سعید الخدری رضؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "سب سے بہترین خوشبو کستوری ہے"۔

حضرت عائشہ رضؓ بیان فرماتی ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام سے پہلے قربانی والے دن اور طواف کعبہ سے پہلے خوشبو لگائی تھی اس میں کستوری شامل تھی"۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا تذکرہ فرمایا جس نے اپنی انگوٹھی کے اندر کستوری بھری تھی کیونکہ کستوری خوشبو کے لحاظ سے بہترین ہے"۔

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضؓ بیان فرماتے ہیں کہ "ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے کوثر کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے بیان فرمایا۔ کہ وہ ایک نہر ہے جو تعالیٰ مجھے عطا فرمائے گا۔ اس نہر کی مٹی میں کستوری ہے۔ اس کا پانی دودھ بھی زیادہ سفید ہے اور مٹھاس میں شہد سے بھی زیادہ ہے۔

مشک ایک خاص ہرن کے ناف سے نکلتی ہے جسکو مشک ہرن MUSK DEER کہتے ہیں تقریباً ہرنوں کی 27 قسمیں ہیں جن میں سے صرف ایک ہرن کی نسل سے مشک برآمد ہوتی ہے۔

مشکی ہرن کے سینگ نہیں ہوتے اور اسکی شکل کچھ خرگوش سے ملتی جلتی ہے اس کے کان بڑے اور پچھلی ٹانگیں بھی بڑی ہوتی ہیں اسکی دم چھوٹی ہوتی ہے اس کا وزن گیارہ کلوگرام ہوتا ہے ان ہرنوں کا شکار مشک کی وجہ سے ہوتا ہے اس وجہ سے اسکی تعداد بہت کم رہ گئی ہے یہ عموماً پہاڑوں کی ڈھلوان جہاں جنگلات ہوں پایا جاتا ہے یہ مشرقی ایشیا، ہمالیہ تبت سے لیکر سائبیریا تک پایا جاتا ہے، چین کوریا سخالین میں بھی پایا جاتا ہے جنوری میں جفتی کرتا ہے اور پانچ ماہ میں بچہ پیدا ہوتا ہے ہرنی ایک سال میں جوان ہو جاتی ہے ناف کی لمبائی عام طور پر دو انچ سے کم ہوتی ہے جس سے دو اونس کے لگ بھگ کستوری حاصل ہوتی ہے ہرن کی عمر اگر ایک سال سے کم ہو تو اس میں یہ مقدار کم ہوتی ہے دو سال کے نر ہرن میں کستوری کی بھرپور مقدار ملتی ہے چینی تاجروں میں مشہور ہے کہ اس ہرن کو اگر کسی جگہ بند کر کے رکھا جائے تو کستوری کا معیار گر جاتا ہے اور اس سے حاصل ہونے والی مقدار بھی کم ہوتی ہے ناف باہر سے چمکدار اور اندر کھردرے

Marfat.com

خت بال ہوتے ہیں جس میں لیس دار رطوبت ہوتی ہے جس کا رنگ ہرن کی
حل علاقہ اور آب و ہوا کے مطابق مختلف تبدیلیوں سے گزرتا ہے تاجروں
لے یہاں کستوری کا رنگ خوشبو اور نافہ کی جسامت اسکی قیمت اور عمدگی کا تعین
کرتی ہے مثلاً سب سے عمدہ کستوری چین میں کاشغر، ختن منگولیا کے علاقوں
کی قرار دی جاتی ہے جبکہ روس کی کستوری سب سے گھٹیا ہے، ہندوستان میں
بھی بھوٹان کی کستوری آسام سے عمدہ سمجھی جاتی ہے شملہ اور کشمیر میں بھی کستورا ہرن
پایا جاتا ہے مگر اس سے حاصل ہونے والی مقدار کم اور معیار ہلکا ہوتا ہے۔

بادشاہوں سے وفاداری کے اظہار میں خوشبو پیش کرنا ایک تاریخی دستور ہے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر ان کی خدمت میں لوبان اور مر پیش کیے
گئے اسی طرح تاج برطانیہ سے وفاداری کے اظہار میں جارج پنجم کے تخت نشینی
کے موقع پر ۱۹۱۱ء میں مہاراجہ نیپال نے جو تحائف نذر گزارے ان میں چھ چھ
تولہ وزن کے کستوری کے نافے بھی تھے کہتے ہیں کہ اس سے بڑا نافہ کبھی دیکھنے
میں نہیں آیا۔

کستوری کی مانگ میں اضافہ اور قیمت زیادہ ہونے کے باعث
لوگوں نے ان کا اندھا دھند شکار کیا جس کی وجہ سے اسکی نسل ناپید ہو رہی
ہے۔ اب بازار میں کستوری نہیں ملتی۔ جو نافے فروخت کے لیے آتے ہیں وہ تاجروں
کی صناعی کے شاہکار ہوتے ہیں۔ سنا جا رہا ہے کہ چینی حکومت نے کستوری
کی تجارت پر اپنے ملک کی اجارہ داری کو قائم رکھنے کے لیے آہوئے ختن کے
فارم بنائے ہیں جہاں ان کی نسل بھی محفوظ رہے گی اور ان سے کستوری کی

Marfat.com

قابلِ اعتماد مقدار ان کی جان لیے بغیر، ہمیشہ ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔

# اطبّاء کے مشاہدات:

یہ باؤ گولہ اور دوسرے ابا بیسے ہونے والی بے ہوشی کو دور کرتا
سردی کے موسم میں جب دانت بج رہے ہوں تو اسکی ایک خوراک ہی
گرم کر دیتی ہے، یادداشت کی کمزوری، گھبراہٹ اور ضعف میں بڑی مفید
جسم کی حرارت میں اضافہ کرتی ہے اس کا کھانا اور لگانا آنکھ کی سفیدی کو
کر کے اسے روشن کرتا ہے۔

یہ دل کو تقویت دینے کے ساتھ جسم کی حرارت عزیزی کو بہ
ہے جسم کے ہر عضو کو توانائی بخشتی ہے ریاح کو خارج کرتی ہے اور زہروں کے ا
زائل کرتی ہے۔ دماغی عوارض میں نالج، لقوہ، رعشہ، نسیان، خفقان اور جنو
مفید ہے آنکھ میں لگانے سے دھند، جالا، سیلان اور دمہ کو دور کرتی ہے اگر آ
کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویہ میں کستوری شامل کی جائے تو ان ادویہ کا انجذ
اور اثرات بہتر ہو جاتے ہیں۔

ویدک طب کی مشہور کتاب "راسندر سمرس انگرا ہا" میں ایک نسخہ کستور
مشہور ہے دمہ اور چھاتی کی سوزشوں کے علاوہ تولنج کی مختلف اقسام میں آد
کستوری، چار چمچے ہینگ، دو چمچے سونٹھ، فلفل سیاہ دو چمچے کو پیس کر اس
ٹیکی دی جاتی ہے، اس میں کستوری کی شمولیت ہسٹریا میں مفید بنا دیتی ہے۔

# کستوری والے حیوانات اور نباتات

کستوریا ہرن کے علاوہ غزال کی قسم Antilope Dorcas ایک،
ے Mustela Foina کے گوبر سے کستوری کی خوشبو آتی ہے کوہ ایر
ن جانے والی بکری Copera Iben کا خون جم جانے کے بعد کستوری کی
شبو دیتا ہے امریکی انڈین بیل کی طرح کے ایک جانور Ovibox Maschalus
ت بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔ یہ جانور جدھر بھی جاتا ہے اس کے جسم سے خوشبو
ہے۔ گولڈ کوسٹ اور جمیکا میں پائی جانے والی بطخ Anas Moschata
ک کستوری کی وجہ سے Musk Duck بھی کہتے ہیں، دریائے نیل
یا جانے والا مگرمچھ Vulgans Crocodilus کچھوؤں کی متعدد اقسام خاص طور پر
اور ان کے علاوہ بھارت میں رہنے والے Cinosternum Prennsylva
قسم کے سانپوں سے مشک کی سی خوشبو آتی ہے۔

## طبّی تحقیقات :

پرانے ڈاکٹر کستوری کے فوائد کے بڑے معترف تھے۔ انگلستان کے ہسپتالوں میں
ن توڑ بخار، طاعون اور دق کے مریضوں کو آخری مراحل میں کستوری دیکر کمزوری دور
ے بیان کیا گیا ہے۔

کستوری ہندوستان میں مقبول تھی اور سر ٹامس رو کی آمد کے فوراً بعد سولہویں
ی میں یورپ پہنچ گئی اور وہاں کے اطباء اس کے اعجاز کے بڑے معترف رہے ہیں
شنک نے ۱۹۰۵ء میں جسمانی سوزشوں کے دوران اور خاص طور پر تپ محرقہ دمہ کالی
سی، رعشہ، ہسٹریا، مرگی کزاز ہچکی میں مفید بتائی اس کے بعد شٹل نے اسے بچوں

Marfat.com

کے تشنجی دوروں میں کلورل ہائیڈریٹ کے ساتھ اپنی (حصہ) کی شکل میں مفید اثر
کے ساتھ آزمایا۔

## ہومیوپیتھک علاج "

ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں کستوری کی ایک سے تین طاقت ہسٹریا کے علا
اور اعصابی اسباب سے پیدا ہونے والے تشنجی دوروں میں مفید ہے ان مریضوں کو جن
تکالیف میں سردی سے اضافہ ہو، ٹھنڈ لگنے کے بعد جسم پر کپکپی طاری رہے غشی کے
پڑیں، اعصاب میں تناؤ کی کیفیت رہے کستوری دی جاتی ہے۔ گھبراہٹ بے قرار
ساتھ محسوس ہو جیسے زبردستی ہنسی آرہی ہے ناک کی جڑ سے پورے سر کی جانب در
لہریں اٹھ رہی ہوں متلی کے ساتھ چکر آئیں دل کی دھڑکن بڑھتی ہوئی محسو
اور کھانے سے جی گھبرائے لیکن کڑوی کافی پینے کی خواہش ہو منہ کا ذائقہ خراب ہو

شاعر مشرق فرماتے ہیں

مشک از فر چیز کیا ہے اک لہو کی بوند ہے
مشک بن جاتی ہے ہو کر نافۂ آہو میں

مشک کے طبی فوائد: مومشکس MOSCHUS

مشک یا کستوری ایک قسم کے ہرن کی تھیلی میں سے حاصل ہوتی ہے جو ناف
ناف کے قریب ہوتا ہے۔ ہندوستان سے لیکر سائبریا تک کے پہاڑی علاقوں
میں یہ کالے ہرن میں پایا جاتا ہے یہ دوا باؤ گولہ، تشنج، غشی پڑنا، رعشہ او
دماغی امراض میں مفید ہے۔

Marfat.com

# ابابیل

سورۃ فیل میں ابابیل پرندوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا
د پاکستان کے ابابیل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قرآن پاک میں ابابیل سے وہ
دے مراد ہیں جو ابرہہ گورنر یمن کی فوج کو تباہ کرنے کے لیے اور خانہ کعبہ کی
اظت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ خانہ کعبہ پر حملہ حضور صلی اللہ
یہ وسلم کی پیدائش سے دو ماہ قبل 571ء میں واقع ہوا۔ ساٹھ ہزار حبشی فوج
ر 13 ہاتھی (بعض روایات نو کی بھی ہیں) تھے۔ ابرہہ کا خاص ہاتھی محمود
ھا وہ آگے آگے تھا۔ یکایک بیٹھ گیا۔ وہ آگے نہ بڑھتا تھا۔ بلکہ پیچھے
لنے میں اسکو کوئی دقت نہ تھی اتنے میں پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ اپنی
و چونچوں اور پنجوں میں سنگریزے لیئے ہوئے آئے اور انہوں نے لشکر پر بارش
روی، کنکری لگنے سے کھجلی ہوتی اور کھجاتے ہی جلد پھٹ جاتی اور گوشت جھڑنا
شروع ہو جاتا اور پانی بن کر بہہ رہا تھا۔ ابرہہ کا جسیم بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر رہا تھا
اور جہاں سے گوشت گرتا وہاں سے پیپ اور خون بہنے لگتا۔ سب نے یمن کی طرف
بھاگنا شروع کیا اور پوری فوج وہیں یا راستہ میں ختم ہو گئی۔ پرندوں کے یہ جھنڈ بحرِ
احمر کی طرف سے آئے تھے اس سے قبل یہ پرندے نہ پہلے نہ ہی بعد میں دیکھے گئے ان کی
چونچیں پرندوں جیسی تھی اور پنجے کتے جیسے تھے۔ مکہ کے لوگوں نے یہ کچھ عرصہ تک
محفوظ رکھے۔ وہ مٹر کے چھوٹے دانے کے برابر سیاہی مائل سرخ تھے، بعض
بکری کی مینگنی کے برابر، اور بعض چلغوزے کے برابر تھے۔

Marfat.com

# BIBLIOGRAPHY


قرآن مجید : ترجمہ و تفسیر مولانا اشرف علی تھانوی کراچی، مولانا شبیر احمد عثمانی

تفہیم القرآن : ترجمہ تفسیر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی لاہور

القرآن الکریم تفسیر انگریزی

شاہ فہد قرآن پاک پرنٹنگ کمپلیکس، مدینہ منورہ

معجم القرآن : سید فضل الرحمٰن ادارہ امجدیہ ناظم آباد کراچی

قرآنی آیات اور سائنسی حقائق : ڈاکٹر ملوک (خالق) نوربانی ترکی مترجم سید محمد فیروز شاہ کراچی

دو قرآن ڈاکٹر غلام جیلانی برق شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ کراچی

مشکوٰۃ شریف :

حیوانات قرآنی : مولانا عبدالماجد دریاآبادی، نفیس اکیڈمی کراچی

حیواۃ الحیوان : علامہ کمال الدین دمیری (اردو ترجمہ) ادارہ اسلامیات۔ انارکلی لاہور

سیرۃ النبیؐ (جلد ششم) : علامہ سید سلیمان ندوی۔ سرو سنز بک کلب نیشنل بک فاؤنڈیشن

سیرت احمد مجتبیٰؐ : شاہ مصباح الدین شکیل پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی لمیٹڈ کراچی

مثنوی : مولانا جلال الدین رومی۔ مترجم مولوی نذیر احمد، لاہور

معلومات عالم حیوانات : الیاس عادل مشتاق بک کارنر۔ لاہور

پاکستان کے دلچسپ پرندے : ذکیہ خانم۔ منظور احمد کراچی یونیورسٹی کراچی

عجائب الحیوانات : ابوالنور محمد بشیر فرید بک اسٹال، لاہور


Marfat.com

شب جائے کہ من بودم : ـــــ شورش کاشمیری لاہور
طبِ نبوی ؐ : ـــــ ڈاکٹر خالد غزنوی لاہور
خواص لحم الحیوانات : ـــــ آگرہ 1952ء
طب نبوی ؐ . ـــــ شمس الدین ابو عبداللہ ابن القیم دارالاشاعت اردو بازار کراچی
مکڑی ایک ہنر مند کیڑا : ـ وقار احمد زبیری سائنسی دنیا۔ کراچی
جانوروں کی دلچسپ حفرصیات : ـــ اردو سائنس بورڈ۔ اپر مال لاہور
ڈالفن : ـــــ پروفیسر احمد الدین ماہر دی نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد
یونیورسٹی نامہ : ـــ ابوالاثر حفیظ جالندھری ماڈل ٹاؤن لاہور
گلستان : ـــ مصلح الدین سعدی فاروقی کتب خانہ ملتان
بوستان : ـــ مصلح الدین سعدی قدیمی کتب خانہ کراچی
کلام فرید ـــــ خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف مکتبہ رضوان لاہور
رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائی ، منظوم اردو ترجمہ شیخ ایاز۔)
سندھیکا اکیڈمی۔ کراچی

---

کلیات اقبال : علامہ محمد اقبال ـــــ شیخ غلام علی لاہور
کلام بھلے شاہ مرتبہ ڈاکٹر فقیر محمد پبلیشرز لاہور

Marfat.com

# BIBLIOGRAPHY


1. Alderton, David, **DOGS**, Dorling Kinderseley

2. Browne, Thomas, **ANIMAL KINGDOM**, London, 1977

3. Burton, Robert, **ANIMAL SENSES**, David & Charles Ltd., Newton Abbot, England

4. **COLLIERS ENCYCLOPEDIA**, Macmillan Educational Company P.F. Collier Inc., London, Newyork 1986

5. **ENCYCLOPAEDIA BRITTANICA**, London, Chicago, Encyclopaedia Brittanica Inc. 1963

6. Eyewitness Handbood **HORSES**, Stoddart

7. Jones, Dick, **THE COUNTRY LIFE GUIDE TO SPIDERS OF BRITAIN AND NORTHERN EUROPE**, Middlesex, England, 1983

8. Shukla & Butani, **DICTIONERY OF ZOOLOGY**, Academic Publishers, New Delhi, 1994

9. The Reference Service 5225 Old Orchard Road, Suite 18, Skokie, Illinois 60077, U.S.A.

1. **THE JEWISH ENCYCLOPEDIA** pp-318 323

2. **ANIMALS** — Ed. Northcote Thomas, pp-83-532

3. **WINGS**, The Xerces Society, U.S.A. Spring, 1994

4. **DAILY DAWN**, Karachi

5. **DAILY NEWS**, Karachi


Marfat.com

# حیواناتِ قرآنی کی افادیت

ڈاکٹر محسن فاروقی

ایم اے (عمرانیات) ایم اے (تاریخ عام)

پی ایچ ڈی (سیاسیات) اسنادِ فرانسیسی و عربی، ایل ایل بی



ادارہ احساسِ زیاں

CHECK WASTAGE INSTITUTE OF PAKISTAN

B-9, BLOCK 1, CLIFTON, KARACHI-75600

✆ 574061